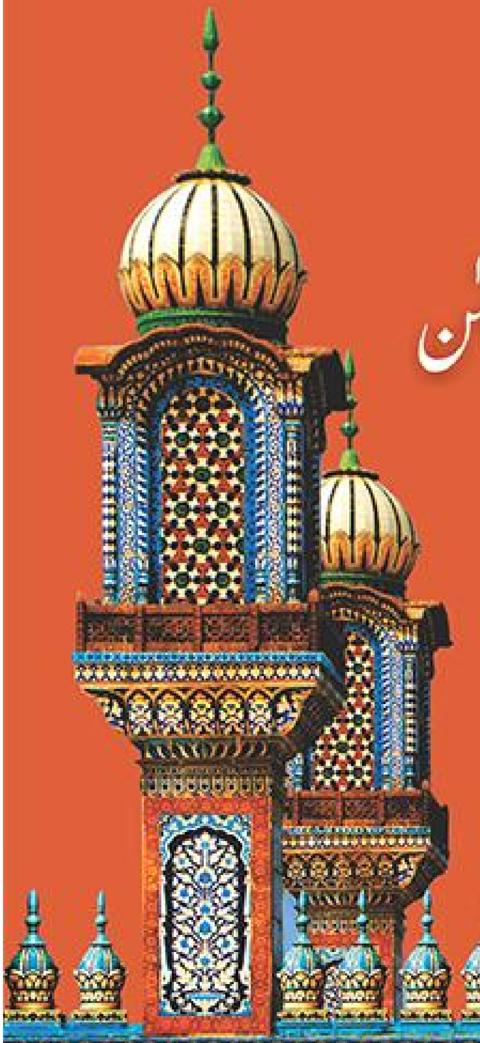
تصنیفِ لطیف

سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھُو رحمۃ اللہ علیہ

امیر الکونین

(اُردو ترجمہ مع فارسی متن)



فیضانِ نظر

سلطان العاشقین حضرت سخی

سلطان محمد نجیب الرحمٰن

مدظلہ الاقدس

مترجم

سلطان محمد احسن علی

سروری قادری

(بی کام آنرز)



تصنیفِ لطیف سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھُو رحمۃ اللہ علیہ

امیر الکونین (اُردو ترجمہ مع فارسی متن)

تصنیفِ لطیف

سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھُو رحمۃ اللہ علیہ

امیرالکونین

(اُردو ترجمہ مع فارسی متن)

فیضانِ نظر

سلطان العاشقین حضرت سخی

سلطان محمد نجیب الرحمٰن

مدظلہ الاقدس

مترجم

سلطان محمد احسن علی

سروری قادری

(بی کام آنرز)

نام کتاب	**امیر الکونین** (اردو ترجمہ مع فارسی متن)
تصنیفِ لطیف	سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ
مترجم	سلطان محمد احسن علی سروری قادری (بی کام آنرز)
ناشر	سُلطان الفقر پبلیکیشنز (رجسٹرڈ) لاہور
بارِ اوّل	ستمبر 2017ء
بارِ دوم	دسمبر 2023ء (ترامیم و اضافہ کے ساتھ)
تعداد	500

ISBN: 978-969-2220-45-3

سُلطان الفقر پبلیکیشنز (رجسٹرڈ) لاہور

سُلطان الفقر ہاؤس

A-4-5/ ۔ایکسٹینشن ایجوکیشن ٹاؤن وحدت روڈ ڈاکخانہ منصورہ لاہور۔ پوسٹل کوڈ 54790

Ph: 042-35436600, 0322-4722766

www.sultan-ul-ashiqeen.com www.sultan-bahoo.com
www.sultan-ul-ashiqeen.pk www.sultan-bahoo.pk
www.sultan-ul-faqr-publications.com
Email:sultanulfaqrpublications@tehreekdawatefaqr.com

انتساب

مرشد کامل اکمل جامع نور الہدیٰ

سلطان العاشقین

حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس

کے نام

جن کی تعلیمات متلاشیانِ حق اور طالبانِ مولیٰ کے لیے مینارۂ نور ہیں۔

فہرست

پیش لفظ

امیر الکونین (یعنی دو جہانوں کا بادشاہ) سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ کی بے مثال تصنیفِ مبارکہ ہے۔اس کتاب میں سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ نے اللہ کی معرفت، قرب، حضوری، دیدار اور وصال کے مراتب کو کھول کر بیان فرمایا ہے اس کے ساتھ ساتھ مرشد کامل اکمل کی کونین پر امیری، تصرف اور شان کو نہایت خوبصورت انداز میں واضح فرمایا ہے۔محکم الفقرا کے ترجمہ کے بعد میرے مرشد کریم سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس نے امیر الکونین کے ترجمہ کا حکم فرمایا اور اس کے لیے مندرجہ ذیل قلمی نسخہ جات عطا فرمائے:

۱) قلمی نسخہ از حضرت جی ولد فقیر محمد دین قادری، سالِ کتابت 1332 ہجری

۲) قلمی نسخہ از ولی محمد ولد غوث محمد۔ سال کتابت 1348 ہجری

۳) قلمی نسخہ از غلام مصطفیٰ لاٹی سکنہ شاہ پور صدر ضلع سرگودھا۔سال کتابت 1976 عیسوی

مندرجہ بالا قلمی نسخہ جات کے علاوہ جن دو مطبوعہ تراجم مع فارسی متن سے استفادہ کیا گیا ان کی تفصیل درج ذیل ہے:

۱) امیر الکونین اردو ترجمہ مع فارسی متن از ڈاکٹر کے بی نسیم۔ بارِاوّل مطبوعہ 2004ء

۲) امیر الکونین اردو ترجمہ مع فارسی متن از سید امیر خان نیازی۔
بارِ اوّل مطبوعہ اگست 2010ء

یوں تو سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ کی تمام کتب منفرد اور اسرار کا مخزن ہیں۔لیکن امیر الکونین کا طرزِ تحریر نہایت جداگانہ ہے۔فارسی متن پڑھنے سے ہی طالب کے اندر سرور کی کیفیت پیدا ہوتی ہے۔امیر الکونین میں الفاظ کا استعمال کم سے کم کیا گیا ہے لیکن ایک ایک

لفظ اپنے اندر اسرارِ الٰہی کے خزانے سموئے ہوئے ہے۔ سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ کی تصانیف خاص کر امیر الکونین کو سمجھنا کارِ محال ہے لیکن اگر مرشد کامل اکمل کی صحبت اور ساتھ نصیب ہو تو ان اسرار سے پردہ اٹھانا ناممکن نہیں۔ حضور مرشد کریم سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کی رہنمائی کے بغیر اس کتاب کا ترجمہ کرنا ممکن نہ تھا۔ آپ مدظلہ الاقدس گاہے بگاہے سلطان باھُوؒ کے طرزِ تحریر اور انداز کے متعلق سمجھاتے رہے۔ مبہم الفاظ کو سمجھنے اور ان کے معانی کو تحریری صورت میں لانے کے اس مشکل کام کو حضور مرشد کریم کی باطنی مدد نے ہی آسان بنایا۔ اللہ کا صد ہا شکر ہے کہ کتاب امیر الکونین کا ترجمہ پایہ تکمیل کو پہنچا۔ کتاب کے آخر میں فارسی متن کو شائع کیا گیا ہے تاکہ کتاب کی سند برقرار رہے اس کے لیے میں مسز فاطمہ برہان صاحبہ کا شکرگزار ہوں جنہوں نے اس کتاب کے متن کو تیار کرنے میں مدد کی اور محترمہ عنبرین مغیث سروری قادری صاحبہ، جنہوں نے اس کتاب کا انگلش میں ترجمہ کیا ان کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں کیونکہ ترجمہ کے دوران بہت سے نکات اور الفاظ کو سمجھنے میں ان کی مدد شامل رہی۔ امید کرتا ہوں کہ یہ ترجمہ اب تک کے دیگر تراجم سے زیادہ آسان فہم اور جامع ہے۔ قارئین جس قدر گہرائی اور صدق کے ساتھ اس کتاب کا مطالعہ کریں گے اتنے زیادہ ہی اس کتاب میں پوشیدہ اسرارِ الٰہی ان پر منکشف ہوں گے۔ دعا ہے کہ اللہ اس کتاب کو طالبانِ مولیٰ کی روحانی ترقی کا وسیلہ بنائے۔ آمین

عاجز

سلطان محمد احسن علی سروری قادری

بی کام آنرز۔ پنجاب یونیورسٹی لاہور

لاہور

ستمبر 2017ء

سلطان العارفین

حضرت سخی سلطان باھُو رحمۃ اللہ علیہ

سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ برصغیر پاک و ہند کے مشہور صوفی بزرگ ہیں جو یکم جمادی الثانی 1039ھ بروز جمعرات شورکوٹ ضلع جھنگ میں پیدا ہوئے۔ آپؒ کے والد محترم بازید محمدؒ مغل بادشاہ شاہجہان کے لشکر میں ایک ممتاز عہدے پر فائز تھے۔ آپؒ کی والدہ محترمہ راستی بی بیؒ ولیہ کاملہ تھیں۔ سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ ازل سے منتخب اور مادر زاد ولی تھے۔ چونکہ والدہ محترمہ اس نورانی بچے کے بلند روحانی مرتبہ سے قبل از پیدائش ہی آگاہ ہو چکی تھیں اور قربِ حضورِ حق سے بچے کا نام ''باھُو'' بھی تجویز ہو چکا تھا لہٰذا آپ رحمتہ اللہ علیہ کی پیدائش پر آپؒ کا نام باھُوؒ رکھا گیا۔

سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ قبیلہ اعوان سے تعلق رکھتے ہیں۔ اعوان حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی غیر فاطمی اولاد ہیں۔ خونِ حیدری کی تاثیر اور اسمِ ھُو کی تنویر آپ رحمتہ اللہ علیہ کے چہرہ مبارک سے بچپن میں ہی اس قدر عیاں تھی کہ جو دیکھتا فوراً سبحان اللہ کہتا اور غیر مسلم دیکھتے تو ان کی زبانوں سے بھی بے اختیار کلمہ طیبہ ادا ہو جاتا۔ اس لیے جیسے ہی آپؒ گھر سے باہر تشریف لاتے غیر مسلم اپنے گھروں میں چھپ جاتے۔

حضرت سلطان باھُوؒ نے اپنی ابتدائی تربیت اپنی والدہ محترمہ بی بی راستیؒ سے ہی حاصل کی جو خود بھی عارفہ کاملہ تھیں اور فنا فی ھُو کے مرتبہ پر فائز تھیں۔ آپؒ نے ظاہری تعلیم حاصل نہیں کی بلکہ آپؒ اُمی ہیں اور اپنی تصانیف میں اس بات کا جا بجا تذکرہ بھی فرماتے ہیں۔ اپنی تصنیف مبارکہ

''عین الفقر'' میں آپؒ کا ارشاد ہے:

❖ ''مجھے اور محمدؐ عربی کو ظاہری علم حاصل نہیں تھا لیکن وارداتِ غیبی کے سبب علمِ باطن کی فتوحات اس قدر تھیں کہ انہیں تحریر کرنے کے لیے دفتر درکار ہیں''۔

❖ گرچہ نیست ما را علمِ ظاہر
ز علمِ باطنی جاں گشتہ طاہر

ترجمہ: اگرچہ میں نے علمِ ظاہر حاصل نہیں کیا لیکن علمِ باطن حاصل کر کے میں پاک و طاہر ہو گیا ہوں۔

سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ نے اپنی والدہ محترمہ کی روحانی تربیت کے باعث بہت ہی شفاف بچپن گزارا اور کبھی کسی برائی کی طرف مائل نہ ہوئے بلکہ ہمیشہ قربِ حق کی جستجو میں ہی رہے۔ اس مقصد کی تکمیل کی خاطر مرشد کامل اکمل کی تلاش ہی آپؒ کا مشن تھا۔ اس سلسلے میں گردونواح اور دور دراز علاقوں کے بے شمار بزرگانِ دین اور اولیا کرام سے ملاقات بھی کی لیکن آپؒ کی لگن معرفت و وصالِ حق تعالیٰ تھی جو کہ حاصل نہ ہو رہی تھی۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ خود فرماتے ہیں کہ میں تیس سال تک مرشد کامل کی تلاش میں پھرتا رہا ہوں۔

اسی غرض سے ایک دن شورکوٹ کے نواح میں گھوم رہے تھے کہ ایک گھڑ سوار نمودار ہوئے۔ استفسار پر معلوم ہوا کہ حضرت علی ابنِ ابی طالبؓ ہیں اور اگلے ہی لمحے حضرت سلطان باھُوؒ نے خود کو حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے ہمراہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بارگاہ کی حضوری میں پایا جہاں تمام خلفائے راشدین کے علاوہ دیگر صحابہ کرام اور اہلِ بیت رضوان اللہ علیہم اجمعین موجود تھے۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ، حضرت عمر فاروقؓ اور حضرت عثمان غنیؓ سے باری باری ملاقات کے بعد آپؒ یہی سوچ رہے تھے کہ شاید آپ کی بیعت حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے سپرد کی جائے گی لیکن حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے دستِ مبارک آگے بڑھائے اور آپ رحمتہ اللہ علیہ کو دستِ بیعت فرمایا اور اپنا نوری حضوری فرزند قرار دیتے ہوئے خلقِ خدا کو تلقین کا حکم دیا۔ اپنی اس بیعت کے

بارے میں رسالہ روحی شریف میں اس طرح رقم طراز ہیں:

دست بیعت کرد ما را مصطفیٰ   خواندہ است فرزند ما را مجتبیٰ

شد اجازت باھُوؒ را از مصطفیٰ   خلق را تلقین بکن بہرِ خدا

ترجمہ: مجھے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دستِ بیعت فرما کر اپنا نوری حضوری فرزند قرار دیا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے مجھے اجازت دی ہے کہ میں خلقِ خدا کو راہِ حق تعالیٰ کی تلقین کروں۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دستِ بیعت فرما کر سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ کو سیّدنا غوث الاعظم شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہٗ کے سپرد فرمایا جنہوں نے آپ رحمتہ اللہ علیہ کی باطنی تربیت مکمل کی اور مرشد کامل اکمل سے ظاہری بیعت کا حکم فرمایا۔ آپؒ نے دہلی میں سلسلہ قادریہ کے بزرگ سیّد عبدالرحمٰن جیلانی دہلوی رحمتہ اللہ علیہ کے دستِ اقدس پر بیعت کی سعادت حاصل کی اور اسمِ اللہ ذات اور امانتِ فقر حاصل کی جو روزِ ازل سے آپؒ کا مقدر تھی۔

سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ کا سلسلہ فقر پچیس (25) واسطوں سے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے جا ملتا ہے۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ اہلِ سنت والجماعت سے تعلق رکھتے ہیں اور فقہ میں امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہٗ کے پیروکار ہیں۔

حضرت سخی سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ سلطان الفقر کے بلند مرتبہ پر فائز ہیں۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ نے پہلی مرتبہ اپنی تصنیفِ مبارکہ ''رسالہ روحی شریف'' میں سلطان الفقر ارواح کے مقام و مرتبہ سے پردہ اُٹھایا۔ آپؒ فرماتے ہیں:

❖ جب نورِ احدی نے وحدت کے گوشۂ تنہائی سے نکل کر کائنات (کثرت) میں ظہور کا ارادہ فرمایا تو اپنے حسن کی تجلی کی گرم بازاری سے (تمام عالموں کو) رونق بخشی، اس کے حسنِ بے مثال اور شمعِ جمال پر دونوں جہان پروانہ وار جل اُٹھے اور میم احمدی کا گھونگھٹ اوڑھ کر صورتِ احمدی اختیار کی۔ پھر جذبات وارادات کی کثرت سے سات بار جنبش فرمائی جس سے سات ارواحِ فقرا باصفا فنا فی اللہ بقا باللہ تصورِ ذات میں محو، تمام مغز بے پوست حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش سے

ستر ہزار سال پہلے، اللہ تعالیٰ کے جمال کے سمندر میں غرق آئینہ یقین کے شجر پر نمودار ہوئیں۔ انہوں نے ازل سے ابد تک ذاتِ حق کے سوا کسی چیز کی طرف نہ دیکھا اور نہ غیر حق کو سنا۔ وہ حریم کبریا میں ہمیشہ وصال کا ایسا سمندر بن کر رہیں جسے کبھی زوال نہیں۔ کبھی نوری جسم کے ساتھ تقدیس وتنزیہہ میں کوشاں رہیں اور کبھی قطرہ سمندر میں اور کبھی سمندر قطرہ میں' اور اِذَا تَمَّ الْفَقْرُ فَھُوَ اللہ کے فیض کی چادر ان پر ہے۔ پس انہیں ابدی زندگی حاصل ہے اور وہ اَلْفَقْرُ لَا یُحْتَاجُ اِلٰی رَبِّہٖ وَلَا اِلٰی غَیْرِہٖ کی جاودانی عزت کے تاج سے معزز و مکرم ہیں۔ انہیں حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش اور قیامِ قیامت کی کچھ خبر نہیں۔ ان کا قدم تمام اولیا اللہ اور غوث وقطب کے سر پر ہے۔ اگر انہیں خدا کہا جائے تو بجا ہے اور اگر بندۂ خدا کہا جائے تو روا ہے۔ اس راز کو جس نے جانا اس نے پہچانا۔ ان کا مقام حریمِ ذاتِ کبریا ہے۔ انہوں نے اللہ تعالیٰ سے سوائے اللہ تعالیٰ کے کچھ نہ مانگا، حقیر دنیا اور آخرت کی نعمتوں، حور وقصور اور بہشت کی طرف آنکھ اُٹھا کر بھی نہیں دیکھا اور جس ایک تجلّی سے حضرت موسیٰ علیہ السلام سراسیمہ ہو گئے اور کوہِ طور پھٹ گیا تھا ہر لحہ، ہر پل جذباتِ انوارِ ذات کی ویسی تجلیات ستر ہزار بار ان پر وارد ہوتی ہیں لیکن وہ نہ دم مارتے ہیں اور نہ آہیں بھرتے ہیں بلکہ مزید تجلّیات کا تقاضا کرتے ہیں۔ وہ سلطان الفقر اور سیّد الکونین ہیں۔ (رسالہ روحی شریف)

اسمِ اللہ ذات کے فیض کو عام کرنے کے لیے آپ رحمتہ اللہ علیہ نے برصغیر کے بے شمار علاقوں میں سفر کیا کیونکہ آپؒ اس بات کے قائل ہیں کہ فقیر چل پھر کر لوگوں میں فیض بانٹتا ہے۔ آپؒ نے اپنی نگاہِ کامل سے لاکھوں لوگوں کو فیض یاب فرمایا اور انہیں راہِ حق کا سالک بنا دیا۔

آپ رحمتہ اللہ علیہ نے سلسلہ قادریہ کو از سرِ نو ترتیب دیتے ہوئے سلسلہ سروری قادری کے نام سے منظّم کیا اور اسمِ اللہ ذات کے فیوض و برکات کو اپنی تعلیمات کے ذریعے عوام الناس کے لیے عام کیا۔ اسمِ اللہ ذات کا وہ فیض جو پہلے صرف خواص تک محدود تھا اسے سب کے لیے عام کر دیا۔ سلسلہ سروری قادری کے متعلق آپؒ فرماتے ہیں کہ میرا سلسلہ ہر طرح کے جبّہ و دستار اور ورد و

وظائف اور تسبیحات سے پاک ہے بلکہ آپؒ فرماتے ہیں کہ میرا سلسلہ محبوبیت کا سلسلہ ہے کہ اس میں رنجِ ریاضت نہیں بلکہ اسمِ اللہ ذات سے مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حضوری اور دیدارِ حق تعالیٰ عطا ہوتا ہے۔ اپنے سلسلہ سروری قادری کے متعلق آپ رحمتہ اللہ علیہ ''محک الفقر کلاں'' میں فرماتے ہیں:

❖ یاد رہے کہ قادری طریقہ بھی دو قسم کا ہے' ایک زاہدی قادری طریقہ ہے جس میں طالب عوام کی نگاہ میں صاحبِ مجاہدہ وصاحبِ ریاضت ہوتا ہے جو ذکرِ جہر سے دل پر ضربیں لگاتا ہے، غور وفکر سے نفس کا محاسبہ کرتا ہے، ورد و وظائف میں مشغول رہتا ہے، راتیں قیام میں گزارتا ہے اور دن میں روزہ رکھتا ہے لیکن باطن کے مشاہدہ سے بے خبر قال (گفتگو) کی وجہ سے صاحبِ حال بنا رہتا ہے۔ دوسرا سلسلہ سروری قادری ہے جس میں طالب قرب و وِصال اور مشاہدۂ دیدار سے مشرف ہو کر شوریدہ حال رہتا ہے اور مرشد کامل ایک ہی نظر سے طالبِ مولیٰ کو معیتِ حق تعالیٰ میں پہنچا دیتا ہے اور وصالِ پروردگار سے مشرف کر کے حق الیقین کے مراتب تک پہنچا دیتا ہے۔ ایسا ہی سروری قادری فقیر قابلِ اعتبار ہے کہ وہ قاتلِ نفس ہوتا ہے اور کارزارِ حق میں پیش قدمی کرنے والا سالار ہوتا ہے۔ (محک الفقر کلاں)

مزید فرماتے ہیں:

❖ سروری قادری اسے کہتے ہیں جو نر شیر پر سواری کرتا ہے اور غوث وقطب اس کے زیر بار رہتے ہیں۔ سروری قادری طالبوں اور مریدوں کو اللہ تعالیٰ کے کرم سے پہلے ہی روز یہ مرتبہ حاصل ہو جاتا ہے کہ ماہ سے ماہی تک ہر چیز ان کی نگاہ میں آ جاتی ہے۔ سروری قادری کی اصل حقیقت یہ ہے کہ سروری قادری فقیر ہر طریقے کے طالب کو عامل کامل مرتبے پر پہنچا سکتا ہے کیونکہ دیگر ہر طریقے کے عامل کامل درویش، سروری قادری فقیر کے نزدیک ناقص و ناتمام ہوتے ہیں کہ دوسرے ہر طریقے کی انتہا سروری قادری کی ابتدا کو بھی نہیں پہنچ سکتی خواہ کوئی عمر بھر محنت و ریاضت کے پتھر سے سر پھوڑتا رہے۔ (محک الفقر کلاں)

سلسلہ سروری قادری کی ترویج اور طالبانِ مولیٰ کی رہنمائی کے لیے سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ نے اس وقت کی مروجہ زبان فارسی میں کم وبیش 140 کتب تصنیف فرمائیں جن میں سے صرف پینتیس (۳۵) کتب کے تراجم دستیاب ہیں۔ان کتب کے نام مندرجہ ذیل ہیں:

(۱)۔ابیاتِ باھُوؒ (پنجابی) (۲)۔دیوانِ باھُوؒ (فارسی)(۳)۔عین الفقر(۴)۔نورالہدیٰ (کلاں) (۵)۔نورالہدیٰ (خورد)(۶)۔کلید التوحید (کلاں)(۷)۔کلید التوحید (خورد)(۸)۔محک الفقر (کلاں)(۹)۔محک الفقر (خورد) (۱۰)۔امیر الکونین (۱۱)۔محکم الفقرا (۱۲)۔کشف الاسرار (۱۳)۔گنج الاسرار (۱۴)۔رسالہ روحی شریف (۱۵)۔مجالستہ النبیؐ (۱۶)۔شمس العارفین (۱۷)۔جامع الاسرار (۱۸)۔اسرارِ قادری (۱۹)۔اورنگ شاہی (۲۰)۔مفتاح العارفین (۲۱)۔عین العارفین (۲۲)۔کلیدِ جنت (۲۳)۔قربِ دیدار (۲۴)۔تیغ برہنہ (۲۵)۔عقلِ بیدار (۲۶)۔فضل اللقا (کلاں)(۲۷)۔فضل اللقا (خورد)(۲۸)۔توفیقِ ہدایت (۲۹)۔سلطان الوھم (۳۰)۔دیدار بخش (کلاں) (۳۱)۔دیدار بخش (خورد) (۳۲)۔محبت الاسرار یا طرفتہ العین (یہ کتاب دونوں ناموں سے مشہور ہے)۔(۳۳)تلمیذ الرحمٰن (۳۴)۔سیف الرحمٰن (۳۵) گنجِ دین مناقبِ سلطانی اور شمس العارفین سے آپ رحمتہ اللہ علیہ کی چند ایسی تصانیف کے نام بھی ملتے ہیں جو اب تک ناپید ہیں اور ان کے نام یہ ہیں:(۱)۔مجموعتہ الفضل (۲)۔عین النجا (۳)۔مفتاح العاشقین (۴)۔قطب الاقطاب (۵)۔شمس العاشقین (۶)۔دیوانِ باھُو کبیر وصغیر۔ایک ہی دیوانِ باھُوؒ (فارسی) دستیاب ہے جو یا تو کبیر ہے یا صغیر۔

سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ کی کتب کا اندازِ تحریر نہایت خوبصورت اور منفرد ہے۔فارسی زبان میں ہی مطالعہ کرنے پر اس قدر سرور اور لذت حاصل ہوتی ہے کہ بیان سے باہر ہے۔ان کتب کا اعجاز یہ ہے کہ نہ صرف صدقِ دل اور خلوصِ نیت سے پڑھنے والے کے قلب وروح کو معطر کرتی ہیں بلکہ راہِ حق اور مرشد کامل اکمل کے متلاشی طالبانِ مولیٰ کے لیے مکمل راہنما ثابت ہوتے ہوئے انہیں مرشد کامل اکمل تک بھی پہنچاتی ہیں۔آپؒ کی کتب نہ صرف قرآن وسنت کے عین مطابق بلکہ

قرآن وحدیث کی بہترین تفسیر ہیں۔ ان کتب میں طالبانِ مولیٰ کے لیے معرفتِ حق تعالیٰ اور دیدارِ حق تعالیٰ کا پیغام ہے۔ تمام تر کتب اسمِ اللہ ذات اور مرشد کامل اکمل وفقیرِ کامل کے فضائل پر مشتمل ہیں۔ اپنی تصانیفِ مبارکہ کے متعلق سلطان باھُوؒ نور الہدیٰ کلاں میں فرماتے ہیں:

ہیچ تالیفے نہ در تصنیفِ ما   ہر سخن تصنیفِ ما را از خدا

علم از قرآن گرفتم و ز حدیث   ہر کہ منکر میشود اہل از خبیث

ترجمہ: میری تصانیف میں کوئی تالیف نہیں ہے اور میری تصنیف کا ہر حرف اللہ کی جانب سے ہے۔ ان میں بیان کردہ ہر علم قرآن وحدیث کی حد میں ہے اور جو کوئی ان تصانیف کا منکر ہو وہ قرآن و حدیث کا منکر ہوتا ہے اس لیے وہ پکا خبیث ہے۔

آپؒ کی تصانیف ہر مقام و مرتبہ کے حامل طالبانِ مولیٰ خواہ وہ ابتدائی مقام پر ہوں یا متوسط یا انتہائی مقام پر، سب کی رہنمائی کرتی ہے۔ اگر کوئی راہِ سلوک میں رجعت کھا کر اپنے روحانی مقام و مرتبہ سے گر گیا ہو اس کے لیے آپؒ کی کتب بہترین رہنما ثابت ہوتی ہیں۔ رسالہ روحی شریف میں آپؒ کا فرمان ہے:

❖ اگر کوئی ولیٔ واصل عالمِ روحانی یا عالمِ قدس شہود میں رجعت کھا کر اپنے مرتبہ سے گر گیا ہو تو وہ اس رسالہ کو وسیلہ بنائے تو یہ رسالہ اس کے لیے مرشد کامل ثابت ہوگا۔ اگر وہ اسے وسیلہ نہ بنائے تو اسے قسم ہے اور اگر ہم اسے اس کے مرتبہ پر بحال نہ کریں تو ہمیں قسم ہے۔ (رسالہ روحی شریف)

سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ امانتِ فقر کے حصول کے بعد خالص وصادق طالبِ مولیٰ کی تلاش میں رہے جسے خزانہ فقر امانتِ فقر منتقل کی جا سکے لیکن اپنی حیات میں اس مرتبہ کا صادق طالبِ مولیٰ نہ پا سکے۔ پنجابی ابیات میں فرماتے ہیں:

دل دا محرم کوئی نہ ملیا، جو ملیا سو غرضی ھُو

آپؒ اپنی تصنیف امیر الکونین میں جابجا اس کے متعلق فرماتے ہیں:

باھُوؒ کس نیامد طالبے لائق طلب

حاضر کنم با مصطفیؐ توحید ربّ

ترجمہ: اے باھُوؒ! میرے پاس کوئی بھی اللہ کی طلب لے کر نہیں آیا جسے میں مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حضوری عطا کر کے وحدتِ حق تک لے جاؤں۔

کس نیابم طالبے تشنہ طلب

معرفت دیدار چشم راز ربّ

ترجمہ: میں نے ایسا کوئی طالب نہیں پایا جو معرفت اور دیدار کے لیے تشنہ ہو اور جس کی آنکھ اللہ کے اسرار کا مشاہدہ چاہتی ہو۔

کس نیابم طالبے حق حق طلب

میرسانم باحضوری راز ربّ

ترجمہ: میں کوئی بھی طالبِ حق نہیں پا سکا جو (مجھ سے) حق طلب کرے اور میں اسے رازِ ربّ عطا کرتے ہوئے حضورِ حق میں پہنچادوں۔

آپ رحمتہ اللہ علیہ ظاہری طور پر امانت منتقل کیے بغیر ہی وصال فرما گئے۔ آپؒ کے وصال کے 139 سال بعد حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے سلطان التارکین حضرت سخی سلطان سیّد محمد عبداللہ شاہ مدنی جیلانی رحمتہ اللہ علیہ کو امانتِ الٰہیہ کے لیے منتخب فرما کر مدینہ سے جھنگ کی طرف جانے کا حکم دیا۔ حضرت سلطان باھُوؒ سے امانتِ فقر حاصل کرنے کے بعد سلطان التارکین حضرت سخی سلطان سیّد محمد عبداللہ شاہ مدنی جیلانیؒ سلطان باھُوؒ کے حکم پر احمد پور شرقیہ ضلع بہاولپور تشریف لے گئے اور اپنے وصال تک وہاں قیام فرمایا۔ سیّد محمد عبداللہ شاہ مدنی جیلانیؒ کا دربار پاک فتانی چوک احمد پور شرقیہ ضلع بہاولپور میں واقع ہے۔

حضرت سلطان باھُو رحمۃ اللہ علیہ نے یکم جمادی الثانی 1102ھ بروز جمعرات بوقتِ عصر وصال فرمایا۔ آپؒ کا مزار مبارک گڑھ مہاراجہ ضلع جھنگ کے نزدیک مرجع خلائق ہے۔ ہر سال جمادی الثانی

کی پہلی جمعرات کو آپؒ کا عرس منایا جاتا ہے۔

محرم الحرام کے ابتدائی دس دنوں میں سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ شہدائے کربلا اور اہلِ بیتؓ کی یاد میں محافل منعقد کرایا کرتے تھے اسی روایت کے پیش نظر محرم الحرام کے ابتدائی دس دنوں میں لاکھوں کی تعداد میں زائرین دربار پاک پر حاضر ہو کر فیض یاب ہوتے ہیں۔

سلطان باھُوؒ کا یہ ارشاد سینہ بہ سینہ منتقل ہوتا آیا ہے:

''جب گمراہی عام ہو جائے گی، باطل حق کو ڈھانپ لے گا، فرقوں اور گروہوں کی بھرمار ہوگی، ہر فرقہ خود کو حق پر اور دوسروں کو گمراہ سمجھے گا اور گمراہ فرقوں اور لوگوں کے خلاف بات کرتے ہوئے لوگ گھبرائیں گے اور علمِ باطن کا دعویٰ کرنے والے اپنے چہروں پر ولایت کا نقاب چڑھا کر درباروں اور گدیوں پر بیٹھ کر لوگوں کو لوٹ کر اپنے خزانے اور جیبیں بھر رہے ہوں گے تو اس وقت میرے مزار سے نور کے فوارے پھوٹ پڑیں گے۔''

اس قول سے مراد یہی ہے کہ گمراہی کے دور میں آپؒ کا کوئی غلام آپؒ کی روحانی رہنمائی میں آپؒ کی تعلیماتِ حق کو لے کر کھڑا ہوگا اور گمراہی کو ختم کر کے حق کا بول بالا کرے گا۔ حضرت سلطان باھُوؒ کا یہ فرمان سچ ثابت ہو چکا ہے۔ میرے مرشد کریم اور سلسلہ سروری قادری کے موجودہ شیخِ کامل سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس آپؒ کی تعلیماتِ فقر کو عام کرنے میں ہمہ وقت کوشاں ہیں۔ آپ مدظلہ الاقدس نے بطور مجدد سلسلہ سروری قادری میں رواج پا جانے والی بدعات کو ختم کیا اور اپنی تصنیفات کے ذریعے عوام الناس کو اصل فقیرِ کامل و مرشد کامل اکمل جامع نور الھدیٰ کی پہچان کرائی۔ آپ مدظلہ الاقدس نے اب تک اپنی نگاہِ کامل سے لاکھوں لوگوں کو فیض یاب فرمایا ہے اور مسلسل فیض یاب فرما رہے ہیں۔ اسمِ اللہ ذات کے ذکر و تصور اور ذکرِ یاھُو کا فیض جو پہلے صرف خواص تک محدود تھا، آپ مدظلہ الاقدس نے اُسے دنیا بھر میں عام فرما دیا ہے۔ آپ مدظلہ الاقدس اس پُرفتن اور گمراہی کے دور میں زنگ آلود قلوب سے نفسانی خواہشات کی میل اور زنگ کو دور کر کے طالبانِ دنیا کو طالبانِ مولیٰ بنا رہے ہیں۔ آپ

مدظلہ الاقدس نے تعلیماتِ فقر کی ترویج کے لیے کتب کی اشاعت، ویب سائٹس اور سوشل میڈیا کے ذریعے اسمِ اللہ ذات کا پیغام دنیا بھر میں پہنچا دیا ہے اور یہ سلسلہ مستقل بنیادوں پر جاری ہے۔سلسلہ سروری قادری میں جس قدر جدوجہد آپ مدظلہ الاقدس نے کی اور مسلسل کر رہے ہیں آج تک کوئی نہ کر سکا۔

دعوتِ حق کے متعلق سلطان باھُوؒ کا اعلانِ عام ہے:

ہر کہ طالبِ حق بود من حاضرم ز ابتدا تا انتہا یک دم برم

طالب بیا! طالب بیا! طالب بیا! تا رسانم روزِ اوّل باخدا

ترجمہ: اگر کوئی حق کا طالب ہے تو میں اس کے لیے حاضر ہوں کہ اسے ابتدا سے انتہا تک ایک لمحہ میں پہنچا دوں۔اے طالب آ،اے طالب آ،اے طالب آ۔تا کہ میں پہلی ہی نگاہ میں حق تک پہنچا دوں۔

طالبانِ حق کے لیے دروازہ کھلا ہے، ورنہ حق بے نیاز ہے۔

سلطان باھُو رحمۃ اللہ علیہ کی سوانح حیات کے تفصیلی مطالعہ کے لیے مرشد کریم سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کی تصانیف مبارکہ ''شمس الفقرا''، ''مجتبیٰ آخر زمانی'' اور ''سلطان باھُوؒ'' کا مطالعہ فرمائیں۔

امیر الکونین

(اردو ترجمہ)

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

✿ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالْعَاقِبَۃُ لِلْمُتَّقِیْنَ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ سَیِّدُ الْمُرْسَلِیْنَ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ o

ترجمہ: اللہ ہی کے لیے سب تعریفیں ہیں جو تمام جہانوں کا ربّ ہے اور عاقبت متقین کے لیے ہے۔ درود و سلام ہو اللہ کے حبیب سیّد المرسلینؐ پر، ان کی آلؓ پر اور سب اصحابؓ پر۔

اما بعد! اس تصنیف کا مصنف غالب الاولیا، عارف باللہ اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مجلس کی دائمی حضوری میں رہنے والا ہے جنہیں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے دستِ بیعت فرمایا اور تعلیم و تلقین کی۔ وہ حضرت شاہ محی الدین ولی اللہ سیّدنا غوث الاعظم حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرّہُ العزیز سے دست وابستہ مرید، غلامِ قادری اور سرورِ کائنات حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خاکِ پا ہے۔ وہ سروری قادری طبیب ہے جو قلوب کا علاج کر کے شفا بخشتا ہے اور چہرۂ وجود کو مطلوب کی طرف مبذول کرتا ہے۔ بندہ باھُوؒ فنافی ھُو ولد بازیدؒ عرف اعوان قلعہ شور (شورکوٹ) کا رہنے والا ہے جو حق پر نگاہ رکھنے والے، عبید اللہ، محی الدین، غلامِ مصطفیؐ، صاحبِ اخلاص و یقین، اورنگ زیب بادشاہ کا زمانہ ہے۔ اس کتاب کا مصنف چند ایسے کلمات بیان فرماتا ہے جو مہمات کو فتح کرنے والے اور ہر مشکل کے قفل کو کھولنے والے ہیں۔ اس کتاب کا نام امیر الکونین رکھا گیا ہے اور اس کے قاری کو حاکم، اولی الامر اور فنا فی اللہ کا خطاب دیا گیا ہے جو اللہ کو اپنی آنکھوں سے عین بعین اور بے حجاب دیکھتا ہے۔ یہ کتابِ تصوف قرآن کی باتاثیر تفسیر ہے جس کے مطالعہ سے

صاحبِ مطالعہ روشن ضمیر ہو جاتا ہے، اسے ظاہری طور پر تمام دنیاوی خزانوں کا تصرف عنایت کیا جاتا ہے جبکہ باطنی طور پر معرفتِ الٰہی اور ہدایت کے خزانوں کا تصرف عطا کیا جاتا ہے۔ جو طالب اس کتاب سے نکتہ حاصل نہیں کرتا اور مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حضوری سے واصل نہیں ہوتا تو اس کے لیے ہلاکت ہے اور اس کے احوال کا وبال اس کی اپنی گردن پر ہوگا۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

◆ وَاَمَّا السَّآئِلَ فَلَا تَنْهَرْ ○ وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ ○ (سورۃ الضحیٰ۔10,11)

ترجمہ: اور سائل کو منع مت کریں اور اپنے ربّ کی نعمتوں کا تذکرہ کریں۔

ابیات:

در یک تصرف ہر تصرف یافت گنج
با عطا مرشد در روز پنج

ترجمہ: مرشد کامل اس کتاب کے فیض کے ذریعے ایک تصرف میں ہی ہر خزانہ پر تصرف صرف پانچ روز میں عطا کر دیتا ہے۔

ہر ورق گنج است اکسیر و کرم
ہر کہ خواند بالیقین آنرا چہ غم

ترجمہ: اس کتاب کا ہر ورق اکسیر و کرم کا خزانہ ہے۔ جو کوئی اسے یقین سے پڑھتا ہے اسے کیا پریشانی۔

از مطالعہ با خدا با مصطفیؐ
واقفِ اسرار گردد از اللہ

ترجمہ: اس کتاب کے مطالعہ سے طالبِ مولیٰ اللہ اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تک پہنچ کر حق تعالیٰ کے اسرار سے واقف ہو جاتا ہے۔

ذکر را بگذار مذکورش مکن
غرق فی التوحید شو از رازِ کُن

ترجمہ: ذکر کو بھول بھی جاؤ تو مذکور (اللہ) کو مت بھولنا اور غرق فی التوحید ہو کر کن کا راز پالو۔

ہر کہ یابد کنہ کن عامل بود
درحقیقت معرفت کامل شود

ترجمہ: اگر کوئی کنہ کن پا کر اس کا عامل ہو جائے تو وہ حقیقت اور معرفت میں کامل ہو جاتا ہے۔

این مراتب کاملان از حق عطا
روزِ اوّل شد سبق علم از خدا

ترجمہ: یہ مراتب کاملین کو حق کی جانب سے عطا ہوتے ہیں۔ اس علم کا سبق انہیں پہلے ہی روز اللہ سے حاصل ہو جاتا ہے۔

یہ حق تعالیٰ میں مستغرق لایحتاج فقیر کے مراتب ہیں جو دونوں جہانوں پر حکمران ہوتا ہے۔ درویشوں کی صحبت ہی کیمیا گری کا خزانہ ہے، جو درویشوں کی صحبت سے خزائنِ الٰہی حاصل نہیں کرتا وہ خراب حال ہو کر ہمیشہ پریشان رہتا ہے۔ فقیر اولی الامر ہوتا ہے۔ اگر ظلِ اللہ بادشاہ تمام عمر بھی فقیر ولی اللہ کے انتظار میں گزار دے تب بھی وہ فقیر سے نہیں مل سکتا لیکن اگر فقیر ولی اللہ بادشاہ سے ملاقات کرنا چاہے تو قربِ الٰہی میں ہونے کی بنا پر توجہ کے ذریعے بادشاہ کو اپنی طرف ایسے کھینچتا ہے کہ وہ حلقہ بگوش عاجز غلام کی مثل ننگے پاؤں دوڑتا ہوا حاضر ہو جاتا ہے۔ پس معلوم ہوا کہ ظلِ اللہ بادشاہ فقیر ولی اللہ کے حکم کے ماتحت ہوتا ہے۔ پس فقیر بننا چاہیے کیونکہ دونوں جہان فقیر کے حکم کے ماتحت اور اس کے قبضہ و تصرف میں ہوتے ہیں۔ فقیر کامل طور پر فیض بخش ہوتا ہے۔ نفس سے مغلوب گدا ہرگز فقیر نہیں ہو سکتے۔ فقیر حاکم اور امیر ہوتا ہے۔ اگر چاہے تو مفلس گدا کو ربع مسکون[1] اور ہفت اقلیم[2] کا بادشاہ بنا دے اور اگر چاہے تو ہفت اقلیم کے بادشاہ کو معزول کر

---

[1] زمین کا چوتھا آباد اور خشک حصہ [2] سات حصہ زمین یا براعظم

کے گدا کو اس کا قائم مقام بنا دے۔ یہ تصرفات کونین پر امیر صاحبِ مسمّٰی فقیر کے ہیں۔اس پر حیران مت ہو۔جس نے بھی عزت و شرف پایا فقیر ہی سے پایا۔ جو درویشوں کا منکر ہوا وہ دنیا و آخرت میں خراب حال ہو کر ہمیشہ پریشان رہا۔

شرح دعوت

فقیر دائمی حضوری میں رہنے والا اور علمِ دعوت کا مکمل و کامل عامل ہوتا ہے۔اولی الامرُ اسے کہتے ہیں جس کا امر واپس نہ پلٹا جائے جیسا کہ کہا گیا:

لِسَانُ الْفُقَرَآءِ سَیْفُ الرَّحْمٰنِ

ترجمہ:فقرا کی زبان رحمٰن کی تلوار ہے۔

فقیر کا سخن ''کن'' جس کام کی انجام دہی کے لیے ادا کیا جائے وہ اللہ کے حکم سے انجام پاتا ہے خواہ جلد انجام پائے یا دیر سے۔فقیر کا دل (باطن) دائمی حضوری میں ہوتا ہے۔فقیر بذریعہ دعوت ہمیشہ الہامی پیغام وصول کرتا ہے۔اولی الامر اسے بھی کہتے ہیں کہ جس کا امر (حکم) ہر شے پر غالب ہو کیونکہ کوئی بھی شخص اولی الامر پر غالب نہیں آ سکتا خواہ تنہا کوشش کرے یا لشکر کے ساتھ۔پس معلوم ہوا کہ فقیر اللہ کے امر سے ہی فقیر بنتا ہے اور اللہ کا امر سچ اور غالب ہے۔فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

وَاللّٰهُ غَالِبٌ عَلٰٓى اَمْرِهٖ (سورۃ یوسف۔21)

ترجمہ:اور اللہ اپنے ہر امر پر غالب ہے۔

امرِ دعوت غالب ہوتا ہے کیونکہ یہ شیطان کے مخالف اور رحمٰن کے موافق ہے۔دعوت پڑھنے والا فقیر روشن ضمیر ہوتا ہے جس کا مرتبہ عین العیان[1] ہوا سے (زبان سے) بیان کرنے کی کیا حاجت (وہ تو ہر شے کو عیاں دیکھتا ہے)۔ناقص مرشد رنج دینے والا جبکہ کامل مرشد خزانے بخشنے والا ہوتا ہے جو اپنی

[1] ذاتِ حق اور ہر شے کو عیاں دیکھنا

نگاہ سے دائمی معرفت عطا کرتا ہے۔

شرح فقر

فقر کی انتہا کیا ہے؟ جس طرح میرا کہنا میرے حال کے عین مطابق ہے **وَكَفٰى عِلْمِهٖ بِحَالِيْ** ترجمہ: ''اس (اللہ) کا علم میرے حال کے لیے کافی ہے۔'' پس معلوم ہوا کہ فقر کا دعویٰ کرنے والے جھوٹے ہیں کیونکہ ان میں سے بعض قالِ فقر تک پہنچتے ہیں اور بعض حالِ فقر تک، بعض احوالِ فقر تک اور بعض اعمالِ فقر تک، بعض اقوالِ فقر تک اور بعض افعالِ فقر تک پہنچتے ہیں۔ ہزاروں میں سے کوئی ایک ہی ہوتا ہے جو سلطان الفقر کی لازوال معرفت حاصل کرتا ہے اور عین جمالِ حق کے وصال سے فقر کی انتہا تک پہنچ کر فقر کا مشاہدہ کرتا ہے۔ پس معلوم ہوا کہ ایسے بہت سے لوگ ہیں جو فقر کے نام کا لبادہ اوڑھے ہوئے ہیں، ہزاروں میں سے کوئی ایک ہی فقر کی تمامیت تک پہنچتا ہے۔ آخر فقر کسے کہتے ہیں اور فقر کیا ہے؟ فقر ایک نور ہے جس کا نام سلطان الفقر ہے اور وہ اللہ کی نگاہ میں ہمیشہ منظور ہوتا ہے۔ ایک ہی لمحہ میں حاضر ہو جانے والا، نہ خدا نہ خدا سے جدا۔ ایسا فقیر باصفا ہو کر مکمل طور پر نور (میں ڈھل چکا) ہوتا ہے۔ فقر قربِ حق کی وسیع مملکت ہے جسے جمعیتِ قدیم حاصل ہے۔ اس ملکِ فقر میں نفسِ امارہ، ملعون دنیا اور شیطان مردود ہرگز داخل نہیں ہو سکتے۔ جو اس ملکِ فقر میں داخل ہو جائے وہ اس آیت کے مصداق امن میں ہوتا ہے:

✦ **وَمَنْ دَخَلَهٗ كَانَ اٰمِنًا** (سورۃ آلِ عمران۔97)

ترجمہ: جو اس میں داخل ہوا امان پا گیا۔

پس معلوم ہوا کہ ملکِ فقر کے چار صوبے ہیں۔ صوبہ ازل، صوبہ ابد، صوبہ دنیا اور صوبہ عقبیٰ۔ جو ملکِ فقر میں پہنچ جائے وہ ان چاروں صوبوں پر حاکم بن جاتا ہے اور تمام جہان اس کے حکم کے ماتحت ایک غلام کی مثل ہوتے ہیں۔ فقیر غنی ہوتا ہے اور اہلِ صوبہ اس کی نظر میں مفلس و گدا ہوتے ہیں۔ اے احمق و بے حیا! یہ فقرا کے مراتب ہیں۔

بیت:

فقر را من دیدہ ام پرسیدہ ام
ہر حقیقت فقر را خوش دیدہ ام

ترجمہ: میں نے فقر (کے احوال و مراتب) کو اچھی طرح دیکھ اور جان لیا ہے اور اس کی ہر حقیقت کا بخوبی مشاہدہ کیا ہے۔

جان لو کہ تمام پیغمبروں نے مرتبہ فقر پر پہنچنے کی التجا کی لیکن نہ پا سکے۔ وہ کامل فقر حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو عطا ہوا جسے آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے خود اپنی اُمت کے سپرد فرمایا۔ فقرِ محمدی آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا فخر ہے۔ فقر فیض ہے جس کے تین مراتب ہیں اور ان میں غیب الغیب کے بے شمار خزانے ہیں۔ ابتدائے فقر میں اوّل قدم طریق (یعنی پیروی) ہے، دوم قدم توجہ ہے کہ طالب جس مقام و منزل کے متعلق جانتا ہے خود کو بذریعہ توجہ اس مقام و منزل تک جب چاہتا ہے، لے جاتا ہے۔ یہ توجہ توفیق ہے۔ فقر میں سوم قدم فنا فی اللہ میں غرق ہو کر نور بننا اور مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی دائمی حضوری کی تحقیق کرنا ہے۔ فقر ذکرِ **اللہ** کے ذریعے طالب کا قلب نور اور جسم کوہِ طور کی مثل بنا دیتا ہے جسکے بعد طالب موسیٰ علیہ السلام کی طرح اللہ سے ہم کلام ہو کر جواب باصواب پاتا ہے۔ جو پیر و مرشد یہ مراتب اور قوت نہیں رکھتا اور نہ ہی ان کے متعلق جانتا ہے وہ احمق ہے جو خود کو پیر و مرشد کہلواتا ہے۔ زن مرید پیر کثیر ہیں۔ حجام کی مثل استرے سے بال کاٹنے والے پیر بھی بیشمار ہیں۔ کامل پیر کو ان سب سے بے نیاز ہونا چاہیے۔

علمِ دعوت تیغ برہنہ ہے جو تصور سے (لوحِ محفوظ پر) تحریر شدہ قسمت، قرب و معرفتِ الٰہی اور فنا فی اللہ حضوری کے علم کو پانا ہے۔ یہ علم تصرف عطا کرتا ہے جس کی بدولت طالب بقا باللہ کے مرتبہ پر پہنچ کر مکمل نور بن جاتا ہے۔ غرق لی مع اللہ[1] کے مرتبہ کی بدولت کل مخلوقات کے لیے موجبِ

---

[1] حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی حدیثِ مبارکہ ہے لِیْ مَعَ اللّٰہِ وَقْتٌ لَّا یَسَعُنِیْ فِیْہِ مَلَکٌ مُّقَرَّبٌ وَّلَا نَبِیٌّ مُّرْسَلٌ
ترجمہ: میرا اللہ کے ساتھ قرب کا ایک ایسا وقت بھی ہوتا ہے جہاں تک کسی مقرب فرشتے اور نبی مرسل کی بھی رسائی نہیں۔

ہدایت ہوتا ہے۔ دعوت کا دوسرا طریقہ ہر کوئی حاصل کر سکتا ہے لیکن وہ سراسر بدعت ہے کیونکہ یہ طریقہ حبِّ دنیا کے باعث دل کو سیاہ کر دیتا ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مجلس کا مشاہدہ کرنے والے کو دو خاص مراتب حاصل ہوتے ہیں اوّل قربِ الٰہی، دوم اس قرب میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نظر کی توفیق۔ اس مرتبہ کو تحقیق کیا جا سکتا ہے۔ (اس مجلسِ محمدیؐ میں) بعض جمالِ الٰہی کا مشاہدہ کرتے ہیں اور بعض جلالِ الٰہی کا۔ جمالِ الٰہی سے طالبِ مولیٰ کو جمعیت اور مراتبِ محبوبیت حاصل ہوتے ہیں جبکہ جلالِ الٰہی سے مجذوب اور مردود کے مراتب حاصل ہوتے ہیں۔ پس مجلسِ محمدیؐ اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا دیدار ایک کسوٹی کی مثل ہے جو صادق اور کاذب طالب کی تحقیق کرتی ہے۔ مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حضوری سے مشرف ہونے کے مراتب اسمِ اللہ ذات کی تاثیر سے حاصل ہوتے ہیں۔ اللہ بس ماسویٰ اللہ ہوس۔

جان لو کہ اگر حج کا تمام ثواب جمع کر لیا جائے تو بھی یہ دعوت قوی و قادر ہوگی۔ ایسی دعوت ہر مشکل کی چابی، معرفتِ توحید اور حضوری کا مغز ہے۔ اللہ کا قرب حاصل ہونے کی بدولت فقیر اللہ کے خزانوں کا خزانچی بن جاتا ہے۔ فقیر ولی اللہ ظلِ اللہ بادشاہ پر غالب اور لایحتاج ہوتا ہے جو کسی سے بھی التجا نہیں کرتا۔ طالبِ صادق کو یہ مراتب مرشد کامل سے نصیب ہوتے ہیں۔ مرشد پہلے ہی روز (طالبِ صادق کو) ظاہری طور پر غنایت کا خزانہ جبکہ باطن میں تصرفِ ہدایت کا سبق دیتا ہے۔ اس کتاب کے مطالعہ سے طالب روشن ضمیر ہو جاتا ہے۔ لوحِ محفوظ طالب کے لوحِ ضمیر پر منکشف ہو جاتی ہے اور لوحِ محفوظ کے مطالعہ سے طالب لوگوں کی نیک و بد قسمت سے آگاہ ہو جاتا ہے۔ اس کتاب کا مصنف کہتا ہے کہ یہ مراتب نجومی درویش کے ہیں جو دنیوی خواہشات کے غلبہ میں ہے نہ کہ صداقت پر۔ جان لو کہ پیر و مرشد وہ ہے جو سب سے پہلے طالبِ مولیٰ کو قربِ الٰہی کی راہ پر چلائے، مجاہدہ کے بغیر ہی مشاہدہ کرائے، کسی تکلیف سے گزارے بغیر قربِ الٰہی کا خزانہ بخش دے، بغیر محنت کے محبت و معرفتِ الٰہی عطا کرے، بغیر ریاضت کے اسرارِ الٰہی سے نوازے اور بغیر زہد کے عشق پیدا کرے۔ یہ سب مرشد کی توفیق سے ممکن ہے کہ وہ طالب کو نورِ حضور کی تحقیق عطا

کرتا ہے۔ یہ تمام مراتب مشاہدۂ حضورِ حق سے حاصل ہوتے ہیں۔ اس کے بعد تمام آیاتِ قرآن وتفسیر کا بیان اور تمام علوم یکبارگی طالب پر عیاں ہو جاتے ہیں جس سے وہ دونوں جہان کا نظارہ پشتِ ناخن پر دیکھتا ہے کیونکہ اس کا مردہ قلب اور وجود قرب ومشاہدۂ حق سے زندہ ہو جاتے ہیں۔ جو مرشد، پیر، فقیر، درویش، ولی، عارفِ خدا، اہلِ علمِ دعوت، علما باللہ، واصل ولی اللہ حضورِ حق کے متعلق نہیں جانتے وہ احمق ہیں کہ وہ اپنے آپ کو صاحبِ باطن پیر ومرشد کہلواتے ہیں۔

قرب ومشاہدۂ حق کی چند صورتیں ہیں جن کے کچھ نام اور کچھ قاعدے وقوانین ہیں۔ اصل حضورِ حق حیّ و قیوم ذات کا قرب و وصال، جمعیت اور توحیدِ مطلق ہے جس سے کل و جز ہر شے طالب پر واضح ہو جاتی ہے اور جو کچھ لوحِ محفوظ پر تحریر ہے وہ بھی معلوم ہو جاتا ہے۔ تصرف پانچ قسم کے ہیں۔ اوّل وجود پر تصرف، دوم موجودات پر تصرف، سوم تمام مقصود ومطالب پر تصرف، چہارم اٹھارہ ہزار عالم کی کل مخلوقات، جنہیں اللہ نے کن کہہ کر تخلیق فرمایا، اپنے سامنے حاضر کر لینے کا تصرف، پنجم دنیا، نفس اور شیطان مردود پر تصرف۔ یہ پانچ تصرفات دینی و دنیوی پانچ خزانے کہلاتے ہیں۔ جو مرشد طالبِ مولیٰ کو ان تصرفات سے تمام مراتب عطا نہ کرے، نہ ہی تصرف کی توفیق سے ان مراتب کی تحقیق کرائے اور نہ ہی زندگی میں اور نہ ہی بعد از موت عز و جاہ کے درجات عطا کرے تو معلوم ہوا کہ وہ مرشد ناقص اور نامکمل ہے۔ اس مرشد سے تلقین لینا طالب پر حرام ہے کیونکہ طالب کے لیے حضوری اور دیدارِ حق کے بغیر صرف ذکر، فکر، مراقبہ، مکاشفہ اور ورد وظائف کے ساتھ کسی بھی مرتبہ ومقصود تک پہنچنا ممکن نہیں اگرچہ وہ عمر بھر سالہا سال ریاضت کرتا رہے ان مراتب میں وہ ناقص وخام ہی رہتا ہے۔ پس ان خام مراتب میں شرف کہاں حاصل ہو سکتا ہے! طالبی ومریدی اور مرشدی وپیری میں دن شمار نہیں کیے جاتے۔ مرشد کامل ہاتھ پکڑ کر حضوری میں پہنچانے والا ہوتا ہے جو طالبِ مولیٰ کو ایک لمحہ میں تمام حوادث سے گزار کر حضورِ حق میں پہنچا دیتا ہے۔ ناقص مرشد آج کل کے وعدے کرتا ہے جبکہ مرشد کامل ایک بار کی توجہ سے ہی حضوری میں پہنچا دیتا ہے۔ اس کے علاوہ دیگر تمام طریقے سالہا سال کی ریاضت کے متقاضی ہیں

اگرچہ ذکرِ روح کیا جائے یا ذکرِ قلب۔ اسمِ اللہ ذات سے حاصل ہونے والی راہِ حضوری توفیقِ الٰہی کی کلید ہے جس کی بدولت کل و جز کا علم کھلتا ہے۔ اس کی تحقیق ایسے مرشد سے حاصل کی جا سکتی ہے جو حق تعالیٰ کا رفیق ہو۔

کیا تو جانتا ہے کہ تمام بلا و آفات اور حوادثاتِ نفسانی و شیطانی اگر ایک ہی گھر میں جمع کی جائیں تو اس گھر کی چابی دنیا ہے۔ پس اسی طرح معرفت، توحید، نور، قرب اور حضوری کے تمام خزانے انسانی وجود میں موجود ہیں۔ وجود کے تمام خزانوں کی کلید اسمِ اللہ ذات سے حاصل ہونے والی حضوری ہے۔ جو طالب اسمِ اللہ ذات کی کنہ جانتے ہوئے اسے پڑھے وہی اس سے حضورِ حق حاصل کرتا ہے اور دنیا و آخرت میں بے نیاز اور لا یحتاج ہو جاتا ہے۔

اَلْفَقْرُ لَا یُحْتَاجُ اِلَّا اِلَی اللّٰہِ

ترجمہ: فقر اللہ کے سوا کسی کا محتاج نہیں۔

بیت:

ہر کہ این راہ نداند لاف زن
ہر کہ داند حاضرات آن جانِ من

ترجمہ: جو حضورِ حق کی یہ راہ نہیں جانتا وہ جھوٹا ہے جبکہ جو جانتا ہے وہ میرا محبوب ہے۔

جب نفس حضورِ حق حاصل کر لیتا ہے تو (مرشد کے) نفس سے ہم کلام ہوتا ہے، جب قلب حضورِ حق حاصل کر لیتا ہے تو (مرشد کے) قلب سے ہم کلام ہوتا ہے، جب روح حضورِ حق حاصل کر لیتی ہے تو (مرشد کی) روح سے ہم کلام ہوتی ہے، جب طالب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے حضورِ حق حاصل کر لیتا ہے تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ہم کلام ہوتا ہے اور جب طالب اللہ کے سامنے حضوری حاصل کرتا ہے تو اللہ کے ساتھ بذریعہ الہام ہم کلام ہوتا ہے۔ حضورِ حق فقر کے انتہائی درجات و مقامات تک لے جاتا ہے۔ اللہ بس ما سویٰ اللہ ہوس۔

حضورِ حق مراتبِ نعم البدل میں سے ہے اور مراتبِ نعم البدل اسمِ قادر کی قوت سے حاصل

ہوتے ہیں جو خزائنِ الٰہی کی کیمیا گری ہے، اس سے طالب کا وجود طلسمات میں تبدیل ہو جاتا ہے۔ صاحبِ طلسمات مرشد ہی طالب کو حضورِ حق عطا کرتا ہے اور عین بعین حق کا مشاہدہ کراتا ہے۔ یہ حضورِ حق اللہ تعالیٰ کا تصور عطا کرتا ہے جس سے طالب شہسوارِ قبور بن جاتا ہے۔

جان لو کہ فقر کے تین مراتب ہیں۔ لاھوت لامکان تک پہنچنا، معرفت اور دیدارِ الٰہی کے انوار سے مشرف ہونا، دونوں جہان میں زندہ رہنے اور کبھی نہ مرنے کی قوت حاصل کرنا۔ جس کے بعد فقیر لب بستہ توحید میں ہمیشہ غرق رہتا ہے، اُسے کسی طالب اور مرید کی ضرورت نہیں رہتی۔ اگر کوئی طالب اور مرید طلبِ مولیٰ رکھتا ہے تو اُسے حضورِ حق میں پہنچا دیتا ہے جہاں سے طلبِ مولیٰ کا سوال کرنے والے کو محروم نہیں لوٹایا جاتا۔ جان لو کہ طالب کو کلمہ طیب لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ سے حضورِ حق حاصل کرنے کا سبق پہلے ہی روز حاصل ہو جاتا ہے۔ مراتبِ فنا و بقا سے گزر کر فقیر نفس پر امیر اور روشن ضمیر ہو جاتا ہے۔ مرد وہ ہے جو سب سے پہلے اپنے نفس کی اصلاح کرے۔ راہِ معرفت میں حضورِ حق اور دیدارِ الٰہی حاصل ہوتا ہے جس سے (طالب کو) تمام عمر مجاہدہ کرنے کی ضرورت نہیں رہتی۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

مَنْ عَرَفَ نَفْسَهٗ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّهٗ ط مَنْ عَرَفَ نَفْسَهٗ بِالْفَنَآءِ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّهٗ بِالْبَقَآءِ

ترجمہ: جس نے اپنے نفس کو پہچانا تحقیق اس نے اپنے ربّ کو پہچانا۔ جس نے اپنے نفس کو فنا سے پہچانا تحقیق اس نے اپنے ربّ کو بقا سے پہچانا۔

نفس کی پہچان تصور اسمِ اللّٰہ ذات کے ذریعے فنا الفنا ہونے سے ہوتی ہے اور اللہ کی پہچان روح کے ذریعے ہوتی ہے جس سے بقا کے بعد بقا حاصل ہوتی ہے۔ اے مردہ دل و بے حیا! یہ عارفین کے ابتدائی احوال ہیں۔ فقیر اہلِ روح کی کیا نشانی ہے؟ وہ جان و جسم کے ساتھ ارواح سے ملاقات کرتا ہے۔ یہی احوال مجھے بھی حاصل ہیں۔ اہلِ نفس جب باطن میں ارواح کا ہم مجلس ہوتا ہے جو ذکرِ الٰہی میں مشغول اور قرآن و حدیث سے گفتگو کر رہے ہوتے ہیں تو وہ اہلِ نفس بھی مکمل شعور کے ساتھ حضورِ حق کا مشاہدہ کرتا ہے۔ یعنی باطن میں نورِ توحید میں غرق ہوتا ہے، مجلسِ محمدی

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے ایک لمحہ کے لیے بھی جدا نہیں ہوتا بلکہ دائمی حضوری میں رہتا ہے لیکن بظاہر عوام میں لوگوں سے ہم کلام رہتا ہے۔اے احمق و خام! یہ عارفین کے مراتب ہیں۔صاحبِ شریعت فقیر شیر کی مثل ہوتا ہے کیونکہ اسے شریعتِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے شرف سے رحمٰن کا قرب حاصل ہوتا ہے جبکہ اہلِ بدعت فقیر شیطان کا مقرب اور مصاحب ہوتا ہے۔ صاحبِ شریعت فقیر حق تعالیٰ کے ساتھ یگانہ اور اہلِ بدعت فقیر کتے کی مانند دیوانہ ہوتا ہے۔

اہلِ بدعت اکثر فقر حاصل ہونے کا دعویٰ تو کرتے ہیں مگر وہ فقیر نہیں ہیں۔انہیں بھکاری کہنا چاہیے کیونکہ وہ خواہشاتِ نفس کا شکار اور باطن میں معرفتِ الٰہی سے محروم ہیں۔یہ داڑھی منڈھے بے حیا ہر در سے سوال کرتے ہیں۔یہ بے بصیرت لوگ عمر بھر طریقت اور معرفت کی راہ نہیں جان پاتے اور رزق کے پیچھے دوڑتے رہتے ہیں۔ایسے اہلِ بدعت کے لیے فقر روسیاہی ہے۔یہ لوگ دن رات گناہوں میں مشغول رہتے اور ارواح کے روحانی احوال سے بے خبر ہوتے ہیں۔یہ لوگ لقائے وحدانیت کے عرفان سے محروم رہتے ہیں اور باطن میں مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حضوری سے غافل ہوتے ہیں۔حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے دیدار سے مشرف ہونے والا اور آپ کی زیارت کرنے والا ایک ہی لمحہ میں ولی اللہ کے مراتب پر پہنچ کر محبوب اور صاحبِ عیاں عارف ہو جاتا ہے یا یکبارگی مراتبِ مجذوب پر پہنچ جاتا ہے یا یکبارگی مراتبِ محبوب پر پہنچ جاتا ہے یا یکبارگی مراتبِ حجاب اور مردود پر پہنچ جاتا ہے۔اس میں حکمت یہ ہے کہ مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو دیکھنے میں کسی قسم کا کوئی شک نہیں کرنا چاہیے کیونکہ مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بہشت کی مثل ہے جہاں ذکرِ الٰہی کے ساتھ آیاتِ قرآن و حدیث کا بیان ہوتا ہے۔مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں طالب کو دو مراتب حاصل ہو سکتے ہیں مرتبہ محبوب یا مرتبہ مردود، کیونکہ مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ایک کسوٹی ہے جہاں پہنچ کر ناقص طالب کے وجود میں پوشیدہ کذب اور صادق طالب کے وجود میں پوشیدہ صدق ظاہر ہو جاتا ہے بلکہ طالبِ صادق کا وجود نور بن جاتا ہے اور اُسے مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی لازوال دائمی حضوری نصیب ہو جاتی ہے۔لہٰذا

معلوم ہوا کہ مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بہشت کی مانند ہے اور بہشت میں پاک لوگ ہی رہ سکتے ہیں۔ پلید، نجس، بدبودار مردار دنیا، شیطان اور کافر کو یہ قوت حاصل نہیں کہ مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم، بہشت، کعبہ اور مدینہ منورہ میں روضہ مبارک میں داخل ہو سکیں۔ شیطان کو ہرگز یہ قدرت حاصل نہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صورت، قرآن اور اس کے حروف کی صورت، سورج اور چاند کی صورت، کعبہ اور مدینہ کی صورت، اصحابِؓ کبار کی صورت اور شاہ محی الدین پیر دستگیر سیّدنا غوث الاعظم حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؓ کی صورت اختیار کر سکے کیونکہ ہدایت یافتہ اور غرق لی مع اللہ ہونے کے باعث یہ صورتیں ہدایت ہیں۔ البتہ جن لوگوں کے دل حبِ دنیا جو کہ بدعت ہے، کے باعث سیاہ ہیں شیطان ان کی صورت اختیار کر سکتا ہے۔

جان لو کہ اگر حضرت آدم علیہ السلام سے خاتم النبیین حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تک تمام انبیا، اصفیا، مرسلین اور پیغمبروں کے نیک اعمال کا ثواب، صاحبِ منصب ومراتب اور صاحبِ ولایت و ہدایت تمام اولیا اللہ غوث وقطب کے نیک اعمال کا ثواب اور تمام ملائکہ، مومنین، مسلمین اور تمام جن وانس کے نیک اعمال کا ثواب ایک دفتر میں جمع کر لیا جائے تو اسے ثوابِ حسناتِ عظیم کہا جائے گا۔ یہ تمام برگزیدہ ثواب اور حسناتِ عظیم تصور اسمِ اللّٰہ ذات کے مراتبِ حضوری سے حاصل ہوتے ہیں۔ اسی طرح فاسقوں، گناہگاروں، کافروں، مشرکوں، کاذبوں، ظالموں اور تمام زمین کے گناہ گاروں اور گمراہوں کے جملہ گناہ جمع کر لیے جائیں تو انہیں گناہِ کبیرہ کہا جائے گا۔ اللہ سے غفلت اور دوری گناہِ کبیرہ ہے جو سب کبیرہ گناہوں سے بڑھ کر ہے۔ پس اہلِ حضور اور اہلِ دور کو ایک دوسرے کی مجلس پسند نہیں آتی۔ لہٰذا معلوم ہوا کہ اللہ سے یگانہ ہو کر فنا فی اللہ ہونے کی راہ قصہ خوانی اور افسانہ دانی کی راہ سے مختلف ہے۔ اہلِ یگانہ اور اہلِ بیگانہ کو ایک دوسرے کی مجلس پسند نہیں آتی۔ یہ تمام مراتب اس علم کی برکت سے حاصل ہوتے ہیں جو نورِ الٰہی ہے اور صرف وہ علم نورِ الٰہی ہے جو عالم کو حضوری سے مشرف کرا دے۔

جان لو کہ حضوری دو قسم کی ہے جو حضوری تصور اسمِ اللّٰہ ذات سے حاصل ہو، لازوال ہے۔

اس سے قرب اور وصالِ الٰہی حاصل ہوتا ہے۔ تصور اسمِ اللہ ذات کے بغیر محض ذکر، فکر، مراقبہ اور اعمالِ ظاہری سے حاصل ہونے والی حضوری ناقص کا وہم وخیال ہے جو سکر سے حاصل ہونے والی گرمیٔ احوال اور مرشدِ ناقص کی گمراہی کے باعث ہے۔ تصور بھی دو قسم کا ہے۔ اوّل وہ تصور جس میں مشاہدہ سے با توفیق قرب اور حضوری کی تحقیق حاصل ہوتی ہے، دوم وہ تصور جس میں حضوری حاصل نہیں ہوتی بلکہ خواہشاتِ نفس کی وجہ سے محض شیطانی اثرات ہوتے ہیں اس لیے زندیق ہے۔ جان لو کہ لذتِ ازل جس سے جمعیت حاصل ہوتی ہے، لذتِ ابد کی مثل ہے اور لذتِ دنیا لذتِ عقبیٰ کی مثل ہے جس میں حور و قصور اور بہشت کی نعمتیں ہیں۔ جیسے ہی معرفتِ نورِ الٰہی کی پانچویں لذت وجود میں پیدا ہوتی ہے تو (مذکورہ بالا) چاروں لذتوں کو وجود سے باہر نکال دیتی ہے۔

ابیات:

لذت دیدار بہ دیدار دہ
لذت دیدار بر دل من بہ نہ

ترجمہ: میرے لیے لذتِ دیدار سے بڑھ کر کوئی لذت نہیں لہٰذا یا ربّ مجھے لذتِ دیدار عطا کر۔

ہر کرا لذت نشد وحدت لقا
لعنتی بر زندگی آن بے حیا

ترجمہ: جس نے لقا اور وحدتِ الٰہی کی لذت نہ چکھی اس بے حیا کی زندگی پر لعنت۔

فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

✦ وَمَنۡ كَانَ فِىۡ هٰذِهٖۤ اَعۡمٰى فَهُوَ فِى الۡاٰخِرَةِ اَعۡمٰى (سورۃ بنی اسرائیل۔72)

ترجمہ: جو اس دنیا میں (دیدار سے) اندھا رہا وہ آخرت میں بھی (دیدار سے) اندھا رہے گا۔

قطعہ:

ہر کہ این جای نہ بیند بی نصیب
بی خبر از معرفت اہل از رقیب

ترجمہ: جس نے اس دنیا میں اللہ کا دیدار نہ کیا وہ بے نصیب ہے جو معرفت سے بے خبر اور اللہ کے دشمنوں میں سے ہے۔

روئے سیاہ بہ بود از دل سیاہ

دل سیاہ شد ز دنیا عزّ و جاہ

ترجمہ: دنیا کی عزّو جاہ سے دل سیاہ ہوتا ہے اور دل کی سیاہی سے چہرے کی سیاہی بہتر ہے۔ اگر تُو آئے تو تُو دیدار کرلے گا اور اگر نہ آئے تو تُو شیطان لعین کی قید میں ہے۔

بیت:

بہ بین قدرت بہ بین وحدت حضورش

بہ بین رحمت پُر از ہم ذات نورش

ترجمہ: حضورِ حق میں اس کی قدرت اور وحدت دیکھ، رحمت اور نور سے پُر اس کی ذات کا مشاہدہ کر۔

اللہ بس ماسویٰ اللہ ہوس۔

مثنوی:

اگر حجاب کنی از خدا فرشتہ شوی

چنانچہ میکنی از مردمان حجاب اینجا

ترجمہ: اگر تو اللہ سے حجاب میں ہو تو فرشتوں کی مثل ہوگا جو اس دنیا میں لوگوں سے پوشیدہ ہوتے ہیں۔

بہ بین امروز چون گویند فردا

بعین از عین بینم نیست پردہ

ترجمہ: کل (روزِ قیامت) کی بات کیوں کرتا ہے تُو آج ہی (اس زندگی میں) دیدار کر۔ میں ذاتِ حق کو اپنی آنکھوں سے دیکھتا ہوں اور میرے اور اس کے درمیان کوئی حجاب نہیں۔

بہ بینم با چشم عین العیانی
چو زندہ قلب روح و نفس فانی

ترجمہ: میں کھلی آنکھوں سے اس کا بے حجاب دیدار کرتا ہوں کیونکہ جب قلب و روح زندہ اور نفس فنا ہو چکا ہو تو بے حجاب دیدار ہوتا ہے۔

مثل بستہ بصورت کی تواند
مشرف شد حضوری راز داند

ترجمہ: اس کی صورت (کے حسن) کی مثال کسی چیز سے نہیں دی جا سکتی۔ جو حضوری سے مشرف ہو جائے وہ یہ راز جان لیتا ہے۔

ز نَحْنُ اَقْرَبُ شود پیغام دائم
وجودِ واصلان زان گشت قائم

ترجمہ: حق تعالیٰ کے فرمان سے یہ پیغام ملتا ہے کہ اللہ شہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہے، واصلین کے وجود اسی فرمان کی بدولت دائمی و ابدی ہوتے ہیں۔

فقر آنکس کہ آنجا من رسیدہ
ز غیر حق ہمہ از خود بریدہ

ترجمہ: فقر کا اصل مقام وہ ہے جہاں میں پہنچا ہوں اس کے لیے میں نے خود کو غیر حق سے مکمل طور پر الگ کیا۔

نماندہ احتیاج ذکر مذکور
حضوری باحضور است نور بانور

ترجمہ: اس مقام پر پہنچ کر ذکر کی بھی ضرورت نہیں رہتی۔ طالب حضوریٔ حق میں عین ذات اور نور کے ساتھ عین نور ہو جاتا ہے۔

نمانده ہیچ پرده چشم باز است

حقیقت حق رسیده عین راز است

ترجمہ: حقیقتِ حق تک پہنچ کر طالب کی آنکھوں کے سامنے کوئی حجاب باقی نہیں رہتا اور وہ عین رازِ الٰہی بن جاتا ہے۔

زہی دولت بدیده حق لقا شد

قلب قالب ز وحدت حق بقا شد

ترجمہ: اس دولت کی کیا ہی بات ہے کہ آنکھوں کو حق کا دیدار اور قرب نصیب ہو اور جسم و روح کو وحدتِ حق سے بقا حاصل ہو۔

نہ آنجا علم نہ غوغای قال است

لاھوت و لامکان نہایت با جمال است

ترجمہ: لاھوت لامکان میں نہ علم کی گنجائش ہے نہ بحث و مباحثہ کا شور۔ بلکہ اس انتہائی مقام پر صرف حق تعالیٰ کا جمال ہے۔

نمانده بر دلم افسوس مارا

بہ بینم سرّ پنہان آشکارا

ترجمہ: میرے دل میں کسی بھی بات کا افسوس نہ رہا کیونکہ میں رازِ پنہاں کو بے حجاب اور عیاں دیکھتا ہوں۔

دو دلی را نیست راه یکدل طلب کن

کہ غیرے لاسوئے از دل سلب کن

ترجمہ: دو دلوں[1] کی اس راہ میں کوئی گنجائش نہیں لہٰذا ایک دل طلب کر (یعنی ایسا دل جس میں صرف اللہ کی محبت ہو) اور غیر اللہ ہر شے دل سے مٹا دے۔

[1] یعنی وہ دل جس میں اللہ کے علاوہ غیر اللہ کی طلب بھی ہو۔

بیا اے طالبا بے سر بیائی
سری از تن جدا کن راہنمائی

ترجمہ: اے طالب بے سر ہو کر ادھر آ۔ جب تو اپنے سر کو تن سے جدا کر دے گا (یعنی غیر اللہ کی طلب اور محبت سے خود کو پاک کر لے گا) تب رہنمائی حاصل کر سکے گا۔

باھُوؒ با ھُو فنا با ھُو بقا شد
کہ اوّل و آخر و از ھُو لقا شد

ترجمہ: باھُوؒ کو ھُو میں فنا ہو کر ھُو کے ساتھ بقا حاصل ہو گئی ہے اور ھُو کے ساتھ وصال کے بعد اس کی ابتدا اور انتہا بھی ھُو ہو گئی ہے۔

کہ ھُو عینک شدہ بہ چشم باھُوؒ
میان از ھُو بہ بیند یافت باھُوؒ

ترجمہ: ھُو باھُوؒ کی آنکھ کے لیے عینک کی مثل ہے۔ جو اس عینک یعنی ھُو سے دیکھتا ہے وہ باھُوؒ کی صورت ہی پاتا ہے۔

کسی منکر ز ھُو مردود گردد
بجز یاھُو با ھُو نیست گردد

ترجمہ: جو ھُو کا منکر ہو وہ مردود ہو جاتا ہے کیونکہ ذکرِ یاھُو کے بغیر ھُو کے ساتھ بقا حاصل نہیں ہو سکتی۔

مثل بستہ بمثل بیمثال است
ز خود رفتہ شود با حق وصال است

ترجمہ: اس بے مثل اور بے مثال ذات کی مثال نہیں دی جا سکتی۔ جب طالب خود سے فنا حاصل کرتا ہے تب ہی حق سے وصال پاتا ہے۔

جو فنا فی اللہ ہو اور مقامِ لی مع اللہ کی بدولت اللہ کے قرب کی انتہا پر ہو اس کے لیے ظاہری

اعضا کے ساتھ ذکر فکر اور ورد وظائف بجالانا گناہ ہے۔ غوث وقطب امرا کی مثل جبکہ مقربِ حق فقیر بادشاہ کی مثل ہوتا ہے۔ بادشاہ کو عدل سے سروکار ہوتا ہے نہ کہ محنت ومشقت سے۔ راہِ فقر کا تعلق قیل وقال سے نہیں بلکہ حق کے روبرو حضوری سے مشرف ہونا ہے۔ فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

◆ فَاَیۡنَمَا تُوَلُّوۡا فَثَمَّ وَجۡہُ اللّٰہِ (سورۃ البقرہ۔115)

ترجمہ: پس تم جدھر بھی رُخ کرو گے اللہ کا چہرہ پاؤ گے۔

بیت:

ہر طرف بینم بیابم ذات نور
ہر کہ از خود بگذرد یابد حضور

ترجمہ: میں جس طرف بھی دیکھتا ہوں اسی طرف نورِ ذات پاتا ہوں۔ جو خودی سے نجات حاصل کر لے وہ حضورِ حق حاصل کر لیتا ہے۔

اللہ بس ماسویٰ اللہ ہوس۔ بیت:

روشن ضمیر را چہ غم از اختلاط خلق
دریا بہ مشت خاک مکدر نمی شود

ترجمہ: روشن ضمیر فقیر کو مخلوق سے میل جول سے کیا پریشانی؟ سمندر ایک مٹھی خاک سے کبھی میلا نہیں ہوتا۔

یہ (روشن ضمیری) وحی القلوب کا مرتبہ ہے۔

بیت:

تا گلو پُر مشو کہ دیگ نہ ای
آب چندان مخور کہ ریگ نہ ای

ترجمہ: خود کو گلے تک نہ بھر کیونکہ تُو دیگ نہیں ہے اور نہ ہی اس قدر زیادہ پانی پی کیونکہ تُو ریت بھی نہیں ہے۔

لیکن کامل فقیر کا کھانا مجاہدہ اور اس کی نیند مشاہدہ ہوتی ہے۔ یہ وحی الروح کا مرتبہ ہے۔

بیت:

چو معدہ بود خالی از طعام
درآن وقت معراج باشد تمام

ترجمہ: جس وقت پیٹ طعام سے خالی ہوتا ہے اس وقت مکمل معراج نصیب ہوتی ہے۔

مکمل فقیر کے لیے کھانا و نہ کھانا برابر، سیری و بھوک برابر، مستی و ہوشیاری برابر اور نیند و بیداری برابر ہوتی ہے۔ یہ وحی السرّ کا مرتبہ ہے۔

بیت:

خام را مستی بود وہم از خیال
مست را ہوشیار گرداند وصال

ترجمہ: خام کی مستی محض وہم و خیال ہوتی ہے جبکہ وصالِ حق سے حاصل ہونے والی مستی ہوشیار بنا دیتی ہے۔

تاہم اکمل فقیر علمِ معرفت کا عامل ہوتا ہے، وہ خود پر علم کا بوجھ نہیں لادے ہوتا۔ یہ وحی الزمان کا مرتبہ ہے جہاں وہ قربِ حضورِ حق اور مجلسِ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے معرفتِ اِلَّا اللّٰہ کا پیغام لاتا اور لے جاتا ہے۔ اس مقام پر اولیا اللہ علما باللہ ہر لمحہ حضورِ حق سے پیغام وصول کرتے ہیں البتہ وہ پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مرتبہ پر فائز نہیں ہوتے۔ لہٰذا دعوت پڑھنے کے لائق ہر وہ طالب ہوتا ہے جو مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حضوری سے پیغام وصول کر سکتا ہو۔ اس کا وجود نور و مغفور ہو اور وہ حق تعالیٰ کی بارگاہ میں منظور ہو۔ دعوت پڑھنا یہ ہے کہ طالب ذکرِ الٰہی کی بدولت مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں سوال و جواب اور عرض و التماس کر سکتا ہو۔ اللہ بس ماسویٰ اللہ ہوس۔

جان لو کہ باطن میں مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں داخل ہو کر حضوری سے مشرف ہونا

اور اہلِ مجلس کی صحبت میں ان سے ہم کلام ہونا، جس وقت چاہے حضوری میں آنا جانا، سوال و جواب اور التماس کرنا، حضوری میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قرب سے مشرف ہونا اور لازوال وصال پانا، اسمِ اللہ ذات کی بدولت حضورِ حق کے تمام احوال سے واقف ہونا اور انہیں اختیار کرنا آسان کام ہے لیکن آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اخلاق، ملک، علم، حلم، ترک، توکل، ارادت، سعادت، حکم، اجازت، ہدایت، فقر، غنایت، فنا، بقا، رضا، صبر اور حیا کی صفات کو اختیار کرنا بہت ہی مشکل اور دشوار کام ہے۔ لیکن اگر بخشش اور عطائے پروردگار ہو تو توفیقِ الٰہی اور غالب الامر مرشد جو راہِ حق کا سالار ہو، کی رفاقت سے ان تمام خصوصیات کو حاصل کیا جا سکتا ہے۔

مطلب یہ کہ دین و دنیا کے خزانوں کو تصرف میں لے آنا، تصور، ذکر، فکر، مراقبہ اور معرفتِ اِلَّا اللہ سے غرق فنا فی اللہ ہونا، تجلیات کا مشاہدہ کرنا، اٹھارہ ہزار عالموں کے مقامات کی سیر کرنا اور ان کی مخلوقات کو مسخر کر کے اپنی قبضہ وقید میں لے آنا آسان کام ہے لیکن وجود میں وسیع حوصلہ پیدا کرنا مشکل اور بہت ہی دشوار کام ہے۔ مخلوق کے دیئے رنج، ملامت، غیبت اور تکالیف سے آزردہ مت ہو، مخلوق کا بوجھ اٹھا اور اسے تکلیف نہ پہنچا کیونکہ مخلوق کو تنگ نہ کرنے میں ہی نجات ہے۔ جان لے کہ کافروں، کاذبوں، منافقوں اور حاسدوں کی (ایذاؤں سے) شکایت کی غرض سے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

❁ یَالَیْتَ رَبِّ مُحَمَّدٍ لَمْ یَخْلُقْ مُحَمَّدًا

ترجمہ: اے محمدؐ کے ربّ! کاش تو نے محمدؐ کو پیدا ہی نہ فرمایا ہوتا۔

پس کسی دوسرے کی کیا مجال کہ اعتراض کرے۔ جو کوئی معرفت و فقر کی انتہا، ہدایت اور ملکِ ولایت تک پہنچ جاتا ہے لوگ اُسے دیوانہ و خبطی کہتے ہیں اور اس کے اہلِ خانہ اسے احمق سمجھتے ہیں لیکن وہ آنکھوں کے اندھے اس کی حقیقت نہیں جانتے۔ وہ سب بے عقل اور حیوان کی مثل ہیں۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

❁ اَلْعَقْلُ یَنَامُ فِی الْاِنْسَانِ

ترجمہ: عقل انسان کے اندر خوابیدہ ہے۔

اَلْاِنْسَانُ مِرْاٰةُ الرَّبِّ

ترجمہ: انسان حق تعالیٰ کا آئینہ ہے۔

صاحبِ نظر عارف باللہ بننے اور معرفتِ حق حاصل کرنے کے لیے دل کی آنکھیں چاہئیں وگرنہ ظاہری آنکھیں تو حیوان بھی رکھتے ہیں جیسا کہ کتے، خنزیر، ریچھ، بیل اور گدھے وغیرہ۔ عقل دو قسم کی ہے اوّل عقلِ کُل جو لازوال ہے دوم عقلِ جز جو احوال کے حصول کا باعث ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

لَا فَرَقَ بَیْنَ الْحَیْوَانِ وَالْاِنْسَانِ اِلَّا بِالْعِلْمِ

ترجمہ: انسان اور حیوان میں علم کے سوا کوئی فرق نہیں۔

ابیات:

آنچہ مطلب بود کلی یافتم
کس نمی یابد کہ پنہان ساختم

ترجمہ: میں نے سب علم اور مطالب پا لیے۔ جسے میں نے پوشیدہ کر دیا اسے کوئی بھی نہیں پا سکتا۔

این خزانہ شد نصیب با شعور
میشناسد عارفان اہل حضور

ترجمہ: یہ خزانہ باشعور لوگوں کو نصیب ہوتا ہے جسے اہلِ حضور عارفین ہی پہچانتے ہیں۔

کی شناسد عارفان را کور تر
می شناسد آن کہ می باشد خضر

ترجمہ: کور چشم عارفین کو کیسے پہچان سکتے ہیں! عارفین کو صرف وہی پہچانتے ہیں جو خضرؑ کی مثل بصیرت رکھتے ہیں۔

باھُوؒ در ھُو گم شدہ فی اللہ فنا
نام باھُوؒ متصل شد باخدا

ترجمہ: باھُوؒ فنا فی اللہ ہو کر ھُو میں گم ہو چکا ہے اور باھُوؒ کا نام اللہ کے ساتھ متصل ہو چکا ہے۔

فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

✦ وَھُوَ مَعَکُمۡ اَیۡنَمَا کُنۡتُمۡ (سورۃ الحدید۔4)

ترجمہ: اور وہ (اللہ) تمہارے ساتھ ہوتا ہے تم جہاں کہیں بھی ہوتے ہو۔

مرشد کسوٹی کی مثل ہے، صاحبِ حضور ہونے کی بدولت حکیم اور کریم صفت ہوتا ہے۔ مرشد کامل (ظاہری طور پر) طالبِ مولیٰ کا پیٹ طعام اور پانی سے پُر کرتا ہے، انواع واقسام کی نعمتیں اور پھل کھلاتا ہے، توجہ، توفیق اور باطنی تحقیق سے حضوری میں پہنچاتا ہے۔ پس معلوم ہوا کہ ناقص مرشد اپنے طالبوں کو ذکر فکر میں ہی تھکائے رکھتا ہے۔ نیز یہ بھی معلوم ہوا کہ مرشد کامل طالب کو روزِ اوّل کامل کے مرتبہ پر پہنچا دیتا ہے، مرشد مکمل طالب کو روزِ اوّل مرتبہ مکمل اور مرشد اکمل طالب کو روزِ اوّل ہی اکمل کے مرتبہ پر پہنچا دیتا ہے۔ مرشدِ جامع (یعنی کامل، مکمل اور اکمل مرشد) طالب کو روزِ اوّل جامع بنا دیتا ہے۔ صاحبِ نور مرشد طالب کو روزِ اوّل ہی نورِ ذات میں فنا کر دیتا ہے اور صاحبِ حضور مرشد طالب کو روزِ اوّل حضورِ حق میں لے جاتا ہے۔ ان سب مراتب کا مجموعہ فقر کے ابتدائی مراتب کو بھی نہیں پہنچ سکتا البتہ فقیر مرشد (کی توجہ) سے طالب روزِ اوّل فقیر بن سکتا ہے کیونکہ فقیر فنا و بقا کے بعد مرتبہ اور مقام و منزل سے بالاتر ہوتا ہے۔ اس کی نظر میں اِذَا تَمَّ الۡفَقۡرُ فَھُوَ اللہ (جہاں فقر مکمل ہوتا ہے وہی اللہ ہوتا ہے) ہی سب کچھ ہے۔ اے احمق و خام! یہ مراتب فقرا ہیں۔ فقیر اُسے کہتے ہیں جو بقاباللہ ہو چکا ہو، اس نے خود کو اللہ کی ذات میں فنا کر کے حیاتِ ابدی پا لی ہو اور غیر ماسویٰ اللہ سے نجات پا کر خود پر 'اللہ' کا اثبات کر لیا ہو۔ اس کے لیے زندگی اور موت کے مراتب برابر ہیں۔ یہ صاحبِ نظر فقیر کا مرتبہ ہے جو ہر ملک کے ظلِ اللہ بادشاہ پر حاکم اور غالب تر ہوتا ہے کیونکہ وہ اپنی نظر سے تمام زمین کو سونا و چاندی میں بدل سکتا ہے۔ فقر کی بدولت فقیر مرتبہ

حیّ پالیتا ہے۔اے احمق وحیوان! فقیر خدا سے نظر نہیں ہٹاتا۔اے احمق و گدھے! تو طلبِ دنیا میں خوار ہو رہا ہے جبکہ دعویٰ کرتا ہے اللہ کی طلب ومحبت اور معرفت و دیدار کا۔حالانکہ تو ابھی تک نفس کی قید میں ہے۔ تیرا دل مردہ اور تیرا چہرہ شرمسار ہے، تیری روح تجھ سے بیزار ہے۔ جو باطن باطل سے جدا ہو کر حق سے جڑ چکا ہو بلاشبہ وہی باطن برحق ہے۔ظاہری طور پر اس کے تصرف میں توفیقِ الٰہی کی قوت ہوتی ہے۔فقر کا سلوک سے کوئی تعلق نہیں کیونکہ فقیر سلطان الفقر صاحبِ سلطنت بادشاہ ہوتا ہے، ہر سلوک اور ہر مقام اس کی نگاہ و نظر میں ہوتا ہے۔اسے ہر طالب مرید کے احوال سے آگاہی ہوتی ہے کہ وہ مرتبہ محبوب و مقصود پر ہے یا مرتبہ مردود پر یا مرتبہ مرتد یا لامرتد پر۔ پس جان لے کہ جس طرح ظاہری علم بے شمار ہیں اسی طرح باطنی سلک سلوک بھی بے شمار ہیں۔اگر میں انہیں تحریر کروں تو ان کی شرح کے لیے بے شمار صفحات درکار ہیں البتہ تھوڑی سی شرح سے پتہ چلتا ہے کہ ایک سلک کامل ہے اور دوسرا سلک ناقص۔سلکِ کامل میں قبض، بسط، سکر، صحو کے احوال ہیں، ذکر، فکر، مراقبہ اور مکاشفہ سے طالب پر ان احوال کے اسرار عیاں ہوتے ہیں۔ سلک کی ابتدا اور انتہا ایک ہوتی ہے۔ یہ سلک حق تعالیٰ کے قرب، مشاہدہ اور حضوری تک پہنچاتا ہے، یہی معرفت اور وصال کی بنیاد ہے۔جو سالک ان صفات سے موصوف نہیں وہ ناقص ہے جو اپنی تمام عمر سالہا سال مشقت میں گزار دیتا ہے لیکن احمق اور جاہل کی مثل خودی میں پھنسا رہتا ہے۔ جب تو کسی ایسے شخص کو دیکھے جو ظاہری طور پر امراو بادشاہ کو مسخر کرنے کے لیے بہت زیادہ محنت اور رنج و ریاضت میں مصروف ہو لیکن باطن میں معرفتِ الٰہی سے بے خبر ہو تو اس بات کی تحقیق کر لو کہ وہ مردعام و ناقص ہے جو گمراہی کے جنگل میں پھنسا ہوا ہے اور لاھوت لامکان سے واقف خاص لوگوں کے شرف سے بے نصیب ہے۔

بیت:

اللہ ہر کرا خواہد دہد قرب و لقا
ہر کرا راندہ کند دوری جفا

ترجمہ: اللہ جسے چاہتا ہے اپنا قرب اور لقا عطا کرتا ہے اور جسے چاہتا ہے اس کی جفا کی بنا پر خود سے دور کر دیتا ہے۔
اہلِ لقا اور اہلِ جفا کو ایک دوسرے کی مجلس پسند نہیں آتی۔

بیت:

پند گویم ناقص و شرمندہ را
از ہوائے باز آ و آ جانب خدا

ترجمہ: میں ناقص اور شرمندہ لوگوں کو نصیحت کرتا ہوں کہ خواہشاتِ نفس سے باز آؤ اور اللہ کی جانب رجوع کرو۔
اگر تو آئے دروازہ کھلا ہے اور اگر نہ آئے تو اللہ بے نیاز ہے۔ جو کوئی اللہ کا صادق طالب ہونے، اس میں فنا ہونے، اس کے ساتھ بقا پانے اور اس کی معرفت اور لقا حاصل ہونے کا دعویٰ کرتا ہے تو اس کے لیے دو 'ل' گواہ ہونے چاہیے۔ اوّل 'ل' لَآ اِلٰہَ کا، یعنی مقامِ مُوْتُوْا قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوْا (مرنے سے قبل مر جاؤ) پر پہنچا ہو جہاں نفسانیت اور دنیا کی خواہشات سے فنا ہو کر اللہ کے سوا ہر شے کی نفی کر چکا ہو۔ دوم 'ل' لاھوت۔ یہ دونوں گواہ لامکان تک پہنچاتے ہیں۔ اس طریقے سے اللہ کا دیدار قرآن کی اس آیتِ مبارکہ کے مطابق روا ہے جس میں اللہ فرماتا ہے:

✦ وَمَنْ كَانَ فِيْ هٰذِهٖٓ اَعْمٰى فَهُوَ فِى الْاٰخِرَةِ اَعْمٰى (سورۃ بنی اسرائیل۔72)

ترجمہ: جو اس دنیا میں (دیدارِ الٰہی سے) اندھا رہا وہ آخرت میں بھی اندھا رہے گا۔

بیت:

اگر بگویم کور چشمی را بہ بین
کی بہ بیند کور چشمی بی یقین

ترجمہ: اگر میں (باطنی طور پر) کور چشم سے دیدار کرنے کا کہوں تو وہ کیسے دیدار کر سکے گا! اپنی کور چشمی کے باعث وہ بے یقین ہے۔

نابینا (بے بصیرت) اور بینا (صاحبِ بصیرت) کو ایک دوسرے کی مجلس پسند نہیں آتی۔ اے نابینا! تو اس لیے اندھے پن، تاریکی اور ظلمات کا شکار ہے کیونکہ تیری آنکھوں پر شیطانی پردہ اور تیرے دل پر نفسانی پردہ ہے۔ تو طبیبِ بینا (صاحبِ بصیرت مرشد کامل اکمل) طلب کر جو تیری آنکھوں کی بینائی ٹھیک کرے، تجھے معرفتِ الٰہی اور نورِ یقین عطا کرے، تیری آنکھ پر پڑا پردہ اور حجاب ہٹا دے تا کہ تو صاحبِ بصیرت ہو کر دیدارِ حق کر سکے۔ بیت:

نقطہ از غین غضبی دور کن
تا بیابی عین را از عین کن

ترجمہ: غین (یعنی غیر اللہ) کے نقطہ اور اس کے وبال سے نجات حاصل کر لے تا کہ تو عین ذات کو دیکھنے والی عین (آنکھ) حاصل کر سکے۔

کن ز کن حاصل شود کنہش ز کن
عاقلان را بس بود این یک سخن

ترجمہ: عاقلوں کے لیے بس یہی ایک نصیحت کافی ہے کہ وہ کن کی حقیقت تک پہنچ کر کن کی طاقت اس کے مالک (اللہ) سے حاصل کر سکتے ہیں۔

پس جو شخص صاحبِ کُن ہو جائے اس کی زبان پر یہی ایک سخن 'کن' ہوتا ہے جس سے (اپنے طالبوں پر) سلک سلوک کی راہ کھول سکتا ہے لیکن صاحبِ کن کو سلک سلوک پر چلنے یا چلانے کی کیا ضرورت کہ وہ اسی ایک سخن کن سے اللہ کی معرفت اور حضوری تک پہنچا سکتا ہے، اسی سخن کن کی بدولت وہ روزِ الست سے ہی یکتا با خدا ہوتا ہے۔ پس صاحبِ سلک سلوک اس سخن 'کن' سے بے خبر اور (اس کی طاقت و تصرف سے) محروم ہوتا ہے اگرچہ مخلوق کی نظر میں صاحبِ عظمت مخدوم ہو۔

ابیات:

ہر کہ شد مخدوم از خدمت فقر
نظر فقرش بہ بود از سیم و زر

ترجمہ: جو صاحبِ فقر (فقیر) کی خدمت کرتا ہے وہ مخدوم بن جاتا ہے کیونکہ صاحبِ فقر کی نظر سونا و چاندی سے بہتر ہوتی ہے۔

خرس را آدم کند بایک نظر
بس بود تعلیم علم از سربسر

ترجمہ: فقیر ایک ہی نظر سے ریچھ کو آدمی بنا سکتا ہے اور اس پر علم و تعلیم کی انتہا کر سکتا ہے۔

گردن بزن این ناقصان طالب طلب
طلب کن ای طالبان کامل بہ ربّ

ترجمہ: ناقصوں کی ناقص طلب کی بدولت ان کی گردن اتار دے۔ اے طالب! تو اس کامل (مرشد) کی طلب کر جو ربّ تک پہنچا دے۔

عیسیٰ علیہ السلام کی صفت قُمْ بِاِذْنِ اللّٰہ (اُٹھ اللہ کے حکم سے) کے حامل اہلِ معرفت کو اولیا کی ارواح کی مجلس نصیب ہوتی ہے جہاں وہ ارواح سے ملاقات کرتے ہیں تو ایک دوسرے سے ذکر، فکر اور حقیقتِ حق کے متعلق گفتگو کرتے ہیں۔ یہ توفیق اسمِ اللّٰہ ذات کے تصور سے حاصل ہوتی ہے جسکی تحقیق اس طرح کی جا سکتی ہے کہ جب تفکر سے اسمِ اللّٰہ ذات کا تصور کیا جائے تو یہ مقامِ ازل پر لے جاتا ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

تَفَکُّرُ السَّاعَةِ خَیْرٌ مِّنْ عِبَادَةِ الثَّقَلَیْنِ

ترجمہ: گھڑی بھر کا تفکر دونوں جہان کی عبادت سے افضل ہے۔

اس تفکر کا تعلق سیرِ طبقات سے نہیں بلکہ مرتبہ فنا فی اللہ کا مشاہدہ کرنے سے ہے جیسا کہ اس آیت مبارکہ میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا:

وَاِلٰی رَبِّكَ فَارْغَبْ (سورۃ الم نشرح۔8)

ترجمہ: اور (اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) اپنے ربّ کی طرف راغب ہوں۔

فنا فی اللہ فقیر کی صفات یہ ہیں کہ وہ روشن ضمیر، نفس پر امیر اور صاحبِ کیمیا نظر عارف باللہ ہوتا

ہے۔اس کا باطن پاکیزہ ہوتا ہے اور وہ ہمیشہ مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں حاضر رہتا ہے۔ وہ علمِ ظاہر و باطن اور تفسیر کا باتاثیر عالم ہوتا ہے جسکی توفیق اُسے اسمِ اللہ ذات کے تصور سے حاصل ہوتی ہے۔اسمِ اللہ ذات سے حاصل ہونے والی حضوری اُسے تصرف، توجہ، تفکر اور تحقیق عطا کرتی ہے جس کے بعد دونوں جہان اس کے ایک ہاتھ کی مٹھی میں دانۂ اسپند کے برابر نظر آتے ہیں۔اس کا وجود حیات پالیتا ہے اور دونوں جہان کا نظارہ ناخن کی پشت پر دیکھتا ہے۔اُسے پڑھنے لکھنے اور تین انگلیوں میں قلم پکڑنے کی کیا ضرورت! تصور اسمِ اللہ ذات سے حاصل ہونے والی توفیق، تصرف اور اس کی تحقیق کا منکر شخص کاذب اور زندیق ہے۔لہٰذا معلوم ہوا کہ عارف باللہ لاھوت لامکان میں اللہ کے انتہائی قرب اور اس کے ساتھ بقا کی بدولت اللہ کا بے حجاب دیدار کرتا ہے۔ ایسے عارف باللہ کو نفل نماز پڑھنے اور استخارہ کرنے کی کیا ضرورت! عارف ولی اللہ عالم باللہ جو معرفتِ توحید اور وصالِ حق میں غرق ہو اُسے فال نکال کر لوگوں کے حالات بتانے کی کیا حاجت! کل و جز ہر چیز اور اس سے متعلقہ تمام علوم اس کو حاصل ہوتے ہیں۔ جو کچھ لوحِ محفوظ پر تحریر ہوتا ہے عارف باللہ پر روشن اور واضح طور پر منکشف ہو جاتا ہے۔اس کے متعلق اگر کوئی شخص کلام کرتا ہے تو درحقیقت وہ اس سے انجان ہوتا ہے اور جو اس کے متعلق خاموش رہتا ہے درحقیقت وہی اس سے آگاہ ہوتا ہے۔ مالک الملکی فقیر اِذَا تَمَّ الْفَقْرُ فَهُوَ اللّٰه (جہاں فقر مکمل ہوتا ہے وہی اللہ ہے) کے مقام کا حامل ہوتا ہے یعنی ہر مشکل کی چابی اس کے ہاتھ میں ہوتی ہے جس سے تمام عالم کے امور انجام دیتا ہے۔ازل پر تصرف سے غنایت حاصل کر کے ازل کی ہر خواہش سے پاک ہوتا ہے۔ اسی طرح عقبیٰ، دنیا اور ابد پر تصرف سے غنایت حاصل کر کے ان سے نجات حاصل کر لیتا ہے۔یہ صاحبِ ہدایت کامل فقیر کے مراتب ہیں جو تمام عالم کے لیے باعثِ امن و سلامتی ہوتا ہے۔

بیت:

ہر تصرف در عمل آوردہ ایم
ہر تصرف ترک کردہ بردہ ایم

ترجمہ: ہم ہر تصرف کو عمل میں لائے اور پھر اس سے غنایت حاصل کر کے اسے ترک کر دیا۔
راہِ فقر کا تعلق گفتگو سے نہیں بلکہ خود اپنی آنکھوں سے احوال کا مشاہدہ کرنے سے ہے۔ جو فقیر فقر میں مکمل ہو چکا ہو اس کے لیے ذکر، فکر، مراقبہ اور مقام حرام ہیں۔

قطعہ:

زندہ دل عالم بود عیسیٰؑ صفت   مردہ دل عالم بود بے معرفت
موسیٰؑ را تعلیم شد علم از خضرؑ   مردہ دل زندہ کند بایک نظر

ترجمہ: مردہ دل عالم معرفت سے محروم ہوتا ہے اور زندہ دل عالم عیسیٰؑ کی صفات کا حامل ہوتا ہے جو ایک ہی نظر سے مردہ دل کو زندہ کر دیتا ہے۔ موسیٰ علیہ السلام کو خضر علیہ السلام نے یہی علم سکھایا تھا۔

پس معلوم ہوا کہ کُل (ہر شے سے) لایحتاج ہوتا ہے جبکہ جز کُل کا محتاج ہوتا ہے۔ فقیر کل ہے اور دیگر مراتب وطبقات کے تمام اولیا یعنی غوث وقطب جز ہیں۔ جب دیگر اولیا فقیر محیؒ الدین جو کُل کی کلید ہے، کا ساتھ اختیار کرتے ہیں تو عارف قادری بن جاتے ہیں جو وحدت کے مقام پر فائز اور تقلید کی تکلیف سے آزاد ہوتے ہیں۔ قادری فقیر اُسے کہتے ہیں جو اپنے طالب کو تمام مراتب ایک نظر سے طے کرا کے ہر مرتبہ کی انتہا تک پہنچا دے۔ قادری فقیر توفیقِ الٰہی کا نام ہے۔ اس کے باطن کی قربِ الٰہی میں ہونے کی تحقیق کی جا سکتی ہے۔ جو شخص قادری فقیر کے سامنے سر اٹھاتا ہے معلوم ہوا کہ وہ اہلِ زندیق میں سے ہے۔ قادری فقیر کا دشمن تین حکمتوں سے خالی نہیں ہوتا یا وہ ناقص ہوتا ہے یا اللہ سے دور ہوتا ہے یا معرفتِ الٰہی سے اندھا اور محروم ہوتا ہے۔ قادری فقیر حوصلہ مند ہوتا ہے۔ اسمِ اللہ کے ذکر کی بدولت اس کا قلب زندہ اور نفس فنا ہوتا ہے۔ اللہ بس ماسویٰ اللہ ہوس۔ قادری فقیر لازوال اختیارات کا حامل ہوتا ہے خواہ زبان سے اقرار کرے یا نہ کرے۔ بیت:

باھُوؒ نحس را سعد گرداند
نظر ناظر را بود روح الامر

ترجمہ: باھُوؒ نظر سے نحس کو سعد بنا دیتا ہے کیونکہ اس کی نظر اللہ کا دیدار کرنے کی بدولت روح الامر ہوتی ہے۔

یہ فقیر کے ابتدائی اور پہلے روز کے مراتب ہیں۔ اے عارف و عالم باللہ، اے عاقل اہلِ حضور ولی اللہ اور صاحبِ شعور ظلِ اللہ! ہر ایک کو جاننا چاہیے کہ علمِ توریت، علمِ انجیل، علمِ زبور، علمِ قرآن اور ان چاروں کتب میں بیان کردہ ہر علم، اسمِ اعظم، علمِ کیمیا، علمِ احادیثِ نبوی و احادیثِ قدسی، تمام انبیا پر نازل شدہ صحائف اور ان کے خواب و الہام کا علم، علمِ ظاہر و باطن، حکمتِ الٰہی، حضرت آدمؑ صفی اللہ سے لے کر خاتم النبیین حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تک اٹھارہ ہزار عالم کی کن فیکون سے تخلیق کردہ کُل مخلوقات کا علم، لوحِ محفوظ پر لکھی تمام تفصیلات، عرشِ اکبر اور کرسیٔ اعظم کا علم، علمِ ازل، علمِ ابد، علمِ دنیا، علمِ عقبیٰ اور ربّ العالمین کے دیدار سے مشرف کرنے والا علم، توحیدِ الٰہی اور اس کے اسرار کا علم سب اسمِ اللّٰہ ذات کی شرح اور اسمِ اللّٰہ ذات کی طے میں ہیں۔ کوئی بھی چیز اسمِ اللّٰہ ذات کی طے سے دور اور باہر نہیں۔ جاننا چاہیے کہ جو بھی راہِ فقر پر قدم رکھے تو سب سے پہلے علمِ ظاہر و باطن سے خود کو آزمائے کیونکہ جاہل جب راہِ فقر پر قدم رکھتا ہے تو پاگل اور پریشان ہو کر رجعت کھا جاتا ہے اور قلب ضبط ہو جانے کے باعث دیوانہ ہو جاتا ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

وَمَنْ تَزَهَّدَ بِغَيْرِ عِلْمٍ فَهُوَ جُنَّ فِيْ اٰخِرِ عُمُرِهٖ اَوْ مَاتَ كَافِرًا

ترجمہ: اور جو بغیر علم زہد اختیار کرتا ہے وہ آخری عمر میں دیوانہ یا کافر ہو کر مرتا ہے۔

علم دو قسم کے ہیں علمِ ظاہر و علمِ باطن۔ علما ظاہری علم حاصل کرنے کے بعد عالم اللسان بنتے ہیں جبکہ علمِ باطن علمِ قلب ہے۔ جو شخص معرفتِ توحیدِ الٰہی کا علمِ باطن کامل طور پر حاصل کرتا ہے اسے علمِ ظاہر پڑھنے کی ضرورت نہیں رہتی۔ مطلب یہ کہ علمِ ظاہر دلیل اور راہِ راست (صراطِ مستقیم) کے متعلق جاننے اور نگہبانی کے لیے ہے جبکہ راہِ طریقت پر علمِ باطن رفیق ہے جو توفیقِ الٰہی حاصل کرنے کا ذریعہ بھی ہے۔ جس طرح علمِ ظاہر (کی ایک حیثیت) ہے اسی طرح علمِ باطن (کی اپنی منفرد

حیثیت) ہے۔علمِ ظاہر نمک کی مثل اور علمِ باطن کھانے کی مثل ہے جس میں نمک گم ہو جاتا ہے۔علمِ ظاہر چراغ کی مثل اور علمِ باطن آفتاب کی مثل ہے۔علمِ ظاہر دودھ کی مثل اور علمِ باطن مکھن و گھی کی مثل ہے۔علمِ ظاہر جسم کی مثل اور علمِ باطن روح کی مثل ہے۔علمِ ظاہر کھیتی کی مثل اور علمِ باطن غلے کی مثل ہے۔علمِ ظاہر محنت کا متقاضی ہے جس میں مطالعہ کے لیے تیس سال کا وقت درکار ہے۔ بعد ازاں طالبِ مولیٰ عالم فاضل بن کر تمام علم ظاہر حاصل کرتا ہے۔اگر مرشد کامل ہو تو اسمِ اللہ ذات کی حضوری سے علمِ باطن عطا کر کے ایک لمحہ میں واصل کر دیتا ہے۔علمِ باطن لازوال ہے کیونکہ علمِ باطن جب عالمِ ظاہر پر غالب آتا ہے تو اس کے سینہ سے ایک ہی نظر میں علمِ ظاہر کو ایسے صاف کر دیتا ہے کہ عالمِ ظاہر کو حروفِ تہجی کی الف اور ب بھی یاد نہیں رہتی۔

علمِ ظاہر چودہ علوم پر مشتمل ہے جو منطق اور معانی سے متعلق ہیں اور زبانی طور پر پڑھے جاتے ہیں۔علمِ باطن ستر کروڑ تیس لاکھ پچاس ہزار پانچ سو اکتیس علوم پر مشتمل ہے جن میں سے ہزاراں ہزار علوم ذکر فکر سے متعلق ہیں۔ان ہزاروں علومِ باطن کو تحریر کرنے کے لیے دفاتر درکار ہیں کیونکہ یہ علوم بے شمار ہیں۔علمِ باطن کا استاد طالب کو یکبارگی کل و جز کے بے شمار علوم کا سبق دیتا ہے جس سے وہ روشن ضمیر ہو جاتا ہے اور لاھوت لامکان میں پہنچ کر صاحبِ عیاں عارف بن جاتا ہے۔طالب کے لیے یہ ابتدائی سبق ہے جو وہ نفس پر غالب اور دونوں جہان کا نظارہ ناخن کی پشت پر دیکھنے والے عالم فقیر سے حاصل کرتا ہے۔ ایسا عالم فقیر صاحبِ نظر ہوتا ہے جس کے پاس معرفتِ توحید اور تفسیر کا مکمل با تاثیر علم ہوتا ہے۔

طالبِ علم دو قسم کے ہیں۔اوّل مردک[1] دوم غازی۔مردک کون ہوتا ہے اور مرد غازی کسے کہتے ہیں؟ مردک وہ ہے جو دن رات اللہ تعالیٰ کے دشمنوں یعنی نفس و شیطان کے ساتھ جنگ کرتا ہے۔ مرد غازی وہ ہے جو تصور اسمِ اللہ ذات کی تلوار سے اغیار کا سر گردن سے اڑا دیتا ہے اور ان لڑائیوں سے (ہمیشہ کے لیے) محفوظ ہو جاتا ہے۔یعنی استقامت بہتر ہے کرامت و مقامات سے۔

---

[1] بے حوصلہ اور کمزور

اسے عالم علما باللہ عارف ولی اللہ کہتے ہیں کیونکہ اس کا اصل علم وصالِ الٰہی کے بعد حاصل ہوتا ہے جس سے اسے بقا حاصل ہوتی ہے اور یہ بقا لقا کے بغیر ممکن نہیں۔ جو عالم اللہ کی معرفت، بقا، لقا اور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی صحبت طلب نہیں کرتا وہ عالم کیسے ہو سکتا ہے! وہ جانوروں سے بھی بدتر ہے کیونکہ وہ مردار دنیا کا طالب، بے حیا اور بے وفا ہے۔ جو عارف اپنی نظر سے طالبوں کو علم عطا کر دے اور توجہ سے حضوری میں پہنچا دے اُسے علمِ ظاہر پڑھنے کی ضرورت نہیں ہوتی۔

بیت:

علم بہر از معرفت وحدت لقا
ہر کہ خواند بہر دنیا بے حیا

ترجمہ: علم معرفت، وحدت اور لقا کی خاطر حاصل کرنا چاہیے۔ جو شخص دنیوی مفاد کی خاطر علم حاصل کرتا ہے وہ بے حیا ہے۔

فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

◆ وَلَا تَشْتَرُوْا بِاٰيٰتِيْ ثَمَنًا قَلِيْلًا (سورۃ المائدہ۔44)

ترجمہ: اور میری آیات کو قلیل قیمت پر مت بیچو۔

علم نصیحت اور اللہ کے اسرار کی معرفت کے لیے ہوتا ہے۔

بیت:

ہر کہ خواند الف عالم شد تمام
در قید او عالم شود ہم خاص و عام

ترجمہ: جو الف (اسمِ اللہ ذات) پڑھتا ہے وہ کامل عالم بن جاتا ہے، تمام دنیا اور اس کی ہر خاص و عام مخلوق اس کے تصرف میں آجاتی ہے۔

فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

✦ وَنَفَخْتُ فِيْهِ مِنْ رُّوْحِیْ (سورۃ الحجر۔29)

ترجمہ: اور میں نے اس کے اندر اپنی روح پھونکی۔

جب روحِ اعظم حضرت آدم علیہ السلام کے معظم وجود میں داخل ہوئی تو اس نے ''یا اللہ'' کہا۔ اللہ کا نام یعنی اسمِ اللہ ذات کہنے سے بندے اور ربّ کے درمیان قیامت تک کوئی حجاب باقی نہ رہا۔ البتہ اسمِ اللہ ذات کی انتہا اور کنہ تک کوئی نہیں پہنچ سکا۔ علمِ دعوت کا عامل وہ ہے جو مقامِ کن فیکون پر پہنچ کر اسمِ اللہ ذات کو اس کی کنہ کے اصل طریقے سے پڑھے تو ماضی، حال اور مستقبل کی کسی شے کی حقیقت اس سے پوشیدہ نہ رہے گی۔ تمام انبیا، اصفیا، مرسلین، غوث وقطب اولیا نے اسمِ اللہ ذات کی برکت سے مرتبہ وعزت پائی اور اسمِ اللہ ذات کو طریقِ تحقیق سے توفیقِ الٰہی کے لیے اپنا وسیلہ، پیشوا اور رفیق بنایا۔ اسمِ اللہ ذات کی کنہ سے انہیں تصور حاصل ہوا، اسمِ اللہ ذات کی کنہ سے انہیں (ہر شے پر) تصرف حاصل ہوا، اسمِ اللہ ذات کی کنہ سے ہی صاحبِ توجہ وصاحبِ نظر بنے۔ اسمِ اللہ ذات کی کنہ سے صاحبِ تفکر ہوئے۔ اسمِ اللہ ذات کی کنہ سے انہیں مشاہدہ حاصل ہوا۔ اسمِ اللہ ذات کی کنہ سے تجلیۂ نور حاصل ہوا۔ اسمِ اللہ ذات کی کنہ سے انہیں قربِ الٰہی عطا ہوا۔ اسمِ اللہ ذات کی کنہ سے حضورِ حق میں استغراق نصیب ہوا۔ اسمِ اللہ ذات کی کنہ سے فنا و بقا کے مراتب حاصل ہوئے، اسمِ اللہ ذات کی کنہ سے جمعیت، جمالِ الٰہی اور معرفت ووصال کے مراتب حاصل ہوئے۔ اسمِ اللہ ذات کی کنہ سے محبت، طلب، توفیقِ الٰہی اور احوال کی تحقیق کے مراتب حاصل ہوئے، اسمِ اللہ ذات کی کنہ سے شوق، شفقت اور قلبِ سلیم حاصل ہوا اور اسمِ اللہ ذات کی کنہ سے اللہ کی رحمت اور روح کا راز حاصل کر کے مقامِ کن فیکون پر پہنچے۔

سات روز مشق مرقومِ وجودیہ کرنے سے اللہ حکیم کے سات حکم اور حکمت حاصل ہوتے ہیں جس کے بعد سر سے قدم تک قلب و قالب کے ہفت اندام اس طرح پختہ اور پاک ہوتے ہیں کہ تا قیامت ساری عمر چلہ کشی، خلوت، مجاہدہ اور ریاضت کی ضرورت نہیں رہتی۔

ابیات:

ہر علم را در اسم اللہ بہ خوان
اسم اللہ بہ تو ماند جاودان

ترجمہ: ہر علم اسمِ اللہ ذات میں ہے لہٰذا تو اسمِ اللہ ذات پڑھ۔ اسمِ اللہ ذات ہمیشہ تیرے ساتھ رہے گا۔

آنچہ خوانی غیر اللہ لاسویٰ
آن علم باو برد کبر و ہوا

ترجمہ: اللہ کے علم کے علاوہ جو علم تو پڑھتا ہے وہ تجھ میں تکبر اور خواہشاتِ نفس پیدا کرتا ہے۔

پس معلوم ہوا کہ مرشد کے ہاتھ پر بیعت ہوتے وقت اور اس سے علم، ذکر فکر کی تلقین لیتے ہوئے صاحبِ علم اور صاحبِ ذکر کے دل میں جو خطرات، وہمات، دلیل، وہم وخیال ہوں گے آخرت میں بھی وہی اس کا نصیب ہوں گے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

- اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ

ترجمہ: بے شک اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے۔

- اَلنِّہَایَۃُ ھُوَ الرُّجُوْعُ اِلَی الْبِدَایَۃِ

ترجمہ: ابتدا کی طرف لوٹنا ہی انتہا ہے۔

جو انتہا پر پہنچ چکا ہو وہ ابتدائی مرتبہ پر پہنچنے کی طلب میں ہے اور جو ابھی ابتدا پر ہے وہ مرتبہ انتہا پر پہنچنے کا خواہشمند ہے تاہم جو ابتدا و انتہا کے مراتب طے کر لیتا ہے اُسے مرتبۂ جمعیت حاصل ہو جاتا ہے اور مرتبۂ جمعیت اللہ کے ساتھ مشغول ہونے میں ہے۔ لہٰذا معلوم ہوا کہ جو عالم تمام علم حاصل کر چکا ہو اور جو ذاکر ذکرِ اسمِ اللہ ذات کے تمام مراتب طے کر چکا ہو وہ علم عالم کو اور ذکرِ اسم اللہ ذات ذاکر کو باطن میں مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حضوری میں لے جاتا ہے جہاں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی زبانِ مبارک سے فرماتے ہیں ''اے عالم! جو علم چاہتا ہے مانگ لے تاکہ میں

تجھے عطا کروں۔'' اگر عالم اُس وقت معرفتِ الٰہی کا علم طلب کرے گا تو ہرگز خطا نہ کرے گا اور بے خطا عالم باللہ عارف ولی اللہ ہو جائے گا۔ اسی طرح ذاکر کو بھی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں اور اسے قربِ الٰہی عطا فرماتے ہیں۔ اگر اس وقت علما دنیا اور عز و جاہ طلب کر لیں تو عز و جاہ دنیوی بادشاہ کے قرب کی صورت میں حاصل ہو جاتا ہے لیکن نفس تباہ حال ہو جاتا ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ارشاد فرماتے ہیں:

❁ طَلَبُ الْخَيْرِ طَلَبُ اللهِ وَ ذِكْرُ الْخَيْرِ ذِكْرُ اللهِ

ترجمہ: بہترین طلب اللہ کی طلب اور بہترین ذکر اللہ کا ذکر ہے۔

طالب تصور اسمِ اللہ ذات کی بدولت دونوں (ذکرِ اللہ اور ذاتِ الٰہی) طلب کرتا ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

❁ اَلدُّنْيَا قَوْسٌ وَّحَوَادِثُهَا سِهَامٌ فَفِرُّوْٓا اِلَى اللهِ حَتّٰى نَجَاتُ النَّاسِ

ترجمہ: دنیا ایک کمان ہے اور اس کے حادثات تیر ہیں۔ اللہ کی طرف دوڑو تا کہ مخلوق سے نجات پا جاؤ۔

شرح اشتغالِ اللہ

یکدم اللہ کے ساتھ مشغول ہونا اور یکدم اللہ قدیم کے احوال کا اثبات ہونا کسے کہتے ہیں اور قدیم ذات کے اثبات سے کیا مراد ہے؟ اللہ کے ساتھ مشغول ہونے کی راہ کونسی ہے اور (قدیم ذات کے) احوال کے گواہ کونسے ہیں؟ جاننا چاہیے کہ جب اللہ تعالیٰ نے (خود کو ظاہر کرنے کے لیے کائنات کو پیدا کرنا) چاہا تو کن فیکون کا نعرہ لگایا۔ قدرتِ الٰہی سے کل مخلوقات کا نورِ محمدی سے اظہار ہوا اور اللہ کی ذات جلوہ گر ہوگئی۔ اس کے بعد اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ کی آواز اللہ تعالیٰ کی قدرت سے، جو ہر شے پر قادر ہے، تمام ارواح نے سنی اور جواب میں قَالُوْا بَلٰى کہا۔ ایسا کہتے ہی بعض ارواح مستیٔ حال

میں آ گئیں اور اسی حضوری میں اللہ کے انوار کے دیدار میں غرق ہو گئیں۔ اسی حالت میں شکمِ مادر میں داخل ہوئیں اور اللہ کے ساتھ مشغولیت کی اسی حالت میں ماں کے پیٹ سے باہر آئیں۔ یہ مادر زاد اولیا اللہ کی ارواح ہیں جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے مدِ نظر رہتے ہیں، جان کنی کے وقت بھی اسی اشتغال میں محو رہتے ہیں، قبر میں داخل ہوتے وقت بھی اشتغالِ اللہ کی حضوری میں ہوتے ہیں، جب صورِ اسرافیل پھونکا جائے گا اور قیامت قائم ہو گی تب بھی حضوری اور اشتغال کی حالت میں ہوں گے، جب قبر سے باہر نکل کر میدانِ حساب گاہ میں پہنچیں گے تب بھی حضوری اور اشتغال میں ہوں گے، جب پل صراط سے گزریں گے تو حضوری اور اشتغال اللہ میں۔ جب جنت میں داخل ہو کر حور و قصور کی طرف نگاہ کریں گے تو حضوری اور اشتغالِ اللہ کی حالت میں، جب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دستِ مبارک سے شرابِ طہور کا جام پئیں گے، پانچ سو سال رکوع میں اور پانچ سو سال سجدے کی حالت میں پڑے رہیں گے تب بھی حضوری اور اشتغال اللہ میں محو ہوں گے، جب رکوع وسجود کی حالت سے اٹھیں گے تو اللہ معبود کے دیدار سے مشرف ہوں گے۔ یہ طالبِ مولیٰ کے جملہ مطالب ہیں جو اسے حضوری اور اشتغال اللہ میں حاصل ہوتے ہیں۔ اللہ کی معرفت، قرب، حضوری اور وصال کے یہ مراتب لازوال ہیں جن کی بدولت ابتدا تا انتہا کل و جز کے احوال کی حقیقت معلوم ہوتی ہے۔ پس مرشد کامل وہ ہوتا ہے جو نورِ ذات کی انتہا تک پہنچانے والا اور حضوری سے مشرف کرانے والا ہو، جو طالب کا باطن معمور اور وجود مغفور بنا دے۔ پیر و مرشد پر فرضِ عین اور لازم وملزوم ہے کہ طالبِ مولیٰ کو ایک دم اور ایک قدم میں بغیر ریاضت و طاعت کے اسمِ اللّٰہ ذات اور کلمہ طیبہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ جو کہ حضورِ حق کی کلید ہیں، کے ذریعے کن فیکون کی کنہ سے ابتدا تا انتہا تمام تر انوار کا نظارہ دکھا کر مشرفِ دیدار کر دے۔ طالبِ مولیٰ کو اشتغالِ اللہ سے حضوری میں پہنچا کر اس کا نصیب ومنصب دلائے جو کہ اوپر بیان ہوئے ہیں۔ جو مرشد اپنے طالب کو قرب، حضوری، معرفت اور وصال کے مراتب سے نوازے وہ مرشد کامل ہے بصورتِ دیگر خام ہے اور اس سے تلقین لینا مطلق حرام ہے۔ اگر باطن میں اشتغالِ

اللہ، معرفت، قرب و وِصالِ الٰہی اور لذتِ دیدار کی نعمتیں نہ ہوتیں تو راہِ باطن پر چلنے والے سب طالب گمراہ ہو جاتے۔ جو شخص اس راہِ راستی سے آگاہ ہو کر اس پر چلتا ہے توفیقِ الٰہی سے اللہ کا دیدار، قرب اور حضوری اس باتحقیق راستے پر اس کے رفیق ہوتے ہیں۔ جو اس میں شک کرے وہ منافق ہے جو قومِ زندیق سے تعلق رکھتا ہے۔ راہِ باطن اب بھی ویسی ہے جیسے پہلے تھی یعنی شرک، کفر، نفسِ امارہ، دنیا اور بے دین شیطان سے پاک ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

◆ وَمَنْ دَخَلَهٗ كَانَ اٰمِنًا (سورۃ آلِ عمران۔97)

ترجمہ: اور جو اس میں داخل ہوا وہ امان پا گیا۔

یہ ان طالبوں کا مرتبہ ہے جن کے باطن باصفا ہیں اور جو مُوْتُوْا قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوْا کا مرتبہ حاصل کر کے اولیا اللہ کے مراتب پا لیتے ہیں۔ اللہ بس ماسویٰ اللہ ہوس۔ ابیات:

کل و جز در یک حرف عارف شناس
شاہ میشناسند عارفان در ہر لباس

ترجمہ: عارفین نہ صرف کل و جز ہر شے کی حقیقت کو ایک حرف (اسمِ اللہ) کی مدد سے جان لیتے ہیں بلکہ حق کو بھی ہر لباس میں پہچان لیتے ہیں۔

جسم را در اسم پنہان می نمود
معرفت معراج وحدت می ربود

ترجمہ: عارفین اپنے جسم کو اسم (اسمِ اللہ ذات) میں گم دیکھتے ہیں جس کی بدولت انہیں وحدت تک رسائی حاصل ہوتی ہے اور وہ معرفت و معراج پا لیتے ہیں۔

یہ فنا فی اللہ کے مراتب ہیں۔ بیت:

چنان کن جسم را در اسم پنہان
کہ میگردد الف در بسم پنہان

ترجمہ: اپنے جسم کو اسم میں اس طرح فنا کر لے جس طرح الف 'بسم' میں گم ہوتا ہے۔

اس بارِ گراں کو اٹھانا لاھوت لامکان کے مکین کامل انسان اور مردوں کا کام ہے جو تمام انسانوں سے برگزیدہ ہیں جیسا کہ انبیا اور اولیا اللہ۔ اسمِ اللہ ذات عظیم ہے اور اس کے عظیم بار کو اٹھانا اس کے لیے ہی ممکن ہے جس کا وجود معظم ہو۔ فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

✦ اِنَّا عَرَضْنَا الْاَمَانَةَ عَلَى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالْجِبَالِ فَاَبَيْنَ اَنْ يَّحْمِلْنَهَا وَاَشْفَقْنَ مِنْهَا وَ حَمَلَهَا الْاِنْسَانُ ؕ اِنَّهٗ كَانَ ظَلُوْمًا جَهُوْلًا ۝ (سورۃ الاحزاب۔72)

ترجمہ: بے شک ہم نے اپنی امانت آسمانوں پر، زمین پر اور پہاڑوں پر پیش کی لیکن وہ اس (بار) کی متحمل نہ ہوسکیں اور ڈر گئیں لیکن انسان نے اس کو اٹھا لیا بے شک وہ (اپنے نفس کے لیے) ظالم اور نادان ہے۔

✿ قَالَ فِي الْمَعْرِفَةِ مَوْجُوْدُ ثَلَاثَةِ اَشْيَآءِ اَلصَّبْرُ عَلَى الْجَفَآءِ وَالشُّكْرُ عَلَى الْعَطَآءِ وَالرِّضَآءِ بِالْقَضَآءِ فَمَنِ ادَّعَى الْمَعْرِفَةِ وَلَمْ يَكُنْ فِيْهِ هٰذِهِ الثَّلٰثَةِ فَلَيْسَ يُصَادِقُ فِيْهِ

ترجمہ: فرمایا گیا ہے کہ صاحبِ معرفت میں تین چیزیں ہونا ضروری ہیں (۱) مشکل میں صبر (۲) عطا پر شکر (۳) تقدیر پر رضا۔ پس جو صاحبِ معرفت ہونے کا دعویٰ کرے لیکن اس میں یہ تین چیزیں نہ ہوں تو وہ اس دعویٰ میں ہرگز صادق نہیں۔

مصنف کہتا ہے کہ اہلِ معرفت کے مراتب یہ ہیں کہ ان کے باطن آئینہ کی مانند صاف ہوتے ہیں جس میں وہ ہر مرتبہ اور ہر مقام کو اپنے مراتبِ معرفت کے اعتبار سے دیکھتے ہیں لیکن معرفت کی اصل نور ہے جو عارف کو دائمی حضوری عطا کرتا ہے۔ بعض طالبوں کو حضوری اس وھم سے حاصل ہوتی ہے جو وحدانیت سے ہوا ہو۔ بعض کو خیال سے حاصل ہوتی ہے جو اللہ کے قرب اور وصال سے متعلق ہوتا ہے۔ بعض کو توجہ سے حاصل ہوتی ہے۔ وہ توجہ جس کی توفیق وحدت سے حاصل ہوتی ہے۔ بعض کو فکر سے حاصل ہوتی ہے، وہ فکر جو نفس کو فنا کر دے اور روح کے لیے فیض بخش اور معرفت کی باعث ہو۔ بعض کو یہ حضوری تصور سے حاصل ہوتی ہے ایسا تصور جو ہر شے کو ترک کرنے کے بعد اللہ پر توکل سے ہو۔ سعید کا ہر روز سعید، شقی کا ہر روز شقی اور کافر کا ہر روز ابتر ہوتا

ہے۔بعض کو حضوری تصرف سے حاصل ہوتی ہے۔ عارف کی نظر کا تصرف دونوں جہان پر ہوتا ہے۔بعض کو حضوری حال سے اور بعض کو قال سے حاصل ہوتی ہے۔ ہر مرتبہ اور ولایت عارف باللہ عالم اور عالم باللہ عارف سے حاصل ہوتا ہے۔ یہ عارف ولی اللہ کے مراتب ہیں۔

ابیات:

انتظار شہپر توفیق بردن کاہلیست
خویش را اُفتان و خیزان برسر منزل بیار

ترجمہ: توفیق کی امید کے انتظار میں رہنا کاہلی ہے۔خود کو گرتے پڑتے جیسے بھی ہو، اپنی منزل تک پہنچا۔

شمع پشت بر نمی آید ز کار پیش او
ہر چہ داری پیش تر از مرگ کن برخود فشار

ترجمہ: شمع کو پشت پر نہیں رکھتے۔ کام کرنے کے لیے اسے سامنے رکھنا پڑتا ہے۔ جو کچھ تیرے پاس ہے مرنے سے پہلے اسے اپنے استعمال میں لے آ (کیونکہ مرنے کے بعد وہ تیرے کسی کام کا نہیں)۔

ہر چہ بر خود می پسندی بر کسان آنرا پسند
آنچہ بر خود چشم داری و آن ز مردم چشم دار

ترجمہ: جو کچھ تو اپنے لیے پسند کرتا ہے وہی دوسروں کے لیے بھی پسند کر اور جس نظر سے تو خود کو دیکھتا ہے اسی نظر سے دوسروں کو دیکھ۔

خانہ در بستہ فانوس حضوری خاطر است
ہم زبان را بستہ ہم چشم را پوشیدہ دار

ترجمہ: (وجود کے) گھر کا دروازہ اگر بند کر دیا جائے تو فانوسِ حضوری روشن ہو جاتا ہے۔ زبان کو بند کر لے اور اپنی نظر کو (غیر اللہ سے) بچا کر رکھ۔

ہر کہ این است درد در سینہ سائل نہاد
حاجت جنت گذارد چون پیشش رو بیار

ترجمہ: جس طالب کے سینے میں (عشق کا) یہ درد پیدا ہو جائے وہ جنت کی طلب بھی چھوڑ دیتا ہے کیونکہ اس کے سامنے اس کے محبوب کا چہرہ ہوتا ہے۔

لیکن خام طالب کا وھم وسوسۂ شیطان ہوتا ہے۔ اُسے مشاہدہ میں جو کچھ بھی نظر آتا ہے وہ محض خام خیالی ہے۔ ناقص طالب کا ذکر، فکر اور مراقبہ بے تحقیق ہے، اسے توفیقِ الٰہی حاصل نہیں ہوتی اگرچہ وہ مراقبہ میں مستغرق رہے۔

شرح غرق

غرق غیب ہے اور غیب کی تحقیق کس طرح کرنی چاہیے؟ مراقبۂ حضوری توفیقِ الٰہی سے ہوتا ہے۔ توفیق کسے کہتے ہیں؟ توفیق نور ہے۔ جو طالب توفیقِ الٰہی سے نورِ توحید تک پہنچ جائے وہ غیب میں غرق ہو جاتا ہے اور حضورِ حق میں اللہ سے جواب باصواب کرتا ہے۔ پس معلوم ہوا کہ غرق باطن کی خاص حضوری کا نام ہے۔ صاحبِ باطن اس حضوری کے دوران باشعور رہتا ہے۔ کامل جمعیت غرق ہونے سے حاصل ہوتی ہے۔ ولی اللہ اسی غرق کی حالت میں رہتے ہیں۔ راہِ غرق برحق ہے، جس طالب کو غرقِ حق کے دوران حق حاصل نہ ہو اس کا باطن باطل پر ہے کیونکہ خاص طالبوں کو غرق کے دوران قربِ ربِّ جلیل حاصل ہوتا ہے۔

جان لو کہ راہِ دل روشن ضمیری اور حیّ و قیوم ذات میں غرق ہونے کی راہ ہے۔ جو کوئی حیّ و قیوم ذات کے علم کے مطالعہ میں غرق ہو جائے اس کو لوحِ محفوظ پر رقم علم پڑھنے کی ضرورت نہیں رہتی کیونکہ اس کی (اللہ سے) محبت اسے اسرارِ الٰہی کا محرم بنا دیتی ہے۔ جو اس راز کا محرم ہو جائے وہ صادق طالبِ مولیٰ کو اس کی طلب یعنی اللہ تک پہنچانے والا ہوتا ہے اور کاذب کو اس کی طلب یعنی

خواہشاتِ نفس تک پہنچانے والا ہوتا ہے۔ ہر برکت وعظمت اسمِ اللہ ذات سے ہے کیونکہ یہ خود اللہ کی ذات ہے۔ قاضی الحق ذاکر سے دو گواہ طلب کرتا ہے اوّل دائمی ذکر، دوم دائمی مشاہدۂ حضوری۔ قاضی الحق فکر سے بھی دو گواہ طلب کرتا ہے اوّل فنائے نفس، دوم گواہ یہ کہ وجود میں خواہش وہوس باقی نہ رہے۔ قاضی الحق اہلِ مراقبہ سے بھی دو گواہ طلب کرتا ہے اوّل معرفت، دوم مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حضوری۔ قاضی الحق اہلِ محبت سے بھی دو گواہ طلب کرتا ہے اوّل مشاہدہ، دوم مشاہدہ کے لیے مجاہدہ۔ قاضی الحق طالب سے دو گواہ طلب کرتا ہے اوّل دیدار کی طلب، دوم مردار (دنیا) سے بیزاری۔ قاضی الحق مرشد سے بھی دو گواہ طلب کرتا ہے اوّل اپنی نظر سے طالب کی چشمِ دل بیدار کرنا، دوم طالب کو نور میں غرق کر کے دیدار سے مشرف کرنا۔ قاضی الحق صاحبِ مذکور سے دو گواہ طلب کرتا ہے اوّل مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حضوری عطا کرنے کی طاقت، دوم قربِ نورِ الٰہی سے الہام کرنا۔ قاضی الحق فقیر سے دو گواہ طلب کرتا ہے اوّل فیض دوم بارانِ رحمت کی مثل فضل۔ قاضی الحق درویش سے دو گواہ طلب کرتا ہے اوّل (عشقِ الٰہی کا) دائمی درد، دوم دن رات لوحِ محفوظ پر رقم علم کا دائمی مطالعہ۔ قاضی الحق عالم سے دو گواہ طلب کرتا ہے اوّل کلامِ الٰہی اور کلامِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم، دوم اہلِ وصال سے معرفتِ الٰہی کی طلب میں کیے جانے والے نیک اعمال۔ قاضی الحق قاضی سے دو گواہ طلب کرتا ہے اوّل اللہ تعالیٰ کو اس کی قدرتِ قدیم سے حاضر جاننا، دوم مفلس ویتیم سے رشوت نہ لینا۔ قاضی الحق اہلِ حق کو حق تک پہنچاتا ہے اور باطل کو باطل ثابت کرتا ہے۔ مجھے اس قوم پر حیرت ہوتی ہے جو اپنے نفس پر قاضی نہیں بنتے اور نہ ہی رات دن اپنے نفس کا محاسبہ کرتے ہیں۔ وہ انسان کیسے ہو سکتے ہیں! وہ تو حیوانات سے بھی بدتر ہیں۔ اے عزیز! اصل انسان وہ ہے جو قدم ازل کی طرف رکھے اور نظر حسابگاہِ قیامت پر۔ دنیا کی زندگی کو ایک رات کی مانند سمجھے جیسے راستے کے مسافر۔ دنیا کافروں کے لیے جنت اور باعثِ سکون ہے۔ دنیا آرائش کا مقام نہیں بلکہ امتحان اور آزمائش گاہ ہے۔ تجھے دنیا پسند ہے یا اللہ تعالیٰ؟ تجھے دنیا پسند ہے یا صاحبِ فقر حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ

وسلم؟ دنیا فرعون کی پسندیدہ ہے اسے فتنہ وفریب دینے والے فربہ لوگ پسند کرتے ہیں۔ نفس و دنیا متاعِ شیطان ہیں جن کی وجہ سے طالبِ دنیا ہمیشہ پریشان رہتا ہے۔ دنیا کے مال ومتاع کو ہر وہ شخص جمع کرتا ہے جو شیطان کے کہنے پر ہاتھ روکتا ہے اور بخل کی صفت اختیار کرتا ہے۔ سوائے ان تین قسم کے لوگوں کے جو نفاق اور کینہ سے پاک ہیں اوّل وہ جو رات کو جو کچھ کمائے اسے رات میں ہی خرچ کر دے، دوم وہ کہ جو کچھ دن میں کمائے اسے دن میں ہی خرچ کر دے اور سوم عارف باللہ جو ہر شے کو اللہ کی راہ میں خرچ کر دے۔ صاحبِ مدینہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ارشاد فرماتے ہیں:

⊕ اَلدُّنْیَا مِزْرَعَةُ الْاٰخِرَةِ

ترجمہ: دنیا آخرت کی کھیتی ہے۔

ابیات:

ہر کہ این راہ نداند کور تر
کی شناسد عارفان را بی بصر

ترجمہ: جو اس راہ کے متعلق نہیں جانتا وہ اندھوں سے بھی بدتر ہے۔ یہ اندھے (بے بصیرت) عارفین کو کیسے پہچان سکتے ہیں!

اسمِ اللہ بس گرانست بی بہا
این حقیقت را بداند مصطفیؐ

ترجمہ: اسمِ اللہ گراں قدر اور عظیم امانت ہے جس کی حقیقت کو صرف حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ہی جانتے ہیں۔

کیا تو جانتا ہے کہ بعض فقیر لا یحتاج ہوتے ہیں جنہیں کسی کی ضرورت نہیں ہوتی۔ اسی طرح وہ غنایت کے خزانوں کے حامل ہوتے ہیں لیکن تمام عالم پر تصرف ترک کر دیتے ہیں۔ بعض (نام نہاد) فقیر بے جمعیت ہوتے ہیں جو رزق کے پیچھے دربدر خوار اور ہلاک ہوتے ہیں۔ پس اسمِ

اللہ کو مفلس فقیر بھی پڑھتے ہیں اور غنی فقیر بھی۔ اسمِ اللہ میں کسی قسم کا کوئی اختلاف نہیں ہے۔ اسمِ اللہ پڑھنے سے لایحتاج فقیر غنی ہو جاتے ہیں اور نام نہاد فقیر مفلس ہی رہتے ہیں۔ اس میں حکمت یہ ہے کہ جو اللہ تعالیٰ کے نام کی عزت، عظمت اور قدر جانتا ہے اسمِ اللہ اُسے عزت و عظمت کے اعلیٰ قدر مرتبہ پر پہنچا دیتا ہے۔ جو اسمِ اللہ کی عزت نہیں کرتا اور اس کی قدر سے آگاہ نہیں اسمِ اللہ اُسے فقر و فاقہ میں ہی خراب رکھتا ہے۔ علما کا بھی علم کے حوالے سے یہی طریق ہے کہ عالم کے لیے علم اللہ کی توفیق ہے۔ جان لے کہ فقیرِ کامل، درویش مکمل، علما عامل، عارف اکمل، ولی اللہ غوث وقطب وہ ہیں جو فنا فی اللہ کے مرتبہ سے گزر کر کن کی حقیقت تک پہنچ جائیں، اسمِ اللہ ذات کے تصور، تصرف، توجہ، تفکر اور حضورِ حق سے اسمِ اللہ ذات کی حقیقت اور آیاتِ قرآن کے اصل معانی منکشف کر دیں، طالبوں کو عظمتِ اسمِ اللہ ذات سے آگاہ کر دیں اور تصور اسمِ اللہ ذات کی توفیق اور اسمِ اللہ ذات کے تصرف کی تحقیق سے (طالبوں کو) دونوں جہان کا نظارہ ہتھیلی اور ناخن کی پشت پر دکھا دیں۔ مرشد کامل پہلے ہی روز طالبِ صادق کو یہ قاعدہ اور سبق دیتا ہے اور دعوت شروع کرتے ہی ان مراتب سے نوازتا ہے۔ دعوت پڑھنا آسان کام نہیں ہے۔ علمِ دعوت میں اسرارِ پروردگار کے عظیم خزانے ہیں۔ فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

◆ وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِيْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ (سورۃ مومن۔60)

ترجمہ: اور تمہارا پروردگار فرماتا ہے مجھ سے طلب کرو میں عطا کروں گا۔

اے جانِ عزیز اور صاحبِ دانش و عقلمند و باتمیز! یہ بھی جاننا چاہیے کہ اسمِ اللہ ذات اور نورِ ایمان عطائے فیض اور فضلِ الٰہی ہیں جو قلب کی طے میں تحریر ہے۔ فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

◆ اُولٰٓئِكَ كَتَبَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الْاِيْمَانَ وَاَيَّدَهُمْ بِرُوْحٍ مِّنْهُ (سورۃ المجادلہ۔22)

ترجمہ: یہ وہ لوگ ہیں جن کے قلوب پر ایمان لکھا جا چکا ہے اور اللہ نے ان کی مدد اپنی روح سے کی۔

ایسے ہی قلوب جن کا تعلق قربِ حق سے ہو، انہیں قلبِ سلیم کہتے ہیں۔ جاننا چاہیے قلبِ سلیم حق کو تسلیم کرنے والا ہوتا ہے۔ قلبِ سلیم کے حامل شخص کا نفس مردہ اور قلب زندہ و روشن ضمیر ہوتا ہے،

اس کی روح دیدار کرنے والی بن جاتی ہے۔قلب صراطِ مستقیم پر گامزن ہوکر حق کو تسلیم کرنے والا بن جاتا ہے اور بالآخر کُل کا حامل ہوجاتا ہے۔فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

◆ يَوْمَ لَا يَنْفَعُ مَالٌ وَّلَا بَنُوْنَ ۝ اِلَّا مَنْ اَتَى اللّٰهَ بِقَلْبٍ سَلِيْمٍ (سورۃ الشعراء۔88,89)

ترجمہ: اس دن کوئی مال اور اولاد نفع نہ دے گی سوائے اس کے جو اللہ کے پاس قلبِ سلیم لے کر آیا ہوگا۔

جو قلب خطرات، وسوسہ، وہمات، خناس، خرطوم، نفس، شیطان اور حوادثِ دنیا سے نجات پا چکا ہو اور جو قلبِ سلیم حق تسلیم کرنے والا ہو وہ اللہ کے نور، شفقت اور رحمت سے نوازا گیا ہوتا ہے۔وہ قرآن کے احکامات کی موافقت کرنے والا اور نفس و شیطان لعین کا مخالف ہوتا ہے۔

دعوت پڑھنے کے تین طریقے ہیں اوّل طریقہ جس میں دعوت زبان سے پڑھی جاتی ہے، اس کے لیے علم قال، حق گوئی اور رزقِ حلال ضروری ہوتا ہے۔دوم طریقہ جس میں دعوت تصور اسمِ اللہ ذات، اس سے حاصل ہونے والی حضوری اور تصدیقِ قلب سے پڑھی جاتی ہے۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

❁ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَنْظُرُ اِلٰى صُوَرِكُمْ وَلَا يَنْظُرُ اِلٰى اَعْمَالِكُمْ بَلْ يَنْظُرُ فِىْ قُلُوْبِكُمْ وَ نِيَّاتِكُمْ

ترجمہ: بے شک اللہ نہ تمہاری صورتوں کو دیکھتا ہے نہ اعمال کو بلکہ وہ تمہارے قلوب اور نیتوں کو دیکھتا ہے۔

❁ نِيَّةُ الْمُؤْمِنِ خَيْرٌ مِّنْ عَمَلِهٖ

ترجمہ: مومن کی نیت اس کے عمل سے بہتر ہے۔

یہ مراتب اس شخص کے ہیں جو حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا عاشق، مقربِ حق اور معشوقِ الٰہی ہو، اللہ کی نظر میں منظور اور مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی دائمی حضوری میں رہنے والا ہو، نورِ توحیدِ مطلق میں غرق رہتا ہو اور ایسی عبادت کو ترک کرنے والا ہو جو انانیت میں مبتلا کر

کے معرفتِ الٰہی سے دور رکھتی ہے۔ سیّد محی الدین شیخ عبد القادر جیلانیؒ کا قول ہے:

وَمَنْ اَرَادَةِ الْعِبَادَةَ بَعْدَ حُصُوْلِ الْوَصُوْلِ فَقَدْ كَفَرَ وَ اَشْرَكَ بِاللّٰهِ تَعَالٰى

ترجمہ: جس نے وصال حاصل ہونے کے بعد عبادت کا ارادہ کیا اس نے اللہ کے ساتھ کفر و شرک کیا۔

اس لیے کہ وصالِ الٰہی حق الیقین کا مرتبہ ہے جس میں طالب دائمی حضوری میں مشاہدہ اور دیدار کرنے والا ہوتا ہے۔ جو حضوری سے روگردانی کرتا ہے اور عبادت کو حضوری سے بہتر جانتا ہے وہ حق کو پوشیدہ رکھتا ہے اور حق سے نابینا ہے۔ ایسا شخص کافر کیونکر نہ ہو!

بیت:

شد وجود نور از سر تا قدم
ہر کہ فی اللہ نور شد آنرا چہ غم

ترجمہ: جو نورِ الٰہی میں غرق ہو کر سر سے قدم تک نور میں ڈھل جائے اُسے کس چیز کا غم؟

یہ وہ راہ ہے جس میں قربِ الٰہی سے آگاہی کے لیے سر کو قدم بنانا پڑتا ہے بلکہ اپنے سر سے پاؤں تک ہر شے کو فراموش کرنا پڑتا ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

مَشِيٌ عَنِ الرَّاسِ بِدُوْنِ الْاَقْدَامِ

ترجمہ: (اللہ کی طرف جانے والے راستے پر) قدموں کی بجائے سر کے بل چلنا پڑتا ہے۔

مراقبہ کے یہ مراتب تب حاصل ہوتے ہیں جب ظاہری آنکھیں بند ہوں لیکن باطنی آنکھیں عیاں اور روشن ہوں۔ مراقبہ میں باطنی آنکھ سے دیکھنے کے ان مراتب کو صرف وہی شخص جانتا ہے جو فقر کی تمامیت تک پہنچ چکا ہو۔ فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

وَاذْكُرْ رَّبَّكَ اِذَا نَسِيْتَ (سورۃ الکہف۔24)

ترجمہ: اور اپنے ربّ کا ذکر (اس قدر محویت سے) کرو کہ تم خود کو فراموش کر دو۔

پس معلوم ہوا کہ جب کوئی شخص مقامِ نورِ حضور پر پہنچ جاتا ہے اور فنا فی اللہ ہو کر ذکر سے بے نیاز ہو

جاتا ہے وہ مرتبہ وحدانیت پر پہنچ جاتا ہے۔ ذکر، فکر اور مراقبہ وجود کو فراموش کر دیتے ہیں۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

مَنْ عَرَفَ رَبَّهٗ فَقَدْ كَلَّ لِسَانُهٗ

ترجمہ: جس نے اپنے ربّ کو پہچانا پس تحقیق اس کی زبان گونگی ہوگئی۔

یہ عظیم الشان مراتب لاہوت لامکان پہنچنے پر حاصل ہوتے ہیں۔ جاننا چاہیے کہ سلکِ سلوک معبود کی حضوری کی راہ ہے کیونکہ حضوری تیغ کی مانند یہود صفت نفسِ امارہ کو قتل کر دیتی ہے۔ حضوری میں اہلِ حضور کو ان کے مطلوب و مقصود جملہ مراتب حاصل ہوتے ہیں۔ جو طالب مرشد سے اللہ کی حضوری طلب نہیں کرتا وہ مردود ہے یعنی اس کے دل میں مال و دولت اور مردار دنیا کی محبت ہے جو اسے اللہ کی معرفت اور دیدار سے روک رہی ہے۔ راہِ حضوری غرق کی راہ ہے جو عالمِ وحدت میں لقائے الٰہی سے مشرف کرتی ہے۔ جو طالب مرشد سے وحدت میں لقائے الٰہی طلب نہیں کرتا وہ بے ادب اور بے حیا ہے۔ راہِ حضوری و معرفت اور راہِ لاہوت لامکان قلب کی حیات میں پوشیدہ ہیں۔ ایسا قلب لقا سے مشرف ہونے کی بدولت ہمیشہ بیدار ہوتا ہے اور اسے اللہ کے قرب، نورِ حضور اور دیدار کے باعث جذب و کشش حاصل ہوتی ہے۔ سلک سلوک کے یہ تمام مراتب مبتدی و منتہی طالب کو جمعیت اور وصال عطا کرتے ہیں بشرطیکہ وہ اپنی نگاہ اور توجہ معرفت اور مشاہدۂ جمال کی طرف رکھے۔ توحیدِ حیّ و قیوم کے تمام علوم اور جو کچھ لوحِ محفوظ پر رقم ہے وہ تصور اسم اللہ ذات کی طاقت اور توفیقِ الٰہی سے یکبارگی منکشف ہو جاتے ہیں اور ہر شے کی حقیقت واضح کرتے ہیں جس کی تحقیق باطن کرتا ہے۔ جو کوئی اس میں شک کرے وہ کافر و زندیق ہے۔ یہ تمام مقامات و مراتب سر سے ناف تک مشق مرقومِ وجودیہ کرنے سے حاصل ہوتے ہیں جو نفس کی مخالفت کر کے روح کے ساتھ انصاف (یعنی اسے پاک) کرتے ہیں۔ جو ان مراتب تک نہیں پہنچتا اس کی ہر بات جھوٹ ہے۔ مشق مرقومِ وجودیہ کے مراتب مندرجہ ذیل نظم میں درج کیے گئے ہیں:

نظم:

مشق سر با سرّ رساند خوش بہ بین
این بود اسرار وحدت بالیقین

ترجمہ: سر پر کی جانے والی مشق مرقومِ وجودیہ سرّ تک پہنچا کر دیدار عطا کرتی ہے یہی یقین کے ساتھ وحدت حاصل کرنے کا راز ہے۔

این تصور برزخ از ھُو یافتن
ھُو تصور را زبان خود ساختن

ترجمہ: تصور سے کی جانے والی یہ مشق ھُو تک پہنچنے کا وسیلہ ہے۔ جو ھُو تک پہنچ جاتا ہے اس کی زبان ھُو کی زبان ہوتی ہے۔

میبرد با تو تصورِ کبریا
این مراتب عارفان واصل خدا

ترجمہ: یہ مشق تجھے ذاتِ کبریا تک لے جائے گی۔ یہ مراتب واصل باللہ عارفین کو حاصل ہوتے ہیں۔

از تصور سینہ سرّ اِلٰہ
باتصور دل شود ناظر نگاہ

ترجمہ: اگر اللہ کا نام تصور سے سینہ پر لکھا جائے تو سینہ رازِ الٰہی سے پُر ہو جاتا ہے اور دل کو ایسی نگاہ حاصل ہوتی ہے کہ دیدار کرنے والا بن جاتا ہے۔

از تصور ناف بہ نفس خلاف
ہر کہ این راہ نداند لاف لاف

ترجمہ: تصور سے ناف پر یہ مشق کرنے سے نفس کشی ہوتی ہے۔ جو تصور کی راہ نہیں جانتا وہ جھوٹا اور شیخی خور ہے۔

مشق پنجاہ پنج ناف تا بسر
این تصور مشق شد صاحب نظر

ترجمہ: اگر یہ مشق پچپن مرتبہ ناف سے سر تک کی جائے تو مشق کرنے والے کو صاحبِ نظر بنا دیتی ہے۔

مشق محرم میکند ہمراز ربّ
با حیا و با وفا و با ادب

ترجمہ: یہ مشق حق تعالیٰ کے اسرار کا محرم بناتی ہے جس سے مشق کرنے والا باحیا، باوفا اور باادب بن جاتا ہے۔

ابتدائے مشق باشد معرفت
و ز مشق زندہ شود عیسیٰؑ صفت

ترجمہ: مشق کی ابتدا میں معرفت حاصل ہوتی ہے اور اس مشق کے تسلسل سے طالب حضرت عیسیٰؑ کی صفت کی مانند زندہ دم کا حامل ہو جاتا ہے۔

مشق معراج است دائم باحضور
و ز حضوری مشق شد در غرق نور

ترجمہ: یہ مشق طالب کو معراج کراتے ہوئے دائمی حضوری میں لے جاتی ہے اور بالآخر نور میں غرق کر دیتی ہے۔

کی شناسد مشق را محروم تر
بی خبر از معرفت آن گاوٗ خر

ترجمہ: معرفت سے محروم اور بے خبر لوگ حیوانوں کی مانند ہیں، وہ اس مشق کی حقیقت کو کیا جانیں۔

جز باتصور مشق اللہ ہیچ ہیچ
ہر کہ این راہ نداند ہیچ ہیچ

ترجمہ: اسمِ اللہ ذات کے تصور کے ساتھ کی جانے والی اس مشق کے بغیر یہ راستہ بہت پیچیدہ اور مشکل ہے۔ جو یہ راستہ نہیں جانتا وہ کبھی بھی اللہ تک نہیں پہنچ سکتا۔

طی بگرداند ترا این مشق حق
زیر پای مشق شد جملہ طبق

ترجمہ: یہ مشق تجھے حق تک پہنچانے کا راستہ طے کرا دے گی اور جملہ طبقات تیرے قدموں تلے ہوں گے۔

مشق توفیق است باتحقیق دان
عارفان را مشق دائم باعیان

ترجمہ: اس بات کو تحقیق شدہ سمجھ کہ یہ مشق توفیقِ الٰہی ہے جو عارفین کو دائمی طور پر بے حجاب دیدار کرنے والا بنا دیتی ہے۔

مشق راہبر راہ رحمت حق نما
مشق معشوق است دائم دل صفا

ترجمہ: یہ مشق اللہ کے راستے اور رحمتِ الٰہی کی طرف رہنمائی کرتی ہے اور طالب کا دل ہمیشہ کے لیے صاف کر کے اُسے حق کا معشوق بنا دیتی ہے۔

مشق تصدیق است راہ صادقان
ابتدای مشق باشد لامکان

ترجمہ: مشق مرقومِ وجود یہ صادقین کے لیے راہِ تصدیق ہے کہ یہ ابتدا میں ہی لامکان تک لے جاتی ہے۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

حَسَنَاتُ الْاَبْرَارِ سَیِّئَاتُ الْمُقَرَّبِیْنَ

ترجمہ: نیکوکاروں کی نیکیاں مقربین کے نزدیک گناہ ہیں۔

اسمِ اللہ ذات سے حاصل ہونے والی قلبی حضوری سے پڑھی جانے والی دعوت ہر حال میں مقبول ہے کیونکہ یہ توجہ سے پڑھی جاتی ہے۔ اگر یہ دعوت اسماالحسنٰی کے تصور کے ساتھ پڑھی جائے تو اس کی برکت سے طالب کے قلب کو قربِ حق نصیب ہوتا ہے اور وہ دونوں جہان کو توجہ سے طے کر لیتا ہے۔ دونوں جہان اس کے ایک ہاتھ کی مٹھی کے تصرف میں آجاتے ہیں اور وہ دونوں جہان کا نظارہ ناخن کی پشت پر دیکھتا ہے۔ اُسے نقش اور دائرے بنانے کی کیا ضرورت؟ اور مؤکل و فرشتہ کی کیا حاجت؟ اسے جنوں سے حصار باندھنے کی کیا احتیاج، اسے ساعتِ نیک و بد کی کیا فکر، اسے حیواناتِ جلالی و جمالی کھانے کو ترک کرنے کی کیا ضرورت، اسے صاحبِ نصاب بن کر زکوٰۃ دینے کی کیا حاجت، اسے وظائف کر کے بخشش لینے اور (باطن کے) تالے کھولنے کی کیا ضرورت اور اسے پڑھنے لکھنے اور تین انگلیوں میں قلم پکڑنے کی کیا حاجت۔ یہ سب ناقص کے وسوسے، خطرات اور وہمات ہیں اس لیے ناقص کے ان جملہ اعمال کو کامل پسِ پشت ڈال دیتا ہے۔

تیسری دعوت نوری ہے جو روح کی زبان سے پڑھی جاتی ہے۔ یہ دعوت پڑھنے سے دنیا و آخرت اور آسمان و زمین میں جتنے بھی اللہ کے غیبی و لاریبی خزانے ہیں وہ سب صاحبِ دعوت سے مخفی اور پوشیدہ نہیں رہتے۔ عاقل عامل وہ ہے جو حکم سے ہر شے کو تصرف میں تو لے آئے لیکن اپنے نفس کے لیے اس تصرف کی لذات کو جائز نہ سمجھے۔ فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

◆ لِمَآ اَنْزَلْتَ اِلَیَّ مِنْ خَیْرٍ فَقِیْرٌ (سورۃ القصص۔24)

ترجمہ: تو جو بھی خیر میری طرف نازل کرے میں اس کا محتاج ہوں۔

جان لے کہ فقیر جس پر دنیا و آخرت منکشف ہوتے ہیں، چار صفات کا حامل ہوتا ہے۔

ابیات:

بانظر عالم کند عارف فقیر
در قید او عالم شود ہر ملک گیر

ترجمہ: اوّل یہ کہ فقیر اپنی نظر سے ساری دنیا کو عارف بنا سکتا ہے کیونکہ اس کی قید اور تصرف میں دنیا کی ہر شے ہوتی ہے۔

بانظر غرق آورد برد حضور باشعور
احتیاج ندارد قیل قال ذکر مذکور

ترجمہ: دوم یہ کہ فقیر اپنی توجہ سے طالب کو استغراق عطا کرتا ہے اور شعور کی حالت میں حضوری میں بھی لے جاتا ہے جس کے بعد اُسے قیل وقال اور ذکر اذکار کی ضرورت نہیں رہتی۔

بانظر عالم کند مفلس غنی
بانظر ناظر کند حاضر نبیؐ

ترجمہ: سوم یہ کہ فقیر توجہ سے مفلس کو غنی اور جاہل کو عالم بنا دیتا ہے اور چہارم یہ کہ اپنی توجہ سے صاحبِ نظر بنا کر مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حضوری میں لے جاتا ہے۔

ہر کہ منکر از خدا وحدت کرم
کافری مشرک شود اہل از صنم

ترجمہ: جو شخص خدا کی وحدت اور کرم کا انکار کرتا ہے اس کا شمار کافر و مشرک اور بت پرستوں میں ہو جاتا ہے۔

راہ اسلامی بہ تصدیق زبان
دل زبان چون یک شود بیند عیان

ترجمہ: دینِ اسلام میں ایمان کی تصدیق زبان سے ہوتی ہے لیکن جب دل اور زبان ایک ہو جاتے ہیں تب اللہ کا بے حجاب دیدار نصیب ہوتا ہے۔

غرق فی در ذات آن باشد حضور
غرق شد اثبات وحدت ذات نور

ترجمہ: صاحبِ حضور طالب کو ذاتِ حق میں استغراق نصیب ہوتا ہے اور استغراق کی اس کیفیت

میں ہی وحدت اورنورِ ذات کا اثبات حاصل ہوتا ہے۔

غرق کی چند اقسام ہیں جو طالب کے روحانی وجود کونورِ اسم اللہ ذات میں غرق کر دیتی ہیں۔ ان میں سے کچھ یہ ہیں: خود فراموشی سے غرق ہونا، روحانی طور پر غرق ہونا، امان دینے والے اللہ کی امان میں آ کر قلبی طور پر غرق ہونا، غرق سلطانی، قربانی دیتے ہوئے غرق ہونا، اللہ کی ذات میں غرق ہونا، لاھوت لامکان میں غرق ہونا، عین دیدارِ الٰہی کرتے ہوئے غرق ہونا، نورِ سبحانی میں غرق ہونا، نورِ ایمانی میں غرق ہونا، اللہ کی ذات میں ایسے غرق ہونا کہ ظلمت کا کوئی پردہ بھی باقی نہ رہے۔ یہ سب غرق تصور اسمِ اللہ ذات کی تاثیر سے حاصل ہوتے ہیں کہ اس طریقے میں توفیقِ الٰہی سے صحیح اور غلط کی تحقیق ہوتی ہے کیونکہ ان سب کی اصل وصالِ الٰہی، مشاہدۂ نور اور حضوری پر ہے۔ طالب کے لیے پہلے ہی روز ان مراتب پر پہنچنا ضروری اور فرضِ عین ہے۔ نیز یہ مراتب تصور اسمِ اللہ ذات اور تفکر سے مشق مرقومِ وجودیہ کرنے کی برکت سے حاصل ہوتے ہیں جس سے علمِ حیّ و قیوم مکمل واضح ہو جاتا ہے اور طالب کو ماضی، حال اور مستقبل کی حقیقت معلوم ہو جاتی ہے۔

غرق کی دیگر شرح یہ ہے کہ اگر یہ بغیر معرفت اور وصال کے ہو تو محض خام خیالی ہے اور طالب کے لیے باطنی زوال کا باعث ہے مثلاً غرق نفسانی، خطرات اور وسوسۂ شیطانی میں غرق، جنات کے واہمات میں غرق ہونا جو حیرت پیدا کرتے ہیں، دنیا میں غرق ہونا جو پریشانی پیدا کرتی ہے۔ غرق کی ان سب قسموں کی وجہ استدراج ہے جو معرفت و معراج سے محروم لوگوں کو ہوتا ہے۔

بیت:

غرق وحدت رہبری را پیشوا
باغرق حاضر شود عارفِ خدا

ترجمہ: باطنی طور پر غرق ہونا ہی وحدت کی طرف پیشوائی کرتا ہے کیونکہ غرق کی بدولت ہی ایک عارف حضورِ حق حاصل کرتا ہے۔

حقیقی صاحبِ غرق وہ ہے جو اپنے وجود کے سمندر میں غوطہ لگائے اور کشمکش کو ختم کرتے ہوئے موتی نکالے۔ ان مراتب کو احمق واہلِ ہوس کیا جانیں۔ عالم کسے کہتے ہیں؟ جو خود کو علم میں اس قدر محو کرلے کہ عمل کے سوا اس کے پاس کوئی چارہ نہ ہو (یعنی بغیر ارادے کے نیک عمل کرتا جائے)۔

بیت:

حیّ و قیوم پیش تو قائم
تو گرفتار دیگرے دائم

ترجمہ: حیّ وقیوم ذات ہمیشہ سے تیرے سامنے موجود ہے لیکن تو غیر اللہ میں مشغول ہے۔

جو شخص اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ (سب تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے) پڑھتا ہو اور اس کی تفسیر بھی سمجھتا ہو لیکن پھر بھی مخلوق سے التجا کرے تو گویا وہ ابلیس ہے۔ بیت:

صبر شکر کردم بمنت صد ہزار
نیست ما را جز خدا کس اعتبار

ترجمہ: میں لاکھوں مرتبہ احسان مندی کے ساتھ تیرا شکریہ ادا کرتا ہوں کیونکہ مجھے اللہ کے سوا کسی پر اعتبار نہیں۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

✪ طَلَبُ الرِّزْقِ اَشَدُّ مِنْ طَلَبِ اَجَلِہٖ

ترجمہ: رزق موت سے زیادہ شدت سے انسان کا طلبگار ہے۔

فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

✦ وَمَا مِنْ دَآبَّۃٍ فِی الْاَرْضِ اِلَّا عَلَی اللّٰہِ رِزْقُھَا (سورۃ ھود۔6)

ترجمہ: اور زمین پر کوئی جاندار ایسا نہیں جس کی روزی کا ذمہ اللہ پر نہ ہو۔

مصرع!

ای نفس چون سوزی کم نہ شود آنچہ روزیٔ ما

ترجمہ: اے نفس! تو کیوں پریشان رہتا ہے؟ جو رزق ہمارا مقدر ہے وہ پریشان رہنے سے کم نہ ہوگا۔

بعض لوگ طلبِ رزق میں ہوتے ہیں لیکن رزق ان سے دور بھاگتا ہے، بعض لوگ ایمان کے طلبگار ہوتے ہیں لیکن ایمان ان سے بیزار ہوتا ہے۔ جو اللہ کی طلب میں ہوتا ہے رزق اس طالب کی تلاش میں رہتا ہے اور ایمان اس (طالب) کے وجود کی ہر ہڈی اور گوشت میں سرایت کر جاتا ہے۔ یہ ہمہ اوست کے مراتب ہیں۔ کُلَّ شَیۡءٍ مُّحِیۡطٌ (ترجمہ: وہ ہر شے پر محیط ہے) کے مطابق ہر شے اور ذرّہ ذرّہ اس کے حکم کے ماتحت ہوتا ہے۔ وہ نہ خدا ہوتا ہے اور نہ خدا سے جدا۔ خدا بندے سے جدا نہیں ہوتا البتہ بندہ خدا سے جدائی اختیار کرتا ہے۔ بندے کو چاہیے کہ بندگی اختیار کرے کیونکہ بندگی کے بغیر زندگی سراسر شرمندگی ہے۔ تاہم بندگی دائمی ہونی چاہیے کیونکہ دائمی بندگی سے کامل معرفتِ حق حاصل ہوتی ہے۔ اے عزیز! انسان اپنی عقل سے پہچانا جاتا ہے۔ عقل چار قسم کی ہوتی ہے: نفس کی عقل، جو دنیا اور خواہشاتِ نفس کی طلب میں رہتی ہے۔ دل کی عقل، جو معرفت اور باطن کی صفائی کی طلبگار ہے۔ روح کی عقل، جو ناشائستہ امور اور گناہوں سے حیا کرتی ہے۔ سرّ کی عقل، جو مشاہدۂ اسرار کی طلبگار ہوتی ہے اور لقا سے مشرف رہتی ہے۔ جب یہ تمام عقول جمع ہو جاتی ہیں تو اسے عقلِ کُل کہتے ہے۔ یہ عقل ایمان کی اساس ہے جو نورِ الٰہی عطا کرتی ہے اور توفیقِ الٰہی سے باتحقیق حضوری کا وسیلہ ہے۔ ابیات:

ہر مطالب آخرت دریافتم
اسم اللہ پیشوائے ساختم

ترجمہ: اسمِ اللہ کو اپنا پیشوا بنا کر میں نے آخرت کے تمام مقاصد کو پالیا۔

گم شدم در ذات وحدت لایزال
معرفت توحید اینست حق وصال

ترجمہ: میں ازلی ذات کی وحدت میں گم ہو چکا ہوں کیونکہ معرفتِ توحید یہی وصالِ حق ہے۔

توحید مثل آب جو و عارفان در آب جو

چون ماہی در آب گم شود آب گو

ترجمہ: توحید ندی کی مثل ہے اور عارفین اس میں اس طرح غرق ہوتے ہیں جیسے مچھلی پانی میں گم ہو جاتی ہے اور صرف پانی دکھائی دیتا ہے۔

پس عارف کے لیے اس مقام پر زندگی اور موت برابر ہو جاتے ہیں۔ ابیات:

روح بر لاھوت قالب زیر خاک

قلب در ذکر است قالب را چہ باک

ترجمہ: باھُو کا وجود قبر میں لیکن اس کی روح لاھوت میں ہوتی ہے۔ اس کا قلب ذکر میں مصروف رہتا ہے اس لیے اس کے وجود کو کوئی خوف نہیں۔

گم قبر گمنام بے نام و نشان

جثہ را باخود برد در لامکان

ترجمہ: اس کی قبر گمنام و نشان ہے کیونکہ وہ اپنے وجود کو خود لامکان میں لے گیا ہے۔

و ز خاک باھُوؒ یاھُو برآید ھُو بنام

عارفان را ذکر یاھُو شد تمام

ترجمہ: باھُوؒ کی قبر سے ذکرِ یاھُو کی آواز آتی ہے اور عارفین کے لیے ذکرِ یاھُو ہی سب کچھ ہے۔

اے جانِ عزیز! ہر مرتبہ کی بنیاد مرتبۂ یقین ہے اور مرتبۂ یقین ان کو نصیب ہوتا ہے جو دین میں راسخ ہوں۔ یقین اللہ کی طرف رہبری کرنے والے انبیا اور اولیا کی رہنمائی سے حاصل ہوتا ہے۔ اگر یقین کفر و شرک سے باہر نکال کر خدا تک نہ لے جائے اُسے یقین نہیں کہا جا سکتا۔ وہ محض غلاظتِ دل ہے جو خواہشاتِ نفس کا نتیجہ ہے۔ یقین اعتبار کے مرتبہ پر پہنچاتا ہے اور اعتبار دیدار سے ہی ممکن ہے۔ مرتبۂ اعتبار صاحبِ دیدار فقیر عارف کو نصیب ہوتا ہے۔ اعتبار اعتقاد کے مرتبہ پر پہنچاتا ہے اور اعتقاد اللہ کے ساتھ مطلق وصال کو کہتے ہیں۔ وصال مکمل فنا فی اللہ، غرق فی النور

اور خالص توحید کا مرتبہ ہے۔ ان سب مراتب کا مجموعہ صدق کہلاتا ہے۔ صدق اسے کہتے ہیں کہ طالبِ صادق کو شب و روز آرام و قرار نہ آئے، نہ وہ سو سکے نہ سکون پا سکے۔ اللہ واحد کی محبت اور اس کی معرفت و وصال کی طلب صادق طالب کو یوں پریشان رکھے کہ اُسے تب تک چین نہ آئے جب تک اللہ کا قرب نہ پالے۔ پس طالبِ حق کے لیے مصلحت یہ ہے کہ یقین کو پختہ رکھے۔ اگر باطل کی طرف بڑھے تو حق اسے باطل کی طرف بڑھنے ہی نہ دے۔

جاننا چاہیے کہ اسمِ اللہ ذات سے حاصل ہونے والی حضوری خواب اور مراقبۂ موت سے سخت اور غالب تر ہے کیونکہ یہ طالبِ مولیٰ کو ہوا اور بجلی سے بھی زیادہ تیزی سے دیدار اور حضوری میں لے جاتی ہے۔ جو دیدارِ نور سے مشرف ہو اس کا حوصلہ اس قدر وسیع ہو جاتا ہے کہ دونوں جہان سے بھی زیادہ بوجھ اٹھا لیتا ہے اور قربِ ربانی سے اسے ایسی طاقت حاصل ہوتی ہے کہ مخلوق کی ملامت بھی برداشت کر لیتا ہے۔ فقیر عارف کے لیے چار گواہ ہیں: اوّل خاموشی، دوم اس خاموشی سے دوسروں کی عیب پوشی، سوم (دنیا کی خواہشات سے) آزادی اور چہارم دوسروں کے لیے تکلیف کا باعث نہ بننا۔ یہ سب اصل فقیر کے مراتب ہیں۔ اگر کوئی توفیقِ الٰہی کو چھوڑ کر ذلت اختیار کرے اور ان صفات سے موصوف نہ ہو تو اسے فقیر نہیں کہا جا سکتا۔ وہ احمق ہے جو خود کو دنیا میں ذلیل کر رہا ہے۔

شرح فقیر اہلِ ہوا و اہلِ خدا

خواہشاتِ نفس کے غلام بہت زیادہ ہیں جبکہ اہلِ خدا بہت کم ہیں۔ جان لو کہ اگر کوئی عرشِ اکبر پر نماز پڑھتا ہو تو بھی وہ فقیر عارف باللہ نہیں ہوتا، اگر کوئی چشمِ ظاہر سے لوحِ محفوظ کا دائمی مطالعہ کرتا ہو تو بھی وہ فقیر عارف باللہ نہیں ہوتا۔ اگر کوئی پشتِ ناخن پر دونوں جہان کا نظارہ دیکھتا ہو، ریاضت اور مجاہدہ سے نفس کو مارتا ہو، ہر ایک فرشتہ اس کی قید میں اور ہر موکل اور جن اس کے حکم کے ماتحت

ہو، تمام انبیا و اولیا اللہ کی ارواح سے ملاقات کرتا ہو، کشف و کرامات سے دنیا میں عز و جاہ اور درجات حاصل کر لیے ہوں تو بھی وہ فقیر عارف باللہ نہیں ہوتا۔ اگر کوئی ہوا میں اُڑتا ہوا بالائے عرش ستر سالہ راہ میں چلا جائے تو بھی وہ خواہشاتِ نفس کی قید میں ہے۔ آخر فقیر عارف باللہ کون ہوتا ہے؟ فقیر عارف باللہ وہ ہے جو فنا فی اللہ ہو، اُسے قربِ رحمٰن حاصل ہو اور وہ لاھوت لامکان میں رہنے والا ہو۔ جو سر قربان کر کے حضوری میں جاتا ہو، بے زبان اللہ تعالیٰ سے کلام کرتا ہو اور مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں ہمیشہ حاضر رہتا ہو۔ اگر کسی کو فقر کی راہ پر چلتے ہوئے معرفت اور قربِ الٰہی حاصل نہیں ہوتا تو وہ فقر کی راہ سے آگاہ ہی نہیں۔ فقر حضوری کی راہ ہے اور راہِ حضوری میں مشاہدۂ حضوری گواہ ہے کیونکہ فقر اللہ کی نظر میں منظور ہوتا ہے۔ یہ اسرارِ الٰہی کی انتہا کو جاننے کی راہ ہے جو روح پر نازل ہوتے ہیں اور انبیا کا اعزاز ہیں کہ وہ اسرارِ الٰہی کے مقام پر پہنچے ہوتے ہیں جو کہ مطلق توحید کا مقام ہے۔ یہ مقام طبقات اور تقلید سے پاک ہے۔ اللہ بس ماسویٰ اللہ ہوس۔

اے جانِ عزیز! خلافِ شرع چلنے والے، طالبِ دنیا، علم کے مخالف اور جاہل، سرود سننے والے، حسن پرست، شرابی، تارک الصلوٰۃ اور اہلِ بدعت لوگ معرفتِ الٰہی، فقر اور ہدایتِ خدا سے محروم اور شیطان وخواہشاتِ نفس کے غلام ہوتے ہیں۔ معلوم ہوا کہ علم بیشمار ہیں، کچھ علم ابرار اور کچھ علم خوار ہیں۔ علمِ ابرار اللہ کی معرفت، قرب اور حضوری میں پہنچاتے ہیں جبکہ علمِ خوار اللہ کی معرفت اور حضوری سے دور رکھتے ہیں۔ جناب حضرت آدمؑ صفی اللہ کو علمِ ابرار حاصل تھا جو انہیں اللہ کے قرب سے عطا ہوا تھا۔ علمِ ابرار برحق ہے کیونکہ یہ حق کی جانب سے ہے جیسا کہ بے حجاب دیدار و معرفت کا علم اور علمِ عفو جو لَا تَحْزَنْ وَلَا تَخَفْ (ہر غم اور خوف سے نجات) کے مرتبہ تک لے جاتا ہے۔ پس معلوم ہوا کہ دونوں جہان علم کی طے میں ہیں، علم کلمہ طیب لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ کی طے میں ہے اور کلمہ طیب اسمِ اللہ ذات کی طے میں ہے۔ جو تصدیقِ دل سے کلمہ طیب کو اس کی کنہ جانتے ہوئے پڑھتا ہے اس سے کوئی شے اور علم مخفی و پوشیدہ نہیں رہتے۔ علم ظاہر

اس راہ پر چلنے کے لیے ضروری ہے جبکہ علمِ باطن معرفت اور قربِ الٰہی عطا کرتا ہے۔ جو طالب توحید سے متعلق علمِ باطن پڑھنا چاہتا ہو تو اسے علمِ باطن کے عالم سے طلب کرے۔ علمِ باطن کا عالم وہ ہے جس نے ازل میں استادِ باطن سے اس علم کو اُس وقت سیکھا تھا جب وہ سر، زبان، آنکھوں، ہاتھوں، کانوں، پاؤں اور دل سے بے نیاز تھا۔ وہ معرفتِ توحید کے علم کو اللہ کے فیض و فضل سے بے زبان پڑھتا ہے، بغیر کانوں کے سنتا ہے، بغیر آنکھوں کے دیکھتا ہے، بغیر پاؤں کے اسے سیکھنے کے لیے جاتا ہے اور بغیر ہاتھوں کے اسے پکڑتا ہے۔ ایسا زندہ قلب عارف دنیا و آخرت میں زندہ رہتا ہے اور ہرگز نہیں مرتا۔ ان عارفین کا وجود نور ہوتا ہے۔ وہ روشن ضمیری عطا کرنے والا علمِ معرفتِ توحید پڑھتے ہیں اور فنا فی اللہ ہو کر حضورِ حق میں پہنچ جاتے ہیں وہ بھی اس طرح کہ حالتِ حضوری میں باشعور رہتے ہیں، ان کا وجود مغفور ہوتا ہے اور معشوق (اللہ) کی شفقت سے مسرور رہتے ہیں۔ یہ اس فنا فی اللہ عالم کے مراتب ہیں جس کا باطن معمور ہوتا ہے۔ جو کوئی اس عالم سے علمِ معرفتِ توحید پڑھتا ہے اسے علمِ ظاہر پڑھنے کی ضرورت نہیں رہتی۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

❁ مَنْ عَرَفَ رَبَّهٗ فَقَدْ كَلَّ لِسَانُهٗ وَمَنْ سَكَتَ سَلَّمَ وَمَنْ سَلَّمَ نَجٰی

ترجمہ: جس نے اپنے ربّ کو پہچانا پس تحقیق اس کی زبان گونگی ہوگئی، جو خاموش رہا وہ سلامتی پا گیا اور جو سلامتی پا گیا وہ نجات پا گیا۔

یہ مراتب باطن صفا عالم باللہ کے ہیں۔ راہزنِ باطن نفس، شیطان، خناس، خرطوم، وسوسہ، خطرات، واہمات، منافق روح، بیمار قلب، دنیا کی پریشانی اور جاہل و احمق کی شرح، باطن کی شرح جس میں توفیقِ الٰہی شامل ہو، باتحقیق باطن کی شرح، زندیق باطن کی شرح، بے ریا ظاہر کی شرح اور باخبر و ہوشیار ظاہر کی شرح یہ ہے کہ جو فقرِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو خالی سمجھتا ہے وہ اس دنیا سے خالی ہاتھ جاتا ہے اور جو فقیر کو بے برکت سمجھتا ہے وہ خود بے برکت ہوتا ہے۔ جو فقیر کے فقر کو بے حکمت سمجھتا ہے وہ خود بے حکمت ہوتا ہے۔ جو صاحبِ تصور اسمِ اللّٰہ ذات عارف فقیر کو جاہل سمجھتا ہے

وہ خود جاہل ہے اگر چہ ظاہری علم بھی پڑھتا ہو پھر بھی وہ عالم نہیں۔ بلاشبہ وہ دنیا میں فاقہ کی مصیبت جھیل کر ہلاک ہوگا۔ اللہ بس ما سویٰ اللہ ہوس۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا:

کُلُّ اِنَآءٍ یَتَرَشَّحُ بِمَا فِیْهِ

ترجمہ: برتن سے وہی چیز برآمد ہوتی ہے جو اس کے اندر ہوتی ہے۔

فقیر شفاف آئینہ کی مثل ہوتا ہے اس کے سامنے جو رنگ بھی ہو خواہ سرخ خواہ سیاہ، وہی دکھاتا ہے۔ ریا سے پاک ہو کر فقیرِ کامل اور علما عامل کے ادب کا خیال ملحوظ رکھ اگر چہ تو ان کی تصویر کسی دیوار پر آویزاں ہی کیوں نہ دیکھے۔ اگر تُو عقلمند ہے تو تیرے لیے اتنا ہی اشارہ کافی ہے اور اگر تُو احمق ہے تو نفس کا غلام ہے۔ اہلِ نفس مکھی کی مثل ہوتے ہیں جو جتنا بھی اڑ لے شہباز کی پرواز تک نہیں پہنچ سکتی۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

اَلْفَقْرُ لَا یُحْتَاجُ اِلَّا اِلَی اللّٰهِ

ترجمہ: فقر اللہ کے سوا کسی کا محتاج نہیں۔

لا یحتاج فقیر اسم اللہ ذات کے تصور کا حامل اور علمِ دعوت تکسیر و علمِ کیمیا اکسیر میں کامل ہوتا ہے۔ اس کی نظر سنگِ پارس کی مثل ہوتی ہے اور وہ کامل تصرف کا حامل ہوتا ہے۔ بیت:

ہم کاملم ہم عاملم ہم حق نما
احتیاج کس ندارم جز خدا

ترجمہ: میں کامل فقیر اور عامل ہوں، مجھے حق ہی دکھائی دیتا ہے لہٰذا مجھے اللہ کے سوا کسی کی حاجت نہیں۔

مصنف فقیر جو کچھ بھی کہتا ہے وہ اپنی خواہش سے نہیں بلکہ اللہ کے حکم اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اجازت سے کہتا ہے۔ جاننا چاہیے کہ عارفِ خدا فقرا اپنے پاکیزہ دل و باطن کی بنا پر صراف کی مثل ہوتے ہیں اس لیے نیک و بد کو اپنی نظر سے بالکل اُسی طرح پہچانتے ہیں جس طرح صراف سونا و چاندی کو دیکھتے ہی پہچان لیتا ہے۔ جاننا چاہیے کہ عارف باللہ فقرا کو علمِ وارداتِ غیبی

حاصل ہوتا ہے جس سے انہیں فتوحاتِ لاریبی نصیب ہوتی ہیں وہ معجزاتِ محمدی کی بدولت ہیں جو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پردہ کرنے کے بعد آپ کے فضل اور تصرف سے باقی رہ گئے۔ الہام اور علمِ غیب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی باطنی رفاقت سے حاصل ہو سکتے ہیں کیونکہ وہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے علم سے ہی ہیں۔ اس علمِ غیب پر حیران مت ہو اور نہ ہی اس میں عیب نکال کیونکہ یہ باتحقیق طریق ہے۔ جو کوئی اس میں شک کرتا ہے وہ اہلِ زندیق میں سے ہے۔ جو ان مراتب پر پہنچ جاتا ہے وہ روشن ضمیر ہو کر غیب دان بن جاتا ہے اور چشمِ بینا حاصل کر لیتا ہے۔ بے ایمان، کاذب و مشرک اور باایمان و صادق انسان کو پہچاننا، روزِ جمعہ میں پوشیدہ ساعتِ نیک کو معلوم کرنا، ننانوے اسمائے الٰہی میں پوشیدہ اسمِ اعظم کو پانا، عام لوگوں میں پوشیدہ اولیا اللہ کو تلاش کرنا اور ماہِ رمضان میں پوشیدہ شبِ قدر کو پانا ان سب مراتب کی تحقیق بغیر ریاضت وطاعت کے محض توفیقِ الٰہی سے اسمِ اللہ ذات کی روحانی قوت، اولیا کی ارواح سے ملاقات اور مرشد کامل عارف باللہ اولیا اللہ صاحبِ ولایت سے ایک ہی ساعت میں حاصل ہو جاتی ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

مَنْ عَرَفَ اللّٰہَ لَا یَخْفٰی عَلَیْہِ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ

ترجمہ: جو اللہ کو پہچان لیتا ہے اس سے زمین و آسمان کی کوئی بھی شے مخفی نہیں رہتی۔

پس معلوم ہوا کہ:

اَلْاِیْمَانُ بَیْنَ الْخَوْفِ وَ الرِّجَآءِ

ترجمہ: ایمان خوف اور رجا کے درمیان ہے۔

ایمان کے دو جز ہیں ایک جز خوف اور دوسرا جز رجا ہے۔ خوف کسے کہتے ہیں اور رجا کیا ہے؟ خوف یہ ہے کہ انسان کی نظر روزِ قیامت پر ہو اور اسے عیاں دیکھتا ہو اس لیے خواہشاتِ نفس سے قطع تعلق کر لے۔ فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

وَنَہَی النَّفْسَ عَنِ الْھَوٰی ۝ فَاِنَّ الْجَنَّۃَ ھِیَ الْمَاْوٰی ۝ (سورۃ النازعات 40-41)

ترجمہ: اور جس نے خود کو خواہشاتِ نفس سے روکا پس بیشک اس کا ٹھکانہ جنتِ ماویٰ ہے۔

پس معلوم ہوا کہ ہر وہ شخص جنت میں جائے گا جو باایمان ہوگا۔ ایمان کا دوسرا جز رجا ہے۔ صاحبِ عیان مقامِ ازل جو کہ مقامِ فیض وفضل ہے، میں اہلِ ایمان کی صف میں کھڑے ہو کر اَلَسْتُ بِرَبِّکُمْ[1] کی آواز سنتا ہے اور اخلاص ومحبت سے ارواح کی صف میں قَالُوْا بَلٰی[2] کہہ کر حقیقی مسلمان ہو جاتا ہے جس سے اس کی روح کو فرحت حاصل ہوتی ہے، اس پر علمِ معرفتِ توحید منکشف ہو جاتا ہے اور اللہ کے دائمی استغراق میں مشغول رہتا ہے۔ یہ صاحبِ رجا اولیا اللہ کے مراتب ہیں۔ فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

◆ اَلَآ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ (سورۃ یونس۔62)

ترجمہ: خبردار! بےشک اولیا اللہ نہ خوفزدہ ہوتے ہیں اور نہ غمزدہ۔

پس ایمان کی کسوٹی اسمِ اللہ ذات، قرآن کی آیات اور احادیثِ قدسی ونبوی ہیں جو صاحبِ ایمان اور بےایمان کی تحقیق کرتی ہیں۔ ایمان کی کسوٹی یہ ہے کہ جب مرشد طالبِ مولیٰ کو تصور اسمِ اللہ ذات، تصور اسمِ محمدؐ، ننانوے اسمائے باری تعالیٰ، ہر ایک آیتِ قرآن اور کلمہ طیب لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ سے حضوری عطا کرتا ہے تو اگر طالب باایمان ہو اس کے وجود پر اسمِ اللہ ذات، کلامِ اللہ، آیاتِ قرآن، اسمِ اعظم واسمائے باری تعالیٰ اور احادیث قرار پکڑ کر تاثیر کرتے ہیں اور طالب کو فائدہ دیتے ہیں۔ اس کی عظمت اور عظیم فیض وفضل سے طالب کو قلبِ سلیم اور صراطِ مستقیم عطا ہوتے ہیں۔ وہ اس حال پر ہمیشہ قائم رہتا ہے اور مرتے دم تک اللہ تعالیٰ سے روگردانی نہیں کرتا۔ وہ قدیم ذات کی تصدیق کرتا ہے، عیسیٰ علیہ السلام کی مثل زندہ دم اور خلقِ محمدی سے متصف ہوتا ہے اور توفیقِ الٰہی سے ایمان پر بغیر شک وشبہ کے ثابت قدم رہتا ہے۔ لیکن اگر طالب بےایمان ہو تو شریعتِ محمدی اور اسمِ اللہ ذات اس کے وجود میں قرار نہیں پکڑتے، آیاتِ قرآن اسے فائدہ نہیں دیتیں نہ اسمائے الٰہی تاثیر کرتے ہیں اور نہ ہی اس سے اسمِ اعظم جاری ہوتا

---

[1] کیا میں تمہارا ربّ نہیں ہوں۔ (الاعراف۔172) [2] سب ارواح نے جواب دیا ہاں تو ہی ہے۔ (الاعراف۔172)

ہے۔ اگر وہ دعوت پڑھتا ہے تو بے اعتقاد ہو کر رجعت خوردہ ہو جاتا ہے اور کلامِ الٰہی سے بے یقین اور خواہشاتِ نفس کا تابع ہو جاتا ہے۔ مصاحبِ شیطان بن کر مشرک و بے دین بن جاتا ہے اور کمینی دنیا اور حقیر نفس کا طلبگار رہتا ہے جو ہمیشہ خودی اور چوں و چرا میں مبتلا ہوتا ہے۔ بیت:

ہر کہ با ایمان بود حاضر دوام
در طلب مولیٰ بود ایمان تمام

ترجمہ: جو طالب صاحبِ ایمان ہو اسے دائمی حضوری حاصل ہوتی ہے کیونکہ طلبِ مولیٰ سے ہی ایمان کامل ہوتا ہے۔

ایمان اعتقاد سے اور اعتبار دیدار سے حاصل ہوتا ہے۔ دیدار قلب کی بیداری سے ممکن ہے۔ ان مراتب کو احمق اور حیوانات کی مثل لوگ نہیں جان سکتے۔ ایمان کا حصار اللہ اور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی محبت ہے اور دیگر تمام محبتیں ان دو محبتوں پر منحصر ہیں۔ بیت:

ہر کہ این راہے نداند سر ہوا
اہل ایمان دائمی شد با خدا

ترجمہ: جو اس راہ کو نہیں جانتا وہ خواہشاتِ نفس کا غلام ہے جبکہ صاحبِ ایمان ہمیشہ اللہ کے ساتھ ہوتا ہے۔

فقرا اللہ کے ساتھ ہوتے ہیں، وہ فقرا جو مومن، باادب اور باحیا ہوتے ہیں۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

❁ اَلْحَیَآءُ مِنَ الْاِیْمَانِ

ترجمہ: حیا ایمان سے ہے۔

اسی (حیا) کو جمعیتِ کل کہتے ہیں۔ بے حیا لوگ طلبِ دنیا رکھتے ہیں اور اس بنا پر ہمیشہ پریشان رہتے ہیں۔ اس کو مکمل اور سراسر جہالت کہتے ہیں۔ اگر تو آئے تو دروازہ کھلا ہے۔ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ۔ اگر نہ آئے تو اللہ بے نیاز ہے۔

اَلْاِسْلَامُ حَقٌّ وَّ الْکُفْرُ بَاطِلٌ

ترجمہ: اسلام حق ہے اور کفر باطل ہے۔

جو لوگ باطل کی طلب کرتے ہیں وہ سب احمق ہیں۔ ان پر تعجب ہے کہ معرفتِ توحیدِ حق اور فقرِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے مراتب چھوڑ کر مرتبۂ دنیا جو فخرِ فرعون ہے، اختیار کرتے ہیں۔ ان لوگوں کو انسان کیسے کہا جا سکتا ہے کہ یہ تو حیوانات سے بھی بدتر ہیں۔ اے جانِ عزیز اور صاحبِ دانش و شعور! قبرستان دیکھ اور اہلِ قبور کے احوال سے واقفیت حاصل کر کیونکہ کچھ عرصہ بعد تو نے بھی زیرِ زمین ہونا ہے۔ اللہ کی معرفت اور وصال حاصل کر کیونکہ اَلْوَقْتُ سَیْفٌ قَاطِعٌ ترجمہ: وقت کاٹ دار تلوار ہے، جو عمر اور زندگی کو کاٹ رہی ہے اس لیے اگر تو سمجھدار ہے تو فرصت کو غنیمت جان۔ اگر نہیں تو حقیقت یہی ہے کہ بالآخر تُو نے مرنا ہے۔ فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

کُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَۃُ الْمَوْتِ (سورۃ آلِ عمران۔185)

ترجمہ: ہر نفس نے موت کا ذائقہ چکھنا ہے۔

اللہ کے اس فرمان کو یاد رکھ اور اس کے احکامات کی اطاعت کر۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

جُمُوْدُ الْعَیْنِ مِنْ قَسْوَۃِ الْقَلْبِ وَ قَسْوَۃِ الْقَلْبِ مِنْ اَکْلِ الْحَرَامِ وَ اَکْلِ الْحَرَامِ مِنْ کَثْرَتِ الذُّنُوْبِ وَ کَثْرَۃِ الذُّنُوْبِ مِنْ طُوْلِ الْاَمَلِ وَ طُوْلِ الْاَمَلِ مِنْ نِسْیَانِ الْمَوْتِ وَنِسْیَانِ الْمَوْتِ مِنْ حُبِّ الدُّنْیَا وَحُبُّ الدُّنْیَا رَاسُ کُلُّ خَطِیْئَۃٍ

ترجمہ: آنکھ کا نہ رونا قلب کی سختی کے باعث ہے، دل کی سختی حرام رزق کی وجہ سے ہے، حرام رزق گناہوں کی کثرت کے سبب ہے، کثرتِ گناہ طویل امیدوں کی وجہ سے ہے، طویل امیدیں موت کو بھول جانے کی بنا پر قائم ہوتی ہیں، موت کو بھول جانے کا سبب حبِ دنیا ہے اور حبِ دنیا ہر برائی کی جڑ ہے۔

جس طالب کے وجود کے ہفت اندام تصور اسمِ اَللّٰہُ ذات کی بدولت پاک ہو جائیں اسے اوّل و آخر محاسبہ کا کیا ڈر۔ اے اہلِ ہوس! یہ مراتبِ اولیا ہیں۔ فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

◆ اَلَآ اِنَّ اَوۡلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوۡفٌ عَلَيۡهِمۡ وَلَا هُمۡ يَحۡزَنُوۡنَ (سورۃ یونس۔62)

ترجمہ: خبردار! بے شک اولیا اللہ نہ خوفزدہ ہوتے ہیں اور نہ غمزدہ۔

ابیات:

گاہ ابتدا گاہ انتہا دل درمیان ہشیار شد
در یکدمی صد بار پنجاہ معرفت دیدار شد

ترجمہ: اولیا (باطنی طور پر) کبھی مقامِ ابتدا پر ہوتے ہیں اور کبھی مقامِ انتہا پر، لیکن دونوں مقامات پر ان کا دل ہوشیار رہتا ہے اور ایک لحہ میں انہیں ایک سو پچاس بار دیدار حاصل ہوتا ہے۔

آتشِ دیدار سوزد ہمچو چوبے خشک را
این ریاضت اولیا را شد نصیبی از خدا

ترجمہ: آتشِ دیدار انہیں خشک لکڑی کی مانند جلاتی ہے۔ یہ ریاضت اولیا کو حق تعالیٰ کی جانب سے نصیب ہوتی ہے۔

نیست آنجا نفس شیطان نیست دنیا دون زشت
نیست آنجا ازل و ابد نیست حور و نہ بہشت

ترجمہ: جس مقام پر اولیا کو دیدار حاصل ہوتا ہے اس مقام پر نہ نفس و شیطان ہیں اور نہ کمینی دنیا۔ نہ اس جگہ ازل و ابد ہیں اور نہ ہی حور و بہشت۔

نیست منزل نہ مقام و نیست کونین و مکان
بیمثل باہوش بینم و باقرب او در لامکان

ترجمہ: اس مرتبہ پر نہ منزل و مقام ہیں نہ کون و مکان۔ میں مکمل شعور کے ساتھ بے مثل ذاتِ حق تعالیٰ کا دیدار کرتا ہوں اور لامکان میں اس کے قرب میں رہتا ہوں۔

نیست آنجا ذکر و فکر و نیست ورد و نہ ثنا
غرق فی التوحید گشتم شد حضوری باخدا

ترجمہ: اس مرتبہ پر نہ ذکر و فکر ہیں اور نہ ورد و ثنا۔ میں اس مقامِ حضورِ حق پر پہنچ کر توحیدِ حق میں غرق ہو گیا ہوں۔

در حضوری کس نہ گنجد طالبا دیدار ببین

این مراتب طالبان را شد نصیبی بالیقین

ترجمہ: اے طالب! حضورِ حق میں اللہ اور طالب کے درمیان کوئی نہیں ہوتا۔ تو بس اس کا دیدار کر۔ یہ مراتب طالبانِ مولیٰ کو یقین سے حاصل ہوتے ہیں۔

باھُوؒ با یاھُو یقین حق الیقین را خوش نگر

این مراتب عارفان کاملان صاحبِ نظر

ترجمہ: باھُوؒ نے ذکرِ یاھُو سے یقین حاصل کر لیا ہے اس لیے وہ حق الیقین سے اللہ کا دیدار کرتا ہے۔ یہ مراتب صاحبِ نظر کامل عارفین کے ہیں۔

اے کاذب طالب اور نفس کے مطالب حاصل کرنے والے اور اے مکھی کی مثل ناقص مرشد سن! ابرار تک پہنچانے والی معرفتِ حق کی شرح کیا ہے اور خوار کرنے والی معرفتِ باطل کی شرح کیا ہے؟ معرفت کے بارہ طریق ہیں جنہیں بارہ قسم کی توفیق سے حاصل اور بارہ طریقے سے تحقیق کیا جا سکتا ہے۔ عالمِ معرفت عارف طالبِ معرفت کو بارہ روز میں مکمل معرفت سکھا دیتا ہے۔ سب سے پہلے یہ جاننا چاہیے کہ معرفت و علمِ معرفت عالمِ معرفت کے سوا کوئی نہیں سکھا سکتا۔ ایسے عالم کو عالم باللہ کہتے ہیں۔ معرفت علم ہے اور اس کے عالم کو عارف کہتے ہیں۔ علمِ معرفتِ قلب کا عالم عارفِ قلب ہوتا ہے، علمِ معرفتِ نفس کا عالم عارفِ نفس ہوتا ہے، علمِ معرفتِ روح کا عالم عارفِ روح ہوتا ہے، علمِ معرفتِ سرّ کا عالم عارفِ سرّ ہوتا ہے اور علمِ معرفتِ مخلوق کا عالم عارفِ مخلوق ہوتا ہے۔ علمِ معرفتِ شیطان کا عالم عارفِ شیطان ہوتا ہے، علمِ معرفتِ جن کا عالم عارفِ جن ہوتا ہے اور علمِ معرفتِ مؤکل اور فرشتوں کا عالم عارفِ مؤکل و فرشتگان ہوتا ہے۔ علمِ معرفتِ ذکر فکر کا عالم عارفِ ذکر فکر ہوتا ہے۔ علمِ معرفتِ ورد و وظائف کا عالم عارفِ ورد و وظائف ہوتا ہے،

علمِ معرفتِ دعوت، تلاوت، حفظِ قرآن کے لیے عالم عارفِ دعوت وتلاوت اور حافظِ قرآن ہے اور علمِ معرفتِ ربانی فنا فی اللہ کا عالم عارفِ ربانی فنا فی اللہ ہوتا ہے۔ علمِ معرفتِ فنا فی اسمِ مُحمَّدؐ کا عالم عارف فنا فی محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہوتا ہے جو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مجلس کی دائمی حضوری سے مشرف ہوتا ہے۔ علمِ معرفتِ فنا فی الشیخ کا عالم عارفِ فنا فی الشیخ ہے جس کے لیے شرط یہ ہے کہ شیخ کے روپ میں شیطان نہ ہو۔ ایسے شیخ کا تصور بت پرستی ہے۔ فنا فی الشیخ عارف وہ ہے جو صورتِ شیخ کے تصور سے معرفتِ الٰہی حاصل کر کے غرق فی التوحید ہو جائے اور ہر پریشانی سے نجات حاصل کر لے۔ غوث وقطب کے مراتب کے علمِ معرفت کا عالم غوث وقطب کے مراتب کا حامل عارف ہوتا ہے جو عرش سے تحت الثریٰ تک تمام طبقات کی سیر کرتا ہے۔ عارف کے علمِ معرفت کی تصدیق کرنے والا عالم باتوفیق صاحبِ تصدیق اور باایمان مومن وحقیقی مسلمان ہوتا ہے۔ علمِ معرفتِ ازل کا عالم عارفِ ازل اور علمِ معرفتِ ابد کا عالم عارفِ ابد ہوتا ہے۔ علمِ معرفتِ عقبیٰ کا عالم عارفِ عقبیٰ اور علمِ معرفتِ دنیا کا عالم عارفِ دنیا ہوتا ہے۔ اگر کوئی دنیا میں مقامِ مُوْتُوْا قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوْا (مرنے سے قبل مرجاؤ) چاہتا ہے اسے دائمی لقا سے مشرف کیا جاتا ہے۔ معرفت اور موت دونوں جڑواں بھائی ہیں جو عالم باللہ عارف کے بال و پر ہیں۔ جاننا چاہیے کہ اگر کسی طالب کو ظاہری طور پر تصرف، توجہ اور نظر کی باتاثیر توفیق حاصل نہیں تو اسے باطن میں معرفت وفقر کی تحقیق حاصل نہیں ہوتی اور جسے باطن میں تحقیق کے مراتب حاصل ہوں اسے ظاہر میں ہر تصرف کی تحقیق حاصل ہوتی ہے اگرچہ وہ تصرف مال و دولتِ دنیا کا ہو یا روحانی توجہ کا۔ ایسا انسان عارف ہوتا ہے۔ احمق لوگ ہر کسی کو عارف سمجھتے ہیں اگرچہ وہ باطنی مشاہدہ اور معرفت سے مکمل طور پر بے خبر ہوں۔ ابیات:

عارفان را میشناسم و ز فنا
کی بود این عارفان بی حیا

ترجمہ: میں عارفین کو ان کی فنا کے مراتب سے پہچانتا ہوں۔ بے حیا لوگ عارفین کیسے ہو سکتے ہیں!

ابتدائے عارف مراتب اولیا
انتہائے عارف مشرف باللقا

ترجمہ: عارفین کی ابتدا مراتبِ ولایت ہیں اور عارف کی انتہا وصالِ الٰہی سے مشرف ہونا ہے۔

جملہ احوال کے ہزاروں دفاتر ایک نکتہ میں سما جاتے ہیں اور وہ نکتہ ہے مرشد کامل اکمل۔

عارف و فقیر اولیا اللہ واصل باللہ کے لیے دو عمل لازم ہیں: اوّل یہ کہ دعوت کے عامل ہوں دوم معرفت میں کامل ہوں۔

بیت:

دعوت از یکدم برآید عامل است
باتوجہ برد حاضر کامل است

ترجمہ: جس کی دعوت ایک دم میں جاری ہو جائے وہ عامل ہے اور جو توجہ سے (طالب کو) حضوری میں لے جائے وہ کامل (مرشد) ہے۔

ایک دم میں جاری ہونے والی دعوت اور اس کے عامل کی شرح یہ ہے کہ تصرف، تصور، توجہ اور تفکر سے حبسِ دم کر کے ایک ہی دم میں دعوت پڑھنے والا مقامِ ازل میں انبیا و اولیا اللہ کی صف میں پہنچ جاتا ہے، پھر اسی طریق سے توفیقِ الٰہی کی بدولت مقامِ ابد، مقامِ دنیا، مقامِ عقبیٰ اور مقامِ لاھوت میں پہنچ جاتا ہے پھر اسی ایک دم میں ہر مومن و مسلمان کی روح سے ملاقات کرتا ہے اور توفیقِ الٰہی سے انہیں اپنا رفیق بنا کر مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حضوری میں مشکل کاموں کو آسان بنانے کی درخواست کرتا ہے اور کام کی منظوری کے بعد ایک دم میں حضوری سے باہر آجاتا ہے۔ یہ ہے دعوتِ قبور جو اللہ کا قرب عطا کرتی ہے۔ کامل اسے کہتے ہیں جو نظر کے ساتھ طالبِ مولیٰ کو اِس مقام پر پہنچائے اور توجہ سے ہر کام کو آسان بنا دے۔ نیز کامل اسے کہتے ہیں کہ اگر طالب کسی بھی جگہ پر اُسے یاد کرے تو اپنے نفسانی وجود یا قلبی وجود یا روحی وجود یا سرّی وجود یا

نوری وجود کے ساتھ اس کے پاس حاضر ہو جائے اور توفیقِ الٰہی سے اس کی مدد کرے۔ جو مرشد اِن صفات کا حامل نہیں ہوتا وہ کامل نہیں بلکہ وہ زیرِ بار سواری کی مثل طالبوں کا بوجھ اٹھانے والا گدھا ہے۔ اللہ بس ماسویٰ اللہ ہوس۔

جان لو کہ معرفت کا گواہ کون ہے اور عارف کے لیے کونسی راہ ہے؟ معرفت کا گواہ قربِ الٰہی ہے اور عارف کے لیے راہ حضوری ہے جس میں اس کی نگاہ دیدارِ الٰہی پر ہوتی ہے۔ وہ ہر طریق طریقت سے آگاہ ہوتا ہے۔ یہ سلطان العارفین کے مراتب ہیں جو دونوں جہان میں فقر کے بادشاہ ہیں۔ ہر وہ طالب معرفت رکھتا ہے جس نے حضوری سے دیدار اور قربِ الٰہی کی لذت چکھی ہو اور اپنی آنکھوں سے ہر شے کو عیاں دیکھتے ہوئے معرفت تک پہنچ گیا ہو۔ راہِ معرفت گفتگو اور سوال پوچھنے میں نہیں بلکہ دیدار میں ہے۔ عارف کی آنکھ دائمی دیدار پر ہوتی ہے۔ دیدارِ الٰہی کے سوا کچھ دیکھنا اس کے نزدیک مردار ہے۔ یہ عجیب احمق لوگ ہیں جو مراتبِ مردار پر ہوتے ہیں جبکہ دعویٰ کرتے ہیں معرفت اور دیدار کا۔ اس کے علاوہ عارف کا گواہ یہ ہے کہ اس کا طالب روزِ اوّل ہی عارف ہو جاتا ہے اور مرتے دم تک ذکر، فکر اور ورد و وظائف کے لیے اپنے ہونٹ نہیں کھولتا اور نہ ہی کسی قسم کا علمِ ظاہر پڑھتا ہے کہ علم سے عُجب اور خواہشاتِ نفسانی پیدا ہوتی ہیں۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

مَنْ عَرَفَ رَبَّهٗ فَقَدْ كَلَّ لِسَانُهٗ

ترجمہ: جس نے اپنے ربّ کو پہچان لیا تحقیق اس کی زبان گونگی ہوگئی۔

اگر عارف لب کھولتا ہے تو ایک ہی لفظ میں طالب کو ابتدا اور انتہا کے مطالب تک پہنچا دیتا ہے۔ عارفِ نفس بہت ہیں، عارفِ قلب بے شمار ہیں اور عارفِ روح اللہ کی طرف سے نشانی ہیں لیکن ہزاروں میں سے کوئی ایک ہی عارف ہوتا ہے جسے مشاہدۂ نور، حضوری اور دیدار حاصل ہو۔ میرا یہ قول میرے حال کے عین مطابق ہے۔ وَكَفٰى عِلْمُهٗ بِحَالِيْ ترجمہ: ''اور اس کا علم ہی میرے حال کے لیے کافی ہے۔''

شرحِ معرفت

کسی کو معرفت تب تک حاصل نہیں ہوتی اور نہ کوئی عارف بنتا ہے جب تک باطن میں حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اپنا ہاتھ اسکے ہاتھ میں دے کر اور اسے بیعت فرما کر تلقین وارشاد نہ کریں۔ مرشد کی کاملیت کی پہلی نشانی ہی یہ ہے کہ طالبِ مولیٰ کو باطن میں مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حضوری میں پہنچا دے اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے تلقین دلائے۔ طالب پر لازم ہے کہ اسے ہی اپنا کامل اکمل مرشد سمجھے۔ جو مرشد اس صفت سے متصف نہیں ہوتا اس ناقص مرشد سے تلقین لینا طالب پر حرام ہے۔ وہ علم کونسا ہے کہ جملہ علوم، رسم رسوم، حیّ قیوم ذات تک پہنچنے کا علم، علمِ توریت، علمِ انجیل، علمِ زبور، علمِ قرآن، علمِ احادیثِ نبوی واحادیثِ قدسی، علمِ لوحِ محفوظ، کل مخلوقات کی زبان کا علم اس علم کے ایک ہی نکتۂ قال میں پائے جائیں۔ وہ نکتۂ قال کونسا ہے؟ وہ نکتۂ قال 'کُن' ہے۔ جو نکتۂ قال کن کو اس کی کنہ سے جانتا ہے اسے کوئی علمِ ظاہر و باطن پڑھنے کی ضرورت نہیں رہتی۔ یہ علم نکتۂ کن کہ اگر حاصل ہو جائے تو تمام علم اس ایک ہی سخن میں آجاتے ہیں۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

اَلْعِلْمُ نُکْتَۃٌ وَّ کَثَّرَتُھَا لِلْجُھَّالِ

ترجمہ: علم ایک نکتہ ہے اور اس کی کثرت جاہلوں کے لیے ہے۔

تمام ذکر فکر نکتۂ حال میں ہیں۔ ذکر فکر اُسے کہتے ہیں جو روحانی احوال اور حضورِ حق سے مشرف کر دے۔ حضوری سے مشرف ہوئے بغیر ذکر فکر سے جو بھی احوال حاصل ہوتے ہیں وہ محض خام خیال ہیں۔ تمام مراتبِ معرفت روحانی احوال میں سے گزرنے کے بعد حاصل ہوتے ہیں جو طالب کو جمعیت بخشتے ہیں اور اس کے ساتھ بے مثل ولازوال ذوالجلال ذات کے حسن و جمال کا مشاہدہ عطا کرتے ہیں۔ مرشد کامل طالبِ صادق کو پہلے ہی روز علمِ کن کا سبق دے دیتا ہے اور جو طالب علمِ

کن پڑھنے سے عالم بن کر روزِ اوّل ہی تمام علما پر غالب آ جائے اس کے ظاہری و باطنی وجود کے تمام اعضا نور بن جاتے ہیں۔ اسی علمِ کن سے طالبِ مولیٰ کو تمام دینی و دنیوی مطالب حاصل ہوتے ہیں۔ ذکر فکر سے جو روحانی احوال حاصل ہوتے ہیں اس سے مشاہدہ، حضوری، معرفت اور جمعیت عطا ہوتی ہے اور ان احوال سے عین وحدت کا دیدار نصیب ہوتا ہے اور طالب توحید میں غرق ہو کر اللہ کے قرب و جمال اور حضوری کا نظارہ کرتا ہے۔ یہ وہ راہ ہے جس میں طالب اللہ کے قرب سے دستِ بیعت اور تلقین و ارشاد کرنے کے مراتب پر پہنچ جاتا ہے، دونوں جہان اس کے غلام ہوتے ہیں اور وہ عارف فقیر وکونین پر امیر بادشاہ ہوتا ہے۔ بیت:

اگر بخواہی خوش حیاتی طلب کن مرشد ز کن
از کنہ کن جملہ حصولت بس ترا ازین یک سخن

ترجمہ: اگر تو اچھی زندگی کا طلبگار ہے تو مرشد سے کن کا علم طلب کر جو تیرے لیے کافی ہوگا کیونکہ کن کی حقیقت تک پہنچنے سے ہی تمام مطالب حاصل ہوتے ہیں۔

مرشد کامل جو کن کی طاقت کا حامل عارف ہو اس کی خاطر اپنا مال اور تن من قربان کر دے۔ اگر تو کسی ناقص مرشد میں مال و دولت کی ہوس غالب دیکھے تو معلوم ہوا کہ وہ مرشد نامرد اور بے باطن ہے جس کے پاس توجہ، تصور، تصرف اور تفکر کی طاقت نہیں اور نہ ہی اسے توفیقِ الٰہی حاصل ہے۔ طالب کو اس سے علیحدہ ہو جانا چاہیے۔ اس مرشد کا باطن درست ہوتا ہے جو طالبِ مولیٰ کو باطن میں مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حضوری سے مشرف کر کے اللہ کی ذات میں غرق کرتا ہے اور معرفتِ الٰہی عطا کرتے ہوئے اللہ کی نظر میں منظور کراتا ہے۔ طالب اس وقت معرفت اور مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی تحقیق کر سکتا ہے۔ جب وہ جنات، خناس، خرطوم، تمام شیطانی وساوس اور نفس کی پریشانی سے نجات حاصل کر لیتا ہے تب اسے مکمل عقل اور شعور کے ساتھ حضوری حاصل ہوتی ہے۔ اس وقت طالب باطن کو اس کے احوال سے پہچانتا ہے، خاص و عام اور حق و باطل کی تحقیق کرتا ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

خُذْ مَا صَفَا وَدَعْ مَا كَدَرَ

ترجمہ: صاف کو اختیار کرو اور کثیف کو چھوڑ دو۔

بیت:

این چنین دعوت کسی عامل تمام
طالبان را میرساند ہر مقام

ترجمہ: اگر کوئی اس طرح کی دعوت کا کامل عامل ہو جائے تو وہ طالبوں کو ہر مقام تک پہنچا سکتا ہے۔ ان مراتبِ دعوتِ زبانی[1]، دعوتِ قلبی[2]، دعوتِ روحی[3] کا سبق مرشد کامل پہلے ہی روز جمعیت کی خاطر دیتا ہے جس سے طالب جملہ مقصود اور مطالب پا کر لایحتاج ہو جاتا ہے۔ اللہ بس ماسویٰ اللہ ہوس۔ یہ نفس پر غالب فقیر کے مراتب ہیں۔ جس کسی نے دولت و عزت، کرامت و شرف، گنج، حلم، علم و حکمت، جمعیت، مراتب و منصب، معرفتِ توحید اور بادشاہی پائی اللہ کے فقیر سے ہی پائی۔ فقیر کو ہی اللہ کی معرفت اور مجلسِ محمدی کی حضوری کے لیے اپنا پیشوا، وسیلہ اور رفیق بنایا کہ فقیر کو اللہ کے تمام خزانوں اور درجات پر تصرف حاصل ہوتا ہے۔ یہ فقیر ولی اللہ اہلِ ذات کی ذمہ داری ہے کیونکہ فقیر نے فقر کے مرتبہ مُوْتُوْا قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوْا پر پہنچ کر ابدی حیات حاصل کر لی ہوتی ہے اور مراتبِ موت فقیر کے لیے حیات بخش ہیں۔ فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ (سورۃ یونس۔31)

ترجمہ: وہ (اللہ) زندہ کو مردہ سے اور مردہ کو زندہ سے نکالتا ہے۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا يَمُوْتُوْنَ بَلْ يَنْتَقِلُوْنَ مِنْ دَارٍ اِلٰى دَارٍ

ترجمہ: بے شک اولیا اللہ مرتے نہیں بلکہ ایک گھر سے دوسرے گھر میں منتقل ہوتے ہیں۔

فقیر اہلِ توحید اور فقیر اہلِ تقلید کو کونسے مراتب کی بنا پر پہچانا جا سکتا ہے؟ اوّل یہ کہ وہ طالبوں کو تصور

---

[1] زبان سے پڑھی جانے والی دعوت [2] قلب سے پڑھی جانے والی دعوت [3] روح سے پڑھی جانے والی دعوت

اسمِ اللہ ذات کے استغراق سے مشاہدۂ نورِ ذات اور حضوری عطا کرتے ہیں، دوم عملِ دعوت' جس میں طالب اہلِ قبور کی ارواح سے ملاقات کرتے ہیں اور ان کے مراتب کا مشاہدہ کر کے فنا فی اللہ کی حضوری کے مراتب تک پہنچتے ہیں۔ مرشد کامل یہ دونوں مراتبِ فقر طالبِ صادق کو پہلے ہی روز علم سے تلقین کرتا ہے۔ دیگر فقرا کو ان کے مراتبِ کن کی طاقت سے شناخت کیا جا سکتا ہے جو کسی بھی شے کے لیے کن یعنی 'ہو جا' کہتے ہیں تو اللہ کے حکم سے بلاشبہ وہ ہو جاتی ہے خواہ دیر سے ہو خواہ جلدی۔ فقیر کا کلام حکیم یعنی اللہ تعالیٰ کی حکمت سے خالی نہیں ہوتا اور نہ ہو گا۔ مطلب یہ کہ اگرچہ ظلِ اللہ بادشاہ دن رات کثرت سے خزانہ خرچ کرے، ہزارہا لشکر ایک جگہ جمع کرے اور دن رات ریاضت سے اللہ کی خاطر بے شمار بار دعوت پڑھتا رہے تب بھی ان سب سے فقیرِ کامل کی ایک بار کی توجہ بہتر ہے۔ فقیر کو یہ توجہ اللہ کے قرب اور لاھوت لامکان میں پہنچ کر معرفت کی تحقیق سے حاصل ہوتی ہے۔ یہ توجہ روز بروز ترقی کی جانب رواں اور ہمیشہ قائم و سلامت رہتی ہے اور قیامت تک نہیں رکتی۔ فقیر جب تک ظلِ اللہ بادشاہ کی طرف ظاہر و باطن میں توجہ نہ کرے بادشاہ کی کوئی بھی مہم فتح و کامیابی سے انجام کو نہیں پہنچ سکتی اگرچہ وہ پتھر سے سر ٹکراتا رہے۔ ظلِ اللہ بادشاہ فقیر ولی اللہ کی نظر میں گدا ہے کیونکہ بادشاہ کو بادشاہی فقیر سے خیرات کی صورت میں ملتی ہے۔ فقر اللہ کے حکم سے بااعتبار ہوتا ہے۔ بیت:

حمایت را کہن دامان درویش

بہ از سد سکندر مدد بیش

ترجمہ: حمایت کے لیے درویش کا پرانا دامن (لباس) سکندر (بادشاہ) کی تانبے کی دیوار سے زیادہ بہتر اور مددگار ہے۔

اگر ظلِ اللہ بادشاہ فقیر ولی اللہ سے ملاقات کرنا چاہے تو ہرگز نہیں مل سکتا لیکن اللہ تعالیٰ نے فقیر کو اس قدر قوت اور توفیق بخشی ہوتی ہے کہ اگر ظلِ اللہ بادشاہ سے مجلس اور ملاقات کرنا چاہے تو ایک لمحہ میں بادشاہ غلام کی مثل ننگے پاؤں خدمت میں حاضر ہو جائے گا۔ پس معلوم ہوا کہ لذت و جمعیت،

معرفتِ توحید اور قربِ ربانی کے مراتب ملکِ سلیمانیؑ کی بادشاہی سے بہتر ہیں۔ بیت:

بہ ز ہر لذت بود لذت لقا
لذت دنیا چہ باشد بی بقا

ترجمہ: ہر لذت سے بہتر لقائے الٰہی کی لذت ہے جبکہ لذتِ دنیا فانی اور بے فائدہ ہے۔

فقیر ہرگز بادشاہ کی طرف رجوع نہیں کرتا اور نہ ہی التجا کے لیے اس کی طرف جاتا ہے سوائے حکمِ الٰہی اور مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حضوری سے اجازت کے بعد۔ فقرا اگرچہ فقر و فاقہ کے باعث مر جائیں لیکن اپنے قدم بادشاہ کے دروازے تک نہیں لے جاتے اور فاقہ میں ہی لذت و ذائقہ پاتے ہیں۔ اگر بحکمِ الٰہی اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اجازت سے بادشاہ کے دروازے پر قدم رکھنا پڑے تو بادشاہ کی دنیوی محبت کو تبدیل کر کے اللہ کی طرف مبذول کر دیتے ہیں اور جمعیت عطا کر کے اللہ کے سپرد کر دیتے ہیں تب ظِلِ اللہ بادشاہ اور ولی اللہ فقیر کو عین بعین مراتبِ قرب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے حاصل ہوتے ہیں۔ البتہ فقیر ولی اللہ ظِلِ اللہ بادشاہ پر غالب ہوتا ہے۔ بیت:

نہ بہر سر بود لائق بادشاہی
و نہ در ہر دل گنج اسرارِ الٰہی

ترجمہ: ہر سر بادشاہی کے لائق نہیں اور نہ ہی ہر دل میں اسرارِ الٰہی کے خزانے ہو سکتے ہیں۔

فقیر ولی اللہ کی مجلس و صحبت سے طالبِ مولیٰ کو کلمہ کی حقیقت حاصل ہوتی ہے جس سے تمام مخلوق خیر اور جمعیت پاتی ہے۔ حدیثِ مبارکہ ہے:

خَیْرُ النَّاسِ مَنْ یَنْفَعُ النَّاسَ

ترجمہ: لوگوں میں بہتر وہ ہے جو دوسرے لوگوں کو نفع پہنچائے۔

اگر فقیر چاہے تو مفلس، عاجز اور محتاج گدا پر نظرِ التفات کرتے ہوئے مسند و تختِ بادشاہی سے نواز دے اور اگر چاہے تو تمام عالم پر حکومت کرنے والے بادشاہ کو اس کی بادشاہی سے معزول کر کے

گدا کو اس کا قائم مقام بنا دے۔ صاحبِ تصور فنا فی اللہ فقیر مشاہدۂ پروردگار میں مشغول رہتا ہے اور بحکمِ الٰہی اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اجازت سے صاحبِ اختیار ہوتا ہے۔

لِسَانُ الْفُقَرَآءِ سَیْفُ الرَّحْمٰنِ

ترجمہ: فقرا کی زبان رحمٰن کی تلوار ہے۔

فقیر لاھوت لامکان کا مکین ہوتا ہے جو ہر شے کو اپنی آنکھوں سے عیاں دیکھتا اور بیان کرتا ہے۔ جو اولیا اللہ، فقیر ولی اللہ اور درویشوں کا منکر ہو وہ ہمیشہ پریشان اور بے جمعیت رہتا ہے۔ اس طرح کی دعوتِ لطفِ کریم سے اللہ کا قرب، تصور، تصرف، نور، حضوری اور توجہ عطا ہوتی ہے جبکہ دعوتِ قہرِ عظیم زوال کا باعث بنتی ہے۔ دعوتِ لطفِ کریم سے روز بروز لازوال ترقی نصیب ہوتی ہے۔ فقیرِ کامل ولی اللہ عالم عامل عارف باللہ جو اللہ کی ذات سے مکمل واصل اور محقق اکمل بقا باللہ ہوتا ہے، وہ اپنے صادق و باصفا طالب مرید اور شاگرد کو ذکر، فکر اور ورد وظائف میں ہرگز مشغول نہیں کرتا بلکہ یکبارگی مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں داخل کر کے حضوری سے مشرف کر دیتا ہے اور طالب کا مرتبہ اپنے مرتبہ کے برابر کر دیتا ہے، محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حضوری سے باطنی تعلیم و تلقین اور ہدایت و ولایت کے منصب و مراتب عطا کرواتا ہے۔ پیر و مرشد کامل جسے دائمی حضوری کے مراتب حاصل ہوں اس کے لیے مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حضوری میں پہنچانا کیا مشکل اور بعید ہے۔ جو پیر و مرشد حضوری کی کرامت کے متعلق نہیں جانتا اور طالب مرید کو حضوری میں نہیں پہنچا سکتا وہ ناقص و ناتمام مرشد ہے۔ اس سے تلقین حاصل کرنا اور اس مرشد کا طالب مرید ہونا مطلق حرام ہے۔ پیر و مرشد وہ ہے جو تصور اسمِ اللہ ذات کے طریقِ تحقیق اور توفیقِ الٰہی سے حضوری عطا کر دے نہ کہ بدعت و منافقت میں مصروف رکھے اور نہ ہی صدق و تصدیق کے بغیر راہ پر چلے۔ مرشد وہ ہے جو توجہ سے اللہ کا قرب اور حضوری کے مراتب عطا کرنے سے آگاہ ہو۔ جو مرشد قربِ الٰہی کی راہ نہیں جانتا وہ گمراہ ہے۔ اس کے لیے لوگوں کو طالب و مرید بنانا گناہ ہے۔ صاحبِ دانش و باشعور عالم جو اللہ کے علم کا طالب ہو وہی اللہ کی معرفت اور حضوری کے

لائق ہوتا ہے۔ اس کے لیے علمِ ظاہر حاصل کرنا فرضِ عین ہے اور اس کے علاوہ معرفت اور قربِ الٰہی کا علمِ باطن جو کہ علمِ حضوری ہے، بھی لازم ہے۔ جس کے پاس یہ دونوں علم ہوں وہ حق کی کسوٹی کی مثل ہے اور حق الیقین سے حق کی تحقیق کرنے والا ہے۔ طالب کو مرشد سے یا مرید کو پیر سے یا شاگرد کو استاد سے سب سے پہلے علمِ کیمیا اکسیر طلب کرنا چاہیے کیونکہ علمِ کیمیا اکسیر کے بغیر طالب دینی و دنیوی مطالب و مراتب تک ہرگز نہیں پہنچ سکتا۔ جمعیت حاصل کیے بغیر طالب حیران و پریشان رہتا ہے جبکہ جمعیت حاصل کر کے طالب اصل انسان بنتا ہے۔ علمِ کیمیا اکسیر کے بارہ طریق ہیں جن پر عمل کی بدولت عامل کو توفیقِ الٰہی سے تحقیق حاصل ہوتی ہے۔ مرشد نالائق طالب کو، پیر ناقص مرید کو اور استاد بدبخت شاگرد کو علمِ کیمیا اکسیر نہ بتائے اور نہ ہی اس کا عمل عطا کرے کیونکہ اس طالب کا وجود نفس مردود کی قید میں ہے اور وہ غلیظ، کم حوصلہ اور غلط ہے۔ خدا کا غضب ہو اس بے حیا طالب پر جو پیر، مرشد اور استاد سے (تلقین کے بعد بھی) خوار و خراب ہوتا ہے۔ جو مرشد لائق، صادق اور کامل طالب اور مرید لائق کو علمِ کیمیا اکسیر بخشتا ہے تو یہ کارِ ثواب ہے۔ کیمیا اکسیر کے لائق طالب کا وجود بھی اکسیر ہوتا ہے جو ظاہراً دل سے غنی ہو، باطن میں مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں حاضر رہتا ہو اور دینِ محمدیؐ پر مضبوطی سے قائم ہو۔ اسے کیمیا اعظم کہتے ہیں۔ جان لو کہ علمِ کیمیا اکسیر پر عمل کے لیے بارہ ہزار راستے ہیں جو عامل کامل کی نظر میں آسان کام ہیں لیکن ناقص کے لیے بہت مشکل اور دشوار کام ہے اگرچہ تمام عمر پتھر سے سر ٹکراتا رہے کیونکہ اس کا دل سیاہ ہوتا ہے۔ ابیات:

گر نبودے عمل ظاہر کیمیا
کے رسیدے از غنایت کیمیا

ترجمہ: اگر کیمیا گری کا عمل ظاہری نہ ہوتا تو غنایت تک کیسے پہنچا جا سکتا تھا۔

بہ بود از کیمیا صاحب نظر
نظر عارف بہ بود از سیم و زر

ترجمہ: صاحبِ نظر عارف کی نگاہ سونا و چاندی اور کیمیا سے بہتر ہے۔

کیمیا دو قسم کی ہے: اوّل کیمیا جو ہنر سے حاصل کی جاتی ہے اور دوم کیمیا جو اسمِ اللہ ذات سے حاصل ہوتی ہے اور سونا و چاندی سے بہتر ہے۔ ان دونوں کیمیا کو عمل و تصرف میں لانا طالب کے لیے ضروری اور فرضِ عین ہے۔ لہٰذا ہر کیمیا کو عمل و تصرف میں لایا جا سکتا ہے لیکن طالب ہنر والی کیمیا کو چھوڑ دیتا ہے اور اس کا دل اس سے بیزار ہو جاتا ہے۔ مرد وہ ہے جو مرتبۂ فقر اختیاری سے جمعیت و غنایت حاصل کرتا ہے۔ جس طرح کیمیا کا علم حاصل کرنا طالب پر فرضِ عین ہے اسی طرح عملِ کیمیا کو بھول جانا بھی فرضِ عین ہے۔ کیونکہ جب طالب معرفت حاصل کر کے وحدت میں غرق ہو جاتا ہے تو اسے عملِ کیمیا بالکل یاد نہیں رہتا۔ طالب جب لازم کیمیا ہنر کو مکمل کر لیتا ہے تو کیمیا جسم کی طرف آتا ہے جس میں تانبے جیسے وجود کے مردہ دل کو اللہ کی معرفت عطا کر کے قرب اور حضوری میں لے جاتا ہے جس سے وہ زندہ ہو کر خالص سونے کی مثل ہو جاتا ہے۔ کیمیا کی دوسری بہت سی قسمیں ہیں جیسا کہ کیمیا جسم، کیمیا نظر، کیمیا زبان، کیمیا روح، کیمیا سرّ، کیمیا کان، کیمیا ہاتھ، کیمیا پاؤں، کیمیا توجہ، کیمیا تصور، کیمیا تصرف، کیمیا وھم، کیمیا الہام، کیمیا خیال، کیمیا دلیل، کیمیا معرفت، کیمیا قرب، کیمیا نور، کیمیا حضور، کیمیا روشن ضمیر، کیمیا بر نفس امیر، جملہ کیمیا اکسیر اور جملہ دعوتِ تکثیر۔ ان سب کا مجموعہ اور دیگر سب کیمیا فنا فی اللہ فقیر (مرشد کامل) سے حاصل ہوتے ہیں۔ مرشد کامل اگر طالبِ صادق کو پہلے ہی روز مرتبہ عمل عطا نہیں کرتا تو وہ طالب ہرگز معرفتِ الٰہی اور جمالِ حق تک نہیں پہنچ سکتا۔ ایسا طالب مرشد کی جان کا وبال ہے۔ یہ مراتبِ کیمیا آسان کام ہیں۔ مرشد کامل وہ ہے جو سب سے پہلے طالبِ مولیٰ کو اسمِ اللہ ذات سے حضوری عطا کر دے اور پہاڑوں میں پوشیدہ سنگِ پارس طالب کے تصرف میں دے دے۔ اس سنگِ پارس کی خاصیت یہ ہے کہ لوہے کو خالص سونے میں تبدیل کر دیتا ہے۔ مراتب سنگِ پارس یہ ہیں کہ اس سے ہر علم، حکمت، گنج، جمعیت، ذکر فکر اور ورد وظائف، ہر تصور، تصرف، توجہ، علمِ کیمیا اکسیر، علمِ دعوتِ تکسیر، ہر دولت و مراتب اور نعمتِ کل و جز منکشف ہو جاتی ہے۔ طالب کو مرتبہ نعم

البدل حاصل ہوتا ہے اور وہ توفیقِ الٰہی کی بدولت ماضی، مستقبل اور حال کے احوال سے واقف ہو جاتا ہے۔ جس طالب کو مرشد یہ سب مراتب اور علم عطا نہیں کرتا وہ امانتِ الٰہیہ کے لائق نہیں۔ جسے علمِ دعوت پڑھنے سے جمعیت حاصل ہوتی ہے وہ نعمتِ ازل کو ابد سے تبدیل کرنے اور نعمتِ دنیا کو عقبیٰ سے تبدیل کرنے کی طاقت رکھتا ہے۔ وہ ان چاروں نعم البدل ابد، نعم البدل ازل، نعم البدل دنیا و ملکِ سلیمانی اور نعم البدل عقبیٰ پر تصرف رکھتا ہے۔ تمام غیبی و لاریبی خزانوں کو اپنے تصور و تصرف میں دیکھتا اور سمجھتا ہے لیکن اگر استعمال کرنا نہیں جانتا تو کچھ فائدہ نہیں۔ حقیقی نعم البدل تب حاصل ہوتا ہے جب طالب تمام خزانوں، نعمتوں اور ہر نعم البدل پر تصرف رکھتے ہوئے ہر شے سے لایحتاج ہو جائے اور اپنے اندر عیسیٰ علیہ السلام کی صفات تحقیق کر لے۔ حدیثِ قدسی:

- عِبَادُ الَّذِيْنَ قُلُوْبُهُمْ عَرْشِيَةٌ وَ اَبْدَانُهُمْ وَحْشِيَةٌ وَهِمَّتُهُمْ سَمَاوِيَّةٌ وَثَمَرَةُ الْمَحَبَّةِ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مُقَدَّسَةٌ وَ خَوَاطِرُهُمْ بَيْنَ الْخَلْقِ جَاسُوْسَةٌ سَمَآءُ سَقْفُهُمْ وَالْاَرْضُ بَسَاطُهُمْ وَ ذِكْرُ اَنِيْسُهُمْ وَرَبُّ جَلِيْسُهُمْ۔

ترجمہ: اللہ کے ایسے بندے بھی ہیں جن کے قلوب عرش پر، ان کے وجود پُر جوش اور ان کی ہمتیں بلند ہیں۔ ان کے دلوں میں محبت کے مقدس پھل ہیں اور ان کے خیالات مخلوق کے درمیان جاسوس ہیں (یعنی وہ مخلوق کے حالات سے آگاہ ہیں)۔ آسمان ان کی چھت اور زمین ان کا بچھونا ہے۔ ذکر ان کا دوست اور ربّ ان کا ہم مجلس ہوتا ہے۔

- عِبَادُ الَّذِيْنَ اِيْجَادُهُمْ فِي الدُّنْيَا كَمَثَلِ الْمَطَرِ اِذَا نَزَّلَ فِي الْبَرِّ اَنْبَتَ الْبَرَّ وَ اِذَا نَزَّلَ فِي الْبَحْرِ خَرَجَ الدُّرِّ

ترجمہ: اللہ کے بندے ایسے بھی ہیں جن کے وجود دنیا میں بارش کی مثل ہیں کہ جو خشکی پر برستی ہے تو سبزہ اُگاتی ہے اور جب سمندر پر برستی ہے تو موتی نکالتی ہے۔

فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

- وَعِبَادُ الرَّحْمٰنِ الَّذِيْنَ يَمْشُوْنَ عَلَى الْاَرْضِ هَوْنًا وَّ اِذَا خَاطَبَهُمُ الْجٰهِلُوْنَ قَالُوْا

سَلٰمًا (سورۃ الفرقان۔63)

ترجمہ: اور رحمٰن کے بندے وہ ہیں جو زمین پر نرمی سے چلتے ہیں اور جب جاہل ان سے مخاطب ہوتے ہیں تو وہ انہیں سلام کہتے ہیں۔

دانا اور آگاہ ہو جاؤ۔ سب سے پہلے اپنے دل سے غلط اور غلاظت کو نکال پھینک۔ اگر طالب حضرت پیر محی الدین قدس سرہُ العزیز کا صادق و صالح مرید ہے تو وہ ہمیشہ حضرت پیر دستگیر کی آستین میں اللہ کی حفاظت میں رہتا ہے، اگر کوئی طالب مرید و اولاد بدکار ہے اور نیک نہیں تو حضرت پیر دستگیر اس طالب مرید و فرزند کی آستین میں ہوتے ہیں۔ جو کوئی ان سے دشمنی کرتا ہے یا تکلیف پہنچاتا ہے تو ناگہانی موت یا بیماری یا کم رزقی کی تیغ برہنہ اسے قتل و خراب کر دیتی ہے۔ جو حضرت پیر دستگیر کے طالب مرید اور فرزند کو تکلیف پہنچاتا ہے وہ احمق ہے۔ حضرت پیر دستگیر سیّدنا غوث الاعظم حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ، حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے وزیر ہیں۔ عقل مند کے لیے ایک اشارہ ہی کافی ہے۔

جان لو کہ فقیرِ کامل عارف باللہ کو دو مراتب سے پہچانا جا سکتا ہے: ظاہری طور پر وہ توفیقِ الٰہی کا حامل ہوتا ہے اور باطنی طور پر اُسے تحقیق کے مراتب حاصل ہوتے ہیں۔ توفیقِ الٰہی کے ظاہری مراتب کونسے ہیں اور تحقیق کے باطنی مراتب کونسے ہیں؟ توفیقِ الٰہی یہ ہے کہ جو کچھ دنیا کے تصرفات اور خزانے ہیں اور جو کچھ زمین و آسمان میں ہے، سب اس کے قبضہ و قید میں آجائے۔ ان ظاہری مراتب کو لایحتاج اور کریم صفت کہتے ہیں کہ وہ دن رات اس خزانہ میں سے جس قدر خرچ کرتا ہے کم نہیں ہوتا۔ مشرق سے مغرب تک تمام عالم کو رزق پہنچانا اسی کے ذمہ ہے۔ اس کامل فقیر کے لیے ضروری ہے کہ اس خزانہ میں سے زکوٰۃ دے کہ اس کے تصرف میں اللہ کے بے شمار اور بے حساب خزانے ہیں۔ ایسے کامل صاحبِ توفیق کا خطاب خازنِ الٰہی اور فوطہ دار ہے۔ جو فقیر ان مراتب کا حامل نہیں وہ اللہ کے قرب سے دور اور معرفتِ توحید سے بے خبر ہے۔ دوم مراتبِ تحقیق یہ ہیں کہ باطل توفیق کو چھوڑ دے اور معرفتِ حق اور حقیقت کو اختیار کر لے۔

صاحبِ مراتبِ تحقیق وہ ہے جو صادق، صدیق اور با تصدیق عارف ہو، جسے معرفتِ توحید، قرب، حضوری اور مشاہدہ حاصل ہو اور توحید و دیدارِ الٰہی میں غرق انبیا و اولیا کی مجلس میں ان سے ملاقات کرتا ہو۔ علمِ معرفت، علمِ توحید اور علمِ نظر کا عالم ہو جس کی توجہ خضر علیہ السلام سے بھی زیادہ طاقتور ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ وہ علمِ لدنّی، علمِ توجہ، علمِ تفکر، علمِ وجود، علمِ فنا، علمِ بقا اور علمِ لقائے الٰہی کا عالم ہوتا ہے۔ یہ ہیں مراتبِ تحقیق۔ مرشدِ تحقیق (بیعت کے) پہلے ہی روز ہر علم سے تحقیق کے مراتب تک پہنچاتا ہے اور علمِ ظاہر سے جدا کرتا ہے۔ جان لو اے عزیز! معلوم ہوا کہ لائقِ ارشاد مرشد وہ ہے جسے ظاہری طور پر توفیقِ الٰہی حاصل ہو اور اس کا باطن حق پر تحقیق کیا جا سکتا ہو۔ سب سے پہلے طالب پر فرضِ عین ہے کہ کسوٹی کی مثل مرشد کی مراتبِ تحقیق و توفیق سے پرکھ کرے۔ اگر مرشد درست اور صحیح ہو، طالب کو نظر اور توجہ سے مراتبِ تحقیق اور توفیق تک پہنچا سکتا ہو تو ایسے مرشد سے تلقین و ارشاد حاصل کرے کیونکہ وہ مرشد کامل مکمل ہے اور اگر مرشد بے توفیق اور بے تحقیق ہو تو طالبِ صادق کے لیے مرشد ناقص و ناتمام سے تلقین حاصل کرنا حرام ہے۔ ابیات:

طالبا! باخبر باشی دام دار
دام گردانے بود گشتن طیار

ترجمہ: اے طالب! اگر خبردار ہو تو اپنا جال تیار رکھو کیونکہ جال میں دانے ہوں تو پرندوں کو پکڑا جا سکتا ہے (یعنی اپنا مطلب حاصل کیا جا سکتا ہے)۔

طالبا! گر عاقلی عارف شناس
میشناسد عارفان اہل از قیاس

ترجمہ: اے طالب! اگر تو عقلمند ہے تو اصل عارف کو پہچان۔ عارفین کو اہلِ قیاس ہی (ان کی نشانیوں سے) پہچانتے ہیں۔

کی بوند این عارفان دل صفا
از طالبان زر سیم گیرند بی حیا

ترجمہ: یہ بے حیا (نام نہاد) عارفین دل صفا کیسے ہو سکتے ہیں جو طالبوں سے مال و دولت بٹور تے ہیں۔

بعض فرقے ایسے ہیں جن کا ظاہر تحقیق شدہ لیکن باطن زندیق ہوتا ہے جو کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے طریقہ کار کے خلاف ہے۔ بعض کا ظاہر و باطن زندیق ہوتا ہے جن کے متعلق اللہ پاک نے قرآنِ مجید میں ارشاد فرمایا:

✦ اَتَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَ تَنْسَوْنَ اَنْفُسَكُمْ (سورۃ البقرہ۔44)

ترجمہ: کیا تم لوگوں کو نیکی کا حکم دیتے ہو اور خود کو بھول جاتے ہو۔

بعض کا باطن تحقیق شدہ لیکن ظاہر زندیق ہوتا ہے کیونکہ وہ شریعت اور اسلام کے احکامات کی پیروی نہیں کرتے۔ بعض کا ظاہر و باطن حق سے تحقیق ہوتا ہے جو حق بولتے، حق سنتے، حق دیکھتے اور حق جانتے ہیں۔ ان کا راستہ حق اور سچائی کا راستہ ہوتا ہے اور وہ باطل سے بیزار ہوتے ہیں۔ صاحبِ حق کا باطن بھی برحق ہوتا ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

❁ كُلُّ بَاطِنٍ مُخَالِفٌ لِظَّاهِرِ فَهُوَ بَاطِلٌ

ترجمہ: ہر وہ باطن جو ظاہر کا مخالف ہو وہ باطل ہے۔

ابیات:

گر یک رنگ شوی یکتا صفا
تا بیابی معرفت وحدت لقا

ترجمہ: جب تیرا ظاہر و باطن یکتا اور باصفا ہو جائے گا تب تُو معرفتِ وحدت اور لقائے الٰہی حاصل کر لے گا۔

در دو رنگی دل بود روئے سیاہ
این مراتب کاذبان قہر از خدا

ترجمہ: اگر دل میں منافقت ہو یعنی ظاہر باطن کے مخالف ہو تو دل سیاہ ہوتا ہے۔ یہ کاذبوں کے

مراتب ہیں جن پر اللہ کے قہر ہوتا ہے۔

جان لو کہ فرقے تہتر قسم کے ہیں اور کوئی فرقہ خود کو غلط نہیں سمجھتا۔ ہر فرقہ یہی کہتا ہے کہ اس کا فرقہ نجات یافتہ اور حق کے راستہ پر ہے۔ پس معلوم ہوا کہ ہر فرقہ کی راہ ایک ہی علم سے ہے اور بہتر (۷۲) فرقے خلافِ شریعت اور سنت جماعت کے مخالف ہیں جس کے باعث وہ گمراہ ہیں۔ پس معلوم ہوا کہ عارف فقیر اُسے کہتے ہیں جو ان تہتر (۷۳) فرقوں کے متعلق جانتا ہے اور ہر فرقہ کا علم سیکھتا ہے۔ فرقہ سنت جماعت درحقیقت حق تک پہنچا تا ہے، بہتر (۷۲) باطل فرقوں پر علمِ حق کے ذریعے غالب آتا ہے اور باطل کو دور کرتا ہے کیونکہ فرقہ سنت جماعت سعید ہے۔ اس فرقہ کی بنیاد معرفت اور وصالِ الٰہی پر ہے جسے قرآن شریف (کی تعلیمات پر عمل) سے سیکھا جا سکتا ہے اور یہی توحید کا مغز ہے۔ سنت جماعت کے علاوہ تمام تقلید کرنے والے شقی (بدبخت) ہیں۔

جان لو کہ علم بہت سے ہیں، کسی بھی فرقہ کا راستہ علم سے بعید اور خارج نہیں۔ پس درسِ علم دو قسم کا ہے پہلا علمِ ظاہر جو یہ درس دیتا ہے کہ تمام عالم شریعت اور تقدیر کے احاطہ میں ہے۔ دوسرا علمِ باطن جو معرفت کا علم ہے اور اللہ لطیف کی رضا کا حکم دیتا ہے۔ علمِ باطن کے سات درس ہیں جو سات طریق سے پڑھائے جاتے ہیں اور سات توفیقِ الٰہی، جمعیت وحکمت اور تحقیق عطا کرتے ہیں کیونکہ طالبانِ مولیٰ کو عارف مرشد علم عطا کرتا ہے اور باطن میں مطالب کی انتہا تک پہنچاتا ہے چنانچہ اوّل علم ذکر ہے جو درسِ ذکر سے حاصل ہوتا ہے اور علمِ ذکر کا عالم بناتا ہے۔ دوم علمِ فکر ہے جو درسِ فکر سے حاصل ہوتا ہے اور علمِ فکر کا عالم بناتا ہے۔ سوم علمِ مذکور ہے جو درسِ مذکور سے حاصل ہوتا ہے اور علمِ مذکور کا عالم بناتا ہے۔ چہارم علمِ الہام ہے جو درسِ الہام سے حاصل ہتا ہے اور علمِ الہام کا عالم بناتا ہے۔ پنجم علمِ مشاہدۂ حضوری ہے جو مشاہدۂ حضوری کے درس سے حاصل ہوتا ہے اور اللہ کے مشاہدۂ حضوری کے علم کا عالم بناتا ہے۔ ششم علمِ غرق ہے جو غرق کے درس سے حاصل ہوتا ہے اور علمِ غرق کا عالم بناتا ہے۔ ہفتم علمِ معرفت اور دیدارِ الٰہی ہے جو درسِ معرفت و دیدارِ الٰہی سے حاصل ہوتا ہے اور معرفت اور دیدارِ الٰہی کا عالم بناتا ہے۔ یہ مرتبہ مُوْتُوْا قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوْا (مرنے

سے پہلے مر جاؤ) پر پہنچنے سے حاصل ہوتا ہے جب طالب انوار میں دائمی غرق مطالعۂ دیدار میں مشغول ہوتا ہے تب وہ اس آیت کریمہ کے مصداق ہوتا ہے جو انسانِ کامل کا نصیب ہے۔ فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

◆ مَازَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰی (سورۃ النجم۔17)

ترجمہ: آپ (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کی نگاہ نہ بھٹکی اور نہ حد سے بڑھی۔

◆ عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَالَمْ یَعْلَمْ (سورۃ العلق۔5)

ترجمہ: انسان کو وہ سب علم سکھایا جو وہ نہیں جانتا تھا۔

◆ وَعَلَّمْنٰهُ مِن لَّدُنَّا عِلْمًا (سورۃ الکہف۔65)

ترجمہ: اور اسے علمِ لدنّی سکھایا۔

◆ وَاذْکُرْ رَّبَّكَ اِذَا نَسِیْتَ (سورۃ الکہف۔24)

ترجمہ: اور اپنے ربّ کا ذکر (اس قدر محویت سے) کر کہ تو خود کو بھی فراموش کر دے۔

◆ وَعَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ كُلَّهَا (سورۃ البقرہ۔31)

ترجمہ: اور آدمؑ کو تمام اسما کا علم عطا فرمایا۔

تقویٰ کے بغیر معرفت اور توحیدِ الٰہی حاصل نہیں ہوتی۔ علمِ تقویٰ اور متقی عالم چار قسم کے ہیں۔ اوّل علمِ تقویٰ فقہ ہے کہ متقی عالم زبان سے مسائلِ فقہ بیان کرتا ہے، حلال رزق کماتا ہے اور سچ بولتا ہے۔ دوم علمِ تقویٰ تصدیق ہے کہ اس کا متقی عالم اپنے نفس کو فنا کرنے کے بارے میں تفکر کرتا ہے۔ سوم علمِ تقویٰ فیضِ الٰہی ہے جس کا متقی عالم اس سے فرحتِ روح حاصل کرتا ہے۔ چہارم علمِ تقویٰ فضلِ الٰہی ہے کہ اس کا متقی عالم اسرارِ پروردگار کا مشاہدہ کرتا ہے اور مشرفِ دیدار ہوتا ہے جو کہ روزِ الست سے اس کا نصیبہ ہے۔ متقی عالم میں جب یہ تمام مراتب جمع ہوتے ہیں تو اسے صاحبِ تقویٰ و ہدایت کہتے ہیں یعنی متقی عالم ازلی فیض و فضل کا باعث ہوتا ہے جو اللہ کی اس آیت کریمہ کے بموجب ہوتا ہے:

◆ لَا رَیۡبَ ۛ فِیۡہِ ۛ ھُدًی لِّلۡمُتَّقِیۡنَ ۙ الَّذِیۡنَ یُؤۡمِنُوۡنَ بِالۡغَیۡبِ (سورۃ البقرہ۔2,3)

ترجمہ: اس (کتاب) میں کوئی شبہ نہیں۔اس میں متقین کے لیے ہدایت ہے جو غیب پر ایمان لاتے ہیں۔

پس ایسا متقی عالم باطن میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ہم مجلس ہوتا ہے۔ وہ اللہ کے دیدار و لقا کے راستے پر چلتا ہے اور دونوں جہان کا مشاہدہ بے حجاب کرتا ہے۔ جنت اس کے لیے خواہشاتِ نفس کا محل ہے۔ وہ لاھوت لامکان کا مکین ہے جہاں وہ اللہ کی رحمت سے اس کے دیدار سے مشرف ہوتا ہے اور رحمٰن کے علم کو حاصل کرنے میں مشغول ہوتا ہے۔ جو عالم دیدار کرنا نہیں جانتا اور علمِ دیدار کا سبق نہیں پڑھتا وہ جاہل ہے کہ باطن سے معرفت کی خبر وصول کرنا نہیں جانتا۔ اسے اس کے علم سے کچھ حاصل نہیں ہوتا۔ اگر راہِ باطن میں ایسی کرامت، دیدار کی نعمت و دائمی دولت، مشاہدہ، حضورِ حق اور مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حضوری نہ ہوتی تو راہِ باطن پر چلنے والے سب گمراہ ہو جاتے کیونکہ مرد طالب کے لیے معرفت و دیدارِ الٰہی شکر کا ذریعہ ہیں۔ وہ کونسی راہ ہے کہ جس سے ظاہر و باطن کا تمام علمِ تقویٰ، معرفت، ذکر، فکر، دیدارِ نور، حضورِ حق، مشاہدہ، قربِ حق اور جمعیت حاصل ہو اور ایک ہی نظر میں تمام مراتب طالب کے تصرف میں آ جائیں؟ وہ حضوری کی راہ ہے جو اسم اللہ ذات سے حاصل ہوتی ہے۔ مرشد کامل جملہ آیاتِ قرآن، اسمِ اعظم اور کلمہ طیب لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوۡلُ اللّٰہِ سے حاصل ہونے والی حضوری کا سبق پہلے ہی روز دے دیتا ہے اور طالبِ صادق کو توفیقِ الٰہی اور تحقیق سے حقیقت دکھاتا ہے۔ ایسا مرشد کامل رفیق ہونا چاہیے۔ اے احمق! یہ صاحبِ شریعت عارفین کے مراتب ہیں جبکہ اہلِ بدعت قومِ زندیق سے تعلق رکھتے ہیں۔ اللہ بس ماسویٰ اللہ ہوس۔ جان لو کہ وہ کونسا علم ہے کہ تمام مجموعۂ فرائض اس ایک فرض علم میں شامل ہو؟ اور وہ کونسا علم ہے کہ مجموعۂ سنت ایک سنت میں شامل ہو؟ وہ کونسا علم ہے کہ مجموعۂ مستحب ایک علمِ مستحب میں شامل ہو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: اَلۡعِلۡمُ نُکۡتَۃٌ

ترجمہ: علم ایک نکتہ ہے۔

ابیات:

علم سہ حرف است یک نکتہ علم
نکتہ دانی عارف و عالم چہ غم

ترجمہ: علم کے تین حروف ہیں جو ایک نکتہ میں سمائے ہیں۔ اگر تو اس نکتہ کو جان لے تو عارف ہو جائے گا کیونکہ اس نکتہ کو جاننے والا ہر غم سے آزاد ہوتا ہے۔

ہر علم شرح است علم از معرفت
عالم و عارف خضرؑ عیسیٰؑ صفت

ترجمہ: ہر علم، علمِ معرفت کی شرح ہے۔ عالم و عارف حضرت خضرؑ اور حضرت عیسیٰؑ کی صفات کے حامل ہوتے ہیں۔

باھُوؒ ہر علم را از علم دریافتہ
علم عین از عین باخود ساختہ

ترجمہ: باھُوؒ نے ہر علم اسی علمِ معرفت سے پایا ہے۔ یہ علمِ عین ذاتِ اللہ سے حاصل ہوتا ہے جسے باھُوؒ نے خود اپنا رفیق بنایا ہے۔

علم کے تین حروف ہیں ع، ل، م۔ علم کا 'ع' علیٰ تک پہنچاتا ہے، علم کا 'ل' لا یحتاج بناتا ہے اور علم کا 'م' مردانِ خدا کو محبت، معرفت، مشاہدہ، مجلسِ انبیا و اولیا اللہ کی حقیقت سے آگاہ کرتا ہے۔ یہ سب مراتب حاصل کرنا اصل علم جاننا ہے۔ جس کے بعد طالب کا دل دائمی طور پر اللہ کے ساتھ مشغول رہتا ہے اور وہ ظاہری طور پر صفائے قلب کے لیے مطالعۂ تصوف میں مصروف رہتا ہے۔ زبان صحیح اقرار کرتی ہے اور قلب تسبیح کے ساتھ تصدیق کرتا ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

❁ اِقْرَارٌ بِاللِّسَانِ وَتَصْدِیْقٌ بِالْقَلْبِ

ترجمہ: زبان سے اقرار کرو اور قلب سے تصدیق کرو۔

اللہ بس ماسویٰ اللہ ہوس۔ علمِ ظاہر چراغ کی مثل ہے جس سے صرف عالم کے گھر میں روشنی ہوتی ہے۔ علمِ باطن آفتاب کی مانند (سارے جہان کے لیے) فیض رساں ہے۔ عالم باللہ عارف روز بروز نورِ آفتاب کی مثل طلوع اور ظاہر ہو کر ظلمات کو مٹاتا ہے۔ پس فقیر نورِ آفتاب ہے اور دنیا ظلمات ہے۔ فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

✦ اَللّٰهُ وَلِیُّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لا یُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ (سورۃ البقرہ۔257)

ترجمہ: اللہ مومنوں کا دوست ہے جو انہیں ظلمات سے نکال کر نور کی طرف لے آتا ہے۔

اے عزیز! جاننا چاہیے کہ تمام عالمِ دنیا عرش سے تحت الثریٰ تک اور جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے، پانی کی بلبلے کی مثل محض ہوا ہے اور وجودِ عالم کا انحصار بھی ہوا پر ہے۔ صاحبِ علم بھی پانی کے بلبلے کی مثل ہے۔ پس معلوم ہوا کہ وجودِ فقیر سمندر کی مثل ہے جس میں معرفتِ توحید، مشاہدۂ حق، قربِ الٰہی، حضورِ حق، انوار اور دیدارِ نور شامل ہیں۔ وجودِ فقیر علمِ حیّ و قیوم اور علمِ لدنّی کا عالم ہونے کے باعث سمندر ہے اور سمندر کے پانی پر بے شمار بلبلے اور جھاگ ہوتی ہے۔ جس وقت سمندر کا پانی بلبلے کو پانی کے نیچے لے جاتا ہے بلبلہ ہوا سے خالی ہو جاتا ہے اور سمندر کے پانی میں گم ہو جاتا ہے تب صرف سمندر کا پانی نظر آتا ہے۔ عالم اگرچہ تمام عمر عمل و ثواب میں صَرف کر دے تو بھی وہ بلبلے کی مانند ہے نہ کہ پانی کی مثل۔ جبکہ فقیر اس سمندر کی مثل ہے جس میں ہر موتی بے حجاب ہوتا ہے۔ ہر شے بے حجاب دیکھنے والے کو ثواب کی کیا ضرورت! عالم اور ولی اللہ فقیر میں یہی فرق ہے جو بلبلے اور سمندر کے پانی میں ہے۔ بلبلہ اگرچہ پانی سے اوپر ہوتا ہے لیکن اس کی اصل پانی ہی ہے کیونکہ بلبلہ پھٹنے کے بعد پانی بن جاتا ہے لیکن فقیر پانی میں موتی کی مثل ہے۔ علما کا مرتبہ اگر سمندر کا ہو تو فقیر کا مرتبہ موتی کا ہوگا۔ پس معلوم ہوا کہ علما کا مرتبہ زبان سے اقرار تک محدود ہے کہ منہ میں موجود زبان کا تعلق سر سے ہے اور فقیر کا مرتبہ علمِ تصدیق القلب ہے جو اسرار کا علم ہے جس کا مسکن سینہ میں موجود قلب ہے۔ عالمِ ظاہر اپنے شاگرد کو زبان سے قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ (فرما دیجیے کہ اللہ ایک ہے) کا سبق دیتا ہے جبکہ فقیر عارف طالبِ مولیٰ کو توجہ اور نظر سے سبق دیتا ہے اور طالبِ

مولیٰ تفکر سے دل میں کَفٰی بِاللّٰہِ (یعنی اللہ ہی میری کفایت کرتا ہے) پڑھتا ہے اور حقیقی طور پر جان لیتا ہے کہ حَسْبِیَ اللّٰہُ (اللہ ہی میرے ہر معاملے میں کافی ہے)۔ اہلِ ظاہر کے لیے باطن اور علمِ باطن حجاب ہے اور اسی طرح اہلِ باطن کے لیے علمِ ظاہر حجاب ہے۔ فقیر عارف باللہ ظاہری آنکھ سے علمِ ظاہر کا مطالعہ کرتا ہے اور علمِ باطن کی بدولت روشن ضمیر ہوتا ہے اسی بنا پر نہ صرف علمِ ظاہر کی تفسیر بیان کرتا ہے بلکہ علمِ باطن سے عیاں مشاہدہ بھی کرتا ہے۔ ابیات:

علم باطن معرفت رہبر خدا
باز دارد حرص و حسد و ز ہوا

ترجمہ: علمِ باطن معرفتِ حق کے لیے راہبر ہے جو حرص، حسد اور خواہشاتِ نفس سے دور رکھتا ہے۔

بی زبانش علم خوانند از رسولؐ
علم باطن برد حاضر حق وصول

ترجمہ: طالبانِ مولیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے بے زبان علمِ باطن پڑھتے ہیں جو انہیں حضورِ حق اور وصال تک پہنچاتا ہے۔

عارفان بے سر روند باپائے جان
آنجا جہان دیگر است دارالامان

ترجمہ: عارفین اپنا سر قربان کر کے روحانی طور پر اس مقام پر پہنچتے ہیں جو اس عالم سے مختلف اور دارالامن ہے۔

جو کوئی دعویٰ کرتا ہے کہ اس کا قلب حیات ہے اور کدورت، خناس، خرطوم، وسوسۂ شیطان، واہمات اور خطرات سے نجات پا چکا ہے تو اس کے قلب کی حیات کا گواہ اس کا مشاہدۂ حضوری اور انوارِ دیدار سے مشرف ہونا ہے۔ زندہ قلب ذاکر کا قلب غلباتِ ذکرِ قلب کے باعث مشاہدۂ نور میں غرق ہوتا ہے اور قربِ الٰہی یا مجلسِ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حضوری سے جواب باصواب اور الہام و پیغام پاتا ہے۔ لہٰذا معلوم ہوا کہ علمِ زبانی کا عالم جو صرف گفتگو کرتا ہے اسے کیا

قدرت کہ زندہ قلب عالم کے احوال سے مقابلہ کرے۔ اگر جرأت کر لے تو جذبِ غضب اور جلالیت کے باعث رسوا ہو کر مجنوں، دیوانہ اور مجذوب ہو جائے گا۔ زندہ قلب صاحبِ حال کی کیا مجال کہ عالمِ روحانی جسے باطنی احوال حاصل ہوں، سے مقابلہ کرے۔ صاحبِ احوالِ روحانی عالم کی کیا طاقت کہ صاحبِ سرّ عارفِ واصل کے سامنے سانس بھی لے اور صاحبِ سرّ عارفِ واصل کی کیا ہمت کہ صاحبِ فنا و بقا جو مراتبِ مُوْتُوْا قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوْا پر ہو، کے سامنے دم مارے۔ اس کے متعلق فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

◆ يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ (سورۃ یونس۔31)

ترجمہ: وہ زندہ کو مردہ سے اور مردہ کو زندہ سے نکالتا ہے۔

صاحبِ فنا بقا کو کیا اختیار کہ صاحبِ ذات، جو کہ نورِ توحید کا حامل ہو اور جمعیت کے مراتب طے کر کے جمالِ الٰہی کے لقا تک پہنچ گیا ہو، کے سامنے دم مارے۔ مراتب جامع وہم وفہم میں نہیں سما سکتے۔ ان کی نہ کوئی حد ہے نہ شمار۔ مرشد وہ ہے جو روزِ اوّل اسم اللہ ذات کی حاضرات اور مشق مرقومِ وجودیہ سے تمام مراتب ایک دم میں اس طرح طے کرا دے کہ تمام کائنات کا نظارہ ایک دم میں دکھا دے جس سے طالبِ مولیٰ کے دل میں کوئی افسوس باقی نہ رہے۔ جس کے بعد اس طالبِ مولیٰ کا وجود تلقین و ارشاد حاصل کرنے کے لائق بنتا ہے اور فقیر کی تلقین و ارشاد سے طالبِ مولیٰ روزِ اوّل ہی فقیر بن جاتا ہے جو نفس، دنیا، شیطان اور دونوں جہان پر غالب ہوتا ہے۔ فقیر کے قلب و قالب کے تمام اعضا نور بن جاتے ہیں حتیٰ کہ اس کی فکر، ذات، نفس، قلب اور روح کو بھی نورِ حضور حاصل ہو جاتا ہے۔ جو مرشد کامل طالبِ صادق کو روزِ اوّل نورِ حضور کے مراتب پر نہیں پہنچاتا وہ احمق ہے جو خود کو مرشد کہلواتا ہے۔ وہ طالب بھی بے نصیب اور احمق ہے جو صاحبِ نورِ حضور فقیر کو مرشد تو مانتا ہے لیکن اس کی قدر اور مرتبہ نہیں جانتا۔ وہ تمام عمر معرفت سے محروم اور خواہشاتِ نفس اور عُجب و ریا کے باعث ناقص رہتا ہے۔ نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْهَا۔ اللہ بس ماسویٰ اللہ ہوس۔

جان لو کہ مرشد کامل صادق طالبِ مولیٰ کو چھ چلوں، چھ خلوتوں اور چھ مجاہدوں سے ایک دم میں، ایک اثباتِ قدم، ایک مراقبہ، ایک توجہ، ایک نظرِ عیاں، ایک استغراق، ایک تفکر، ایک تصور اور ایک تصرف سے یکتا بنا کر تمامیت تک پہنچا دیتا ہے اور وجود کے ہفت اندام کو اس طرح پاک و پاکیزہ بنا دیتا ہے کہ اس کے بعد چلہ و ریاضت کی ضرورت نہیں رہتی۔ اوّل چلۂ خلوت ازل کا نظارہ کرنے کے لیے کیا جاتا ہے، دوم چلۂ خلوت شکمِ مادر کے احوال کے مشاہدہ کے لیے کیا جاتا ہے، سوم چلۂ خلوت دنیا میں زندگی گزارنے کے احوال دیکھنے کے لیے کیا جاتا ہے، چہارم چلۂ خلوت قبر کے احوال جاننے کے لیے کیا جاتا ہے، پنجم چلۂ خلوت حشر کے احوال جاننے کے لیے کیا جاتا ہے، ششم چلۂ خلوت ابد اور جنت کے احوال دیکھنے کے لیے کیا جاتا ہے۔ مرشد اِن تمام چلوں سے طالب کو آزماتا ہے اور پھر باہر نکالتا ہے۔ اس کے بعد طالب کا وجود حیاتِ ابدی اور بقا حاصل کر کے لقائے الٰہی کے قابل ہو جاتا ہے اور طالبِ مولیٰ کے دل میں کوئی افسوس باقی نہیں رہتا کیونکہ وصال ریاضت سے بہتر ہے۔ وصال کی خاطر ایک چھوٹی سی تکلیف برداشت کرنا تمام عمر مطالعۂ علومِ قال سے بہتر ہے اور لمحہ بھر کے لیے حضوری کے لازوال احوال کا مشاہدہ کرنا ہر شے سے بہتر ہے۔ ابیات:

آن علم غیب است بکشاید ز راز
نہ مطالعہ قال باشد نہ آواز

ترجمہ: اللہ کا علم غیب ہے جو اسرار منکشف کرتا ہے جس کے لیے نہ مطالعہ و گفتگو کی ضرورت ہے نہ آواز کی۔

علم است علم از علم در غیب دان
معرفت توحید اینست باعیان

ترجمہ: ہر علم اس علم میں پوشیدہ ہے اور اسی سے حاصل ہوتا ہے۔ لہٰذا اس علمِ غیب کا جاننے والا بننا چاہیے یہی باعیان معرفتِ توحید کا علم ہے۔

جہل بر کفر است جاہل بر ہوا
عالمان را شد لقا قرب از خدا

ترجمہ: جہالت کفر کا باعث ہے اور جاہل خواہشاتِ نفسانی میں مبتلا ہوتا ہے لیکن علمائے حق کو قربِ حق اور لقا حاصل ہوتا ہے۔

طلبِ دنیا جہالت اور طالبِ دنیا جاہل ہیں۔ طلبِ مولیٰ علم ہے اور طالبِ مولیٰ اس علم کا اظہار ہیں۔ یہ علم عین حق عطا کرتا اور حق دکھاتا ہے۔ مکمل پاکیزگی عطا کرتا ہے اور عین حق کا وصال عطا کرتا ہے جس سے طالب ہمیشہ مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں حاضر رہتا ہے۔ اس کتاب میں موجود علمِ حق کے مطالعہ سے طالب باعیاں اور روشن ضمیر ہو جاتا ہے کہ مشرق تا مغرب تمام ملکِ سلیمانی کو کامل توجہ سے اپنے تصرف میں لے آتا ہے۔ اس کتاب میں اللہ کے انوار کے دیدار کے علم کو بیان کیا گیا ہے جس کے مطالعہ سے طالب ذوالفقار تلوار کی مانند نفس کو قتل کرتا ہے۔ اس کتاب میں علمِ حضوری بیان کیا گیا ہے جس کے مطالعہ سے (طالب کے) ہفت اندام نور بن جاتے ہیں اور طالب اللہ کی بارگاہ میں منظور ہو جاتا ہے۔ ابیات:

ہر کہ خواہد میشود عارف خدا
روز و شب حاضر بود با مصطفیٰؐ

ترجمہ: اگر کوئی عارفِ خدا بننا چاہتا ہے تو وہ روز و شب مجلسِ محمدیؐ میں حاضر رہے۔

بے ذکر ذوق است فکر و فیض بر
در حضوری نور شد صاحبِ نظر

ترجمہ: حضوری میں غرق ہو کر طالب صاحبِ نظر اور سراپا نور بن جاتا ہے اور اسے بغیر ذکر و فکر کے ذوق اور فیض حاصل ہوتا ہے۔

جس طالب کا باطن توفیقِ الٰہی اور طریقِ تحقیق سے مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی صحیح صحبت اختیار کرنے پر قادر ہو جائے اُسے وظائف پڑھنے اور ہاتھ میں تسبیح پکڑنے کی کیا ضرورت!

جس طالب کے قلب کو قوتِ گویائی حاصل ہو جائے، حضورِ حق میں انوارِ دیدار سے مشرف ہو جائے اور قلب حضورِ حق میں اللہ کا نام پکارتا ہو اُسے ہاتھ سے تسبیح کے دانے پھیرنے کی ضرورت نہیں رہتی کیونکہ صاحبِ قلب مرشد توجہ اور ایک نظر سے قرب وحضورِ حق میں پہنچا دیتا ہے۔

ابیات:

خوش بیا اے طالبا طالب لقا
آنچہ باشد مال و تن را کن جدا

ترجمہ: اے طالب! اگر تو لقائے الٰہی کا طلبگار ہے تو خوش آمدید! لقائے الٰہی کے لیے اپنا تن من دھن قربان کر دے۔

ہر کہ منکر از لقا محروم تر
کور مادر زاد باشد بے بصر

ترجمہ: جو لقائے الٰہی کا منکر ہو اُس سے بڑھ کر محروم کوئی نہیں۔ وہ مادر زاد اندھا اور بے بصیرت ہے۔

مرشد کامل اُسے کہتے ہیں جو طالبِ نجس ونجاست اور خراب حال اہلِ نفس کو ایک نظر سے حرص، طمع، عجب، تکبر وخواہشاتِ نفس سے نجات دلا دے اور توجہ سے معرفت ولقائے الٰہی عطا فرما دے۔ ابیات:

بانظر ناظر کنند عارف خدا
باتوجہ میکنند باحق عطا

ترجمہ: عارف باللہ اپنی نگاہ سے طالب کو صاحبِ دیدار بنا دیتے ہیں اور توجہ سے حقیقتِ حق عطا فرماتے ہیں۔

از فکر فتنہ شود فربہ بنفس
ذکر فکر خام تر اہل از ہوس

ترجمہ: ذکر فکر کرنے والے خام اور اہلِ ہوس ہیں۔فکر سے نفس فتنہ پرور اور فربہ ہوتا ہے۔

طالبِ صادق کے لیے ضروری اور فرضِ عین ہے کہ مرشد کامل سے دو مراتب طلب کرے اوّل تصور میں غرق کا یقین جس سے وہ تصور میں باشعور اور ہوشیار رہے، دوم لاھوت لامکان میں پہنچ کر مشرف دیدار ہوجائے۔ان سے مزید دو مراتب کھلتے ہیں اوّل توفیقِ الٰہی اور دوم تحقیق۔ان دو مراتب سے مزید دو مراتب کھلتے ہیں اوّل باطن میں اللہ کی محبت، معرفت، مشاہدہ، قرب اور مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حضوری کے کُل مطالب، دوم جملہ تصرفات کو اپنے تصرف میں لے آنا اور ان سے غنایت حاصل کرنا۔لایحتاج فقیر عاجز نہیں بلکہ عارف ہوتا ہے۔فقیر مفلس نہیں ہوتا بلکہ قربِ حق تعالیٰ کے اعلیٰ مراتب پر فائز ہوتا ہے۔فقیر زشت[1] نہیں بلکہ اہلِ بہشت ہوتا ہے۔فقیر حقیر نہیں بلکہ کونین پر امیر ہوتا ہے۔ایسے عارف فقیر کا باطن آباد ہوتا ہے۔اللہ تعالیٰ نے اسے قوت و جمعیتِ باطن عطا کی ہوتی ہے۔وہ اعمالِ ظاہر، ورد وظائف، ذکر، فکر اور مراقبہ سے آزاد ہو کر خلاصی پا چکا ہوتا ہے۔یہ فقر کے خاص الخاص مراتب ہیں۔

ابیات:

چہار بودم سہ شدم دو ساختم
از دوئی بگذشت یکتا یافتم

ترجمہ: پہلے میں چار تھا پھر تین ہوا اور پھر دو۔جب دوئی سے بھی نکل گیا تو یکتا ذات کو پالیا۔[2]

این بود توحید رحمت حق عطا
این بود فی اللہ فنا رویت بقا

ترجمہ: یہ توحید کا مقام ہے جو رحمتِ حق سے عطا ہوتا ہے۔یعنی اللہ کی ذات میں فنا ہونا اور پھر اس کے ساتھ بقا پانا۔

---

[1] ذلیل وخوار، نہایت برا [2] چار سے مراد طالب، مرشد، حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اور اللہ تعالیٰ۔فنا فی الشیخ ہونے کے بعد تین، فنا فی الرسولؐ ہونے کے بعد دو اور فنا فی اللہ ہونے کے بعد طالب یکتا با خدا ہو جاتا ہے۔

تمام مراتب شریعتِ محمدی کی برکت اور علمِ عین سے حاصل ہوتے ہیں جو عین حقیقتِ حق سے نوازتے، عین حقیقت دکھاتے اور باطن کی صفائی کرتے ہیں۔

شرح علم

علمِ زبان کے حصول سے طالب عالمِ زبان بنتا ہے، علمِ قلب کے حصول سے عالمِ قلب، علمِ روح کے حصول سے عالمِ روح، علمِ سرّ کے حصول سے عالمِ سرّ اور علمِ نفس کے حصول سے طالب عالمِ نفس بنتا ہے۔ یہ سب علم اور اس کے عالم معرفتِ توحیدِ مطلق کے علم سے دور بلکہ اہلِ حجاب اور اہلِ تقلید ہیں۔ فقیر علمِ معرفتِ توحید اور علمِ الہام کا سبق اللہ سے حاصل کرتا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

✦ وَعَلَّمْنٰهُ مِن لَّدُنَّا عِلْمًا (سورۃ الکہف۔65)

ترجمہ: اور اسے علمِ لدنّی سکھایا۔

✦ عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ (سورۃ العلق۔5)

ترجمہ: اور انسان کو وہ سب علم سکھایا جو وہ نہیں جانتا تھا۔

یعنی فقیر اللہ سے علم حاصل کرتا ہے اور اس مقامِ دیدار کی مثال نہیں دی جاسکتی۔ فقیر اللہ سے جو سبق پڑھتا ہے یاد رکھتا ہے اور اس علم کا دَور کر کے مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ مباحثہ کرتا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ وہ علمِ محبت، علمِ معرفت، علمِ مشاہدہ، علمِ قرب، علمِ حضور، علمِ جمعیت، علمِ فنا، علمِ لقا، علمِ یقین، علمِ اعتبار، علمِ انوار اور علمِ دیدار سے آگاہی حاصل کرتا ہے۔ یہ عین صراطِ مستقیم ہے جو قلبِ سلیم والے کو نصیب ہوتا ہے اور اس کی بدولت طالب حق تسلیم کرنے والا بن جاتا ہے۔ علم جوہرِ ایمان ہے اور علم کی بدولت ہی طالب نفس، شیطان اور دنیا پر غالب آسکتا ہے۔ یہ مراتب عالم کو نصیب ہوتے ہیں کیونکہ جاہل دین کی راہ پر نہیں چل سکتا۔

ایسا عالم غیب دان اور باعیاں ہوتا ہے جو باطن کی ہر منزل و مقام اور خزائنِ الٰہی سے آگاہ ہوتا ہے اور رحمٰن کے شاگردوں کو بتاتا ہے جو اویسی قادری طریق کی پیروی کرتے ہیں۔ عارف باللہ اور حقیقی عالم باللہ کو حق شناس کہتے ہیں۔

بیت:

موسیٰؑ ہم چون مو می بیند گناہ
خضرؑ باطنی احوال بودند حق نگاہ

ترجمہ: حضرت موسیٰؑ کی نظر (کشتی کے) شگاف پر تھی جو ان کے نزدیک گناہ تھا جبکہ حضرت خضرؑ کی نگاہ میں وہ حق پر تھے کیونکہ وہ باطنی احوال سے آگاہ تھے۔[1]

جو طالب مرشد سے اپنے نصیب کی تحقیق نہیں کرتا وہ احمق اور بے نصیب ہے۔ جو مرشد طالب کو دیدارِ پروردگار کے انوار سے مشرف نہیں کرتا وہ مرشد بخیل، بے توفیق اور مریدوں کا رقیب ہے۔ ربّ العالمین کے لقا سے مشرف ہونا (باطنی) علم سے ممکن ہے۔ (باطنی) علم سے باہر اور بعید کوئی مرتبہ نہیں اور نہ ہوگا۔ طالبِ لقا علمِ لقا پڑھتا ہے اور علمِ لقا کے سوا کوئی دوسرا علم نہیں جانتا۔ بیت:

طاقتی باید لقا طالبِ لقا
بس گرانی بار بردارد خدا

ترجمہ: طالبِ لقا میں لقا کی طاقت ہونی چاہیے تبھی لقائے الٰہی کا بارِ گراں اٹھایا جا سکتا ہے۔

علمِ لقا توفیقِ الٰہی سے حاصل ہوتا ہے اور برحق و باتحقیق ہے۔ دیگر تمام علوم علمِ لقا سے حاصل ہوتے ہیں۔ جو علمِ لقا کا منکر ہو وہ مردہ دل، شرمندہ اور بے حیا ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے

---

[1] حضرت خضر علیہ السلام نے کشتی میں شگاف کر دیا تھا حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ان سے کہا کہ آپ نے ایک غریب انسان کی کشتی میں شگاف کر کے ظلم کیا ہے۔ درحقیقت حضرت خضر علیہ السلام نے کشتی میں شگاف کر کے اسے ظالم بادشاہ کے قبضہ میں جانے سے بچایا تھا۔ (مکمل قصہ جاننے کے لیے ملاحظہ کریں سورۃ الکہف آیت 60 تا آیت 82)

ارشادفرمایا:

⊕ اَلْحَیَآءُ مِنَ الْاِیْمَانِ

ترجمہ: حیا ایمان سے ہے۔

جس میں حیا نہیں اُسے ایمان کیسے حاصل ہو سکتا ہے! علمِ لقا کا عالم مرشد توجہ سے طالب کو علمِ لقا عطا کرتا ہے اور طالب اس درس میں مستغرق ہو کر علمِ لقا پڑھتا ہے۔ ابیات:

صد بار با تو گفتہ شد اے طالبا!
بے نصیب ہرگز نیارد رو لقا

ترجمہ: اے طالب! سینکڑوں بار تجھے بتایا جا چکا ہے کہ بے نصیب طالب ہرگز لقا کی جانب نہیں آ سکتا۔

ہر کہ دعویٰ کرد من طالب لقا
مال و تن را کن فدا بہر از خدا

ترجمہ: جو طالبِ لقا ہونے کا دعویٰ کرتا ہو وہ راہِ حق میں مال و جان قربان کرے۔

طالب لقا بایک دم و یک قدم
لائق لقا طالب بود اہل از کرم

ترجمہ: طالب ایک دم اور ایک قدم میں لقا حاصل کر سکتا ہے کیونکہ لائقِ لقا طالب وہی ہوتا ہے جو اہلِ کرم ہو۔

دیدار در انوار بیند عارفان
در لاھوت لامکان صاحب عیان

ترجمہ: عارفین صاحبِ عیاں ہیں اور وہ لاھوت لامکان میں انوارِ الٰہی کا دیدار کرتے ہیں۔

آنچہ بینی از تصور شد لقا
اسم اللہ می برد حاضر خدا

ترجمہ: اسمِ اللہ ذات کے تصور سے تو جو کچھ دیکھے گا وہ لقائے الٰہی ہے کیونکہ اسمِ اللہ حضورِ حق میں لے جاتا ہے۔

دیدار در دیدہ بود دیدہ بدل
دیدار در دل خوش ببین ای رو خجل

ترجمہ: دیدار دل کی آنکھ سے ہوتا ہے۔ اے نادم طالب! اپنے دل کی آنکھوں سے دیدار کی خوشی حاصل کر۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

❁ رَاَیْتُ رَبِّیْ فِیْ قَلْبِیْ

ترجمہ: میں نے اپنے قلب میں اپنے ربّ کو دیکھا۔

بیت:

باھُوؒ در دل من یافتہ تحقیق تر
دل از دل شد پیشوا صاحب نظر

ترجمہ: اے باھُوؒ! تحقیق میں نے اسے (اللہ کو) اپنے دل میں پایا ہے کیونکہ صاحبِ نظر اپنے دل سے ہی راہنمائی حاصل کرتے ہیں۔

جس عالم کو معرفتِ الٰہی کا علم حاصل نہیں وہ بے معرفت اور نفس کا غلام ہے۔ جس عالم کے پاس علمِ لقا نہیں وہ بھی بے معرفت اور نفس کا غلام ہے۔ جس عالم کو علمِ بقا حاصل نہیں وہ بے حیا اور نفس کا غلام ہے۔ جس عالم کے پاس علمِ حضوری نہیں وہ بے شعور اور نفس کی قید میں ہے۔ وہ عالم جسے قربِ الٰہی کا علم حاصل نہیں وہ نفس کا غلام اور اس کے قہر کا شکار ہے۔ جس عالم کو علمِ وصال حاصل نہیں وہ بھی نفس کا غلام ہے جو ہمیشہ زوال پذیر رہتا ہے۔ بیت:

نفس را بگذار طلب از روح گیر
تا شوی عارف خدا فی اللہ فقیر

ترجمہ: نفس (کی فکر) کو چھوڑ اور روح کی (حیات) طلب کرتا کہ تو عارف اور فنا فی اللہ فقیر بن جائے۔

قلب گوشت کے لقمے اور دل کے لوتھڑے کا نام نہیں ہے۔ جو قلب اللہ کی معرفت اور محبت سے لبریز ہو وہی مشاہدۂ انوار کے دیدار سے مشرف ہوتا ہے جیسے روزِ الست دیدارِ الٰہی میں مست تھا۔

ابیات:

مرشد شدی طالب شدی بی معرفت   گر مردہ را زندہ کنی عیسیٰؑ صفت

تا نگردد غرق فی التوحید نور   کی شوی عارف خدا اہل حضور

ترجمہ: تو مرشد ہو یا طالب یا عیسیٰ علیہ السلام کی مثل مردوں کو زندہ کرنے والا ہو لیکن اگر تو بے معرفت ہے تو سب لا حاصل ہے۔ جب تک تُو نورِ توحید میں غرق نہیں ہو جاتا صاحبِ حضور عارف باللہ کیسے ہو سکتا ہے!

راہِ فقرش دیگر است فیض و فضل

نظر بر توحید کن زان کن ازل

ترجمہ: راہِ فقر دیگر راستوں سے مختلف ہے۔ یہ اللہ کے فیض اور فضل کی راہ ہے۔ اے طالب! اپنی نظر توحید پر رکھ جس طرح ازل میں (وعدۂ الست کے وقت) تھی۔

کس نیابم طالبے لائق لقا

در طلب اثبات جان دہ راہ خدا

ترجمہ: میں کوئی بھی ایسا طالب نہ پا سکا جو لقائے الٰہی کے لائق اور اپنی طلب میں ثابت قدم ہو اور اپنی جان راہِ حق میں قربان کر دے۔

پیش مرشد دم مزن ای لاف زن

بر زبان اللہ در دل طلب زن

ترجمہ: اے لاف زن! مرشد کے سامنے سر نہ اٹھا (وہ تیری سوچ سے بھی آگاہ ہے) کہ تیری زبان پر اللہ کا

نام جبکہ دل میں عورت (دنیا وعقبیٰ) کی طلب ہے۔

انوارِ دیدار، حضوری اور لقا سے مشرف ہوئے بغیر محض ذکر، فکر، مراقبہ اور ورد وظائف سے باطن صاف نہیں ہوتا نہ ہی حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی مجلس کی حضوری حاصل ہوتی ہے۔ صاحبِ لقا عارف مرشد طالبِ مولیٰ کو روزِ اوّل لقائے الٰہی سے مشرف کر کے اس پر علمِ فنا و بقا کھول دیتا ہے اور اسے علمِ روحانی، علمِ غیب دانی، علمِ قربِ ربانی اور علمِ عین العیانی کا عالم بنا دیتا ہے جس کے بعد اس طالب کا قلب زندہ اور نفس فنا ہو جاتا ہے۔ یہ مراتب صاحبِ تصور اسمِ اللہ ذات کے ہیں جسے توفیقِ الٰہی حاصل ہو کہ یہ خاص الخاص تحقیق کی راہ ہے۔ جان لو کہ جب نفس وجود پر غالب ہو تو طالب مراتبِ نفس پر ہوتا ہے، جس کا قلب اس کے وجود پر غالب ہو وہ مراتبِ قلب پر ہوتا ہے، جب روح وجود پر غالب ہو تو طالب مراتبِ روح پر ہوتا ہے اور جب سرّ وجود پر غالب ہو تو طالب مراتبِ دیدار پر ہوتا ہے۔ جس کا یقین اس کے وجود پر غالب ہو وہ طالب مراتبِ وصال پر ہوتا ہے اور جب اعتقاد وجود پر غالب ہو تو طالب مراتبِ توحید پر ہوتا ہے۔

بیت:

گر بگویم شرح ہر یک ہر مقام
از ازل تا ابد کی گردد تمام

ترجمہ: اگر میں ہر ایک مقام کی شرح بیان کرنے لگوں تو ازل سے ابد تک بھی اُسے مکمل بیان نہیں کیا جا سکتا۔

اللہ بس ماسویٰ اللہ ہوس۔ اے جانِ عزیز! درس میں کتابوں کا علم حاصل کرنے والوں کو عالم یا استاد کہتے ہیں اسی طرح ذکر کرنے والے کو ذاکر، فکر کرنے والے کو صاحبِ فکر اور مراقبہ کرنے والے کا نام صاحبِ مراقبہ ہوتا ہے۔ ہر ایک کا نام اس کے کسب (ہنر) کے مطابق ہوتا ہے۔ اسی طرح عارف ولی، صاحبِ مکاشفہ، صاحبِ محاسبہ، صاحبِ مجاہدہ، صاحبِ مشاہدہ، صاحبِ مجادلہ، صاحبِ محاربہ، صاحبِ قرب، صاحبِ نور، صاحبِ حضور، باطن صفا اولیا، صاحبِ نفس، غوث،

قطب، صاحبِ روح، ابدال، اوتاد، صاحبِ سرّ اور درویش کو کسب کی نسبت سے نام دیئے گئے ہیں لیکن مراتبِ فقیر کیا ہیں؟ تمام جملہ مراتب ومنصب جو شمار کیے گئے ہیں اوران کا مجموعہ سب مل کر بھی فقر کی ابتدا یا بُو تک نہیں پہنچ سکتے۔ یہ سب فقیر (کے مراتب) سے بے خبر ہیں اور غرق فی اللہ توحیدِ فقیر کی حقیقت کو بھی نہیں پہنچ سکتے۔ ان سب کے مراتب فقر سے دور ہیں بلکہ انہوں نے فقر کا مشاہدہ بھی نہیں کیا۔ اگرچہ وہ فقر کے متعلق بات چیت کرتے ہیں لیکن ابھی تک حجاب میں ہیں اور ان حجابات کو ہٹانے سے قاصر ہیں۔ پس فقیر سرِّ ھویت ہے جس کے مراتب کی کوئی حد اور شمار نہیں۔ لاھوت لامکان اس پر عیاں ہے۔ اس بنا پر فقیر عظیم الشان مراتب کا حامل ہوتا ہے۔ فقیر کا ذکر دیدارِ الٰہی پر مبنی ہے کہ اس دیدار کے دوران اسے قرب، نورِ فقر، مشاہدۂ حضورِ فقر کے مراتب حاصل ہوتے ہیں۔ (اگر کوئی پوچھے کہ) یہ مراتبِ دیدار کس اعتبار سے ہیں تم جواب دو کہ بے حجاب مرتبہ فنا فی اللہ کے اعتبار سے۔ حدیث:

اَلْفَقْرُ فَخْرِیْ وَالْفَقْرُ مِنِّیْ

ترجمہ: فقر میرا فخر ہے اور فقر مجھ سے ہے۔

فقیر وہ ہے جو روزِ اوّل ہی مشرفِ دیدار ہو۔ فقر کے متوسط مراتب نور میں غرق ہونا ہے، فقر کی انتہا مشاہدہ اور دیدار سے یقین واعتبار کے مراتب پر پہنچنا ہے۔ مشرفِ دیدار ہونے کی راہ کونسے علم سے حاصل ہوتی ہے اور اس کے لیے کونسا روحانی راستہ گواہ ہے؟ مشرفِ دیدار ہونے کی راہ علمِ اسمِ اَللّٰہُ ذات ہے جس سے مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حضوری تک رسائی ہوتی ہے۔ یہ عیاں نظر ونگاہ سے حضوری بخشنے کی راہ ہے جو قرب ودیدارِ حق سے آگاہی بخشتی ہے اور برحق ہے۔ یہ راہ جمعیتِ حق بخشتی اور باطل سے بیزار کرتی ہے کیونکہ اس کی اصل باطن پر ہے۔ مشاہدہ اور دیدار سے مشرف ہونے کا گواہ کلمہ طیب لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ہے۔ چنانچہ لَآ اِلٰہَ کہنے سے وجود سے فنا حاصل ہوتی ہے جو نابود کرتی ہے، اِلَّا اللّٰہُ کہنے سے اس کی تاثیر لاھوت لامکان میں توحید تک لے جانے کے لیے وسیلہ بن جاتی ہے اور دیدارِ ربّ العالمین سے مشرف

کرتی ہے اور اِلَّا اللّٰہُ کہنا نجات کا ذریعہ بن جاتا ہے۔ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کہنے سے بندے اور ربّ کے درمیان کوئی حجاب و پردہ باقی نہیں رہتا۔ یہ مُوْتُوْا قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوْا اور فنا و بقا کے مراتب ہیں۔ یہ لقائے الٰہی سے مشرف ہونے کی راہ ہے جو شریعت میں روا ہے۔ یہ دیدار معرفت کی ایسی حالت میں حاصل ہوتا ہے جو نیند سے غالب تر ہے۔ معرفت کے یہ احوال جن میں طالب لقائے الٰہی سے مشرف ہوتا ہے حق کی جانب سے ہونے کی بنا پر برحق ہیں اور حق سے مشرف کرتے ہیں۔ جو شخص کلمہ طیب، اسمِ اللّٰہ ذات اور دیدار کا منکر ہو وہ مردود اور طالبِ مردار دنیا ہے۔ جو کلمہ طیب سے برگشتہ ہوتا ہے وہ کافر ہو جاتا ہے۔ جو کلمہ طیب سے منہ موڑتا ہے وہ مرتد ہو کر مردود ہو جاتا ہے جس کا دنیا و آخرت میں کوئی حصہ نہیں اور وہ اللہ کی بارگاہ سے ردّ ہو کر ہلاک ہو جاتا ہے۔ جو مرشد و پیر کلمہ طیب لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کی کنہ سے طالب کو مشرفِ حضوری نہیں کرتا اور مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں منصب نہیں دلاتا وہ احمق ہے جو خود کو پیر و مرشد کہلواتا ہے۔ ہاں کوئی شک نہیں کہ زن مرید پیر بہت ہیں اور قصاب کی مثل آدم کش طالبِ دنیا مرشد بھی بے شمار ہیں۔ ہزاروں میں سے کوئی ایک ہی ایسا کامل مرشد ہوتا ہے جو مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تک پہنچانے والا اور دیدارِ پروردگار سے مشرف کرنے والا ہوتا ہے۔

دونوں جہان علمِ قرآن کی طے میں ہیں، علمِ قرآن کلمہ طیب لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کی طے میں ہے اور کلمہ طیب اسمِ اللّٰہ ذات کی طے میں ہے۔ کلمہ طیب اور اسمِ اللّٰہ ذات وجود کے ہفت اندام کو یکبارگی پاک و پاکیزہ کر دیتے ہیں جس سے وجود پر پڑا موٹا حجاب اُٹھ جاتا ہے اور طالب دیدار سے مشرف ہو جاتا ہے۔ اس بات میں تعجب نہ کر اور نہ ہی انکار کر کیونکہ علمِ غیب غیب میں اور علمِ باطن، باطن میں پہنچاتا ہے۔ علمِ ظاہر جو علمِ باطن کی ہی تفسیر ہے، اس کی تاثیر سے طالب کا وجود پاک و طاہر ہو جاتا ہے۔ اللہ کا علم ہی کافی ہے۔ جو کوئی اللہ کے سوا کسی چیز کی طلب کرتا ہے وہ اہلِ ہوس ہے۔ جان لو کہ علم سے مراد ہے جاننا۔ بعض علوم ایسے ہیں جن کے کثرتِ مطالعہ سے محض سردردی حاصل ہوتی ہے اور سردردی والا علم تمام مغز کو خرچ کر کے دماغ کو

خواہشاتِ نفس، تکبر، انا اور خود پسندی سے بھر دیتا ہے۔ اس کے باعث تمام گفتگو غیر ضروری ہو جاتی ہے اور حال کے مطابق نہیں رہتی۔ اس علم کے حصول کے بعد لوگ معرفتِ الٰہی اور قرب و وصال طلب نہیں کرتے یا سر دردی کے باعث دماغ میں عقل و شعور قائم نہیں رہتا۔ جبکہ اللہ کے علم کے حصول کے بعد طالبِ مولیٰ اس کے نور میں غرق ہو کر اس کا قرب پاتا ہے اور مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حضوری میں پہنچ جاتا ہے۔ عالم کو اس علم سے جمعیت حاصل ہوتی ہے اور اس کی عقل و دانش اور شعور بھی قائم رہتا ہے۔ علم کے حصول بعد طالب کو اللہ کی معرفت، قرب اور وصال کی طلب کرنی چاہیے جس کی بدولت وہ نورِ حضور سے مشرف ہوتا ہے۔ اللہ کا علم اس راہ پر راہبر اور گواہ ہے جو مشاہدہ، لازوال حضوری اور وصال عطا کرتا ہے۔ جب تک ظاہر باطن ایک نہ ہو جائے سیّد کے لیے مذہبِ نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر قائم رہنا مشکل ہے۔ ایسا ہی عالم، عارف، اولیا اور فقیر کے لیے ہے کہ وہ غنایت و ہدایت بھی حاصل نہیں کر سکتے جب تک ظاہر و باطن ایک نہ ہو جائے۔

علم کے تین حروف ہیں ع، ل، م۔ علم کی تین اقسام ہیں علمِ نفس، علمِ قلب اور علمِ روح۔ عالم کی بھی تین اقسام ہیں عالمِ نفس، عالمِ قلب اور عالمِ روح۔ عالمِ نفس ہمیشہ علمِ عاق[1] میں مصروف رہتا ہے، عالمِ قلب ہمیشہ علمِ عاقبت بالخیر کے مطالعہ میں مصروف رہتا ہے اور عالمِ روح ہمیشہ علمِ عین کے مطالعہ میں مصروف رہتا ہے۔ نفس سے علمِ ہوس، قلب سے علمِ صفا اور روح سے طلبِ معرفت و لقائے الٰہی کا علم حاصل ہوتا ہے۔ پس معلوم ہوا کہ علمِ ظاہر شریعت کے عالم سے حاصل ہوتا ہے اور فرض، واجب، سنت اور مستحب کا علم ہے جسے علمِ ضروری کہتے ہیں۔ علمِ باطن صاحبِ معرفتِ توحید عارف باللہ سے حاصل ہوتا ہے جو مشاہدہ، قربِ الٰہی اور حضوری کا علم ہے۔ علمِ ضروری اور علمِ حضوری کے عالم کو ایک دوسرے کی مجلس پسند نہیں آتی۔ جس طرح پانی اور آگ ایک جگہ نہیں رہ سکتے اور بینا و نابینا کو ایک دوسرے کی صحبت پسند نہیں آتی۔ دانا اور آگاہ رہ۔ غیر ماسویٰ اللہ جو کچھ بھی

---

[1] نافرمانی، سرکشی اور بغاوت پر ابھارنے والا علم

ہے اُسے اپنے دل سے نکال دو۔ عالمِ قلب اور عالمِ روح کے لیے لازم ہے کہ عالمِ نفس کے ساتھ ہم کلام نہ ہوں کیونکہ وہ مردہ قلب اور افسردہ قالب کا حامل ہے اور نفس و مطالبِ دنیا کی قید میں ہے۔

جان لو کہ فقر کے دو طریق ہیں ایک فقرِ اختیاری ہے جس کے متعلق حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

اَلْفَقْرُ فَخْرِیْ وَالْفَقْرُ مِنِّیْ

ترجمہ: فقر میرا فخر ہے اور فقر مجھ سے ہے۔

فقرِ اختیاری کے دو مراتب ہیں اوّل خزانہ دل اور خزانہ تمام دنیا پر تصرف اور پھر ان دونوں سے غنایت۔ فقرِ اختیاری کا دوسرا مرتبہ ولایت، ہدایت، معرفت اور قربِ الٰہی حاصل کرنا ہے۔ مرتبہ غنایت مرتبہ ہدایت حاصل کر لینے سے حاصل ہوتا ہے۔ فقر کا دوسرا طریق فقرِ اضطراری ہے جس میں دربدر کی بھیک مانگنے کی خواری ہے اور یہ مرتبہ غنایت سے محروم ہے۔ اس فقر کو اختیار کرنے والا دن رات اپنے فقر پر شکوہ کناں رہتا ہے۔ فقرِ اضطراری فقرِ مکب ہے جس کے متعلق حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

نَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ فَقْرِ الْمُکِبِّ

ترجمہ: میں فقرِ مکب سے اللہ کی پناہ چاہتا ہوں۔

فقرِ اختیاری کی بنیاد تصور اسمِ اللہ ذات ہے جس کے تصور کی مشق سے اللہ کا قرب اور حضوری حاصل ہوتی ہے۔ ابیات:

از میان نقش بین نقاش را
معرفت توحید این است حق لقا

ترجمہ: تو (اسمِ اللہ ذات کے) نقش میں نقاش (اللہ) کو دیکھ۔ یہی لقائے حق اور معرفتِ توحید حاصل کرنے کا راستہ ہے۔

غرق فی التوحید شو در ذات نور
اسم اللّٰہ برد حاضر با حضور

ترجمہ: (اسمِ اللہ ذات کے تصور سے) نورِ ذات اور توحید میں غرق ہو جا کیونکہ اسمِ اللّٰہ ذات ہی حضوری میں لے جاتا ہے۔

من غلام قادریم و قادری
ہم صحبتی با مصطفیؐ حاضر نبیؐ

ترجمہ: میں محیّ الدین شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہٗ کا غلام اور قادری ہوں اور سلسلہ قادری کے پیروکار مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں حاضر اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہم مجلس ہوتے ہیں۔

نفس کی غذا اور قوت کیا ہے، قلب کی غذا اور قوت کیا ہے، روح کی غذا اور قوت کیا ہے؟ نفس کی غذا طمع ہے جو حرص اور لذتِ مردار سے قوت پاتا ہے۔ قلب کی غذا اور زندگی دائمی مشاہدۂ حضوری اور دیدار ہے جس سے اسے ہمیشہ طاقت حاصل ہوتی ہے۔ روح کی غذا مشرفِ لقا ہونا ہے اور اس کی قوت قربِ الٰہی اور دیدارِ پروردگار میں غرق ہونا ہے۔ جب طالبِ مولیٰ روشن ضمیر اور باطن صفا ہو جاتا ہے تو نفس کو قوتِ طمع وحرص سے باز رکھتا ہے جس کے بعد نفس، قلب اور روح کے ماتحت ہو کر نفسِ مطمئنہ بن جاتا ہے اور نوری صورت میں دکھائی دیتا ہے۔ ابیات:

گر بیائی طالبا توحید راز
روح قلب و ہم سخن با تو آواز

ترجمہ: اے طالب! اگر تو آئے تو میں تجھے رازِ توحید تک پہنچا دوں گا۔ جہاں تیری روح اور قلب تجھ سے با آواز ہمکلام ہوں گے۔

رفت نفسی از ہوا رحمت رسید
معرفت توحید دیگر راہ ندید

ترجمہ: تیرا نفس خواہشات سے پاک ہو کر رحمتِ حق تک پہنچ جائے گا اور معرفتِ توحید کے علاوہ کسی طرف مائل نہ ہو گا۔

انسان کو نور تک پہنچنا چاہیے۔ بیت:

کسی را نفس قلب روح نور است
فنا فی اللہ بود دائم حضور است

ترجمہ: جس کا نفس، قلب اور روح نور ہو جائیں وہ فنافی اللہ ہو کر دائمی حضوری میں رہتا ہے۔

آخر اس مراقبہ کی انتہا کیا ہے جو اسمِ اللہ ذات کے تصور سے کیا جاتا ہے اور طالب کو نورِ الٰہی میں غرق کر کے حضوری اور دیدار سے مشرف کرتا ہے؟ اس مراقبہ کی انتہا یہ ہے کہ صاحبِ مراقبہ غرق کی اس کیفیت میں ایک دم میں سات بار آتا جاتا ہے اور جب بھی بحرِ مکاشفہ میں غوطہ لگاتا ہے جمعیت کے ساتھ دیدارِ ذات سے مشرف ہوتا ہے اور مراقبہ میں ایک ہی دم میں قیامت تک کی ہر شے سے باخبر ہو جاتا ہے۔ اس بات میں نقص نہ نکال اور تعجب نہ کر۔ راہِ حضوری میں طالب معرفت، قربِ الٰہی، حضورِ حق، ظاہر و باطن اور حق و باطل کے ہر مقام کی توفیقِ الٰہی سے تحقیق کرتا ہے۔ مرشد کامل صاحبِ نعم البدل ہوتا ہے اور مراتبِ نعم البدل دونوں جہان کا معما ہوتے ہیں۔ وہ کلیدِ توحید سے ہر مقام کے قفل کو کھولنے والا ہوتا ہے۔ بیت:

مرتبہ ایشان نباشد مرتبہ ہا
در فنا فی اللہ وحدت با خدا

ترجمہ: دیگر مراتب مرتبہ نعم البدل کے حامل مرشد کے مرتبہ کے برابر نہیں ہو سکتے کیونکہ وہ فنا فی اللہ ہو کر مقامِ وحدت میں اللہ کے ہمراہ ہوتا ہے۔

جو طالب تصور اسمِ اللہ ذات سے معرفت کا سبق پڑھ لے وہ چودہ طبقات کا نظارہ پشتِ ناخن پر دیکھتا ہے۔ وہ لاھُوت کا مکین ہوتا ہے، اس کی نظر لامکان پر ہوتی ہے۔ کامل مرشد کے توسط سے ان مراتب کا حصول آسان ہے۔ جو مرشد عارف اور صاحبِ مشاہدہ ہو اُس کے لیے

طالب کو لاھوت لامکان کے بے حجاب مراتب بخشنا کونسا مشکل کام ہے۔ جو کیمیا اکسیر کا علم جانتا ہے وہ اس کے متعلق دعویٰ نہیں کرتا، جو نہیں جانتا وہ اسے جاننے کا دعویٰ کرتا ہے اور کہتا ہے کہ میں کیمیا گر ہوں، وہ جھوٹا اور کذاب ہے اور احمق حیوان کی مثل ہے۔ عامل خود کو پوشیدہ رکھتے ہیں اور (ہر شے سے) لایحتاج ہوتے ہیں جبکہ اہلِ ہوس شور و غل کرنے والے، خراب حال اور محتاج ہوتے ہیں۔ معلوم ہوا کہ جو مرشد تصور و تصرف اسمِ اللہ ذات کا علم رکھتا ہو، حضوری میں کامل ہو اور علمِ دعوت کا عامل ہو جس کی بدولت ارواحِ قبور سے ملاقات کر سکتا ہو، وہ مرشد تمام کیمیا کا عالم اور صاحبِ ہنر ہے۔ اس کے لیے مراتبِ حضوری تک خود کو پہنچانا مشکل اور بعید نہیں۔ اے عزیز سن! یہ صاحبِ حضور طالبانِ صادق اور مرشد کامل کے مراتب ہیں۔ سن اے احمق و مغرور!

ابیات:

با نظر و ز خاک را میگردانند زر
و ز سیم و زر بہتر بود عارف نظر

ترجمہ: کامل عارف نگاہ سے خاک کو سونا بنا سکتے ہیں اس لیے سونا و چاندی سے عارف کی نگاہ بہتر ہے۔

نظر عارف می رساند باخدا
بانظر عارف بخشند کیمیا

ترجمہ: عارف اپنی نگاہِ کامل سے طالبِ مولیٰ کو اللہ تک پہنچا دیتے اور کیمیا گری عطا کر دیتے ہیں۔

کیشناسد عارفان حق معرفت
بانظر زندہ کند عیسیٰ صفت

ترجمہ: معرفتِ حق رکھنے والے عارفین کو کیسے پہچانا جا سکتا ہے؟ (ان کی پہچان یہ ہے کہ) وہ عیسیٰ علیہ السلام کی مثل نگاہ سے (مردہ دلوں کو) زندگی بخشتے ہیں۔

کامل ہر علم کو عمل میں لا کر معرفت اور فقر کی راہ پر قدم رکھتا ہے جبکہ احمق و ناقص جھوٹ بولتا ہے۔

مرشد کامل فقیر وہ ہوتا ہے جو صاحبِ معرفت، علمِ دعوت کا عامل اور حضرت عیسیٰؑ کی مثل زندہ دم ہو، طالبِ صادق کو جملہ کیمیا، جملہ علوم، جملہ مراتب، جملہ حکمت اور جملہ مقاماتِ ذات وصفاتِ حیّ و قیوم طے کرائے۔ اسمِ اللّٰہ ذات کی قوت سے طالبِ صادق کو حضرت آدمؑ صفی اللہ سے خاتم النبیین رسولِ ربّ العالمین حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تک جملہ ارواحِ انبیا، مرسلین، اصفیا اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے لے کر قیامت تک آنے والے تمام اولیا اللہ، علما باللہ، غوث، قطب، ابدال، اوتاد، اہلِ مراتب ومناصب، مومن، مسلمان ہر ایک کی روح سے اس طرح ملاقات ودستِ مصافحہ کرائے کہ طالب ان کے نام سے آشنا ہو۔ بعد ازاں طالب سلطان الفقر سے ملاقات کرے۔ یہ صاحبِ نظر مرشد کی نگاہ کے لائق طالبِ صادق کا اوّل روز کا سبق ہے۔ اس کا ظاہر حضرت موسیٰؑ کلیم اللہ کی مثل ہوتا ہے اور باطن میں حضرت خضر علیہ السلام کی مثل سیر و سفر میں رہتا ہے۔ جو مرشد طالبِ صادق کو پہلے روز مراتبِ حقیقی اور ان کے احوال تک نہیں پہنچاتا اس طالب کا حق مرشد کے لیے وبال ہے۔ مرشدی وطالبی آسان کام نہیں۔ مرشدی وطالبی میں پروردگار کے عظیم اسرار ہیں۔ ان مراتب کو احمق اور حیوانات کی مثل لوگ کیا جانیں! روح کا علاج اللہ کی معرفت، قرب، بزرگی اور اس سے حاصل ہونے والی لذت، جمعیت اور شوق سے ممکن ہے جبکہ افعالِ نفس لذاتِ نجس اور ہوس کے باعث سراسر پلیدی اور گندگی ہیں۔ اعمالِ قلب روح کی حیات وزندگی ہیں اور حق کی پسندیدگی کا باعث بنتے ہیں۔ تصور کی کاملیت یہ ہے کہ صاحبِ تصور کسی کی صورت کو تصور میں لائے اگر وہ مسلمان ہو تو اُسے توجہ سے نیند یا بیداری میں مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حضوری سے شعوری طور پر مشرف کرا دے اور وہاں سے نعمت، دولت، عزت، ہدایت، ولایت، غنایت اور تصور اسمِ اللّٰہ ذات کی تعلیم وتلقین دلائے۔ اس طرح وہ نیند میں چشمِ روحانی سے جو کچھ دیکھتا ہے نیند سے بیداری کے بعد اس کا وجود اس حقیقت کا اظہار بن جاتا ہے اور ہر ایک کا ظاہر وباطن ایک ہو جاتا ہے۔ اگر خواب میں کافر کی صورت کا یہ تصور کرے کہ اُسے آتشِ دوزخ میں پھینک رہا ہے تو خواب میں ہی اُسے دوزخ کی آگ میں ڈال کر آگ کے

ذریعے اُسے عذاب دے۔ اس کے بعد دوزخ کی آگ سے نکال کر نظارۂ بہشت دکھائے اور نعمتوں کی لذت چکھائے۔ پس جب وہ کافر نیند سے بیدار ہوتا ہے تو با آوازِ بلند کلمہ طیب لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ کا ذکر کرتا ہے اور اقرار کرتا ہے کہ:

اَلْاِسْلَامُ حَقٌّ وَّالْکُفْرُ بَاطِلٌ

ترجمہ: اسلام حق ہے اور کفر باطل ہے۔

شرح ذکر

بہت سے ذاکر اہلِ تقلید ہیں اور اپنی انانیت کے باعث بیشمار حجابات میں ہیں۔ ذکر کی شرح اور دلیل یہ ہے کہ اہلِ توحید ذاکر دیدار سے مشرف ہوتے ہیں کیونکہ وہ ایسا ذکر کرتے ہیں جس کے باعث اللہ اور بندے کے درمیان سے حجاب اُٹھ جاتا ہے۔

ابیات:

ذکر یک درد است باشد لادوا
شد شفا از درد و ذکرش بالقا

ترجمہ: ذکر ایک لادوا درد ہے۔ اس درد سے شفا وہ ذکر ہے جس میں ذاکر کو لقائے الٰہی حاصل ہو۔

ذکر یک سوزست سوزد مغز و جان
سوز از لاھوت بہ برد لامکان

ترجمہ: ذکر سے ایسا سوز پیدا ہوتا ہے جو قلب و روح کو جلا بخشتا ہے۔ یہی سوز لاھوت لامکان میں لے جاتا ہے۔

ذکر کی سات قسمیں یا طریقے ہیں جو قلب و قالب کے ہفت اندام سے مکمل طاقت کے ساتھ کیے جاتے ہیں۔ ان سات میں ہر ذکر سے ستر ہزار علمِ حکمت، ستر ہزار قربِ نور اور ستر ہزار

معرفتِ توحید و دیدار کی تجلیات منکشف ہوتی ہیں جو توفیقِ الٰہی کی تجلیات کہلاتی ہیں۔ توحید کے باتحقیق مشاہدہ سے جمعیت، تصورِ کل، وجود کے طلسمات، معمات اور مشکلات کا حل اور تمام خزانوں پر تصرف حاصل ہوتا ہے جس کے لائق وسیع حوصلے والے کامل الوجود عارف باللہ اولیا اللہ ہیں۔ جملہ ساتوں ذکرِ عظیم جو وجود کے ہفت اندام سے ادا کیے جاتے ہیں، طالب کو قلبِ سلیم عطا کرتے اور صراطِ مستقیم دکھاتے ہیں اس کے ساتھ اعتقاد اور یقین والا علم عطا کرتے ہیں۔ اوّل ذکرِ عظیم ذکرِ حامل ہے جسے تلقین کے بعد شروع کرتے ہی طالب کے تصرف میں گنجِ غنایت آجاتے ہیں جو طالب کو لا یحتاج اور کامل الغنایت بنا دیتے ہیں اور طالب شکایت سے باز آجاتا ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

عَذَابُ الْجُوْعِ اَشَدُّ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ

ترجمہ: بھوک کا عذاب قبر کے عذاب سے بھی شدید ہے۔

دوم ذکرِ عظیم ذکرِ نور ہے جس کی تلقین کے شروع میں ہی طالبِ مولیٰ کے قلب و قالب کے ہفت اندام مشاہدۂ نور میں غرق ہو جاتے ہیں اور طالب تصورِ اسمِ اللّٰہ ذات کے نوری مجاہدہ کے ذریعے حضوری سے مشرف ہو کر یکبارگی اپنے مطالب پا لیتا ہے۔ سوم ذکرِ عظیم ذکرِ بقا ہے۔ ذکرِ بقا کے آغاز میں ہی طالب اللہ کی ذات میں فنا ہو جاتا ہے۔ ذکرِ بقا سے طالب لاھُوت لامکان میں پہنچ کر معرفتِ توحید اور لقا سے مشرف ہوتا ہے اور یکبارگی اپنے مطالب پا لیتا ہے۔ چہارم ذکرِ عظیم مغز بیداری ہے جس کی تلقین کے آغاز میں ذاکر کا مغز بیدار ہو جاتا ہے، علم الیقین اور علم الاعتبار کے ساتھ اللہ کے انوار میں غرق ہو کر ذاکر دیدارِ پروردگار سے مشرف ہو جاتا ہے اور یکبارگی اپنے مطالب پر پہنچ کر ان کا مشاہدہ کر لیتا ہے۔ پنجم ذکرِ عظیم ابدی حیات ہے۔ اس ذکر کی تلقین کے آغاز میں قلب و قالب کے ہفت اندام مکمل حیات پا لیتے ہیں اور ذاکر لاھوت لامکان میں پہنچ کر اٹھارہ ہزار عالموں اور اس کی کل مخلوقات کا نظارہ بے حجاب دیکھتا ہے۔ ششم ذکرِ عظیم ذکر الحق ہے جس کے شروع کرتے ہی ذاکر پر حقیقتِ معرفت اور توحیدِ حق کے حقائق واضح ہو جاتے ہیں اور وہ

باطل، حرص، طمع، حسد، تکبر، خواہشاتِ نفس اور ریا کو ترک کر دیتا ہے اور صاحبِ نظر بن کر نگاہ سے طالبانِ مولیٰ کو روزِ اوّل ہی خضر علیہ السلام کی مجلس میں پہنچا دیتا ہے اور طالب یکبارگی اپنے مطالب پا لیتا ہے۔ ہفتم ذکر عظمت العظام ہے جس کی تلقین سے ذاکر اسرارِ الٰہی سے ایسے محرم ہو جاتا ہے کہ وہ نہ تو خدا ہوتا ہے اور نہ ہی لمحہ بھر کے لیے خدا سے جدا ہوتا ہے۔ طالب یکبارگی اپنے مطالب پا لیتا ہے۔

وہ کونسا علم اور راہ ہے جو دیدارِ معبود سے مشرف کر دے؟ وہ کونسا علم ہے جو ربّ العالمین کے ساتھ بقا عطا کر دے جو دیدارِ الٰہی سے ممکن ہے۔ اے احمق اور نفس کے غلام! ناقص اور اہلِ ہوس سن! اے اہلِ غضب، نالائق اور اہلِ غم سن! اے بے دانش و بے شعور، مردہ دل اور اللہ کی معرفت، قرب اور حضوری سے بے خبر سن! اے رحمتِ الٰہی سے محروم اور اس کی بارگاہ میں نامنظور سن! دیدارِ پروردگار قلبِ سلیم کے حامل طالبوں کے لیے ممکن ہے نہ کہ گدھے کی مثل ایسے جاہل عالم سے جس کا دل مردہ اور وجود افسردہ ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

◆ كَمَثَلِ الْحِمَارِ يَحْمِلُ اَسْفَارًا (سورۃ الجمعہ۔5)

ترجمہ: وہ گدھے کی مثل پیٹھ پر کتابوں کا بوجھ لادے ہوئے ہیں۔

یہ جاہل عالم طالبِ نفس، دنیا کے چاہنے والے اور شیطان بدکار کے غلام ہیں۔ جو معرفتِ توحید سے محروم ہوں انہیں دنیا میں مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حضوری اور دیدارِ الٰہی پر اعتبار نہیں آتا، ان کے ساتھ اِن احوال کا تذکرہ نہ کرو۔

جان لو کہ بعض مردود اہلِ بدعت ایسے ہیں جو دیدار و معرفت اور وصال کو ظاہری حسن و سرود اور خدوخال سے تشبیہ دیتے ہیں جو کہ سراسر غلط ہے۔ ایسے لوگ جھوٹے ہیں جو مراتبِ زوال کے باعث بے جمعیت اور پریشان حال رہتے ہیں۔ اللہ غیر مخلوق ہے، اسے مخلوق کے ساتھ تشبیہ دینا کفر و شرک کا باعث ہے۔ جان لو کہ ازل، ابد، عرش، کرسی، لوح و قلم، تحت الثریٰ اور جنت تمام مقام ہیں اور ہر مقام پر اللہ تعالیٰ کو کسی شے یا مخلوق سے تشبیہ دے کر دیدار کرنا جائز نہیں اور نہ ہی یہ

جائز ہے کہ کسی مقام پر شرفِ دیدار حاصل ہوا۔ایسا کہنے والا خواہشاتِ نفس کے باعث کافر ہو جاتا ہے۔ یہ دیدار اور لقائے ربّ العالمین کے مراتب محض اللہ کا فیض، فضل اور عطا ہیں اور اسمِ **اللّٰہ** ذات سے حاصل ہونے والی رحمت و نعمتِ الٰہی ہیں۔ جب اسمِ **اللّٰہ** ذات سے تجلیٔ انوار کا شعلہ پیدا ہوتا ہے تو وہ طالب کو لاھوت لامکان میں لے جاتا ہے جہاں نہ وقت ہے اور نہ کوئی مقام۔ وہاں طالب لقائے الٰہی سے مشرف ہوتے ہیں۔ جو اِن مراتب کا منکر ہو وہ کاذب، منافق اور کفار میں سے ہے۔ دیدار و لقا تحقیق شدہ ہیں جو قدرتِ الٰہی سے حاصل ہوتے ہیں۔

بیت:

نیست آنجا ازل و ابد و نیست دنیا نہ بہشت
آن مکان لامکان است دیدار از سرشت

ترجمہ: لامکان نہ ازل ہے نہ ابد اور نہ ہی دنیا نہ بہشت۔ لامکان وہ مرتبہ ہے جہاں صرف دیدار ہے۔

دیدارِ انوار کے دوران طالب جو کچھ دیکھتا ہے اس کی مثال نہیں دی جا سکتی۔ جو کلامِ الٰہی اللہ کے قرب میں سنتا ہے اُسے تا قیامت یاد رہتا ہے۔ ابیات:

اللہ ہر کرا خواہد دہد قرب از آواز — اللہ ہر کرا خواہد نماید عین راز
او نخواہد راندہ گرداند ز دور — اللہ ہر کرا خواہد بہ بخشد باحضور

ترجمہ: اللہ جسے چاہتا ہے عین راز عطا کرتا ہے، جسے چاہتا ہے اپنے قرب اور ہم کلامی کا شرف بخشتا ہے، جسے چاہتا ہے اپنی حضوری عطا کرتا ہے لیکن جسے نہیں چاہتا اُسے خود سے دور کر دیتا ہے۔

یہ دیدار و لقا کی راہ کا علم ہے۔ علمِ لقا کی گواہ آگاہی بخشنے والی نگاہ ہے۔ بعض کو لقا جمعیت بخشتا ہے، بعض لقا سے مجذوب ہو جاتے ہیں اور بعض لقا کی خاطر دن رات بے چین رہتے ہیں۔

✿ اِنَّ لِلْمُشْتَاقِ الْمُدَبِّرِیْنَ هَلْ مِنْ مَّزِیْدٍ

ترجمہ: بے شک اہلِ اشتیاق ہی مدبر ہیں جو کہتے ہیں کیا مزید (قرب و دیدار) ہے؟

یہ فردانیت اور توحید کے مراتب ہیں جسے اہلِ اشتیاق تجرید[1] و تفرید[2] سے گزر کر حاصل کرتے ہیں۔ فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

✦ فَمَنۡ كَانَ يَرۡجُوۡا لِقَآءَ رَبِّهٖ فَلۡيَعۡمَلۡ عَمَلًا صَالِحًا وَّ لَا يُشۡرِكۡ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖۤ اَحَدًا

(سورۃ الکہف۔ 110)

ترجمہ: پس جو اپنے ربّ کا قرب و دیدار چاہتا ہے اُسے چاہیے کہ اعمالِ صالحہ اختیار کرے اور اپنے واحد ربّ کی عبادت میں کسی کو شریک نہ ٹھہرائے۔

اعمالِ صالحہ اور ازلی عبادت قرب و دیدارِ الٰہی کے حصول کی جانب متوجہ رہنا ہے جو واصلین کو علمِ بقا سے حاصل ہوتا ہے۔ ابیات:

گر شوم در غرق دیدارش دوام
باھُوؒ در ھُو گم شدہ باھُوؒ کدام

ترجمہ: اگر میں ہمیشہ اللہ کے دیدار میں غرق رہوں تو باھُوؒ ھُو میں فنا ہونے کے باعث باھُوؒ کیسے رہے گا؟

باخبر باھُوؒ بود یاھُو بخوان
یاھُو باھُوؒ را برد باھُوؒ نہ ماند

ترجمہ: باھُوؒ یاھُو کے ذکر میں ہوشیار رہتا ہے کیونکہ یاھُو کا ذکر باھُوؒ کو اس مقام پر لے جاتا ہے جہاں وہ فنا ہو کر باھُوؒ نہیں رہتا۔

ہر کہ از خود گم شود آنجا چہ دید
خوش ببین دیدار از خود خود برید

ترجمہ: جو طالب خود کو دیدار میں غرق کر لے تو کیا دیکھنا باقی رہ جاتا ہے! اس مقام پر وہ خود سے فنا

---

[1] تجرید یہ ہے کہ اللہ کے سوا ہر شے کی نفی کر دی جائے۔ [2] تفرید یہ ہے کہ ہر شے کے ساتھ ساتھ اپنی ذات کی بھی نفی کر دی جائے۔

ہوکر دیدار کی لذت حاصل کرتا ہے۔

ہر کہ منکر از خدا و ز مصطفیؐ
آن کاذب و مردود گردد بے حیا

ترجمہ: جو اللہ اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا منکر ہو وہ بے حیا، جھوٹا اور مردود ہے۔

گر لذت دیدار را شرح کنم
کونین را بر نام او صدقہ کنم

ترجمہ: اگر میں لذتِ دیدار کی شرح بیان کرنے لگوں تو دونوں جہان کو اللہ کے نام پر صدقہ کر دوں۔

گر بیائی زود بینی طالبا
طالبان پیدا شوند بہر از لقا

ترجمہ: اے طالب! اگر تُو آئے تو اُسے جلد دیکھ لے گا کیونکہ طالبانِ حق لقا کی خاطر ہی پیدا ہوئے ہیں۔

اجل پیغام است موت از معرفت
ہر کہ محرم موت شد طالب صفت

ترجمہ: موت معرفت کا ایک پیغام ہے۔ جو اس موت کا طلبگار ہو وہی حقیقی طالب ہے۔

فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

✦ فَاَيْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ (سورۃ البقرہ۔115)

ترجمہ: پس تو جدھر بھی دیکھے گا اللہ کا چہرہ پائے گا۔

ابیات:

ہر طرف بینم مشرف شد لقا
آوردم رو بسوی قبلہ چو او قبلہ نما

ترجمہ: میں جس طرف بھی دیکھتا ہوں دیدارِ الٰہی سے مشرف ہوتا ہوں۔ چونکہ اس کا دیدار ہی قبلہ ہے اس لیے میں نے اپنا رُخ اس قبلہ کی جانب کر دیا ہے۔

از لقا اللہ رو نگردانم بجان گر جان بود
اگرچہ از تن سر جدا جان میشود

ترجمہ: جب تک جان میں جان ہے میں لقائے الٰہی سے روگردانی نہیں کروں گا اگرچہ سر تن سے جدا کر دیا جائے۔

جام نوش ہرگز نہ ترسد جان بی جان
ساکن لاھوت نظرش لامکان

ترجمہ: اس کے دیدار کا جام نوش کرنے والا موت سے ہرگز خوفزدہ نہیں ہوتا کیونکہ وہ لاھوت کا مکین ہے اور ان کی نظر لامکان پر ہوتی ہے۔

دیدہ بر دیدار دل باشتغال
غرق فی التوحید عارف دم وصال

ترجمہ: اس کی آنکھ دیدار میں اور دل اللہ کے ساتھ مشغول ہوتا ہے۔ توحید میں غرق عارف دم بھر میں واصل ہو جاتا ہے۔

از لقا رو نگردانم دوام
ہر کہ روئی گرداندہ کافر تمام

ترجمہ: میں کبھی بھی لقائے الٰہی سے منہ نہیں موڑتا کیونکہ جو اپنا چہرہ اس سے پھیرتا ہے وہ مطلق کافر ہو جاتا ہے۔

اہلِ اللہ فقیر جس کے ہفت اندام تصور اسمِ **اللّٰہ** ذات سے مطلق نور بن چکے ہوتے ہیں وہ ظاہری طور پر مخلوق پر تصرف کے لیے مشہور ہوتا ہے اور باطن میں معرفتِ الٰہی کے تصرف پر۔ اٹھارہ ہزار عالموں کی مخلوقات، مجلسِ انبیا و اولیا اللہ، تمام فرشتوں، مؤکلات اور جن وانس کے

احوال اس پر منکشف ظاہر ہوتے ہیں۔ یہ اس فقیر کے مراتب ہیں جس کا باطن معمور ہوتا ہے۔ یہ مراتب تصور اسمِ **اللّٰہ** ذات کی برکت سے حاصل ہوتے ہیں۔ تمام مراتب سے ثواب حاصل ہوتا ہے لیکن تصور اسمِ **اللّٰہ** ذات سے بے حجاب دیدار حاصل ہوتا ہے لیکن (راہِ حق میں) تصورِ شیطانی کی مداخلت سے باخبر رہ۔ جان لو کہ اسمِ **اللّٰہ** ذات فرمانِ الٰہی کی مثل ہے اور صاحبِ تصور اسمِ **اللّٰہ** ذات اس فرمان کو مخلوق تک پہنچانے والا صاحبِ نظر عارف ہوتا ہے۔ جو اسمِ **اللّٰہ** ذات کے فرمان کی عزت نہیں کرتا وہ نافرمان اور فرعون بن جاتا ہے۔ یعنی کہ جسے مشاہدہ اور قربِ الٰہی کے ساتھ دائمی حضوری اور وصال حاصل ہو اس کا کلام کبھی غلط اور خطا پر نہیں ہوتا کیونکہ وہ کلام اللہ کی بارگاہ میں اس کے ازلی قرب کی بنا پر مقبول ہوتا ہے۔ ایسے فقیر کی زبان سیف اللہ ہے جو تلوار کی مثل قتل کرنے والی ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

اُقْتُلُوا الْمُؤْذِيَاتِ قَبْلَ الْاِيْذَآءِ

ترجمہ: موذیات کو ایذا پہنچانے سے پہلے قتل کر دو۔

فقیر کے ان مراتب کو خواہشاتِ نفسانی سے مغلوب لوگ کیا جانیں کہ فقیر ایک دم میں تمام عالم کو اپنی توجہ سے فنا کر سکتا ہے اور ایسا وہ حکمِ خدا اور اجازتِ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے کرتا ہے۔ چونکہ فقیر فنا فی اللہ اور توحید میں غرق صاحبِ حضور ہوتا ہے اور اس کے پاس اسمِ **اللّٰہ** ذات کا نور اور تمام جلالی و جمالی صفات کی طاقت ہوتی ہے اس لیے اس کی کوئی بھی بات حکمتِ الٰہی سے خالی نہیں ہوتی۔ بیت:

مست را فکری نباشد از جلال
غرق فی التوحید اللہ با وصال

ترجمہ: توحید میں غرق مست فقیر کو جلال سے کوئی پریشانی نہیں ہوتی کیونکہ اللہ سے وصال کی بنا پر وہ جلال کو جذب کر لیتا ہے۔

جو فقیر دائمی طور پر غرق اور دیدار کی طرف متوجہ ہو وہ مردار دنیا، نجاست، گندگی، مردار اور حرام کی

بد بو کی طرف ہرگز نہیں دیکھتا۔ جاننا چاہیے کہ شیطان صرف اللہ کے دشمنوں پر ہی غالب آ سکتا ہے اور ان پر غفلت کے ذریعے غلبہ کرتا ہے جبکہ اللہ کے دوست شیطان پر غالب ہوتے ہیں۔ جو حق کا حقیقی طالب ہو وہ بلاشبہ اہلِ توفیق اور حق کا رفیق ہوتا ہے۔ فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

✦ اِنَّ عِبَادِیۡ لَیۡسَ لَکَ عَلَیۡہِمۡ سُلۡطٰنٌ ؕ وَ کَفٰی بِرَبِّکَ وَکِیۡلًا (سورۃ بنی اسرائیل۔65)

ترجمہ: (اے شیطان!) بے شک تو میرے بندوں پر غالب نہ آ سکے گا اور تیرا ربّ ہی ان کے لیے کافی اور کارساز ہے۔

دشمنانِ خدا پر خواہشاتِ نفس غالب ہوتی ہیں جو انہیں دربدر خوار سے خوار تر کرتی چلی جاتی ہیں اور حرص و طمع کے باعث وہ ہمیشہ حیران و پریشان رہتے ہیں جبکہ دوستانِ خدا نفس پر سواری کرتے ہیں اور علمِ یقین، علمِ اعتبار اور علمِ دیدار کے باعث دائمی حضوری اور نور میں غرق رہتے ہیں۔ پس دوستانِ خدا کو ان کے کس عملِ خیر کے سبب پہچانا جا سکتا ہے اور اللہ کی دوستی، محبت اور معرفت کس طرح حاصل ہو سکتی ہے؟ مرشد کامل واصل باللہ سے کونسے مراتب حاصل ہو سکتے ہیں؟ اوّل ذکرِ نور، دوم تصورِ حضور، تصرفِ حضور، توجہِ حضور اور تفکرِ حضور۔ ذکرِ نور اور تصورِ حضور علمِ دعوت کے بغیر ہرگز حاصل نہیں ہو سکتے جب تک اولیا اللہ کی قبور پر دعوت نہ پڑھی جائے۔ جو اولیا اللہ کی قبور پر اخلاص و اعتقاد کے ساتھ زیارت کی غرض سے جاتا ہے اور جو آیاتِ قرآن یاد ہوں انہیں اسمِ اللہ ذات، اسمِ اعظم اور کلمہ طیب لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوۡلُ اللّٰہِ کے ساتھ پڑھتا ہے اور (اہلِ قبر کی) روح کی طرف متوجہ ہو کر تفکر اور مراقبہ کرتا ہے بے شک اسی وقت روحِ ولی قبر سے اس طرح باہر نکل آتی ہے جس طرح سانپ اپنی کینچلی سے باہر نکلتا ہے۔ ولی کی روح کا قبر سے باہر آنا جانا اسی طرح ہوتا ہے جس طرح غوطہ خور سمندر کے پانی میں آتا جاتا ہے۔ اگر اہلِ دعوت صاحبِ توفیق ہو تو وہ روح کو دیکھ لیتا ہے لیکن اگر مردہ دل ہو تو روح کو نہیں دیکھ پاتا اگرچہ تمام عمر قبر پر بیٹھا دعوت پڑھتا رہے۔ صاحبِ باطن سے دینی و دنیوی امور کے سلسلے میں روح ہم کلام ہوتی ہے۔ روح اہلِ نفس سے زبانِ نفس سے ہم کلام ہوتی ہے، صاحبِ قلب و دل کے ساتھ زبانِ قلب و دل سے

ہم کلام ہوتی ہے، صاحبِ روح کے ساتھ زبانِ روح سے اور صاحبِ سرّ کے ساتھ زبانِ سرّ سے ہم کلام ہوتی ہے۔ ارواح کے ساتھ ہم کلام ہونے اور ان سے جواب باصواب پانے میں کسی قسم کا شبہ نہیں۔ نہ یہ شریعت کے خلاف ہے اور نہ ہی ہوسکتا ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

اِذَا تَحَیَّرْتُمْ فِی الْاُمُوْرِ فَاسْتَعِیْنُوْا مِنْ اَھْلِ الْقُبُوْرِ

ترجمہ: جب تم اپنے (روحانی و باطنی) امور میں پریشان ہو جایا کرو تو اہلِ قبور (کی ارواح) سے مدد مانگ لیا کرو۔

تصورِ حضور اور ذکرِ نور کی برکت سے طالب ترک اور توفیقِ الٰہی سے مراتبِ نور حاصل کرتا ہے اور تجرید و تفرید کے مراتب طے کرنے سے طالب توحید کے مرتبہ پر پہنچتا ہے جہاں اُسے تصورِ حضور، توکل اور تحقیق حاصل ہوتی ہے۔ ابیات:

ذکر حق نور است فکرش باحضور
بے حضوری ذکر فکر و بُعد دور

ترجمہ: ذکرِ حق نور ہے، یہ تفکر اور حضوری کے ساتھ ہونا چاہیے۔ حضوری کے بغیر ذکر فکر حق سے دور کرتے ہیں۔

ذکر را بگذار مذکورش مگو
احتیاجی نیست ذکرش روبرو

ترجمہ: ذکر کو چھوڑ دے لیکن مذکور (اللہ) کو نہ چھوڑنا۔ حق کے روبرو ہو کر ذکر کی حاجت نہیں رہتی۔

نیز شرح دعوت اہلِ قبور

گر ترا علم است دانش باشعور نظر کن بر مردگان اہل القبور

عاقبت تو جائے خانہ شد قبر　　　کس نہ بُردہ در قبر این سیم و زر

ترجمہ: اگر تیرے پاس علم اور دانش وشعور ہے تو اہلِ قبور مردوں کو دیکھ۔ تیرا انجام اور گھر بھی قبر ہے جہاں کوئی اپنے ساتھ مال و دولت نہیں لے جا سکتا۔

علم میباید علم بہر از عمل
جز محبت حق دگر باطل خجل

ترجمہ: اصل علم وہ ہوتا ہے جس پر عمل کیا جائے۔ تمہیں جاننا چاہیے کہ محبتِ حق کے علاوہ دیگر ہر شے باطل اور شرمندہ کرنے والی ہے۔

مرد عارف اور عالم باللہ وہ ہے جو قرآن اور قرب و معرفتِ الٰہی کی قوت سے اپنی قبر کو ایک قلعہ بناتا ہے، وہ قلعہ جمعیت اور تجلی ٔلقا کے انوار سے اس طرح پُر رہتا ہے کہ آگ بھی اس کے گرد نہیں آ سکتی۔ دعوتِ قبور وہی شخص پڑھ سکتا ہے جس پر اہلِ قبور ارواح کے احوال اور انوار منکشف ہوں لہٰذا دعوت پڑھنے کے دوران ارواح اور اس کے درمیان کوئی حجاب اور پوشیدہ پردہ باقی نہیں رہتا۔ دعوتِ قبور پڑھنے پر بعض کے ساتھ روح ہم کلام ہوتی ہے اور دعوت پڑھنے والوں کو جواب باصواب دیتی ہے۔ بعض رجعت کھا کر خراب حال ہو جاتے ہیں اور بعض بے حجاب سب کچھ دیکھتے ہیں۔ بعض کثرتِ گریہ سے اپنی جان جلاتے ہیں، بعض نور کے اثرات کے باعث دن رات آہ وزاری کرتے ہیں اور خوف و رجا کے احوال پر اپنی نگاہ رکھتے ہیں۔ عظیم روح کی قبر پر دعوت پڑھنے سے مراتبِ کبیر حاصل ہوتے ہیں اور عام روح کی قبر پر دعوت پڑھنے سے مراتبِ صغیر حاصل ہوتے ہیں۔ مطلب یہ کہ اہلِ قبور کے احوال کی حقیقت کس طریقِ تحقیق اور توفیق سے معلوم کی جا سکتی ہے؟ چونکہ قبر اور ارواح کی کچھ اقسام ہیں اس لیے ان ارواح کے احوال، مراتب اور منصب کے اعتبار سے ان کے چند خطاب اور نام ہیں۔ بعض قبور اہلِ نفس کی ہیں جو قبر میں قید، عذاب میں مبتلا اور خراب حال ہیں۔ ان اہلِ نفس کی قبر پر دعوت پڑھنے سے جنوں کی آوازیں آتی ہیں، خطرات، واہمات اور وسوسۂ شیطانی صاحبِ دعوت کو فریب دے کر اس کی راہ روکتے ہیں، حق

سے دور کر کے غیرِ حق کی طرف متوجہ کرتے ہیں اور صاحبِ دعوت کا مطلب ہرگز پورا نہیں ہونے دیتے۔ بعض قبور اہلِ دل روشن ضمیر فقیر اولیا اللہ کی ہوتی ہیں جن کے وجود مردہ لیکن جان زندہ ہوتی ہے۔ جو ان کی قبر پر دعوت پڑھتا ہے اُسے جمعیت عطا ہوتی ہے کہ ان کی قبر جنت سے بہتر ہے۔ دعوت پڑھنے والے کے احوال کے موافق مؤکل فرشتے اُسے آواز دیتے ہیں اور ان زندہ جان قبور سے شعلۂ انوار پیدا ہوتا ہے جس کی بدولت صاحبِ دعوت کی مہمات و مطالب حاصل ہو جاتے ہیں اور وہ تمام مشکلات سے نجات پاتا ہے۔ بعض قبور اہلِ روح کی ہیں جن کی قبور پر دعوت پڑھنے سے صاحبِ دعوت کے بدن کے ہفت اندام سرتا قدم روشن ہو جاتے ہیں اور اس کا دل یوں ٹھاٹھیں مارتا ہے جیسے طوفانِ نوحؑ۔ وہ روح دعوت پڑھنے والے سے ملاقات کرتی ہے جس کی بدولت وہ اپنے مطالب تک پہنچ جاتا ہے۔ اہلِ اسرارِ الٰہی کی قبور پر دعوت پڑھنے سے اسرارِ الٰہی کھلتے ہیں اور عین حقیقت دکھاتے ہیں۔ بعض اہلِ اللہ مکمل نور ہیں جن کی قبر پر ان کی ہم نشینی میں دعوت پڑھنے سے صاحبِ دعوت نور بن جاتا ہے اور مجاہدہ و مشاہدہ سے انبیا اور اولیا اللہ کی حضوری میں پہنچ جاتا ہے۔ عارف کی ارواح نورِ ایمان سے پُر ہوتی ہیں اور اسی نور کی قوت سے لوگوں سے ملاقات کرتی ہیں۔ ان کی قبور سے ذکر اور حقیقتِ مذکور کی آواز بلند ہوتی ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

❁ اِذَا تَحَيَّرْتُمْ فِي الْاُمُوْرِ فَاسْتَعِيْنُوْا مِنْ اَهْلِ الْقُبُوْرِ

ترجمہ: جب تم اپنے (روحانی و باطنی) امور میں پریشان ہو جایا کرو تو اہلِ قبور (کی ارواح) سے مدد مانگ لیا کرو۔

جسے تصور اسمِ اللہ ذات سے حضوری کے مراتب حاصل ہوں اور جس کا ظاہر و باطن ایک ہو چکا ہو اُسے ارواح کی قبور سے آواز سنائی دیتی ہے اور جاودانی جمعیت عطا کرتی ہے۔ بیت:

عمل قرآن و قبر قرب از خدا
این عمل حاصل شود از مصطفیؐ

ترجمہ: قبور پر عملِ دعوت کے دوران قرآن پڑھنے سے قربِ الٰہی حاصل ہوتا ہے اور یہ عمل بارگاہِ مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے نصیب ہوتا ہے۔

قبر شیر کے گھر کی مثل ہے اور روح اس قبر میں نر شیر کی مثل ہے۔ قبر پر اُسے دعوت پڑھنی چاہیے جسے حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت خضر علیہ السلام جیسی قوت اور توفیق حاصل ہو۔ بیت:

قبر بیشہ شیر در قبر فقیر
شہسواری شیر خواند یابصیر

ترجمہ: فقیر کی قبر شیر کی کچھار کی مثل ہوتی ہے لہٰذا صاحبِ نظر ہی اس شیر کی مثل فقیر کی قبر پر دعوت پڑھ سکتا ہے۔

اولیا اللہ کی قبر قلعۂ نور رہوتی ہے جس میں ارواح دائمی حضوری سے مشرف ہوتی ہیں۔

ابیات:

ہر کرا شد معرفت وحدت لقا
خوش بخواند بر قبر آن اولیا

ترجمہ: جسے معرفتِ وحدت اور لقا حاصل ہو وہ ان اولیا کی قبر پر شوق سے دعوت پڑھ سکتا ہے۔

ہر کہ خواہد معرفت توحید نور
شد حضوری راز با اہل القبور

ترجمہ: جو نورِ توحید کی معرفت حاصل کرنا چاہتا ہو اُسے اہلِ قبور سے حضوری کا راز حاصل کرنا چاہیے۔

باروحانی راہ روحی راہبر
باتصور می رود اندر قبر

ترجمہ: صاحبِ دعوت روحانی راہ پر ارواح کی رہنمائی حاصل کرے اور تصور سے قبر کے اندر داخل ہو جائے۔

با یکدگر شد ہم سخن با ہم کلام

ہر حقائق یافتہ و ز خاص و عام

ترجمہ: اورایک دوسرے سے ہم کلام ہوکر گفتگو کرے اور (روح سے) ہر خاص و عام حقائق حاصل کرلے۔

ہر کہ این راہ نداند بے عمل

با وسوسہ خطرات شیطانی خلل

ترجمہ: جو یہ راہ نہیں جانتا وہ بےعمل ہے اور وسوسہ وخطراتِ شیطانی اور خلل کا شکار ہے۔

بے سرے رفتند اولیا

روز اوّل شد مشرف باللقا

ترجمہ: اولیا سر کٹوا کر اس راہ پر چلتے ہیں اور روزِ اوّل ہی لقا سے مشرف ہوجاتے ہیں۔

باھُوؒ تو بہر از خدا این راہ نما

سر ز گردن کن جدا بہر از خدا

ترجمہ: باھُوؒ! اللہ کے واسطے اس راہ پر ہمارا راہبر بن اور اللہ کی خاطر ہمارے سر کو گردن سے جدا کر دے۔

عالم باللہ عارف جو صاحبِ استغراقِ الٰہی ہو اور حضورِ حق میں آتا جاتا ہو اُسے مؤکلات اور جنوں کا کیا خوف؟ اور اپنے گرد حصار باندھنے کی کیا ضرورت؟ اس کے وجود سے نورِ الٰہی کا ایسا شعلہ پیدا ہوتا ہے کہ تمام مؤکل، فرشتے اور جن نورِ الٰہی کے جلال اور گرمی کے باعث اس سے دور بھاگتے ہیں۔ بیت:

مرد باشد حق شناسد باحضور

آن وجود لائق است دعوت قبور

ترجمہ: جو مردِ حق شناس اور حضوری کا حامل ہو اسی کا وجود دعوتِ قبور پڑھنے کے لائق ہوتا ہے۔

شرح دیدار ولقا

دیدارِ پروردگار اور مشرفِ لقا ہونے کا کونسا طریقہ شریعت کے موافق اور جائز ہے؟ دیدارِ الٰہی کے پانچ طریقے ہیں اوّل خواب میں، جسے نوم الخیر کہتے ہیں۔ دوم مراقبہ میں، جو موت کی مثل ہے اور محرمِ محبت ومعرفت بناتا ہے۔ ایسی موت وصالِ الٰہی عطا کرتی ہے بلکہ موت سے غالب تر اور مُوْتُوْا قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوْا کا مرتبہ ہے جو عارف کو لاھوت لامکان میں پہنچا کر ذاتِ حق کا بے حجاب مشاہدہ عطا کرتا ہے۔ اس مقام پر انوارِ ذات عطا ہوتے ہیں۔ علمِ اجل سے فتوحات حاصل ہوتی ہیں اور موت انوارِ ذات میں غرق کر کے لقا و دیدار سے مشرف کرتی ہے۔ عارفین اولیا اللہ اس موت سے مطلق حیات پاتے ہیں، اس موت کے دوران معرفت، مشاہدۂ قربِ الٰہی اور مجلسِ انبیا و اولیا کو توفیقِ الٰہی سے اپنا باتحقیق رفیق بناتے ہیں اور اپنی ظاہری موت کو ابدی حیات سے آراستہ کرتے ہیں۔ یہ موت رحمت ہے جس کے باعث اللہ سے بے آواز ہم کلامی کا مکمل شرف حاصل ہوتا ہے اور قُمْ بِاِذْنِ اللّٰہِ کے بے آواز علم سے طالب کی روح دونوں جہان میں زندگی حاصل کرتی ہے۔ اس مقام پر ولی اللہ کے لیے زندگی اور موت برابر ہو جاتے ہیں۔

ابیات:

باتصور اسم اللہ لازوال است
گر بہ بینم ہمہ اندر وصال است

ترجمہ: اسمِ اللہ ذات لازوال ہے۔ جب بھی میں اپنے اندر اسم اللہ ذات کا تصور کرتا ہوں مجھے وصالِ الٰہی حاصل ہوتا ہے۔

کسے داند کہ ہرگز آن نداند
حجاب خود ز خود رویت بماند حق نگار

ترجمہ: اگر کوئی اس طریقہ کے متعلق جانتا ہے تو وہ یہ ہرگز نہیں جانتا کہ حق کے دیدار کے لیے اس کا اپنا وجود ہی حجاب ہے۔

مراتبِ عاشقان دیدار بین است
ز حق باحق رسد حق الیقین است

ترجمہ: عاشقوں کے مراتب یہ ہیں کہ انہیں دیدار حاصل ہوتا ہے کیونکہ وہ حق کے توسط سے حق تک پہنچ کر حق الیقین کے مرتبہ پر فائز ہوتے ہیں۔

حیاتی شد بقا بہر از لقا شد
کسی این جا نہ بیند سر ہوا شد

ترجمہ: عاشقوں کو لقائے الٰہی سے جاودانی زندگی حاصل ہوتی ہے۔ جس نے اس زندگی میں دیدار حاصل نہ کیا وہ خواہشاتِ نفس کا شکار رہے۔

اگر گوید کسی دیدار فردا
کہ فردا شد بہ آنرا صد پردا

ترجمہ: اگر کوئی یہ کہے کہ قیامت کے روز دیدار ہوگا تو (وہ جان لے کہ) کل قیامت کے روز بھی اس کے سامنے سینکڑوں حجاب ہوں گے۔

خدا بیند مرا من چون نہ بینم
کہ امت از محمدؐ پاک اویم

ترجمہ: اللہ ہر لمحہ مجھے دیکھتا ہے تو میں اُسے کیوں نہ دیکھوں کہ میں اس کے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت میں سے ہوں (جنہیں دیدار کا تحفہ عطا کیا گیا ہے)۔

لذتے و ز جاودانی لذت دیدار بہ
الٰہی مرتبہ دیدار دادی طاقت دیدار دہ

ترجمہ: ہر لذت سے دیدار کی جاودانی لذت بہتر ہے۔ الٰہی! تو نے مرتبہ دیدار تو عطا کر دیا اب

طاقتِ دیدار بھی عطا فرما۔

اہلِ محبت، اہلِ ذکر فکر، اہلِ معرفت، اہلِ حضورِ حق، اہلِ مقربِ حق، اہلِ مشاہدۂ نور، اہلِ غرق در تجلیٔ دیدار، اہلِ مشرفِ لقا، فنا، بقا، درویش فقیر ولی اللہ، اولیا اللہ، واصل عاشق، عارف، عالم، عامل، جامع جو کامل مکمل اکمل اور رہنمائے خلق ہیں، غوث، قطب، ابدال، اوتاد، اخیار جن کے باطن معمور اور وجود پاکیزہ ہیں اور وہ ہمیشہ مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں حاضر رہتے ہیں، ان تمام اہلِ نصیب وصاحبِ مراتب کو کونسے احوال سے پہچانا جاسکتا ہے؟ اہلِ اللہ اہلِ دیدار ہیں جن کا نفس بیمار ہوتا ہے اور بیمار کو بولنا، سننا، دیکھنا اور کھانے کی لذت وذائقہ کچھ بھی اچھا نہیں لگتا۔ اسی طرح اہلِ اللہ کو سوائے حضوری اور مشاہدۂ دیدار کے سوا کچھ اچھا نہیں لگتا۔ ان کا سننا، دیکھنا اور بولنا دیدار کے سوا کچھ نہیں اور وہ دیدار سے ہی لذت وذائقہ پاتے ہیں کیونکہ ان کا کھانا بھی نور ہوتا ہے جو تمام انوارِ الٰہی کا نور کہلاتا ہے۔ ابیات:

طلب کن دیدار دائم تا شوی طالب خدا
درمیان یک ہفتہ یابی معرفت وحدت لقا

ترجمہ: تو ہمیشہ دیدارِ حق کی طلب کرتا کہ تو طالبِ مولیٰ بن جائے اور ایک ہفتہ میں ہی معرفت و لقائے وحدت پالے۔

ناقصاں را سال پنجہ کاملان را روز پنج
پنج پنجہ نیز ناقص عارفان یک روز گنج

ترجمہ: ناقصوں کو پچاس سال میں بھی معرفت حاصل نہیں ہوسکتی جبکہ کاملوں کو پانچ روز میں ان کا مقصود حاصل ہوجاتا ہے۔ پانچ روز اور پچاس سال والے بھی ناقص ہیں کیونکہ عارفین کو ایک روز میں ہی یہ (معرفت کا) خزانہ حاصل ہوجاتا ہے۔

پنج گنج نیز ناقص دم زدن بہ برد حضور
این مراتب جامع مرشد بود یا ذات نور

ترجمہ: پانچ خزانوں پر تصرف رکھنے والے بھی ناقص ہیں۔ دم بھر میں حضوری میں پہنچا دینا جامع مرشد کے مراتب ہیں جو نورِ ذات کا حامل ہوتا ہے۔

دم زدن ہم دیر باشد طرفہ زد حاضر کند
این مراتب انتہائے از خدا حاصل شود

ترجمہ: دم بھر میں بھی دیر ہوتی ہے۔ جامع مرشد پل بھر میں حضوری میں پہنچا دیتا ہے اور یہ انتہائی مراتب اُسے اللہ تعالیٰ سے حاصل ہوتے ہیں۔

این ہر یک مراتب ناقصان را راہزن شد طالبان
نادیدہ را دیدہ بہ بخشد میشود روشن عیان

ترجمہ: ناقصوں کے تمام مراتب سچے طالبوں کے لیے راہزن ہیں۔ کامل مرشد نابینا کو چشمِ بینا عطا کرتے ہیں جس سے ان پر ہر شے روشن و عیاں ہو جاتی ہے۔

باھُوؒ راہِ مردان باتوجہ بانظر ناظر قلب
در تصرف باتصور غرق کن در ذات ربّ

ترجمہ: باھُوؒ راہِ مردان یہ ہے کہ توجہ اور نگاہ سے طالبوں کے قلب کو روشن کر دیتے ہیں اور اپنے تصرف سے تصور کے ذریعے انہیں ذاتِ الٰہی میں غرق کر دیتے ہیں۔

ہر کوئی اپنے نام کی شہرت کا طالب ہے اور اپنا مطلوب حاصل کرنے کے لیے دن رات مطالعۂ کتب میں مصروف ہے۔ مردار اور بدبودار دنیا کی طلب رکھنے والے طالب و مرید بے شمار ہیں جو اپنے مرشد سے خلافت چاہتے ہیں۔ ایسے طالب جھوٹے اور حد سے بڑھنے والے ہیں۔

ابیات:

کس نہ بینم طالبے توفیق تر
کس نیابم مرد مرید از نظر

ترجمہ: مجھے کوئی بھی ایسا طالب دکھائی نہیں دیا جو توفیقِ الٰہی کے لائق ہو اور نہ ہی کوئی ایسا مرد مرید

میری نظر سے گزرا۔

ہم مریدی طالبی از بہر خویش

درپیش بسیار است بدکیش بیش

ترجمہ: تمام طالب ومرید اپنی خواہشات کی فکر میں رہتے ہیں۔ ایسے بدخصلت مرید بہت سے ہیں جن سے مرشد کو واسطہ پڑتا ہے۔

وہ عارف جس کے پاس بے حجاب دیکھنے والی آنکھ ہو اور وہ دیدار سے مشرف ہو، اُسے آج اور کل کے وعدے سے کیا سروکار؟

ابیات:

گر نہ بیند کور مادر عیب نیست

سرّ شد اظہار آن از غیب نیست

ترجمہ: اگر مادرزاد اندھا دیدار نہ کر سکے تو کوئی مضائقہ نہیں کیونکہ ایسے اندھے پر غیب سے اسرار کا اظہار نہیں ہوتا۔

میدہد دیدار میگوید بہ بین

ہر کہ آواز او نہ بیند شد لعین

ترجمہ: اللہ نے خود ہی اپنے دیدار کا حکم فرمایا ہے اور خود ہی دیدار عطا کرتا ہے لیکن اگر کوئی اس کے فرمان کے باوجود دیدار نہیں کرنا چاہتا وہ ملعون ہے۔

گر نہ بینم میشوم مشرک تمام

روئے من با روئے او باشد ہر مدام

ترجمہ: اگر میں دیدار نہ کروں تو میں مطلق مشرک ہو جاؤں گا اس لیے میں ہمیشہ اپنا رُخ اس کے چہرے کی جانب ہی رکھتا ہوں۔

فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

✦ اِنِّیْ وَجَّھْتُ وَجْھِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِیْفًا وَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ

(سورۃ الانعام۔79)

ترجمہ: بے شک میں اپنا رُخ اس کے چہرے کی جانب کرتا ہوں جو زمین و آسمان کا پیدا کرنے والا ہے اور میں مشرکوں میں سے نہیں ہوں۔

نور دیدارش نہ جثہ داشتند
نفس قلب و روح را بگذاشتند

ترجمہ: اس کے دیدار کا نور تب حاصل ہوتا ہے جب جسمانی وجود سے آزادی حاصل کر لی جائے اس لیے طالبِ دیدار نفس، قلب اور روح کو چھوڑ دیتے ہیں۔

باھُوؒ ابتدا نور است آخر گشت نور
نور از شد نور، نور از شد ظہور

ترجمہ: باھُوؒ کی ابتدا بھی نور ہے اور اس کی انتہا بھی نور ہوگی۔ اس کے نور کی اصل اور اظہار اللہ کے نور سے ہے۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

اَلنِّھَایَۃُ ھُوَ الرُّجُوْعُ اِلَی الْبِدَایَۃِ

ترجمہ: ابتدا کی طرف لوٹنا ہی انتہا ہے۔

مرد (مرشد) وہ ہے جو ایک ساعت میں ابتدا و انتہا تک پہنچا دے۔ یہ اس مرشد کے مراتب ہیں جس کا ظاہر توفیقِ الٰہی کا حامل اور باطن حق کا با تحقیق رفیق ہوتا ہے۔ بیت:

ہم چون ابلیس است مانع شد لقا
رحمت خدا بروے کسے را شد لقا

ترجمہ: جو لقائے الٰہی سے روکتا ہے وہ ابلیس کی مانند ہے۔ جسے لقا حاصل ہوا اس پر خدا کی رحمت ہوتی ہے۔

جان لو کہ لقا اللہ کے فضل سے عالم فقرا کو نصیب ہوتا ہے۔ یہ وہ عالم ہوتے ہیں جن کے پاس مندرجہ ذیل علوم ہوتے ہیں: علمِ تفسیر، علمِ تاثیر، علمِ روشن ضمیر، علمِ ناظر نظیر، علمِ برنفس امیر، علمِ فنا فی اللہ فقیر، علمِ کیمیا اکسیر، علمِ دعوت تکسیر، علم تمام عالمگیر، علمِ ذکرِ لازوال، علمِ فکر جو نفس کو فنا کر دے اور اللہ کا وصال عطا کرے، لازوال معرفت کا علم، محبت کے احوال کا علم، یارِ حقیقی کو طلب کرنے کا علم، علم جو دیدار سے مشرف کر دے، علمِ ورد وظائف، علمِ مراقبہ، علمِ مکاشفہ، علمِ مجادلہ، علمِ محاربہ، علمِ محاسبہ، علمِ الٰہی، علمِ الہام، علمِ نور، علمِ حضور، علمِ مجاہدہ، علمِ مشاہدہ، علمِ قرب، علمِ قدس، علمِ تمثیل، علمِ وھم، علمِ دلیل، علمِ عیان، علمِ تصور، علمِ تصرف، علمِ تفکر، علمِ توجہ، علمِ استغراق، علمِ کلید، علمِ قفل، علمِ جامع، علمِ جمعیت، علمِ فنا، علمِ بقا، علمِ خلافِ نفس، علمِ صدیق القلب، علمِ توفیق روح، علمِ تحقیق سرّ، علمِ اعتقاد، علمِ وحدت، علمِ یقین، علمِ تعلیم، علمِ تلقین، علمِ ہدایت، علمِ غنایت، علمِ ولایت، علمِ لانہایت، علمِ تجرید، علمِ تفرید، علمِ فیض، علمِ عطا، علمِ تمام علوم، علمِ حیّ قیوم، علمِ رسم رسوم۔ یہ تمام علوم حق و باطل کی تحقیق کے لیے ہیں۔ تو اپنے وجود پر شریعت کا لباس پہن اور شریعت میں کوشش کر۔ شریعت کے احکامات اختیار کر اور شریعت کے مخالف، بدعت اور مناہی کو ترک کر دے۔ اس کے بعد فقر کی راہ پر قدم رکھ اور اپنا چہرہ معرفت اور دیدارِ الٰہی کی طرف رکھ۔ ہر علم، ہر عبادت اور ہر ثواب کا مقصد بے حجاب اللہ کی معرفت اور دیدار حاصل کرنا ہے۔ پس معلوم ہوا کہ مراتب دو قسم کے ہیں۔ اوّل مراتبِ مردار، جو کہ باطل ہیں۔ دوم مراتبِ دیدار جو اللہ کی طرف سے برحق ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے بندوں کو اپنی معرفت، عبادت اور دائمی دیدار سے مشرف ہونے کے لیے پیدا کیا ہے نہ کہ مردار دنیا کے لیے۔ فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

✦ وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ (سورۃ الذّٰریٰت۔56) اَیْ لِیَعْرِفُوْنِ

ترجمہ: اور میں نے جنوں اور انسانوں کو اپنی عبادت کے لیے پیدا کیا ہے یعنی اپنی معرفت کے لیے۔

جاننا چاہیے کہ علمِ ظاہر کے بہت سے عالم ہیں۔ ہزار عالموں میں سے کوئی ایک عالم ہی دیدار سے

مشرف ہونے کا علم جانتا ہے اس لیے علمِ دیدار کے علاوہ دوسرا کوئی علم نہ جانتا ہے نہ پڑھتا ہے۔ اپنے شاگرد، طالب اور مرید کو بھی علمِ دیدار کا سبق دیتا ہے اور اس علم کے حصول سے دیدار تک پہنچاتا ہے۔ فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

◆ حَسۡبِیَ اللّٰہُ (سورۃ توبہ۔129)

ترجمہ: اور میرے لیے اللہ کافی ہے۔

◆ وَ کَفٰی بِاللّٰہِ (سورۃ الاحزاب۔39)

ترجمہ: اور اللہ (سب کے لیے) کافی ہے۔

اللہ بس ماسویٰ اللہ ہوس۔ جواب دو کہ علمِ دیدار کی راہ کونسے علم سے ہے؟ علمِ دیدار کا گواہ کونسا علم ہے؟ علمِ دیدار کا محرم کون ہے اور اس راہ پر رفیق کون ہوتا ہے؟ علمِ دیدار کو اسمِ اللّٰہ سے تحقیق کیا جا سکتا ہے کیونکہ اسمِ اللّٰہ ذات دیدارِ الٰہی تک پہنچاتا ہے۔ علمِ دیدار کی گواہ حضوری ہے جو کلمہ طیب لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوۡلُ اللّٰہِ سے حاصل کی جاتی ہے۔ جو کلمہ طیب کو اس کی کنہ سے پڑھتا ہے کلمہ طیب اُسے دیدار سے مشرف کر دیتا ہے۔ علمِ دیدار کا استاد، عالم اور رفیق مرشد کامل ہوتا ہے جو توفیقِ الٰہی کا حامل ہوتا ہے، اپنی نگاہ اور توجہ سے طالب کو روشن ضمیر اور باعیان بنا دیتا ہے، نگاہ اور تصور سے حضوری میں پہنچاتا ہے۔ جو پیر و مرشد حضوری اور دیدار سے مشرف کرنے کا علم نہیں جانتا اور اپنے طالب و مرید کو مرتبہ ذکر فکر میں ہی الجھائے رکھتا ہے وہ احمق ہے جو خود کو پیر و مرشد کہلواتا ہے۔ دیدار اللہ تعالیٰ کا فضل، عطا اور بخشش ہے۔ یہ لقا سے مشرف عارفین کے مراتب ہیں۔ جو طالب ان کے مراتب کا یقین نہیں کرتا وہ مردہ دل، اندھا اور بے حیا ہے۔ فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

◆ وَمَنۡ کَانَ فِیۡ ہٰذِہٖۤ اَعۡمٰی فَہُوَ فِی الۡاٰخِرَۃِ اَعۡمٰی (سورۃ بنی اسرائیل۔72)

ترجمہ: جو اس دنیا میں (دیدارِ الٰہی سے) اندھا رہا وہ آخرت میں بھی اندھا رہے گا۔

اگر میں باطنی طور پر اندھے شخص کو حقیقت دکھاؤں اور کہوں کہ دیکھ تو وہ اندھا اپنے اندھے پن کی بنا پر کیسے دیکھ سکتا ہے! وہ بے یقین اور شیطان لعین کا ساتھی ہے۔ ابیات:

در درس دیدار خوانند بے زبان
بے چشم عارف بہ بیند باعیان

ترجمہ: عارف دیدار کا درس بے زبان پڑھتے ہیں اور ظاہری آنکھوں کے بغیر بے حجاب دیدار کرتے ہیں۔

شد مطالعہ موت علم از معرفت
عالم دیدار باشند این صفت

ترجمہ: علمِ معرفت سے موت کی حقیقت کا علم حاصل ہوتا ہے۔ عالمِ دیدار ہی اس صفت کے حامل ہوتے ہیں۔

جسم انوارش بحاضر داشتند
نفس و قلب و روح بگذاشتند

ترجمہ: وہ نفس و قلب اور روح کو چھوڑ دیتے ہیں۔ انکا جسم نور بن جاتا ہے جس کے بعد وہ نور کی صورت میں اللہ کی حضوری میں رہتے ہیں۔

اصل از نور است وصلش نور شد
ابتدائے انتہائے بحضور شد

ترجمہ: ان کی اصل نور ہے اور انہیں نور سے ہی وصل ہوتا ہے۔ ابتدا سے انتہا تک وہ حضوری سے مشرف رہتے ہیں۔

مرشدے باشد چنین عالم لقا
طالبان را میکشد کبر و از ہوا

ترجمہ: مرشد کو ایسا عالمِ لقا ہونا چاہیے جو اپنی روحانی قوت سے طالبوں کو تکبر اور خواہشاتِ نفس سے نجات دلا دے۔

عالم کئی اقسام کے ہیں۔ اوّل جو علمِ تفسیر کے عالم ہیں، دوم جو علم میں مشہور ہیں، سوم جو دن

رات ورد وظائف، مطالعہ علمِ دعوت اور ذکر فکر میں مشغول رہتے ہیں۔ چہارم جو علمِ دنیا کے عالم ہوتے ہیں، ان کا دماغ خواہشات سے پُر ہوتا ہے اور وہ تکبر وغرور کے باعث معرفتِ الٰہی سے محروم ہوتے ہیں۔ پنجم جو علمِ فنا فی اللہ اور نورِ دیدار کے عالم ہوتے ہیں۔ ششم جو مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے علمِ حضوری کے عالم ہوتے ہیں کیونکہ فقر کی اساس علمِ فقہ ہے۔ فقیہ عالم دو قسم کے ہیں اوّل قسم کے فقیہ وہ ہیں جو مسائلِ فقہ کی تاثیر سے نفس کو فنا کرتے ہیں۔ یہ عالم عارف باللہ صاحبِ تقویٰ ہوتے ہیں جنہیں دیدار کی توفیق حاصل ہوتی ہے اور مردار دنیا سے بیزار ہوتے ہیں۔ دوم فقیہ وہ ہیں جن کا نفس انا، تکبر اور ہوس کے باعث طاقتور ہوتا ہے اور وہ خواہشاتِ نفس کے قیدی ہوتے ہیں۔ ابیات:

موسیٰؑ را معراج شد و ز معرفت   اگر باشد خضرؑ عیسیٰؑ صفت

مردہ را زندہ کند با دم نظر   ہمچو قصہ مجلس موسیٰؑ خضرؑ

ہر کہ بیند از گناہ در خود نگاہ   ہر کہ یابد راہ بنماید براہ

ترجمہ: موسیٰ علیہ السلام اگر حضرت خضرؑ اور حضرت عیسیٰؑ کی مثل ہوتے تو انہیں معرفت کے سبب معراج ہوتی، اور مردہ کو سانس اور نظر سے زندہ کرتے جیسا کہ حضرت موسیٰؑ اور حضرت خضرؑ کے قصہ سے واضح ہوتا ہے۔ جو کوئی دوسروں کے گناہ کی طرف متوجہ رہتا ہے اصل میں وہ خود پرست ہوتا ہے، جو راہِ حق پا لیتا ہے وہ دوسروں کو بھی یہ راہ دکھاتا ہے۔

نیز شرح کل و جز

دیدارِ الٰہی کا کسی بھی مقام و مرتبہ سے کوئی تعلق نہیں نہ آج دنیا سے نہ کل قیامت اور بہشت سے، کیونکہ اللہ تعالیٰ کو کسی مقام سے تشبیہ دینا شرک کا باعث ہے۔ پس دیدار کس طریقے سے ممکن ہے؟ (اللہ کا) علم سر سے قدم تک تمام وجود کو نور میں بدل دیتا ہے اور ان انوار میں طالب اللہ کا دیدار کرتا

ہے۔ وقتِ دیدار جگہ اور مقام کا تعین نہیں ہوتا کیونکہ ان آثار کا نام لاھوت لامکان ہے۔ اے احمق اور پریشان سن! دیدار کے لائق صرف انسانِ کامل ہے۔ علمِ مسخرات سے جنوں کو قید میں لے آنے کا طریق اور ہے، علمِ مسخرات سے مؤکلات اور فرشتوں کو قید میں لے آنے کا طریق اور ہے، علمِ مسخرات سے انبیا، اولیا اللہ، مومن اور مسلمان کی ارواح سے مجلس و ملاقات کرنے کا طریق اور ہے جو اسمِ اعظم پڑھنے سے حاصل ہوتا ہے اور وجودِ معظم کے لیے توفیقِ الٰہی کا ذریعہ ہے۔ علمِ ذکر فکر، ورد و وظائف سے سیرِ طبقات، ہفت طبقاتِ زمین اور نو افلاکِ آسمان، نظارۂ عرش و کرسی اور مطالعۂ لوحِ محفوظ کا طریق اور ہے۔ ایسے تمام مراتب بے جمعیت ہیں جو طالب کے لیے پریشانیِ احوال ہیں اور اللہ کی معرفت، قرب، توحید اور وصال سے دور اور بے خبر ہیں۔ علمِ انوار سے دیدارِ پروردگار سے مشرف ہونے کی باتحقیق توفیق کی راہ اور ہے، علمِ فنا، علمِ بقا، علمِ صفا اور علمِ مشرفِ لقا کی باتحقیق توفیق کی راہ اور ہے۔ علمِ سرّ اسرار، معرفت، محبت، مشاہدہ، حیّ و قیوم ذات کو طلب کرنے کا علم روشن ضمیری عطا کرتا ہے اور وحدت کی طرف راستے کھولتا ہے، روح کو فرحت عطا کرتا ہے، قلب کو زندہ کرتا ہے اور نفس کو خوار و خراب کرتا ہے۔ اسمِ **اللہ** ذات کے تصور سے جان دن رات سوز میں مبتلا رہتی ہے، بے حجاب دیدارِ الٰہی اور مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی دائمی حضوری حاصل ہوتی ہے، یہ علم نور سے مشرف کر کے اللہ کی بارگاہ میں منظور کراتا ہے اور توفیقِ الٰہی عطا کرتا ہے۔ یہ طریقِ تحقیق مختلف ہے۔ حیّ و قیوم ذات کے یہ جملہ علوم اور جملہ علمِ رسم رسوم ایک قدم اور ایک دم میں رنج و ریاضت کے بغیر اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حکم و اجازت سے لمحہ بھر میں حاصل ہوتے ہیں جس سے اولیا اللہ واصل ہو جاتے ہیں۔

وہ کونسی راہ ہے جس سے آئینۂ دل ایسے روشن اور صاف ہو جاتا ہے کہ کل و جز مخلوقات کے احوال اور فنا و بقا سے آگاہی اور اللہ کا قرب و دیدار حاصل ہوتا ہے؟ یہ تصور اسم **اللہ** ذات سے حاصل ہونے والی حضوری کی راہ ہے۔ کلمہ طیب لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کی روحانی قوت سے حاصل ہونے والی باتحقیق توفیق کی راہ ہے۔ یہ راہ وحدت کی کلید ہے۔ ہر وہ شخص اس راہ کا

منکر ہے جو بے دین، لعنتی، شیطان کا دوست اور اہلِ تقلید ہے۔ اس راہ میں وہی طالبِ مولیٰ جان قربان کرتا ہے جو دیدار اور توحید کا طالب ہو۔ ایسا طالب حضرت رابعہ بصریؒ اور سلطان بایزیدؒ کی مثل ہوتا ہے۔

تصور کے برزخ سے لازوال اور بے مثل و بے مثال، مشاہدات اور روحانی احوال کی شرح

جاننا چاہیے کہ تصور اسم اللہ ذات وحدت تک پہنچنے کا باتصرف برزخ[1] ہے جو اگر توجہ اور اصل تفکر سے کیا جائے تو وصالِ الٰہی عطا کرتا ہے۔ تصور اسمِ اللہ ذات کا برزخ ذکر، فکر، مراقبہ اور ورد و وظائف جن کا تعلق عملِ نفس و شیطان اور عملِ دنیا کے وہم، خطرات اور واہمات سے ہے، کو دل سے علیحدہ کر کے منسوخ کر دیتا ہے اور صرف دیدار کے انوار و تجلیات کے مشاہدات کو باقی رہنے دیتا ہے۔ تصور قربِ الٰہی اور دیدار کے غیب الغیب انوار کا مشاہدہ عطا کرتا ہے۔ تصور سے حاصل ہونے والے مشاہدات اللہ کے قرب اور وصال سے متعلق ہیں۔ تصور سے حاصل ہونے والے مشاہدات کا تعلق تصورِ نور اور قربِ حق سے ہوتا ہے اس لیے اللہ کی بارگاہ میں منظور ہوتے ہیں۔ تصور اسمِ اللہ ذات سے حاصل ہونے والے مشاہدات اور الہام کا تعلق نفس کی فنا اور روح کی بقا سے ہے نہ کہ حور و قصور کے مشاہدہ سے۔ ابیات:

در تصور شد تصور راز حق
میبراید در مطالعہ دل ورق

ترجمہ: جب صاحبِ تصور اوراقِ دل کے مطالعہ میں مشغول ہو جاتا ہے تو تصورِ رازِ حق حاصل ہوتا

[1] برزخ دو جگہوں کو جوڑنے یا ملانے والے پُل کو کہتے ہیں مراد وسیلہ۔

ہے۔

و ار دانی ہر علم شد راہنما

روزِ اوّل سبق خواند از خدا

ترجمہ: اگر تو چاہتا ہے کہ ہر علم اللہ کی طرف تیرا رہنما ہو تو اس کا سبق روزِ اوّل ہی پڑھنا شروع کر۔

خرمی خوشوقت گردد راز بین

عین را باعین بیند بالیقین

ترجمہ: طالبِ مولیٰ جب اسرارِ الٰہی کا مشاہدہ کرنے والا بن جاتا ہے تو مسرور رہتا ہے اور یقین کے ساتھ عین ذات کا مشاہدہ اپنی آنکھوں سے کرتا ہے۔

عالم و فاضل شود عارف کرم

از علم عین است عالم را چہ غم

ترجمہ: اللہ کے کرم سے عارف عالم و فاضل بن جاتا ہے۔ جسے علمِ عین حاصل ہو اسے کیا غم!

علم رسم و با رسوم مردگان

مردہ قالب زندہ قلب علم دان

ترجمہ: رسمی علم مردہ دل والے حاصل کرتے ہیں جبکہ علمِ الٰہی جاننے والوں کے دل زندہ اور وجود مردہ ہوتے ہیں۔

جاننا چاہیے کہ لقائے الٰہی سے مشرف کرنے اور مقامِ کبریا تک پہنچانے کی راہ کا علم اسمِ اللہ ذات کے روحانی اثرات سے حاصل ہوتا ہے جبکہ کلمہ طیب لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کے ورد سے حاصل ہونے والی حضوری تمام مخلوقات کے احوال دکھاتی ہے۔ نورِ حضور کی یہ راہ ہزاروں میں سے صرف عامل عارف ہی جانتا ہے جو کہ فقیر ہے۔ جو اس راہ کو مکمل طور پر جانتا ہے وہ کونین پر امیر ہوتا ہے اور جو اکمل طور پر اس راہ کو جانتا ہے وہ ہر مخلوق پر غالب اور قادر ہوتا ہے۔ اس راہ کو مردہ دل کیا جانیں جو نفس کے اسیر اور قیدی ہیں۔ اگر کوئی چاہے کہ اس علم کو پڑھے بغیر عالمِ ربانی

کے برابر ہو جائے تو ممکن نہیں۔ یہ مراتب کلماتِ ربانی جاننے والے عالم کے ہیں۔ کلماتِ ربانی پڑھنے سے نفس مردہ اور قلب زندہ ہو کر بے حجاب اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کرنے لگتا ہے۔ فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

✦ قُلْ لَّوْ كَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِّكَلِمٰتِ رَبِّيْ لَنَفِدَ الْبَحْرُ قَبْلَ اَنْ تَنْفَدَ كَلِمٰتُ رَبِّيْ وَلَوْ جِئْنَا بِمِثْلِهٖ مَدَدًا (سورۃ الکہف۔109)

ترجمہ: آپ (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) فرما دیجیے کہ اگر کلماتِ ربانی لکھنے کے لیے تمام سمندر سیاہی بن جائیں تو کلماتِ ربانی کے مکمل لکھنے سے پہلے سمندر ختم ہو جائیں گے اگرچہ ان کی مثل مزید سمندر بھی آجائیں۔

بیت:

کی تواند اسم اللہ را شمار
اسم اللہ ذات را باخوش نگار

ترجمہ: اسمِ اللہ ذات کے فیوض و برکات کا شمار کیسے ہو سکتا ہے! اسمِ اللہ ذات کو اپنے دل پر خوشخط لکھ۔

تصور اسم اللہ ذات سے صاحبِ تصور کے تمام حجابات دور ہو جاتے ہیں اور وہ تمام مخلوقات کا ثواب دیکھتا ہے اور پھر (اسمِ اللہ ذات کے) انوار کی شدت سے دیدار سے مشرف ہو جاتا ہے۔ ان جباری و قہاری تجلیاتِ ربانی کا بارِ گرانی کامل انسان کا وجود ہی برداشت کر سکتا ہے جو (اس بارِ گرانی کو اٹھاتے ہوئے) کسی بھی حال میں پریشان نہیں ہوتا۔

مطلب یہ کہ جو طالب آوازِ روحانی کا محرم ہو جاتا ہے وہ قربِ ربانی سے الہام وصول کرتا ہے لیکن اگر طالب کو اسم اللہ ذات پر اعتبار نہ آئے اور نہ ہی مرشد بزرگوار کے فرمان پر یقین کرے تو معلوم ہوا کہ وہ طالب خود پسند ہے اور ہوا و نفس کی قید میں ہے اس لیے راہِ صفا نہیں پا رہا۔ ایسا طالب بے ادب و بے حیا بلکہ بے نصیب ہے جو معرفتِ الٰہی سے محروم ہوتا ہے۔ یہ مطالب توحید

سے دور ہیں کیونکہ طالب اپنی طبیعت کے مطابق عمل کرتا ہے۔ اس سلسلے میں اگر مرشد طالب کے ظاہر و باطن پر توجہ نہ کرے اور توفیقِ الٰہی سے طالب کا رفیق نہ ہو تو طالب کسی بھی مقام و مطالب تک نہیں پہنچ سکتا اگرچہ تمام عمر اخلاص سے مرشد کی صحبت میں رہے خواہ ریاضت میں سالہا سال تک گرمی و سردی اور خوف و رجا کے احوال برداشت کرتا رہے۔ نیز یہ مراتب عقل و ہوشیاری سے تعلق رکھتے ہیں اور طالب کے اپنے اختیار میں ہوتے ہیں۔ جو طالب خودی سے نجات حاصل کر لیتا ہے اسمِ اللہ ذات اس کا رہبر بن جاتا ہے اور طالب جس جگہ چاہتا ہے، پہنچ جاتا ہے۔ تحقیق اُس طالب کی تمام مہمات توفیقِ الٰہی سے انجام پاتی ہیں جو مرشد سے اس طرح یکتا ہو جائے کہ طالب کا جسم، قلب، قالب، روح، نفس اور ہفت اندام مرشد کے جسم، قلب، روح، نفس اور ہفت اندام میں ڈھل جائیں۔ یہ مکمل فنافی الشیخ کے مراتب ہیں کہ مرشد طالب کے مراتب کو اپنے مرتبہ عظیم اور قلبِ سلیم سے تبدیل کر دیتا ہے۔ اس راہ کو اثباتِ قدم[1] کہتے ہیں اور یہ راہ استقامت سے طے ہوتی ہے۔ فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

◆ فَاسْتَقِمْ كَمَآ اُمِرْتَ (سورۃ ھود۔112)

ترجمہ: پس استقامت اختیار کرو جیسا تمہیں حکم دیا گیا ہے۔

◆ وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتّٰى يَاْتِيَكَ الْيَقِيْنُ (سورۃ الحجر۔99)

ترجمہ: اور اپنے ربّ کی عبادت کرتے رہو حتیٰ کہ یقین تک پہنچ جاؤ۔

یہ مراتب اس عالم کے ہیں جو حق الیقین کے مراتب تک پہنچ گیا ہو۔

ابیات:

علم باعین است عالم باعیان
این چنین عالم بود عارف عیان

ترجمہ: علمِ عین حاصل کرنے والا عالم باعیاں ہوتا ہے جو عارف کہلاتا ہے کیونکہ وہ ذاتِ الٰہی کو

---

[1] ازلی ذات کی تحقیق

عیاں دیکھتا ہے۔

مردہ دل عالم بود قہر از خدا
خون خورد آدم ز رشوت با ریا

ترجمہ: مردہ دل عالم قہرِ خدا کی مثل ہے جو ریا کاری کر کے رشوت لیتا ہے اور لوگوں کا خون چوستا ہے۔

عالم آن باشد کہ باشد حق پسند
مسئلہ گوید مردمان از وعظ پند

ترجمہ: حقیقی عالم وہ ہے جو حق پسند ہو اور اپنے وعظ و نصیحت سے لوگوں کو دین کے مسائل کی تعلیم دیتا ہو۔

فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

◆ اُدۡعُ اِلٰی سَبِیۡلِ رَبِّکَ بِالۡحِکۡمَۃِ وَ الۡمَوۡعِظَۃِ الۡحَسَنَۃِ (سورۃ النحل۔125)

ترجمہ: اپنے ربّ کی راہ پر لوگوں کو حکمت اور مواعظِ حسنہ سے بلاؤ۔

اللہ بس ماسویٰ اللہ ہوس۔

ابیات:

ہر علم قرآن و حدیث آواز دل دان
ہر کہ عالم شد شدہ عارف عیان

ترجمہ: قرآن و حدیث کے ہر علم کو دل کی آواز سمجھ۔ جو کوئی اس علم کا عالم بن جاتا ہے وہ عارفِ عیاں ہو جاتا ہے۔

علم یک نکتہ است الف لام میم
ہر کہ خواند الف علم دل سلیم

ترجمہ: علم ایک نکتہ الٓمّٓ میں ہے۔ جو علمِ الف پڑھ لیتا ہے وہ قلبِ سلیم کا حامل ہو جاتا ہے۔

دال بہر از شد دلالت دم کرم
دال شکنندہ ز دل خطرہ صنم

ترجمہ: علمِ دال اللہ تعالیٰ کے کرم کی دلالت کرتا ہے کیونکہ یہ دل سے خطرات کے بتوں کوتوڑ دیتا ہے۔

صورتے دل یافتن از علم دال
شد دلالت دال قرب و حق وصال

ترجمہ: علمِ دال سے دل کے احوال جانے جا سکتے ہیں اور علمِ دال قرب و وِصالِ حق کی دلالت کرتا ہے۔

دال دیدار از دہد وحدت لقا
دال دل را صیقل است بہر از صفا

ترجمہ: علمِ دال دیدار اور لقائے وحدت عطا کرتا ہے اور دل کی صفائی کے لیے صیقل ہے۔

شرح عالم فقیر

عارف باللہ ولی اللہ تلمیذ الرحمٰن[1] نفس و شیطان پر غالب ہوتا ہے، دنیا اس کے پیچھے سرگردان اور پریشان رہتی ہے۔ دنیا اگرچہ جتنی بھی عجز وانکساری سے عرض کرے عارف باللہ اسے قبول نہیں کرتا۔ ایسا فقیر اویسی[2] سروری و سرمدی سلسلہ سے تعلق رکھتا ہے اور اہلِ انوار، اہل دیدار، اہلِ بقا، اہلِ لقا، اہلِ باطن صفا، اہلِ حیا ہوتا ہے جو مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی دائمی حضوری سے مشرف اور اپنے نفس کو فنا کر چکا ہوتا ہے۔ اے جانِ عزیز! جاننا چاہیے:

✿ اَلصِّدْقُ يُنْجِيْ وَالْكِذْبُ يُهْلِكُ حَقًّا ثُمَّ حَقًّا

---

[1] رحمٰن کا شاگرد، طالبِ مولیٰ [2] اویسی سلسلہ سے مراد سلسلہ سروری قادری ہے۔

ترجمہ: بیشک صدق نجات دلاتا ہے اور کذب ہلاک کرتا ہے۔ پس یہی حقیقت ہے۔

اللہ کی عزت کی قسم! فقیر جو کچھ بولتا ہے حکمِ الٰہی اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فرامین کی اتباع میں بولتا ہے نہ کہ خواہشاتِ نفس سے۔ اللہ تعالیٰ نے جب مجھے اور ارواح کو قدرتِ ازلی سے نور سے پیدا فرمایا اسی وقت کرم اور فیض وفضل سے نوازا، اسی روز دیدارِ ربّ العالمین سے مشرف فرمایا۔ تب سے میں ذاتِ الٰہی کے لقا کی طرف متوجہ ومشغول اور نور میں مستغرق ہوں۔ ہر لمحہ اور ہر ساعت اس کے دیدار میں غرق رہتا ہوں، ایک دم کے لیے بھی اس سے جدا نہیں ہوتا۔ ازل میں اللہ کے دائمی لقا سے مشرف ہوا اور دنیا میں بھی عمر بھر دائمی لقا سے مشرف رہوں گا اگرچہ ظاہر میں لوگوں سے ہم کلام رہوں لیکن باطن میں دائمی دیدار سے مشرف رہتا ہوں۔ نہ صرف قبر میں بلکہ حشر گاہِ قیامت اور جنت میں بھی ہمیشہ دیدار میں مشغول رہوں گا۔ حور وقصور کی جانب دیکھنا مجھ پر حرام ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

- خُلِقَتِ السَّادَاتُ مِنْ صُلْبِیْ وَخُلِقَتِ الْعُلَمَآءُ مِنْ صَدْرِیْ وَخُلِقَتِ الْفُقَرَآءُ مِنْ نُوْرِ اللّٰہِ تَعَالٰی

ترجمہ: سادات کو میری صلب سے، علما کو میرے سینے سے اور فقرا کو نورِ الٰہی سے پیدا کیا گیا۔

فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

- نُوْرٌ عَلٰی نُوْرٍ ط یَھْدِی اللّٰہُ لِنُوْرِہٖ مَنْ یَّشَآءُ (سورۃ النور۔35)

ترجمہ: نور پر نور ہے۔ اللہ جسے چاہتا ہے اپنے نور کی طرف ہدایت دیتا ہے۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

- اَلْاٰنَ کَمَا کَانَ

ترجمہ: جیسا وہ تھا ویسا ہی اب بھی ہے۔

- کُلُّ شَیْئٍ یَرْجِعُ اِلٰی اَصْلِہٖ

ترجمہ: ہر شے اپنی اصل کی طرف رجوع کرتی ہے۔

ابیات:

اصل من نور است بادیدار نور
وصل من شد دائم باحق حضور

ترجمہ: میری اصل نور ہے اور مجھے نورِ دیدار حاصل ہے، میں ہمیشہ اللہ کے ساتھ وصل کی حالت میں اس کی حضوری میں رہتا ہوں۔

ہر کہ منکر از اصل وصل از خدا
کاذبی مردود گردد سر ہوا

ترجمہ: جو اللہ کے وصل اور اپنی اصل (نور) کا منکر ہو وہ جھوٹا ہے اور خواہشاتِ نفس کے باعث مردود ہو جاتا ہے۔

تصور، حضورِ حق اور مغفرت کے تصرف کا نور میرے وجود کے ہفت اندام میں اس طرح شامل ہے جس طرح دودھ پانی میں۔ اگر میں نورِ حضور کو چھوڑنا بھی چاہوں تو نورِ حضور مجھے نہیں چھوڑتا۔ اگر میں دیدارِ انوار وتجلیات کی سوزش اور گرمی سے عاجز ہو جاؤں اور اس سے گریز کرتے ہوئے نفس کے مطالب کی طرف متوجہ ہو جاؤں تو نورِ حضور مجھ پر غالب آ جاتا ہے (اور مجھے ایسا کرنے سے روک دیتا ہے)۔

بیت:

ہر طرف بینم دہد دیدار خویش
ہر طرف بینم نماید پیش پیش

ترجمہ: میں جس طرف بھی دیکھتا ہوں وہ (اللہ) مجھے اپنا دیدار عطا کرتا ہے اور ہمیشہ میرے سامنے ہی رہتا ہے۔

میں علمِ دیدار کا عالم ہوں اس لیے (ہر طرف) نور دیکھتا ہوں۔ علمِ دیدار کے علاوہ دیگر علم، ذکر، فکر اور مراقبہ نہ جانتا ہوں نہ ہی پڑھتا ہوں کیونکہ تمام علوم اللہ کی جانب سے اس کے دیدار کی خاطر

ہیں۔ جہاں دیدار ہوتا ہے وہاں نہ صبح و شام ہے نہ منزل و مقام۔ وہ لاھوت لا مکان ہے جہاں اس بے مثل و بے مثال ذات کی معرفت اور وصال ہے کہ اسمِ اللہ ذات کے حروف سے انوار و تجلیات پیدا ہوتی ہیں اور ان انوار و تجلیات میں طالب کو لقا و دیدار عطا ہوتا ہے۔ یہ مُوْتُوْا قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوْا کا مرتبہ فقر ہے۔

مجھے شرفِ دیدار کے لائق کوئی طالب نہیں ملا جسے علمِ دیدار سکھاؤں اور معرفت و دیدار عطا کروں۔ میں علمِ دیدار کا سبق ہی جانتا اور پڑھتا ہوں۔ مجھے یہ مراتب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام، صحابہ کرامؓ اور پنجتن پاک کی رفاقت اور برکت سے حاصل ہوئے ہیں۔ ان کا دشمن ہمیشہ خراب و ہلاک ہوتا ہے۔ فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

✦ قُلْ لَّآ اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى (سورۃ الشوریٰ۔23)

ترجمہ: آپ (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) فرما دیں کہ میں تم سے کوئی اجر نہیں مانگتا سوائے اپنے اقارب کی محبت کے۔

✦ قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَ يَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ؕ وَ اللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ (سورۃ آلِ عمران۔31)

ترجمہ: آپ (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) فرما دیں اگر تم چاہتے ہو کہ اللہ تم سے محبت کرے تو میری اتباع کرو اللہ تم سے محبت کرے گا اور تمہارے گناہوں کو بخش دے گا۔ بے شک اللہ بخشنے والا اور رحم فرمانے والا ہے۔

ابیات:

کوشش بپوشم نماندم باچشم
باعیان دیدار بینم و ز کرم

ترجمہ: میں آنکھیں بند کرنے کی کوشش کرتا ہوں لیکن نہیں کر پاتا اور اللہ کے کرم سے بے حجاب دیدار کرتا ہوں۔

در میانش کس نگنجد ہیچ کس
طالبان اللہ را اللہ بس

ترجمہ: اللہ اور اس کے طالبوں کے درمیان کوئی نہیں آ سکتا کیونکہ طالبانِ مولیٰ کے لیے بس اللہ ہی کافی ہوتا ہے۔

انوارِ ذات کا دیدار ہوتا ہے۔ اس کے انوار کے بغیر دیدار ممکن نہیں کیونکہ انوار بے مثل ہیں اور اس نور کی معرفت اللہ کا وصال عطا کرتی ہے۔ تجلیات کئی قسم کی ہیں بعض تجلیات نور اور بعض تجلیات نارِ شیطانی ہیں۔ ان انوار میں طالب کلمہ طیب لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ اور سِرِّ ھُوَ سِرِّ ھُوَ سِرِّ ھُوَ ھُوَ الْحَقُّ لَیْسَ فِی الدَّارَیْنِ اِلَّا ھُوَ کی آواز سنتا ہے جبکہ کافر صفت اہلِ زنار اور بت پرست تجلیاتِ نار میں مستغرق شرک و کفر میں گھرے رہتے ہیں اور معرفتِ پروردگار سے محروم ہیں۔ ابیات:

حق را بردار باطل را گذار
این وجود بود لائق شد دیدار

ترجمہ: حق کو اختیار کرو اور باطل کو ترک کر دو پھر یہ وجود لائقِ دیدار ہوگا۔

ہر دمی گویم محمدؐ یا نبیؐ
این مراتب عارفان بر دین قوی

ترجمہ: میں ہر سانس کے ساتھ یا محمد یا نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پکارتا ہوں۔ یہ دین پر مستحکم عارفین کے مراتب ہیں۔

راہِ حضوری میں زبان سے کیے جانے والا ذکر اور فکر تکبر پیدا کرتا ہے اور توحیدِ الٰہی کے تصور سے دور کر کے خواہشاتِ نفس میں مبتلا کرتا ہے۔ بیت:

از قبر باھُوؒ میبر آید ھُو آواز
راہِ حضوری را بود از اہل راز

ترجمہ: باھُوؒ کی قبر سے ذکرِ ھُو کی آواز آتی ہے کیونکہ راہِ حضوری کے مراتب اہلِ راز سے حاصل ہوتے ہیں۔

جو مدرسۂ حضوری میں اللہ سے خفیہ طریقے سے علم پڑھتا ہے اسے ظاہری طور پر علم پڑھنے کی کوئی ضرورت نہیں رہتی۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

مَنْ عَرَفَ رَبَّهٗ فَقَدْ كَلَّ لِسَانُهٗ

ترجمہ: جو اپنے ربّ کو پہچان لیتا ہے پس تحقیق اس کی زبان گونگی ہو جاتی ہے۔

سکوت میں کیے جانے والے تصور سے اللہ کے فیض و فضل کا نعم البدل حاصل ہوتا ہے جو طالب کو خطرات و خلل سے باہر نکال لیتا ہے۔ اللہ بس ماسویٰ اللہ ہوس۔ جان لو کہ ذکر کے دو گواہ ہیں اوّل یہ کہ ذکر کی تاثیر سے ذاکر روشن ضمیر ہو کر عیان دیدار کرتا ہے۔ ذکر کا دوسرا گواہ یہ ہے کہ ذاکر صاحبِ نگاہ ہو جاتا ہے۔ فکر کے بھی دو گواہ ہیں۔ اوّل یہ کہ فکر سے نفس فنا ہوتا ہے دوم یہ کہ تفکر کرنے والا مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حضوری میں دائمی طور پر حاضر رہتا ہے۔ جو ذاکر ذکر کی تاثیر سے باعیاں ہو کر صاحبِ دیدار نہیں بنتا اور فکر سے مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں حاضر نہیں ہوتا اس کا ذکر زوال کے خطرات سے دوچار ہے اور ایسا فکر فتنۂ نفس اور وہمات کا شکار ہے۔ ایسا طالب (اصل) ذکر فکر جو اللہ کی معرفت عطا کرے، سے بے خبر ہے۔

شرح فقر و شرح مرتبۂ فقیر

جو مندرجہ ذیل صفات سے موصوف ہو وہی صادق فقیر ہے اور جو فقیر ان اوصاف سے موصوف نہیں، وہ کاذب ہے۔ فقیر کے پاس پانچ خزانے اور پانچ حکمتیں ہوتی ہیں، ہر حکمت میں پچاس ہزار علوم ہیں اور ہر علم میں پچپن قسم کی ولایت، پچپن قسم کی غنایت اور پچپن قسم کے تصور ہیں۔ تصور، توجہ اور تفکر توحید اور اللہ کے لازوال قرب اور وصال کی کلید ہیں جو فقیر کو ازل سے ابد تک کا فاصلہ

ایک دم میں طے کرا کے مشاہدۂ حضوری کے احوال تک پہنچاتی ہے۔ اوّل مراتبِ فقر فنا الفنا ہیں دوم مراتبِ فقر بقا البقا ہیں۔ سوم مراتبِ فقر لقا سے مشرف ہونا ہے۔ فنا کسے کہتے ہیں، بقا سے مراد کیا ہے اور لقا کسے کہا جاتا ہے کہ جس کی مثال نہیں دی جا سکتی؟ فنا و بقا کے مراتب اس آیت کے مصداق ہیں:

◆ یُخْرِجُ الْحَیَّ مِنَ الْمَیِّتِ وَیُخْرِجُ الْمَیِّتَ مِنَ الْحَیِّ (سورۃ الروم۔19)

ترجمہ: وہ زندہ کو مردہ میں سے اور مردہ کو زندہ میں سے نکالتا ہے۔

فنا یہ ہے کہ فقیر ایک دم میں تمام عالم کو فنا کر دے اور بقا یہ ہے کہ ایک دم میں تمام عالم کو حیات عطا کر دے۔ یُحْیِ الْقَلْبَ وَیُمِیْتُ النَّفْسَ (وہ قلب کو زندہ کرتا ہے اور نفس کو مارتا ہے) کے مصداق فقیر اس طاقت کا حامل ہوتا ہے کہ موجود کو لاموجود، مشکل کو آسانی، ویرانی کو آبادی اور جمعیت کو پریشانی میں بدل سکتا ہے۔ یہ اس فقیر کے مراتب ہیں جو نہ صرف روشن ضمیر بلکہ کونین اور تمام مخلوقات پر غالب و امیر ہوتا ہے۔ عارفِ صادق اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ (بے شک اللہ ہر شے پر قادر ہے) کے تختِ فقر پر مسند نشین ہوتا ہے اور تمام عالم اس کے زیرِ حکم ہوتا ہے۔ یہ اِذَا تَمَّ الْفَقْرُ فَھُوَ اللّٰہُ (جہاں فقر مکمل ہوتا ہے وہیں اللہ ہے) کے مراتب ہیں۔ فنا فی اللہ فقیر اس صفت کے مصداق حضرت رابعہؒ اور سلطان بایزیدؒ کی مثل ہوتا ہے کہ اللہ کی معرفتِ توحید کی بدولت اس کے ہاتھوں میں دونوں جہان کی کلید ہوتی ہے۔ جو فقیر اس صفت سے موصوف نہ ہو وہ اہلِ تقلید اور زن مرید ہے۔ جاننا چاہیے کہ کامل انسان ہمیشہ اللہ اور اس کے دیدار کا طالب ہوتا ہے جبکہ ناقص احمق کی طرح ہمیشہ بدبودار اور مردار دنیا کا طالب ہوتا ہے۔ بیت:

معرفت توحید حکمت ہر سہ شد راہبر خدا
بامطالعہ دل ورق شد غرق اللہ فی بابقا

ترجمہ: دل کے اوراق کے مطالعہ سے تجھے معرفت، توحید اور حکمت حاصل ہوں گی اور یہ تینوں اللہ کی طرف تیری راہنمائی کریں گی جس سے تو حق تعالیٰ میں فنا ہو کر بقا پائے گا۔

غوث اور قطب اگر تمام عمر ریاضت و مجاہدہ میں صَرف کر دیں تب بھی مرتبہ فقر کی ابتدا تک ہرگز نہیں پہنچ سکتے کیونکہ مرتبہ فقر کی ابتدا لقائے الٰہی سے مشرف ہونا ہے اور لقائے الٰہی کا مرتبہ حاصل کرنے کے لیے فنائے نفس کا مرتبہ حاصل کرنا پڑتا ہے، نفس کو فنا کرنے سے قلب کو حیات اور روح کو بقا حاصل ہوتی ہے۔ پس لقا سے مشرف ہوئے بغیر مرتبہ فنا و بقا ہرگز حاصل نہیں ہوتا اور نہ ہی فقیر کو وصالِ الٰہی حاصل ہو سکتا ہے۔ مرتبہ غوث اور مرتبہ فقیر میں کیا فرق ہے؟ عرش سے تحت الثریٰ تک جملہ مقامات اور طبقاتِ زمین و آسمان کی طیر سیر، مطالعۂ علمِ لوحِ محفوظ اور بالائے عرش ستر ہزار منازل غوث و قطب کے دائرۂ عمل اور ایک نظر و حکم کے تحت ہیں۔ ان مراتب کے حصول کے بعد غوث و قطب سمجھتے ہیں کہ وہ انتہا تک پہنچ گئے ہیں۔ یہ نور کے مختلف طبقات ہیں۔ فقیر باطنی سیر اور طبقاتِ نور کی طرف توجہ نہیں کرتا کیونکہ وہ ہمیشہ انوار میں غرق مشرفِ دیدار رہتا ہے، اُسے قرب اور حضورِ حق کا مشاہدہ حاصل ہوتا ہے اور وہ ہمیشہ اللہ کی نظر میں منظور ہوتا ہے۔ بیت:

فقر یک سِرّ است اسرار خدا
ابتدائے انتہا بیند لقا

ترجمہ: فقر اسرارِ الٰہی میں سے ایک سِرّ ہے جس کی ابتدا و انتہا لقائے الٰہی ہے۔

فقیر کو لقا سے قوت ملتی ہے اور لقا سے ہی توجہ، جمعیت، مشاہدہ، حضوری اور قرب پاتا ہے۔ اس کا ذکر، فکر، فنا، بقا، ادب، حیا سب لقا سے ہے۔ اس کا وصل، یقین، صدق، صفائے باطن، حیاتِ قلب، تزکیہ نفس بھی لقا کی بدولت ہے۔ فقیر کا بولنا اور سننا بھی لقا سے ہے۔ طالبِ مولیٰ ہمیشہ لقا کی طلب میں ہوتا ہے جبکہ طالبِ دنیا بے حیا ہوتا ہے۔ اہلِ لقا اور بے حیا کو ایک دوسرے کی مجلس راس نہیں آتی۔ ابیات:

مرتبۂ فقر است بافخر از نبیؐ
فقر را دشمن بود اہل از شقی

ترجمہ: مرتبہ فقر نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا فخر ہے اور فقر کا دشمن بدبخت ہی ہو سکتا ہے۔

عالم او باشد غلام اہل از فقر
عالمان را برد حاضر بانظر

ترجمہ: اصل عالم وہ ہوتا ہے جو اہلِ فقر (یعنی فقرا) کا غلام ہو۔ اہلِ فقر علما کو نظر سے حضوری میں پہنچا دیتے ہیں۔

عالم ایک طالب کی مثل ہے جبکہ فقیر عالم پر غالب ہوتا ہے۔ اگر عالم طلبِ مولیٰ میں جان فدا کرنے والا طیار ہو تو اُسے مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حضوری میں پہنچا دینا فقیر کے لیے آسان کام ہے۔ طالبِ مولیٰ کے وجود میں تین چیزیں ہوتی ہیں اوّل نفس، دوم قلب، سوم روح۔ طالب کا نفس شب و روز شہوت، عورت، فرزند، رزق، طاقت وصحتِ جان اور طویل عمر کی طلب میں رہتا ہے۔ نفس بے حیا اور حریص ہے کیونکہ اس کی طلب خواہشاتِ نفس پر مبنی ہے۔ طالب کا قلب شب و روز نور کے درد و شوق اور پیاس کی طلب میں رہتا ہے جو اسے روشن ضمیر اور باصفا بنا دیتا ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جو کہ شفیع، پُر شفقت اور باعثِ شفا ہیں ان کی مجلس کا آرزومند رہتا ہے۔ طالب کی روح شب و روز لقائے الٰہی کی طلبگار رہتی ہے جو کہ اللہ کی توجہ سے مجھے حاصل ہوتا ہے اور یہ توجہ رحمت، لطف اور عطائے الٰہی کے سبب ممکن ہے۔ طالبِ مولیٰ کو اللہ کی قسم ہے کہ روزِ اوّل عالم مرشد سے اسمِ اللّٰہ ذات کے علم کا سبق طلب کرے اور اسے پڑھے۔ اسمِ اللّٰہ ذات کے تصور سے حاصل ہونے والی حضوری طالب کو قرب و وِصال سے مشرف کرتی ہے اور مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حضوری میں پہنچاتی ہے۔ مرشد کامل جو عالم ہو، اس کے سینہ میں دو علوم ہوتے ہیں۔ ایک مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا علم اور دوسرا لقا کا علم۔ یہ علوم طالبِ مولیٰ کے وجود میں ذکر سے پیدا ہوتے ہیں اور اس ذکر کی بدولت ذاکر لاھوت لامکان کو عیاں دیکھتا ہے۔ اس ذکر کے دو گواہ ہیں اوّل یہ کہ ہر شے عیاں ہو جاتی ہے، دوم یہ کہ وہ صاحبِ دیدار بن جاتا ہے۔ مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے علم سے طالبِ مولیٰ کے وجود میں فکر پیدا ہوتی ہے اور اس فکر سے نفس فنا ہوتا ہے اور طالب کو مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حضوری

نصیب ہوتی ہے۔ابیات:

طالب از مرشد طلب دیدار کن
دیدار حاصل میشود از انوارِ کن

ترجمہ: اے طالب! مرشد سے دیدار کی طلب کر اور یہ دیدار 'کن' کے انوار سے حاصل ہوتا ہے۔

طالب از مرشد طلب ذکر خدا
سبق خوانی از خدا وحدت لقا

ترجمہ: اے طالب! مرشد سے ذکرِ اللہ طلب کر اور اللہ کے لقا اور وحدت کا سبق پڑھ۔

طالب از مرشد طلب قرب از قبر
رویتِ دیدار بینی راز بر

ترجمہ: اے طالب! مرشد سے قبر میں بھی اللہ کا قرب طلب کر تاکہ تو دیدار کر کے صاحبِ راز بن جائے۔

اگر مرشد طالب کو دیدار ولقائے الٰہی سے مشرف کرے لیکن طالب بے یقینی و بے اعتباری کی کیفیت میں رہے تو اس کی عاقبت مردود ہو جاتی ہے۔اگر طالب صاحبِ یقین و با اعتبار ہو تو وہ لمحہ بھر کے لیے بھی دیدار سے الگ نہیں ہوتا بلکہ انوار کے غلبات کے باعث دیدارِ الٰہی میں غرق رہتا ہے۔طالبِ مولیٰ مرشد کی توجہ، توفیق اور تصرف سے تصورِ حقیقی کی حقیقت معلوم کرتا ہے جو ہمیشہ اس کی رفیق رہتی ہے۔ابیات:

طالب شدی مرشد شدی کامل کدام
روز و شب دیدار بین ہر صبح و شام

ترجمہ: تو طالب ہے یا مرشد، لیکن کامل کون ہے؟ کامل وہ ہے جو ہر روز صبح وشام دیدار کرتا ہے۔

طالب صادق بود برحق نگار
طالب کاذب بود خدمت شمار

ترجمہ: صادق طالب کی نظر ہمیشہ حق پر ہوتی ہے جبکہ کاذب طالب مرشد کی خدمت کے دن شمار کرتا ہے۔

کس نیابم طالبی لائق لقا
نیست لائق طالب احمق بی حیا

ترجمہ: میں نے کوئی بھی طالب ایسا نہیں پایا جو دیدار کے لائق ہو۔ یہ احمق اور بے حیا طالب دیدار کے لائق ہی نہیں۔

باھُوؒ بہر خدا دیدار دہ
تیغ بر گردن زنم سر پیش نہ

ترجمہ: باھُوؒ اللہ کی خاطر دیدار عطا کرتا ہے۔ دیدار کی خاطر اگر میں گردن پر تلوار چلانا چاہوں تو سر پیش کر دے۔

بی سرش طالب بود اسرار بین
بی سرش حاضر شود اہل یقین

ترجمہ: جو طالب اس راہ میں اپنا سر قربان کر دے وہ اسرار کا مشاہدہ کرتا ہے اور وہی حضوری میں پہنچ کر اہلِ یقین بنتا ہے۔

جاننا چاہیے کہ دینی عالم کا فتویٰ علمِ روایت سے ہوتا ہے، فقیر عالم کا فتویٰ علمِ ہدایت سے نفس کی گردن مارنے اور اس کو قتل کرنے کے لیے ہوتا ہے اور عالم ولی اللہ کا فتویٰ علمِ ولایت سے ہے۔ درویش عالم کا فتویٰ علمِ غنایت سے ہے اور عارف باللہ عالم کا فتویٰ علمِ دیدار سے ہوتا ہے جو کہ اللہ کی عنایت ہے۔ بیت:

عالم شدی فاضل شدی عارف کجا
معرفت قرب است و از علم و لقا

ترجمہ: تو عالم ہو یا فاضل، عارف تب تک نہیں ہو سکتا جب تک معرفت و قربِ الٰہی حاصل نہیں کرتا

جو کہ علمِ لقا سے ممکن ہے۔

طالبِ مولیٰ کو (دیدار کے لیے) بارہ سال ریاضت یا تمام عمر صرف کرنے کی ضرورت؟ طالبِ مولیٰ کو مشرفِ دیدار ہونے کی ضرورت ہے خواہ ایک دم میں ہو خواہ ایک قدم میں۔ خواہ جان کنی کے وقت ہو خواہ قبر میں، خواہ حشر میں ہو خواہ جنت میں۔ طالبِ صادق دیدار سے منہ نہیں موڑتا بلکہ دن رات جانفشانی سے مرشد کی خدمت میں لگا رہتا ہے اور ہمیشہ با اعتقاد رہتا ہے۔ طالبِ صادق اس آیت کریمہ کے مصداق ہوتا ہے جس میں اللہ پاک نے فرمایا:

- اِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ (سورۃ التوبہ۔120)

ترجمہ: بے شک اللہ احسان کرنے والوں کا اجر ضائع نہیں کرتا۔

مرشد کامل کے لیے خواندہ اور ناخواندہ دونوں طالب برابر ہیں کیونکہ اصل علم کا تعلق (معرفت وقربِ الٰہی کے) درجات سے ہے جو مرشد پہلے ہی روز تصور اسمِ اللہ ذات سے فیض و فضل فرماتے ہوئے عطا کر دیتا ہے۔ ابیات:

بر زبان الف و بدل تصدیق بے
باز احتیاجی نیست خواندن الف بے

ترجمہ: جب زبان پر الف (اسم اللہ ذات) کا ذکر ہو اور دل اس کی تصدیق کر رہا ہو تو اس کے بعد الف ب یعنی دیگر اذکار کرنے کی ضرورت نہیں رہتی۔

ہر مطالعہ علم بہر از شد لقا
طالب حق سبق خوانند از خدا

ترجمہ: ہر علم کا مطالعہ لقائے الٰہی کی خاطر ہونا چاہیے اور طالبِ حق اللہ سے یہی سبق پڑھتے ہیں۔

سبق خواندن از خدا سنت رسولؐ
شد علم تحصیل عالم حق وصول

ترجمہ: اللہ سے سبق پڑھنا سنتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہے اور جب یہ علم حاصل ہو جائے عالم

حق سے واصل ہو جاتا ہے۔

فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

✦ اَلرَّحْمٰنُ ۙ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ ؕ خَلَقَ الْاِنْسَانَ ۙ عَلَّمَهُ الْبَيَانَ (سورۃ الرحمٰن۔1-4)

ترجمہ: وہ رحمٰن ہے جس نے قرآن سکھایا۔ انسان کو پیدا کیا اور علمِ بیان سکھایا۔

لقائے الٰہی تمام علوم مکمل اور جامع طور پر عطا کرتا ہے جس کے بعد طالب جمالِ الٰہی کا مشاہدہ عین اپنی آنکھوں سے کرتا ہے اور صاحبِ قربِ الٰہی بن کر اللہ کے ساتھ وصال پاتا ہے۔ عالم باللہ کی نظر میں اللہ سے دوری اور معرفت سے محرومی مطلق جہالت اور بدخصلت ہے۔ اس لیے وہ جاہلوں کو لقا سے مشرف کر کے مشاہدۂ حضوری عطا کرتا ہے۔ حضوری کے بغیر دیگر علوم سے حاصل ہونے والے مشاہدات حجاب ہیں اگرچہ ان کو حاصل کرنے میں ساری عمر ضائع ہو جائے۔ بیت:

علم معراج است محرم سربسر
عالم و عارف بود صاحب نظر

ترجمہ: اصل علم معراج عطا کر کے اللہ کے اسرار سے محرم کرتا ہے جس سے طالب عالم و عارف اور صاحبِ نظر بن جاتا ہے۔

دنیاوی عالم طمع اور حرص کی قید و بند میں ہوتا ہے، عالمِ روحانی علمِ لقا سے مشرف ہوتا ہے اور یہ علم اللہ کو پسند ہے۔ ظاہری عالم علم کی جلالیت کے باعث غصہ و خشم کی حالت میں ہوتا ہے اور عالمِ روحانی علم کی جمالیت سے چشمِ بینا حاصل کرتا ہے جس کی بدولت اُسے معرفت حاصل ہوتی ہے۔ اہلِ چشم[1] اور اہلِ خشم[2] کو ایک دوسرے کی مجلس راس نہیں آتی۔

شرح مراقبہ

مراقبہ کی شرح یہ ہے کہ یہ اللہ کی بخشش کا باعث ہے، مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی دائمی

1. صاحبِ بصیرت، بینا 2. صاحبِ قہر و جلال

حضوری اور غلامی کا شرف عطا کرتا ہے۔ مراقبہ کی شرح یہ ہے باطن کی صفائی کرتا ہے اور تمام علوم کا فیض عطا کرتا ہے۔ نیز مراقبہ کی شرح یہ ہے کہ نفس کو تکبر اور خواہشاتِ نفس سے باز رکھتا ہے، وجود کو بود سے نابود کر کے مکمل فنا عطا کرتا ہے۔ نیز مراقبہ کی شرح یہ ہے کہ تصور اسمِ **اللّٰہ** ذات سے مردہ وجود کو بقا عطا کرتا ہے اور معرفتِ وحدت اور لقا سے مشرف کرتا ہے۔ مراقبہ کی شرح یہ بھی ہے کہ قلب پر پڑے حجاب چاک ہو جاتے ہیں اور تصور اسمِ **اللّٰہ** ذات سے طالب کے ہفت اندام پاک ہو جاتے ہیں۔ غلباتِ محبت کی بدولت صاحبِ مراقبہ روشن ضمیر بن جاتا ہے اور قلب بیدار ہونے کی بدولت صاحبِ مراقبہ بے حجاب دائمی مشاہدہ اور دیدار کرتا ہے۔ طالبِ بینا کو اپنے مشاہدۂ دیدار پر مکمل اعتبار ہونا چاہیے۔ ان مراتب کے حصول پر طالب کا قلب وقالب دونوں نورِ الٰہی سے معمور ہو جاتے ہیں اور وہ مرتبہ محمود پر پہنچ جاتا ہے۔ جس طالب کو مشاہدۂ دیدار، قربِ الٰہی اور حضوری پر اعتبار نہیں آتا وہ مردود ہے۔ مراقبہ کی شرح یہ ہے کہ طالب مراقبہ میں ہر ایک انبیا و اولیا سے دست مصافحہ کرتا ہے۔ یہ توفیقِ الٰہی سے استغراق کی ایسی کیفیت ہے کہ طالب باطن میں جو کچھ دیکھتا ہے ظاہر میں ویسا ہی پاتا ہے۔ اس کا مراقبہ باتحقیق ہوتا ہے جس سے طالب کو جمعیت حاصل ہوتی ہے لیکن شرط یہ ہے کہ طالب مراقبہ میں مرتبہ نعم البدل کے احوال سے واقف ہو جس میں اللہ کا لازوال فیض و فضل ہے۔ یہ مراتب اس طالب کے ہیں جو اپنی حقیقی وعدہ پر کاربند ہو جس کے متعلق اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

✦ وَ اَوۡفُوۡا بِعَهۡدِىۡۤ اُوۡفِ بِعَهۡدِكُمۡ (سورۃ البقرہ۔40)

ترجمہ: اور تم میرا وعدہ پورا کرو میں تمہارے وعدے پورے کروں گا۔

وعدہ پر قائم طالب کو اللہ تعالیٰ اپنے جمال سے جمعیت عطا فرماتا ہے۔ ایسا مراقبہ برحق ہے جو حق کی جانب سے ہے۔ اللہ کی عزت کی قسم! طالب مراقبہ میں جو کچھ دیکھتا ہے وہ حق ہے۔ ایسے بہت سے مراقبے ہیں جن میں خطراتِ شیطانی اور جن وانس کے وساوس ہیں، ایسے مراقبے بھی بیشمار ہیں جن میں واہمات اور آفاتِ دنیا کے خیالات اور پریشانیاں ہیں۔

ابیات:

طالب بیا طالب بیا طالب بیا
بر تو کنم دیدار وحدت حق عطا

ترجمہ: اے طالب! اے طالب! اے طالب! آ تا کہ میں تجھے دیدار اور وحدتِ حق عطا کروں۔

طالبے خواہد اگر دیدار دم   دم کہ بادیدار شد اہل از کرم
در مطالعہ غرق شو فضل از لقا   این مراتب عارفان رویت نما

ترجمہ: اے طالب! اگر تو چاہتا ہے کہ دم بھر میں صاحبِ دیدار ہو جائے اور دیدار کر کے دم بھر میں اہلِ کرم میں سے ہو جائے تو علمِ لقائے الٰہی کے مطالعہ میں غرق ہو جا جو کہ فضلِ الٰہی ہے۔ یہ صاحبِ دیدار عارفین کے مراتب ہیں۔

مطلب یہ کہ طالبِ دیدار وہ ہے جو دیدار کی طلب پوری کرنے کے لیے دنیا (کی خواہشات) سے وضو کرے، عقبیٰ (کی نعمتوں اور حور وقصور) سے غسل کر کے دو رکعت نماز (باطنی طور پر) ادا کرے۔ پہلی رکعت میں نفس کی خواہشات کو ترک کر کے فنا کرے، دوسری رکعت میں توحید و توکل اختیار کرتے ہوئے روح کو دیدار میں مشغول کرے، بعد ازاں جب سلام پھیرے تو اُسے اسلام کی اصل روح حاصل ہو چکی ہو اور غیر ماسویٰ اللہ ہر چیز دل سے دھو چکا ہو۔ اللہ بس ماسویٰ اللہ ہوس۔

طالب تحقیق کا نام ہے اور مرشد توفیقِ الٰہی کا نام ہے۔ جو طالب مرشد کے نیک و بد اعمال کی جاسوسی کرنے میں مصروف رہے وہ شیطان سے بھی بدتر ہے۔ جو مرشد طالب کو تلقین سے پہلے ازل و ابد اور دنیا میں ماضی، حال اور مستقبل کے احوال کی حقیقت سے آگاہ نہیں کرتا وہ مرشد لائقِ تلقین نہیں کیونکہ وہ ابھی ناقص و ناتمام ہے اور اس سے تلقین حاصل کرنا مطلق حرام ہے۔ علمِ فقر کا اوّل قاعدہ یہ ہے کہ جو بھی علوم لوحِ محفوظ پر تحریر ہیں مرشد کے پہلے سبق سے ہی طالب کو معلوم ہو جائیں۔ یہ اس مرشد کے مراتب ہیں جو شیخ اور مخدوم ہے۔ اہلِ تقلید بھی دائمی مراقبہ کرتے ہیں اور اہلِ توحید صاحبِ دیدار بھی دائمی مراقبہ کرتے ہیں۔ تُو ان میں سے کون سے گروہ سے تعلق رکھتا

ہے؟ ناقص طالب اور مرشد دونوں گناہوں اور بشریت کے باعث لذتِ نفس میں مشغول رہتے ہیں جو ان کے روحانی راستے کے لیے راہزن اور شکست وسلب کا باعث ہیں اور طالب ومرشد کو ایسے تباہ کرتے ہیں جیسے پانی آگ کو بجھا دیتا ہے۔ جبکہ مرشد کامل اور طالب کامل کو کوئی زوال نہیں کیونکہ وہ لازوال ہیں اگرچہ شب وروز گناہوں میں مشغول رہیں۔ ان کا وجود سمندر کے پانی کی مثل ہے جس میں گناہ بلبلے کی مثل ہیں۔ اگر سمندر میں پلیدی وگندگی کا ڈھیر بھی ڈال دیا جائے تو سمندر کا پانی میلا نہیں ہوتا نہ اس کا رنگ بدلتا ہے اور نہ ہی وہ ناپاک ہوتا ہے۔ بیت:

دل مرا دریا زان دریائے ھُو

از ازل تا ابد موجش پاک زن

ترجمہ: میرا دل ھُو کے سمندر کی مانند ہے جس میں ازل تا ابد پاک موجیں اٹھتیں رہیں گی۔

جس کے وجود کے ہفت اندام تصور اسمِ اللہ ذات سے پاک ہو جائیں اسے محاسبہ کا کیا ڈر! اللہ بس ماسویٰ اللہ ہوس۔

جو طالب قلب وروح کے اتفاق سے اخلاص کے ساتھ مراقبہ میں مستغرق ہو اور یہ عہد کرے کہ وہ معرفت کے حصول کے لیے یہ مراقبہ کر رہا ہے تو مراقبہ تصور اسمِ اللہ ذات کے ذریعے اسے پلک جھپکنے میں حضوری میں پہنچا دیتا ہے جہاں طالب تفصیلاً جواب باصواب پاتا ہے۔ مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے باطنی طور پر کوئی حکم اس تک پہنچتا ہے تو وہ اسے چشمِ ظاہر سے بھی وصول کرتا اور دیکھتا ہے۔ پس معلوم ہوا کہ جو مراقبہ اربع عناصر (وجودِ ظاہر) کے ساتھ کیا جائے اس میں خام خیالی اور کثیر خطرات لاحق ہوتے ہیں بلکہ صاحبِ مراقبہ حیوانات کے مرتبہ پر ہوتا ہے جو بے جمعیت وپریشان رہتا ہے۔ جو مراقبہ چشمِ عیاں سے کیا جائے وہ باطنی آنکھ کھولتا ہے، جو مراقبہ روح کے ساتھ کیا جائے وہ سلطان الوھم کی دلیل سے آگاہ کرتا ہے جسے قربِ حق حاصل ہوتا ہے اور کُل وجز اس کی نظر ونگاہ پر عیاں ہوتے ہیں۔ جو مراقبہ سرّ کے ساتھ کیا جائے وہ تمام پردے اور حجاب ہٹا کر اسرار سے آگاہ کرتا ہے اور دیدارِ پروردگار سے نواز کر یقین واعتبار کے مراتب عطا کرتا

ہے۔ جو کوئی دیدار اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام (کی حیات) کا منکر ہے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اس کی شفاعت نہیں فرمائیں گے اور اس سے بیزار ہیں بلکہ وہ شخص حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اُمت سے ہی خارج ہے۔ روزِ حشر اس کا چہرہ ریچھ، خنزیر، کتے اور گدھے کی مثل ہوگا۔ جو مراقبہ نور کے ساتھ کیا جائے وہ مشاہدۂ قرب اور حضوری عطا کرتا ہے۔ جو مراقبہ ابرار کے مطابق کیا جائے وہ لقا سے مشرف کر کے ابدی زندگی عطا کرتا ہے۔ جو مراقبہ جوہرِ نورِ ایمان سے کیا جائے وہ دنیا کو ترک کرنے کی ہمت اور نفس و شیطان پر غالب آنے کی طاقت عطا کرتا ہے۔ یہ ظاہری و باطنی سات مراقبے جو وجود کے ہفت اندام سے کیے جاتے ہیں، سات قفلوں کی کلید ہیں اس کے ساتھ سات حکم، سات حکمت، سات طلسماتِ وجودیہ اور سات خزانے اکٹھے ہو کر ایک وجود میں جمع ہوں تب طالب فقر پر قدم رکھے کیونکہ یہ سات سبق طالب کے راہِ فقر پر ابتدائی قاعدے ہیں۔ اس کے بعد لاھوت لامکان، جو لانہایت مرتبہ ہے اور جس کی کوئی حد اور شمار نہیں، سے شروع کرتے ہوئے فقر پر چلے کہ محقق طالب جو اس مرتبہ پر مواحد بن جاتا ہے، کے لیے یہ مراتبِ فقر شاہد و گواہ ہیں کہ یہ راہ قربِ الٰہی کی راہ ہے۔ بیت:

ہفت را بگذار ہر یک ہفت در
تا شوی عارف خدا صاحبِ نظر

ترجمہ: ان سات چیزوں کو چھوڑ اور سات مراتب کو طے کر تب تو عارفِ خدا اور صاحبِ نظر ہوگا۔

مطلب یہ کہ یہ دنیا جہانِ دار الفنا ہے جہاں نفسانی لوگ نفس سے لذات حاصل کرتے ہیں جس کے باعث ان کے دل افسردہ، سیاہ اور مردہ ہو جاتے ہیں اور وہ حسرت سے ہی مر جاتے ہیں۔ جہانِ دار البقا ارواح (مردوں) کا مقام ہے جہاں وہ سوئے ہوئے ہیں اور اپنے احوال کی حقیقت کسی سے بیان نہیں کرتے۔ بعض قبریں مٹی کی لیکن نور سے پُر ہیں اور ان کے روضے جنت کی مثل ہیں جبکہ بعض قبریں جہنم کی آگ اور کانٹوں سے پُر ہوتی ہیں جہاں مردے عذاب و حساب کے باعث خوار ہوتے ہیں۔ فقیر دنیا میں موجود اہلِ نفس اور اہلِ روح دونوں کو پہچاننے والا ہوتا ہے اور

قدرتِ اسرارِ ربانی کا تماشا دیکھنے والا عارف اور حق الیقین کے مرتبہ پر ہوتا ہے جو دیدار کے سوا کسی اور راہ کی طلب نہیں کرتا۔ وہ نور دیکھنے کے سوا کچھ نہیں دیکھتا اور شوقِ وصال میں خوش رہتا ہے اگرچہ ظاہر میں اہل وعیال کے علائق اور مشکلات میں گرفتار ہو۔ وہ اونٹ کی مثل کانٹے کھاتا اور بار اٹھاتا ہے اور کسی کو تکلیف نہیں پہنچاتا۔ ایسا بارِ گراں برداشت کرنے والے عارفِ الٰہی ہوتے ہیں۔

ابیات:

عارفان دیدار روز دیدار بین
دیدۂ دیدار با عین الیقین

ترجمہ: عارفین ہمیشہ دیدار میں مشغول ہوتے ہیں۔ ان کے پاس دیدار کرنے والی آنکھ ہوتی ہے جس کے ساتھ عین الیقین سے دیدار کرتے ہیں۔

دیدہ با دیدار بردہ عین را
عین را باعین بیند شد لقا

ترجمہ: دیدار کرنے والی آنکھ انہیں عین حق تک لے جاتی ہے جس سے وہ اپنی آنکھوں سے حقیقت دیکھ کر لقا سے مشرف ہوتے ہیں۔

گر نبودے این مراتب ہر دوام
کس نگفتے کاملان ختم الاتمام

ترجمہ: اگر دیدار کے یہ دائمی مراتب نہ ہوتے تو کوئی نہ کہتا کہ کاملوں کو دیدار حاصل ہوتا ہے اور وہ مراتبِ فقر کی تمامیت پر پہنچ چکے ہیں۔

نیست دیدارش بدم دیوانگی
نیست دیدارش ز حق بیگانگی

ترجمہ: دیوانگی کے بغیر اس کا دیدار نصیب نہیں ہوتا اور نہ ہی حق سے بیگانگی سے دیدار عطا ہوتا ہے۔

در شریعت شد بدیدارِ خدا
در شریعت یافتم دیدار را

ترجمہ: شریعت پر عمل پیرا ہونے سے ہی دیدار نصیب ہوتا ہے اور میں نے بھی شریعت پر عمل پیرا ہو کر دیدار حاصل کیا ہے۔

دیدار دہ مرشد بود دیدار بر
کامل و اکمل بود صاحبِ نظر

ترجمہ: جس مرشد کو خود دیدار حاصل ہوتا ہے وہی دیدار کرواتا ہے اور وہ کامل واکمل اور صاحبِ نظر ہوتا ہے۔

بی طمع طالب بود جان فدا
مال و تن گردد تصرف راہ خدا

ترجمہ: بے طمع طالب جان فدا کرنے والا ہوتا ہے جو راہِ خدا میں اپنا مال اور جان قربان کر دیتا ہے۔

با یقینش تا قیامت دم قدم
طالبی باشد چنین اہل از کرم

ترجمہ: جس طالب کا یقین تا قیامت قائم رہے وہ اہلِ کرم میں سے ہوتا ہے۔

ذکر فکر کشف بہ برد باہوا
باز دارد معرفت قرب از خدا

ترجمہ: ذکر، فکر اور کشف خواہشاتِ نفس کی طرف مائل کر دیتے ہیں اور طالب قرب و معرفتِ الٰہی سے دور ہو جاتا ہے۔

طالب از مرشد طلب دیدار کن
دیدار حاصل میشود با یک سخن

ترجمہ: اے طالب! مرشد سے دیدار طلب کر جو کہ مرشد کے ایک لفظ سے ہی حاصل ہو سکتا ہے۔

جز بدیدارِ دگر دلدار نیست
ہر کہ فانی شد بما آن یار نیست

ترجمہ: اللہ کے دیدار کے سوا ہمارا کوئی دلدار نہیں کیونکہ جو فانی ہو وہ ہمارا یار نہیں۔

باھُوؒ در ھُو خویش را پیچیدہ
مرا از برائی دیدار خود آفریدہ

ترجمہ: باھُوؒ خود کو ھُو میں گم رکھتا ہے کیونکہ اس (اللہ) نے مجھے اپنے دیدار کے لیے پیدا کیا ہے۔

جاننا چاہیے کہ علمِ دیدار و لقا حاصل کرنا اور اس علم پر عمل پیرا ہو کر مراتبِ لقا سے مشرف ہونا اور معرفت میں کامل ہونا آسان کام ہے لیکن مراتبِ لقا میں محو ہو کر فنا فی اللہ ہونا، مراتبِ بقا باللہ حاصل کرنا اور اس کے ساتھ ناشائستہ اعمال عجب، تکبر اور خواہشاتِ نفس سے آزاد ہونا نہایت مشکل اور دشوار کام ہے لیکن اگر پروردگار اس کی توفیق بخشے تو ممکن ہے۔ مراتبِ دیدار کا تعلق گفتگو، لاف زنی اور شیخی خوری سے نہیں ہے۔ اس کا تعلق باصفا ہو کر توحید کی تحقیق کرنے اور لاھوت لامکان پہنچ کر اللہ کے نور کی معرفت حاصل کرنے سے ہے۔ اسی طرح مشاہدۂ حضوری اور قرب و دیدارِ الٰہی کی مثال کسی شے سے نہیں دی جا سکتی کیونکہ یہ مرتبہ تمام مراتب و مقامات سے بالاتر ہے جہاں مخلوق کا گزر ممکن نہیں۔ دیدار تو عین جمالِ ربوبیت سے وصال پانا ہے۔

بیت:

ہر کہ می بیند بنماید ترا
بعد ازان معلوم کن رویت لقا

ترجمہ: جو عارف اللہ کا دیدار کرتا ہو وہی تجھے اس کا جمال دکھائے گا اس کے بعد تجھے قرب و دیدار کی حقیقت معلوم ہو گی۔

یہ عارفین اور فقیر اولیا اللہ کے مراتب ہیں جو اللہ کے عاشق ہیں۔

ابیات:

عبادت عاشقان عین از عنایت
بجز دیدار دیگر نیست طاعت

ترجمہ: عاشقوں کی عبادت عنایتِ الٰہی سے دیدار کرنا ہے کیونکہ دیدار کے سوا کوئی بھی دوسرا طریقہ طاعت کے لیے موزوں نہیں۔

چہ خوش خرم بلذت راز دیدن
بعین از عین بین باحق رسیدن

ترجمہ: حق تک پہنچ کر اپنی آنکھوں سے حقیقت دیکھنے اور اسرار سے مشرف ہونے کی کیا خوب لذت ہے۔

کسے اینجا رسیدہ بالقا شد
فنا فی اللہ کہ دائم باخدا شد

ترجمہ: جو بھی اس مقام تک پہنچ جاتا ہے لقا سے مشرف ہو جاتا ہے اور پھر فنا فی اللہ ہو کر ابدی وصال پالیتا ہے۔

مدرسۂ دیدار میں وہی طالبِ مولیٰ سبقِ الٰہی پڑھتا ہے جو دیدارِ الٰہی کی قدرت، عزت اور تعظیم جانتا ہے۔ دیدار کی قدر عارف ہی جانتا ہے جو لاھوت لامکان تک پہنچ چکا ہوتا ہے۔ ابیات:

ہر کہ گوید دیدہ ام من غیب را
ہیچ کس باور نیارد جز خدا

ترجمہ: جو کوئی یہ کہتا ہے کہ میں نے غیب (یعنی ذاتِ حق تعالیٰ کو) دیکھا ہے تو خدا کے سوا کوئی اس کا یقین نہیں کرے گا۔

غیب بنی دیدہ بادیدار بین
نیست آنجا نفس نی شیطان لعین

ترجمہ: اگر تو غیب دیکھنا چاہتا ہے تو دیدار کرنے والی آنکھ سے دیکھ کہ جہاں دیدار ہوتا ہے وہاں نہ نفس ہے نہ شیطان لعین۔

ہر کہ می بیند بود بر خود گواہ
معرفت دیدار حاصل شد اِلٰہ

ترجمہ: جو غیب (ذاتِ حق تعالیٰ) کو دیکھتا ہے وہی خود پر گواہ ہوتا ہے کہ اُسے معبود کی معرفت اور دیدار حاصل ہے۔

غیب دان داند بہ آنکس غیب دان
دیدنی دیدار باچشمِ عیان

ترجمہ: غیب دان جانتا ہے کہ جو چشمِ عیاں سے دیدار کرتا ہے وہی اصل غیب دان ہے۔

چشم سِرّ عینک دران شیشہ نگر
خوش بہ بین دیدار را صاحبِ نظر

ترجمہ: چشمِ سِرّ عینک ہے جس کے شیشے سے صاحبِ نظر آسانی سے دیدار کرتا ہے۔

ہم ناظرم ہم حاضرم ہم بالقا
ناظر و حاضر کنم طالب بیا

ترجمہ: میں صاحبِ وصال ہوں اس لیے میں ہر جگہ حاضر بھی ہوں اور ہر شے کو دیکھنے والا بھی ہوں لہٰذا اے طالب آ تا کہ تجھے بھی ناظر و حاضر بنا دوں۔

جو رات دن دیدار میں غرق رہتا ہو اُس کا مرتبہ فقیر ولی اللہ کا ہے۔ جو دیدار کا منکر ہو اس کا مرتبہ فَفِرُّوْٓا اِلَى اللّٰہِ (یعنی بھاگو اللہ سے دور) ہے۔

ابیات:

کور مادر زاد طالب بی نظر
کور طالب کور رفتہ بی بصر

ترجمہ: مادرزاد (باطنی طور پر) نابینا طالب بصیرت سے محروم ہوتا ہے اور اس دنیا سے بے بصیرت ہی جاتا ہے۔

کور را گر می نمایم آفتاب
کور بیند ہر طرف یابد حجاب

ترجمہ: میں اگر نابینا کو سورج دکھاؤں تو بھی اُسے ہر طرف حجاب ہی دکھائی دے گا۔

اللہ بس ماسویٰ اللہ ہوس۔

ابیات:

اولاً موت است بعد از معرفت
و ز چہار بگذرد یکتا صفت

ترجمہ: پہلے مرتبہ موت[1] ہے اور اس کے بعد اللہ کی معرفت حاصل ہوتی ہے۔ جو اربع عناصر (بشریت) سے آزاد ہوجائے وہ یکتا صفت یعنی حق کے ساتھ یکتا ہوجاتا ہے۔

پنج را با پنج دارد ہوشیار
نہ یکطرف یک یکطرف عارف شمار

ترجمہ: پانچ ظاہری اعضا اور پانچ حواس[2] کے معاملہ میں ہوشیار رہو۔ نو اگر ایک طرف ہوں اور ایک، ایک طرف تو طالب عارف شمار ہوگا۔

نہ گرسنہ میشود یک سیر تر
گر یک گرسنہ میشود نہ در امر

ترجمہ: ایک سیر ہو تو نو بھوکے رہتے ہے (یعنی اگر پیٹ سیر ہو تو باقی اعضا اور حواس پر شہوت کی بھوک غالب آجاتی ہے) لیکن اگر ایک بھوکا ہو تو نو اعضا فرمانبردار اور قابو میں رہتے ہیں۔

---

[1] یعنی مُوْتُوْا قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوْا (مرنے سے پہلے مرجاؤ) کا مرتبہ حاصل کرنا پڑتا ہے۔ [2] پانچ اعضا سے مراد ہاتھ، آنکھ، کان، زبان اور ناک ہیں۔ پانچ حواس سے مراد چھونے، دیکھنے، سننے، چکھنے اور سونگھنے کی حسیات ہیں۔

دہ دیوِ خود در وجودے بند کن
بعد ازان ارشاد مردم پند کن

ترجمہ: اپنے وجود کے یہ دس شیطان قابو میں رکھ اور اس کے بعد لوگوں کو تلقین و نصیحت کر۔

معرفت توحید جملہ شد او را
ہر کہ یک را یافتہ عارف خدا

ترجمہ: جملہ معرفتِ توحید اس کو حاصل ہوتی ہے جو وجود کے تمام اعضا کو عارفِ خدا بنا دے۔

علمِ غیب کو اللہ کے خاص بندے یعنی عارفین ہی جانتے ہیں اور وہی اس علم غیب کو شب و روز پڑھتے ہیں۔ اہلِ ایمان وہی ہیں جو علمِ غیب پر ایمان لاتے ہیں۔ جو علمِ غیب پر ایمان نہیں لاتا وہ ہرگز صاحبِ ایمان نہیں۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

✦ لَا رَيْبَ ۛ فِيهِ ۛ هُدًى لِّلْمُتَّقِينَ ۝ الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِالْغَيْبِ (سورۃ البقرہ۔2,3)

ترجمہ: اس (کتاب) میں کوئی شک و شبہ نہیں، اس میں متقین کے لیے ہدایت ہے جو غیب پر ایمان لاتے ہیں۔

وہ اس حدیث کے مصداق ہوتے ہیں جس میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

مَنْ عَرَفَ اللّٰهَ لَا يَخْفٰى عَلَيْهِ شَيْءٌ

ترجمہ: جو اللہ کو پہچان لیتا ہے اس سے کوئی شے مخفی و پوشیدہ نہیں رہتی۔

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

✦ اِنَّ الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَيْبِ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ كَبِيْرٌ (سورۃ الملک۔12)

ترجمہ: بیشک جو لوگ اپنے ربّ سے غیب کے متعلق ڈرتے ہیں ان کے لیے مغفرت اور اجرِ عظیم ہے۔

جو فقیر قرب و دیدارِ الٰہی کا عالم ہو، اُسے توفیقِ الٰہی سے ایسی تصدیقِ قلب حاصل ہوتی ہے کہ وہ تمام ظاہری و زبانی علوم بھول جاتا ہے حتیٰ کہ حروفِ تہجی میں سے ایک بھی حرف یاد نہیں رہتا۔ اللہ

بس ما سویٰ اللہ ہوس۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

◆ مَنۡ عَرَفَ رَبَّہٗ فَقَدۡ کَلَّ لِسَانُہٗ

ترجمہ: جو اپنے ربّ کو پہچان لیتا ہے تحقیق اس کی زبان گونگی ہو جاتی ہے۔

فقیر کو علمِ دیدار سے قرب، عزت، عظمت، شرافت، کرامت، جمعیت، فخر، حکمت، امر و حکم، تصرف، توجہ، تفکر، تصور اور کونین پر غلبہ، روشن ضمیری، تجلیاتِ ذات کے انوار کا بے حجاب مشاہدہ اور اسرارِ قدرتِ سبحانی کے احوال سے واقفیت حاصل ہوتی ہے کہ فقرا کے لیے علمِ دیدار کے سوا کوئی دوسرا علم پڑھنا مردار ہے، فقیر کو ذکر، فکر، مراقبہ اور ورد وظائف سے کیا سروکار؟ ابیات:

مرشد دیدار دیدارش نظر
بانظر ناظر کند موسیٰؑ خضرؑ

ترجمہ: صاحبِ دیدار مرشد اپنی (باطنی) نظر سے طالبانِ مولیٰ کو دیدار عطا کرتا ہے اور انہیں موسیٰؑ اور خضرؑ کی صفت کا حامل بنا کر دیدار کرنے والا بنا دیتا ہے۔

این شرف شد امتی از مصطفیؐ
نَحۡنُ اَقۡرَبُ یافتہ قرب از اِلٰہ

ترجمہ: یہ شرف صرف حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پیروکاروں کو حاصل ہے جو اللہ کے قرب سے نَحۡنُ اَقۡرَبُ کی حقیقت حاصل کرتے ہیں۔

اے احمق و گمراہ! قربِ الٰہی کے یہ مراتب فقر سے حاصل ہوتے ہیں۔ جاننا چاہیے کہ سلوک کے راستے کے ہر مراتب کی ابتدا قربِ الٰہی ہے اور انتہا مجلسِ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں پہنچنا ہے۔ ان مراتب کی ابتدا اور انتہا کے درمیان دیدارِ الٰہی ہے جو اللہ کی عطا اور اس کا فیض و فضل ہے۔ ان مراتب کی ابتدا و انتہا حاصل کرنا بھی نامکمل مرتبہ ہے جب تک ابتدا اور انتہا ایک نہ ہو جائیں کیونکہ درحقیقت ابتدا و انتہا ایک ہی ہیں۔ جو نیند یا مراقبہ میں دیدارِ ربّ العالمین سے مشرف ہو جائے وہ تمام عمر نہیں سوتا بلکہ بیدار رہتا ہے، اگر سو بھی جائے تو بے حجاب حضورِ حق سے مشرف

ہوتا ہے۔ جسے دیدار حاصل ہو جائے اُسے بد بودار اور مردار دنیا پسند نہیں آتی۔ جس کے پاس یہ دو گواہ (قربِ الٰہی اور مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حضوری) نہیں اسے دیدار حاصل نہیں۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

اَلنِّھَایَۃُ ھُوَ الرُّجُوْعُ اِلَی الْبِدَایَۃِ

ترجمہ: ابتدا کی طرف لوٹ جانا انتہا ہے۔

محبت قربِ الٰہی کی راہ ہے جس کی انتہا پر قربِ الٰہی حاصل ہوتا ہے۔ جو طالب قربِ الٰہی کی اس راہ کا متلاشی ہو بالآخر قربِ الٰہی پا لیتا ہے۔ ذکر، فکر، ذوق، شوق، مراقبہ، مکاشفہ سب قربِ الٰہی کے لیے وسیلہ ہیں اور انتہا میں قربِ الٰہی عطا کرتے ہیں۔ تصور، تصرف، توجہ، تفکر، معرفت توحید تک پہنچنے کی راہ ہے جو دیدار عطا کرتی ہے اور آخر قربِ الٰہی تک پہنچاتی ہے اور (ہر شے کی حقیقت دیکھنے والی) نظر و نگاہ عطا کرتی ہے۔ پس معلوم ہوا کہ مرشد کامل مراتبِ ابتدا میں ہی انتہا دکھاتا ہے البتہ جب دیدار سے مشرف کرتا ہے تو ابتدا اور انتہا بھی یاد نہیں رہتی۔ یہ آنکھوں سے حقیقتِ حق دیکھنے کے مراتب ہیں۔ بیت:

گر بگویم دیدہ ام مدعی با دعویٰ در
کور چشمی کے بہ بیند سگ مثال خوک خر

ترجمہ: اگر میں یہ دعویٰ کروں کہ میں نے دیدار کیا ہے تو یہ سچ ہے کیونکہ (باطنی آنکھوں سے) اندھے اسے کہاں دیکھ سکتے ہیں! وہ تو کتے، خنزیر اور گدھے کی مثل جانور ہیں۔

دیدار اور انوارِ دیدار کی روشنی طالب پر اس طرح غالب آتے ہیں جیسے پانی آگ پر۔ بیت:

با دمے دیدار ببرم شد حضور
شد مشرف باللقا در غرق نور

ترجمہ: میں ایک لمحہ میں حضوری میں لے جا کر دیدار کراتا ہوں اور نور میں غرق کر کے لقا سے مشرف کرتا ہوں۔

مرشد سب سے پہلے دل کے اندھے طالب کو بینائی کی دوا دے کر چشمِ بصیرت عطا کرتا ہے اور اس کے بعد دائمی دیدار عطا کرتا ہے۔ جس کے پاس لازوال ایمان ہو وہ اولیا میں سے ہے۔ فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

◆ اَلَآ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ (سورۃ یونس۔62)

ترجمہ: خبردار! بے شک اولیا اللہ نہ خوفزدہ ہوتے ہیں نہ غمزدہ۔

عالم دیدار کے احکامات بیان کرتا ہے جبکہ مرشد کامل دیدار کراتا ہے۔ کہنے اور دکھانے میں بہت فرق ہے۔ فقیر پر فرضِ عین ہے کہ ملکِ سلیمانیؑ اور جملہ خزانوں پر تصرف، جملہ ارواحِ انبیا اور اولیا اللہ، تسبیح کرنے والے جملہ فرشتے اور کل و جز جو کچھ دنیا میں ہے، اُسے اپنے قبضہ و قدرت میں لے آئے۔ یہ مراتب فقرِ اختیاری سے حاصل ہوتے ہیں جن کو بعد میں توفیقِ الٰہی سے ترک کر دیا جاتا ہے۔ چنانچہ فقیر تمام دنیا کو اپنے تصرف میں لے آتا ہے اور ایک ہی بار میں سب کچھ اللہ کی راہ میں خرچ کر کے ان سے الگ ہو جاتا ہے۔ فقر کو توکل، غنایت اور ہدایت کے احوال سے تحقیق کیا جا سکتا ہے۔ غنایت کے بغیر فقر اضطراری ہے جس میں طالب شکایت ہی کرتا رہتا ہے۔ بیت:

توحید سر عطا است کہ تقلید سر خطا است

از دست نارساست کہ مکارہ پارسا است

ترجمہ: توحید سراسر عطا جبکہ تقلید سراسر خطا ہے۔ جو گناہ نہ کر سکتا ہو وہ مکاری سے پارسائی کا دعویٰ کرتا ہے۔

فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

◆ مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰى (سورۃ النجم۔17)

ترجمہ: آپ (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کی نظر نہ بہکی نہ حد سے بڑھی۔

جب تک طالبِ دیدارِ الٰہی دونوں جہان کے نظارے سے بیزار نہ ہو جائے، اس سے ہزار بار استغفار کرتا رہے جب تک کہ دل کی سیاہی دور نہ ہو جائے اور وہ ہمیشہ کے لیے بیدار ہو کر یقین و

اعتبار نہ حاصل کر لے تب تک اس کے لیے معرفتِ الٰہی اور وصال تک پہنچنا اور دیدارِ الٰہی سے مشرف ہونا نہایت مشکل، دشوار اور کارِ محال ہے۔ بیت:

دیدۂ دیدار ما را از ازل
معرفت دیدار ما را شد فضل

ترجمہ: اللہ کے فضل سے ہمیں ازل سے ہی اس کی معرفت اور دیدار کرنے والی آنکھ حاصل ہے۔

اگر کوئی شخص تمام عمر مطالعۂ علم میں گزار دے، علم کے حصول سے عالم فاضل بن کر تمام علوم پڑھتا رہے تب بھی وہ باطن، توحید، معرفت، قرب اور حضوری سے بے خبر اور محروم رہتا ہے۔ اگر کوئی تمام عمر ریاضت میں صرف کر دے اور ایک سو تیس سال ایک ٹانگ پر کھڑا رہ کر مجاہدہ کرتا رہے تو بھی اُسے طریقت، معرفت، باطن، لقا، بقا اور فنا کی ذرا بھی خبر نہیں ہوتی اور نہ ہو سکتی ہے جب تک مرشد کامل کی توفیق حاصل نہ ہو۔ سالہا سال کی عبادت اور اس کے ثواب سے مرشد کی ایک بار کی توجہ بہتر ہے جو اللہ کا بے حجاب دیدار عطا کرتی ہے۔ ابیات:

مرشدی باشد ترا مراتب رہنما
طلب کن از مرشدی رویت خدا

ترجمہ: مرشد ہر مرتبہ پر تیرا رہنما ہے لہٰذا تو اس سے دیدارِ الٰہی طلب کر۔

حافظ شدی عالم شدی زندہ زبان
و ز بی خبر تصدیق وحدت بے عیان

ترجمہ: تو حافظ بن گیا ہو یا صاحبِ بیان عالم لیکن اگر تو وحدتِ حق کی تصدیق سے بے خبر ہے تو حجاب میں ہے۔

مجھے تو ان احمق لوگوں پر حیرت ہوتی ہے کہ بعض اہلِ بدعت فرعون اور شیطان کے گروہ سے تعلق رکھنے والے، شرابی و نفسانی لوگ درحقیقت کفار، اہلِ زنار اور ابلیس کے مراتب کو (اپنے تصور میں) دیکھتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہمیں اللہ رحمٰن کی معرفت اور دیدار حاصل ہے۔ ان اہلِ بدعت کی

بنیاد خلافِ شریعت ہے اور ان کا یہ دعویٰ جھوٹا ہے۔ ابیات:

ہر کہ می بیند بدیدار خدا
آن طالبان را بانظر ببرد لقا

ترجمہ: جس مرشد کو دیدارِ الٰہی حاصل ہو وہ طالبانِ مولیٰ کو بھی اپنی توجہ سے قرب و دیدارِ الٰہی بخشتا ہے۔

در معرفت دیدارِ حق ناظر کند
بانظر مجلس نبیؐ اللہ برد

ترجمہ: مرشد معرفت عطا کرتے ہوئے دیدارِ حق کراتا ہے اور اپنی نگاہ کی تاثیر سے مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حضوری میں لے جاتا ہے۔

دم دلم دیدار میبردہ حضور
روح را روحی برد اہل القبور

ترجمہ: میرا دل ہر لحہ دیدار میں مشغول رہتا ہے اور لحہ بھر میں حضورِ حق میں پہنچ جاتا ہے جبکہ میں اپنی روح کو اہلِ قبور کی ارواح تک لے جاتا ہے۔

لائق دیدار اوّل دیدہ کن
دیدہ دیدار را زان دیدہ کن

ترجمہ: سب سے پہلے اپنی آنکھوں کو دیدار کے لائق بنا پھر ان آنکھ سے اللہ کا دیدار کر۔

نیست منزل نیست آنجائے مقام
غرق فی التوحید فی اللہ شد تمام

ترجمہ: غرق فی التوحید کے انتہائی مرتبہ پر نہ کوئی منزل ہے نہ مقام۔

طالبے موسیٰؑ طلب دیدار جو
باھُوؒ معرفت دیدار موسیٰؑ را بگو

ترجمہ: طالب کو موسیٰ علیہ السلام کی مثل دیدار کی جستجو کرنے والا ہونا چاہیے۔ اے باھُوؒ! موسیٰ علیہ السلام کی طرح اللہ سے اس کی معرفت و دیدار طلب کر۔

مرشد کے عطا کیے گئے تصور اسم اللہ ذات اور تصرف کی بدولت طالب دیدار کر کے اعتبار حاصل کرتا ہے جبکہ مرشد کی خدمت کے دن، مہینے اور سال شمار کرنے سے اسے حاصل نہیں کیا جا سکتا۔ بیت:

باھُوؒ طالب دیدار از خود خود جدا
از میان خود رفت می بیند لقا

ترجمہ: باھُوؒ! دیدار کے طالب کو اپنی خودی (انا) سے نجات حاصل کر لینی چاہیے کیونکہ جب وہ اپنی خودی سے جدا ہوگا تب قرب و دیدار حاصل ہوگا۔

عورت، فرزند اور مال کی محبت اور ذکر، فکر، خیال، طمع اور مردار نفس اللہ کی معرفت اور دیدار سے روکتے ہیں۔ قرب و دیدار اس نماز سے حاصل ہوتا ہے جو معرفت اور نورِ حضور سے دائمی طور پر مشرف ہو۔ دیدارِ الٰہی ایک راز ہے۔ ابیات:

سر رود در سجدہ دل باشد باخدا
روح شد باحق مشرف اتحاد بالقا

ترجمہ: (نماز ایسی ہو کہ جب) سر سجدہ میں جائے تو دل خدا کے ساتھ مشغول ہو اور روح اللہ کے قرب و وِصال سے مشرف ہو۔

این نماز عارفان با دل حضور
فرض عین است این نماز بالضرور

ترجمہ: ایسی نماز عارفین حضورِ قلب سے ادا کرتے ہیں اور یہی نماز فرضِ عین اور لازم ہے۔

جاننا چاہیے کہ انسان مخلوق ہے، اللہ قادرِ مطلق، حیّ و قیوم اور غیر مخلوق ہے۔ پس معلوم ہوا کہ مخلوق کی کیا مجال کہ غیر مخلوق اللہ تک پہنچ کر اس کی معرفت، قرب و حضوری اور وصالِ جمال حاصل

کرے اور اللہ کے دیدار سے مشرف ہو۔قرب و دیدار اور حضوری سے مشرف ہونے کی شرح یہ ہے کہ جو کوئی قرب و دیدار سے مشرف ہونے کا انکار کرتا ہے وہ ملعون اور بے دین ہے۔مطلب یہ کہ ظاہری علم، ذکر، فکر، تلاوت، وظائف، مراقبہ اور مجاہدہ اللہ کے قرب، توحید کی راہ اور دیدار سے مشرف کرنے والے علم سے دور ہیں۔عین العلم اور قرب و دیدارِ حق تعالیٰ سے مشرف ہونے کے اعلیٰ مراتب تصور اسمِ اللہ ذات کے علم سے حاصل ہوتے ہیں۔طالب کا دل جب اسمِ اللہ ذات کے تصور میں محو ہو کر اس سے حاصل ہونے والے علم کے مطالعہ میں غرق ہوتا ہے تو معرفتِ توحید کا سفر تیز تر ہو جاتا ہے کیونکہ دیدار کا طالب نفس کو براق کی مثل اپنی سواری بنا کر ہوا اور بجلی کی طرح لمحہ بھر میں دیدار سے مشرف ہو جاتا ہے۔بندے اور اللہ کے درمیان کوئی حجاب اور پتھر و پہاڑ نہیں ہیں۔تاہم یہ مراتب یقین اور اعتبار سے حاصل ہوتے ہیں۔

ابیات:

تا نہ بینم من بچشم خود خدا
نیست باور گفتہ درویش را

ترجمہ: جب تک میں نے اپنی آنکھوں سے اللہ کا دیدار نہ کر لیا میں نے کسی درویش کی باتوں پر یقین نہیں کیا۔

ہر کہ می بیند بود در غرق نور
معرفت توحید اینست حق حضور

ترجمہ: جو دیدار کر لے وہ اس کے نور میں غرق ہو جاتا ہے یہی معرفتِ توحید اور حضورِ حق ہے۔

بی سری سجدہ کنم حاضر خدا
این نمازے عارفان را از لقا

ترجمہ: میں بے سر ہو کر حق تعالیٰ کے حضور سجدہ ریز ہوتا ہوں۔عارفین کی یہ نماز قرب و دیدارِ الٰہی سے ادا ہوتی ہے۔

بی سری سجدہ بود ہم بی جبین
نیست آنجا آسمان و نی زمین

ترجمہ: عارفین سر اور پیشانی کے بغیر سجدہ کرتے ہیں کیونکہ لامکان میں نہ آسمان ہے اور نہ زمین۔

بی چشم بینم بخوانم بے زبان
معرفت لاھوت اینست لامکان

ترجمہ: میں بغیر آنکھوں کے دیدار کرتا ہوں اور بغیر زبان کے اس کا ذکر کرتا ہوں کہ یہی لاھوت لامکان میں پہنچ کر حاصل ہونے والی معرفت ہے۔

سجدہ در نور است رو رویت دوام
قبلہ در قبلہ بود قبلہ تمام

ترجمہ: جب طالب نور میں غرق ہو کر سجدہ کرتا ہے اس کی توجہ دائمی دیدار کی جانب ہوتی ہے۔ قبلہ جب قبلہ کی جانب متوجہ ہو تو قبلہ مکمل ہوتا ہے۔

ہر سہ قبلہ قرب بخشد در نماز
معرفت توحید اینست فضل راز

ترجمہ: یہ تینوں قبلہ نماز میں قربِ الٰہی بخشتے ہیں۔ یہی اللہ کا فضل اور معرفتِ توحید کا راز ہے۔

نفس نورش قلب نورش روح نور
اہل نوری را نمازی شد حضور

ترجمہ: ایسے نمازی کا نفس، قلب اور روح تینوں نور ہوتے ہیں۔ اہلِ نور کی نماز ہی حضوری ہوتی ہے۔

دل پریشان نمازی کی روا
دل بخطرہ نفس شیطان و ہوا

ترجمہ: دل خطرۂ نفس و شیطان اور خواہشات کا شکار ہو تو ایسے پریشان دل کی نماز کیسے ادا ہو سکتی

ہے!

نماز معراج است می بیند خدا
عارفان را در نمازے شد لقا

ترجمہ: حقیقی نماز معراج ہے جس میں نمازی اللہ کا دیدار کرتا ہے اور عارفین کو نماز میں اللہ کا قرب اور وصال حاصل ہوتا ہے۔

جاننا چاہیے کہ عارفین دائمی نماز میں مشغول ہوتے ہیں، عارفین کا دل ہمیشہ نماز میں مستغرق رہتا ہے اور عارفین کی روح بھی مکمل طور پر نماز میں مشغول ہوتی ہے۔ عارفین کی نماز ایک راز ہے اور وہ راز دائمی نماز میں ہی حاصل ہو سکتا ہے۔ جامع نور الہدیٰ مرشد علمِ دیدار سے کَفٰی بِاللّٰہ (ترجمہ: میرے لیے اللہ ہی کافی ہے) کا سبق دیتا ہے اور صادق طالب لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ فَاتَّخِذْہُ وَکِیْلًا (المزمل۔9) ترجمہ: ''اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور تم اسی کو اپنا کارساز بناؤ'' کا علم سیکھتا ہے۔ ایسا مرشد دیدار سے مشرف کرنے والا مخدوم ہوتا ہے۔ جو مرشد طالبِ مولیٰ کو ذکر، فکر، مراقبہ اور حبسِ دم کا سبق دیتا ہے تو طالب اپنی منزل تک ہرگز نہیں پہنچ سکتا کیونکہ ناقص مرشد معرفتِ الٰہی سے محروم ہوتا ہے۔ البتہ معرفت حاصل کرنے کے بہت سے طریقے ہیں اور معرفت کا سب سے بہترین طریقہ توفیقِ الٰہی اور تحقیق سے دیدار سے مشرف ہونا ہے۔ سن! اگر مادرزاد (باطنی طور پر) نابینا شخص سے کہا جائے کہ دیدارِ پروردگار کر، تو وہ کہتا ہے کہ دیدار قیامت کے روز ہوگا۔ وہ کورچشم مطلق پردہ و حجاب میں ہے جبکہ اہلِ چشمِ بینا (صاحبِ بصیرت) دائمی طور پر اللہ رحمٰن کے بے حجاب دیدار سے مشرف ہوتے ہیں اور کسی سے خوفزدہ نہیں ہوتے کیونکہ ان کے لیے آج اور کل (دنیا اور عقبیٰ) برابر ہیں۔

فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

✦ وَ مَنْ کَانَ فِیْ ھٰذِہٖٓ اَعْمٰی فَھُوَ فِی الْاٰخِرَۃِ اَعْمٰی (سورۃ بنی اسرائیل۔72)

ترجمہ: اور جو اس دنیا میں (دیدار سے) اندھا رہا وہ آخرت میں بھی اندھا ہی رہے گا۔

ابیات:

ہر کہ در دنیا نہ بیند حق لقا
بے نصیبے او بود آخر کجا

ترجمہ: جس نے اس دنیا میں حق تعالیٰ کا لقا حاصل نہ کیا اُس بے نصیب کو آخرت میں کیونکر لقا حاصل ہوگا!

آخرت او حور خواہد ہم قصور
بے نصیبے او ز دیدارش حضور

ترجمہ: وہ آخرت میں حور و قصور کا طلبگار رہتا ہے اس لیے اللہ کا دیدار اور حضورِ حق اس کا نصیب نہیں۔

فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

✦ مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰی (سورۃ النجم۔17)

ترجمہ: آپ (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کی نظر نہ بہکی اور نہ حد سے بڑھی۔

اے احمق و بے حیا! یہ مراتبِ لقا عارفین کا نصیب ہیں۔ابیات:

از ناف تا سر جلوۂ انوارِ حق
آنچہ می بینم ازان دیدارِ حق

ترجمہ: میرے پورے وجود میں انوارِ حق کا جلوہ ہے۔ میں جس چیز کی طرف دیکھتا ہوں اسی میں دیدارِ الٰہی کرتا ہوں۔

حق و باطل را کنم تحقیق تر
میبرم دیدار طالب را نظر

ترجمہ: میں حق و باطل کی تحقیق کرنے والا ہوں اور طالبِ دیدار کو اپنی نگاہ (کی تاثیر) سے حضورِ حق میں لے جاتا ہوں۔

زندگی شد بالقا بیندگی
بی لقائش زندگی شرمندگی

ترجمہ: لقائے الٰہی میں مشغول رہنا ہی اصل زندگی ہے جبکہ لقا کے بغیر زندگی محض شرمندگی ہے۔

جو عارف مرشد (بیعت کے) پہلے ہی روز طالبِ مولیٰ کو ربّ کریم کے دیدار کی عظیم دولت عطا نہیں کرتا وہ مرشد لائقِ ارشاد نہیں۔ نورِ الٰہی کا حامل عارف مرشد وہ ہے جو طالبِ مولیٰ کو باطن میں دائمی دیدار سے مشرف کر دے جبکہ ظاہر میں طالب کو مطالعۂ علم میں مشغول اور شریعت پر مستحکم رکھے۔ کیا تم جانتے ہو کہ جس طرح خضر علیہ السلام نے ظلمات سے آبِ حیات حاصل کیا اسی طرح عارفین تصورِ اسمِ اللہ ذات سے (دائمی) حیات پاتے ہیں۔ بیت:

خضر را طالب کنم بہر از خدا
منکہ طالب با حضوری مصطفیؐ

ترجمہ: چونکہ میں وہ طالب ہوں جسے محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی مجلس کی حضوری حاصل ہے اس لیے میں خدا کی خاطر خضرؑ کو اپنا طالب بناتا ہوں۔

حضرت خضرؑ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی امت کے مرتبہ فقر سے رات دن عبرت و حیرت میں ڈوبے رہتے ہیں کیونکہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی امت اللہ تعالیٰ کے قرب میں دائمی دیدار سے مشرف اور رحمتِ الٰہی کی بدولت اللہ کی بارگاہ میں منظور ہے۔ ابیات:

خضر را خبری نباشد از قرب وحدت لقا
شرف امت را تمام از مصطفیؐ

ترجمہ: خضرؑ کو اللہ کے قرب، دیدار اور وحدت کی خبر نہیں کیونکہ یہ شرف صرف حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی امت کو حاصل ہے۔

فکر فرحت نفس و ذکر راہزن
طالبان دیدار را بس این سخن

ترجمہ: فکرِ نفس کی راحت کا باعث اور ذکر راہزن ہے۔ طالبانِ دیدار کے لیے بس یہی بات کافی ہے (کہ وہ دیدار میں محو رہتے ہیں)۔

باتوجہ میبرم دیدارِ حق
زیر پائے تو شود جملہ طبق

ترجمہ: میں تجھے توجہ سے دیدارِ حق عطا کر سکتا ہوں اور اس مرتبہ پر پہنچا سکتا ہوں جس سے جملہ طبقات تیرے قدموں تلے ہوں گے۔

با الف اللہ رسانم باحضور
این مراتب عارفان است غرق نور

ترجمہ: میں تجھے الف (اسمِ اللہ ذات) سے حضورِ حق میں پہنچا سکتا ہوں۔ یہ نور میں غرق عارفین کے مراتب ہیں۔

عالم شدم در علم توحید از خدا
احتیاجی نیست علم از سر ہوا

ترجمہ: میں حق تعالیٰ سے علمِ توحید پڑھ کر عالم بن گیا ہوں اب مجھے دوسرے علوم پڑھنے کی ضرورت نہیں جو محض خواہشاتِ نفسانی کا باعث ہیں۔

علم شیطان است کبر و بے کرم
گر بگویم کہ انا شیطان میشوم

ترجمہ: اگر علم تکبر کا باعث ہو تو شیطانی ہے اور اللہ کے کرم سے محروم ہے۔ اگر میں ''انا'' کہوں گا تو شیطان بن جاؤں گا۔

علم قرآن است قرب و معرفت
علم آن باشد بود نبویؐ صفت

ترجمہ: علمِ قرآن سے ہی قرب و معرفتِ الٰہی کا حصول ممکن ہے۔ علم وہی ہوتا ہے جو حضور علیہ الصلوٰۃ

والسلام کی صفات کا حامل بنا دے۔

خلق باخُلق است باخالق تمام

نیک خصلت ہمچو نبویؐ والسلام

ترجمہ: اگر اللہ کا قرب حاصل کرنا ہو تو مخلوق کے ساتھ اچھے اخلاق کا مظاہرہ کرنا چاہیے اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صفات اختیار کرنی چاہیے جو کہ سلامتی کا باعث ہیں۔

جس عالم فقیہ کا نفس فربہ، دل سیاہ اور مردہ ہو اس سے ہم کلام نہ ہو کہ وہ باطن میں معرفتِ الٰہی سے بے خبر ہے اور اسے باطن (کے احوال) سے آگاہی نہیں کیونکہ اس کی توجہ و نگاہ اپنے نفس پر ہے۔ ہر علم کی اساس اور مغز علمِ تصوف ہے جو حق تعالیٰ اور رسولِ خدا کے کلام پر مبنی ہے۔ علمِ تصوف اُم العلم اور احیا العلوم ہے۔ علمِ تصوف سے حیّ و قیوم ذات کے کل و جز علوم اور حق و باطل کی حقیقت معلوم ہو جاتی ہے۔ جو علمِ تصوف نہیں پڑھتا اس کا دل سیاہ ہوتا ہے جو جہالت و نفاق کی حالت میں رہتا ہے۔ علمِ فقہ بھی فیضِ الٰہی کی بدولت علمِ تصوف میں شامل ہے اور یہی علمِ تصوف راہِ فقر کی بنیاد ہے۔ اللہ کے فضل سے طالب کو تصدیق القلب کی صفت حاصل ہوتی ہے اور اسے حق تعالیٰ کی رفاقت کی توفیق حاصل ہوتی ہے جو اسے باتحقیق صدیق بناتی ہے۔ علمِ تصوف عارف کے لیے رحمتِ الٰہی ہے۔ جو علمِ تصوف سے منع کرے وہ قومِ زندیق سے تعلق رکھتا ہے۔ ابیات:

گر بے علم عالم شدی بے معرفت

جاہلی علم است خرِ عیسیٰؑ صفت

ترجمہ: اگر تو عالم ہے اور تیرے پاس تصوف اور معرفت کا علم نہیں تو تُو اصل علم سے جاہل ہے اور عیسیٰ علیہ السلام کے گدھے کی مثل کتابوں کا بوجھ اٹھانے والا ہے۔

تا نیابی معرفت راہبر خدا

طلب کن مرشد شوی تو اولیا

ترجمہ: جب تک تو معرفت حاصل نہیں کر لیتا تجھے مرشد کی ضرورت ہے جو تیری راہبری اللہ کی

طرف کرے۔ مرشد کی طلب کرتا کہ تو اولیا میں سے ہو جائے۔

طالب سب سے پہلے مرشد سے کل و جز مخلوقات اور ذات و صفات طلب کرے جو مرشد کے ایک لفظ ''کن'' کی طاقت سے حاصل ہو سکتے ہیں۔ لفظ مرشد کے چار حروف ہیں م، ر، ش، د۔ حرف ''م'' سے مرشد مشاہدۂ حضورِ حق اور معرفت و معراج عطا کرتا ہے۔ حرف ''ر'' سے نورِ توحید میں غرق کر کے رازِ حق تک پہنچاتا ہے۔ حرف ''ش'' سے مرشد شہسوار عارف ہوتا ہے جو اہلِ قبور کی ارواح کے احوال کا مشاہدہ کرتا ہے۔ حرف ''د'' سے طالب کو دائمی الہام عطا کرتا ہے۔ لفظ طالب کے بھی چار حروف ہیں ط، ا، ل، ب۔ حرف ''ط'' سے طالب طاعتِ مرشد میں مشغول رہتا ہے، اس کی بندگی کا طوق اپنی گردن میں ڈالتا ہے اور حق تعالیٰ کے حکم کی تعمیل میں ہمیشہ مصروف رہتا ہے۔ حرف ''ا'' سے طالب کا ارادہ صادق اور وہ مرشد کا باادب ہوتا ہے۔ جو بھی آزمائش اس پر آئے اُف نہیں کرتا۔ حرف ''ل'' سے طالب لقائے الٰہی کے لائق اور لا یحتاج ہوتا ہے جو کبھی بھی لاف زنی نہیں کرتا۔ حرف ''ب'' سے طالب بہرہ مند (خوش قسمت)، باوفا اور باحیا ہوتا ہے، اس کا قلب پاکیزہ اور وہ تقدیر پر راضی رہنے والا ہوتا ہے۔ مرشد کے چاروں حروف اگر طالب کے چاروں حروف سے بدل جائیں تو طالب اپنے مرشد کے وجود، جان، جسم، قلب اور قالب کے ساتھ یکتا ہو جاتا ہے۔ جو کچھ مرشد کی زبان پر ہوتا ہے طالب کی زبان سے بھی وہی ادا ہوتا ہے۔ طالب کی آنکھیں مرشد کی آنکھیں، طالب کے کان مرشد کے کان، طالب کا قلب مرشد کا قلب، طالب کی روح مرشد کی روح، طالب کے ہاتھ مرشد کے ہاتھ اور طالب کے پاؤں مرشد کے پاؤں بن جاتے ہیں۔ یہ فنا فی الشیخ کی حالت ہوتی ہے۔ وہ طالب مرتبۂ مرشد کے لیے منتخب ہوتا ہے۔ طالب کا نفس مرشد کے نفس کی مثل مر جاتا ہے، اس کا قلب مرشد کے قلب کی مثل حیات پا جاتا ہے اور اس کی روح فرحت پاتی ہے۔ فنا فی الشیخ کے اس مرتبہ پر مرشد و طالب کا نام، اطوار اور احوال ایک جیسے ہو جاتے ہیں اور طالب کی صورت سے مرشد کی صورت نظر آتی ہے۔ مرشد کی رفاقت طالب کے لیے یقیناً توفیقِ حق کا وسیلہ بن جاتی ہے۔ یہ مرتبہ جمعیت ہے جہاں مرشد کے

تمام اوصاف طالب میں جمع ہو جاتے ہیں اور اس طالب کو مرشد کے ساتھ لازوال وصال نصیب ہوتا ہے۔ مرشد کل التوحید کے عہدہ پر فائز ہوتا ہے جس کے متعلق اللہ نے اس آیت میں فرمایا:

✦ یَدُ اللّٰہِ فَوْقَ اَیْدِیْھِمْ (سورۃ الفتح۔10)

ترجمہ: ان کے ہاتھوں پر اللہ کا ہاتھ ہے۔

بیت:

گر بیائی طالبا حاضر خدا
درمیان پردہ نماند شد لقا

ترجمہ: اے طالب! اگر تو آئے تو میں تجھے حضورِ حق میں پہنچا دوں گا جہاں تو ایسے دیدار کرے گا کہ تیرے اور اللہ کے درمیان کوئی پردہ حائل نہ ہوگا۔

مرشد کی کاملیت حضورِ حق میں پہنچانے کی صلاحیت سے پتا چلتی ہے کہ وہ ایک ہی نگاہ سے کل و جز کے سب مراتب طے کرا دیتا ہے۔ بیت:

اگر تو طالب صادقی با ما بیا
شد مشرف در مجالس مصطفیؐ

ترجمہ: اگر تو صادق طالب ہے تو ہمارے پاس آ۔ ہم تمہیں مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حضوری سے مشرف کر دیں گے۔

جان لو کہ طریقہ قادری میں طالب مرید پھول کی مثل ہے جبکہ دوسرے ہر طریقہ کے طالب مرید پھول کے گرد کانٹوں کی مثل ہیں جو مکمل طور پر خوار اور نفس کی قید میں ہوتے ہیں۔ قادری طریقے کا طالب مرید با اعتبار ہوتا ہے۔ اُسے ذکر، فکر اور مراقبہ کرنے کی کیا ضرورت! بیت:

منکہ مرشد قادریم قدر دان
شد قرب قدرت خدا عارف عیان

ترجمہ: میں قادری مرشد ہوں میری قدر پہچان۔ میں وہ عارف ہوں جسے اللہ کا قرب اور بے حجاب

دیدار حاصل ہے۔

دیدار سے جمعیت حاصل ہوتی ہے، دیدارِ الٰہی کے علاوہ سب کچھ مردار ہے۔ بیت:

باھُو در ھُو گم شدہ چون آب شیر
انتہا توحید این فی اللہ فقیر

ترجمہ: باھُوؒ ھُو میں ایسے گم ہے جیسے پانی دودھ میں۔ فنا فی اللہ فقیر کی انتہا یہی توحید ہے۔

طالبِ دنیا کثیر ہیں اور طالبِ عقبیٰ بھی بیشمار ہیں۔ ہزاروں میں سے کوئی ایک ہی دیدار کا طالب ہوتا ہے جسے دنیا یا جنت سے کوئی سروکار نہیں ہوتا۔ جان لو کہ آدمی کے وجود میں ہفت اندام ہیں اور ہر اندام مکمل طور پر حرص، طمع، حسد اور عُجب کی قید میں ہے۔ مرشد کامل' طالبِ مولیٰ کے ہفت اندام کو ان برائیوں سے نجات دلاتے ہوئے سات علمِ کیمیا اکسیر عطا کرتا ہے جس سے طالب ظاہری حکمت کے خزانوں کو اپنے تصرف میں لے آتا ہے، اس کے ساتھ دیگر سات علمِ کیمیا اکسیر عطا کرتا ہے جس سے طالب باطنی حکمت کے خزانوں کو اپنے تصرف میں لے آتا ہے، اس کے ساتھ مرشد وجود کے ہفت اندام کو تمام ظاہری و باطنی علوم سے آراستہ کر کے کامل کرتا ہے۔ بعد ازاں طالب تلقین و ارشاد کے لائق بنتا ہے اور اعتبار و یقین کے ساتھ دستِ بیعت ہوتا ہے۔ ایک ہی ہفتہ میں طالب فقر، معرفت اور ولایت کی تمامیت تک پہنچ جاتا ہے، اسے فیض و فضل کی انتہا عطا کی جاتی ہے جس کی بدولت طالب ہر غم سے نجات حاصل کر لیتا ہے۔ اسے اللہ کے ساتھ وصال کا ایسا مرتبہ حاصل ہوتا ہے جسے کوئی زوال اور رجعت نہیں۔ وہ (ہر شے سے) لایحتاج ہو جاتا ہے اور ہمیشہ دیدار اور معرفتِ الٰہی کے مشاہدہ میں مشغول رہتا ہے جو کہ اصل معراج ہے۔ مردِ مرشد کی مہربانی سے صادق طالب پہلے ہی روز مرتبہ جمعیت پر پہنچ جاتا ہے۔ دیدار و قربِ الٰہی سے مشرف مرشد کامل طالب کو سب سے پہلے سونا و چاندی کا علمِ کیمیا اکسیر عطا کرتا ہے اور اس کے بعد دیدار و حضوری عطا کرتا ہے۔ جس مرشد کی نظر کو یہ توفیق حاصل نہیں کہ طالب کو علمِ کیمیا عطا کر سکے اور نہ ہی اللہ کے قرب، حضوری اور دیدار سے مشرف کرنے کی طاقت ہو ایسے ناقص مرشد کی نظر سے بیل

اور گدھے ہی بہتر ہیں۔ بیت:

باھُوؒ کاملان را وقوف است بر ہر کیمیا
از خود دہند یا میدہانند از خدا

ترجمہ: باھُوؒ! کاملین کو ہر علمِ کیمیا سے آگاہی حاصل ہوتی ہے۔ وہ اپنے طالبوں کو خود عطا کرتے ہیں یا اللہ سے دلواتے ہیں۔

فقیر کی نظر میں دنیادار گدا و مفلس ہوتے ہیں جبکہ دنیادار فقیر کو گدا و مفلس سمجھتے ہیں۔ دراصل فقیر کو کل و جز کے بے شمار خزانوں پر تصرف حاصل ہوتا ہے جبکہ دنیاداروں کو محدود مال و دولت پر اختیار ہوتا ہے جن کی طرف فقیر نظر بھی نہیں ڈالتا۔ ابیات:

ظاہری توفیق دارم در عمل
باطن از تحقیق دارم بے خلل

ترجمہ: مجھے ہر ظاہری عمل میں حق تعالیٰ کی توفیق حاصل ہے جبکہ باطنی طور پر ان اعمال کی تحقیق بغیر کسی رکاوٹ کے کرسکتا ہوں۔

باھُوؒ بہر از خدا این راہنما
گر بیائی میرسانم باخدا

ترجمہ: باھُوؒ اللہ کی خاطر اس کی طرف رہنمائی کرنے والا ہے۔ اے طالب! اگر تو آئے تو میں تجھے اللہ تک پہنچا دوں گا۔

کیمیا اکسیر کے تمام خزانوں پر مکمل تصرف تین طرح کا ہے جیسے تین قسم کے مدرسوں سے تین طرح کے علوم سے حاصل کیا جاتا ہے۔ علم سے علم حاصل کرنا، آگاہی سے علم حاصل کرنا اور نگاہ سے علم حاصل کرنا۔ جاہل ان علوم سے محروم ہیں اور ان کی جہالت سراسر گناہ ہے۔ اوّل علمِ کیمیا اکسیر فنا کے ہنر سے متعلق ہے، دوم علمِ کیمیا اکسیر بقا کی توفیقِ الٰہی سے متعلق ہے اور سوم علمِ کیمیا اکسیر معرفت اور لقائے الٰہی سے مشرف ہونے کے متعلق ہے۔

بیت:

ہر کہ دعویٰ کرد من عالم خدا
طلب کن از وے مطالعہ حق لقا

ترجمہ: جو دعویٰ کرے کہ میں علمِ الٰہی کا عالم ہوں، اس سے لقائے الٰہی کا علم طلب کر۔

جو طالب (مرشد سے) ظاہری کیمیا اکسیر طلب کرتا ہے وہ نامرد ہے، جو طالب باطنی کیمیا اکسیر طلب کرتا ہے وہ عورت ہے اور جو طالب معرفتِ الٰہی کی کیمیا اکسیر طلب کرتا ہے وہ مرد ہے۔ جس کے عمل میں یہ چودہ علومِ کیمیا اکسیر ہوں وہ چار روز میں پانچ بار کی توجہ اور توفیقِ الٰہی کے چار مراحل سے طالب کو عطا کر سکتا ہے اور قرآن کے وظیفہ سے حضوری تک پہنچا سکتا ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

مَنْ لَّهُ الْمَوْلٰی فَلَهُ الْكُلُّ حَسْبِيَ اللّٰهُ

ترجمہ: جسے مولیٰ مل گیا اُسے سب کچھ مل گیا۔ میرے لیے اللہ ہی کافی ہے۔

جو طالب خلوص کے ساتھ مرشد سے دیدارِ الٰہی طلب کرتا ہے ہر مراتب، تصرف، کیمیا، خزانے اور حکمت اسے عطا ہوتے ہیں، ہر مؤکل اور انبیا و اولیا اللہ کی ارواح سے اس کا رابطہ قائم ہو جاتا ہے اور دونوں جہان فرمانبردار غلام کی مثل اس کے قدموں تلے آ جاتے ہیں۔ ابیات:

مرشدے باشد غنایت از غنی
از غنی طالب غنی حاضر نبیؐ

ترجمہ: مرشد صاحبِ غنایت ہوتا ہے۔ اس غنی مرشد کی صحبت سے طالب بھی غنی ہو جاتا ہے اور اس کو مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حضوری حاصل ہوتی ہے۔

بے غنایت در شکایت روز و شب
بے حیا و بے وفا و بے ادب

ترجمہ: بے غنایت طالب شب و روز شکوہ کناں رہتا ہے اور بے حیا، بے وفا اور بے ادب طالب

بن جاتا ہے۔

کامل کون ہوتا ہے؟ کامل لفظ کے چار حروف ہیں ک، ا، م، ل۔ حرف 'ک' سے کامل مرشد کا تصرف کامل ہوتا ہے۔ وہ جتنا بھی اپنا تصرف استعمال کرتا ہے کم نہیں ہوتا۔ حرف 'ا' سے کامل (مرشد) صادق طالب کو اسمِ اللّٰہ ذات کا تصور عطا کرتا ہے۔ حرف 'م' سے کامل مرشد مردہ دل کو اپنی نگاہ سے زندہ کرتا ہے اور دیدار و معرفتِ الٰہی عطا کر کے حضوری میں پہنچاتا ہے۔ حرف 'ل' سے کامل مرشد لقائے الٰہی سے مشرف کر کے قربِ الٰہی میں لے جاتا ہے اور طالبِ مولیٰ کو لایحتاج بنا دیتا ہے۔ جو مرتبہ 'کامل' پر ہو وہ انسان ہے، جو مرتبہ مکمل پر ہو وہ پریشان رہتا ہے اور جو مرتبہ اکمل پر ہو وہ حیوان ہے۔ جبکہ کامل مرشد مرتبہ نور الہدیٰ پر ہوتا ہے جو طالب کو پہلے ہی روز لاھوت لامکان میں پہنچا دیتا ہے۔ ایسا قادری مرشد حق تعالیٰ کی قدرت کا حامل ہوتا ہے اور اللہ کے فیض و فضل اور احسان سے بلاحجاب دیدار کرنے والا ہوتا ہے۔

جاننا چاہیے کہ ہر خزانے پر تصرف حاصل کرنے کا مرتبہ اور دیدار سے مشرف ہونا آسان کام ہے لیکن وجود میں حوصلہ پیدا کرنا اور گناہِ صغیرہ و کبیرہ سے نجات حاصل کرنا بہت ہی مشکل اور دشوار کام ہے۔ پیاسا پانی پیتا ہے اور بھوکا کھانا کھاتا ہے جبکہ عاشق جان فدا کرتا ہے۔ طالبِ مولیٰ اگر (اللہ کے قرب کے لیے) بھوکا ہو تو اپنا خونِ جگر پیتا ہے اور اگر (اس کے دیدار کے لیے) پیاسا ہو تو معرفت کے سمندر سے اپنی پیاس بجھاتا ہے کیونکہ وہ دیدارِ الٰہی کی تڑپ رکھتا ہے اور اس کے لیے دنیا و عقبیٰ پر نظر ڈالنا محال ہے۔

ابیات:

ہر کہ گوید دیدہ ام دیدار نیست
دیدنے مخلوق را درکار نیست

ترجمہ: اگر کوئی کہے کہ اُسے دیدار حاصل ہے تو درحقیقت اسے دیدار حاصل نہیں کیونکہ جسے دیدار حاصل ہو وہ مخلوق کی طرف نہیں دیکھتا۔

ہر کہ می بیند بود دائم حضور
ہر تصرف میشود از وے ظہور

ترجمہ: جو دیدار کرتا ہے وہ ہمیشہ حضوری میں رہتا ہے اور اس سے اللہ کے ہر تصرف کا ظہور ہوتا ہے۔

آن صاحب گنج است عامل باحکم
مردہ را زندہ کند باحکم قُم

ترجمہ: وہ اللہ کے خزانوں کا مالک اور اس کے حکم کا عامل ہوتا ہے جو 'قم' کہہ کر مردہ کو زندہ کر سکتا ہے۔

ہر کہ می بیند بود از اہل لقا
دل سلیم وجود کرم و باحیا

ترجمہ: جسے دیدار حاصل ہو وہ اہلِ لقا میں سے ہے، اس کا دل سلامتی والا اور وجود کرم و حیا کا پیکر ہوتا ہے۔

دانا اور آگاہ رہو۔ ابیات:

چون نمی بینم کہ بنماید مرا
از لقائے یافتم وحدت صفا

ترجمہ: میں اُسے کیوں نہ دیکھوں جو مجھے دیکھتا رہتا ہے۔ اس کے لقا سے ہی میں نے وحدت اور پاکیزگی پائی ہے۔

باحضوری مصطفیؐ ہم جان نفس
احتیاجے کس ندارم ہیچکس

ترجمہ: میں نفس و روح کے ساتھ مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حضوری میں رہتا ہوں لہٰذا مجھے کسی کی راہنمائی کی ضرورت نہیں۔

میں نے یہ مراتبِ عظمیٰ، سعادتِ کبریٰ اور ہر صغیر وکبیر شرف شریعت پر عمل پیرا ہو کر پایا ہے اور شریعت کو ہی ہمیشہ اپنا پیشوا بنایا ہے۔ طالبِ مولیٰ چاہے مبتدی ہو یا منتہی، اُسے چاہیے کہ دن رات اپنے ہر معاملے میں شریعت کو مدِنظر رکھے، شریعت جس کام کا حکم دے اسکی اطاعت کرے کیونکہ وہ حق ہے اور جس کام سے شریعت روکے اسے ترک کر دے کیونکہ وہ باطل ہے۔ باطل بدعت سے ہزار بار توبہ استغفار کرنی چاہیے۔ شریعت کیا ہے اور شریعت کسے کہتے ہیں؟ شریعت قرآن ہے اور تمام قرآن باطنی طور پر اسمِ اللہ ذات ہے۔ اسمِ اللہ ذات رحمٰن کی ذات ہے جو کہ دنیا، نفس امارہ اور شیطان کا مخالف ہے۔ ابیات:

شریعت شہر است آن دارالامن
نیست آنجا نفس قلب و روح تن

ترجمہ: شریعت ایسا شہر ہے جہاں امن ہی امن ہے۔ وہاں نفس، قلب، روح اور جسم (کی قید و بند) نہیں ہیں۔

شریعت نورِ سرّیست از نبیؐ
این شریعت کے رسد اہل شقی

ترجمہ: شریعت نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے سرّ (حقیقتِ محمدیہ) کا نور ہے اور اس حقیقت تک شقی (بدبخت) کیسے پہنچ سکتے ہیں!

شریعت شرف است عربی بارسولؐ
این شریعت برد حاضر بارسولؐ

ترجمہ: شریعت رسولِ عربی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی صحبت کا شرف ہے اور شریعت (کی حقیقی پیروی) حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مجلس کی حضوری میں لے جاتی ہے۔

ہر مراتب از شریعت دیدہ ام
بے حجابے از میان بدریدہ ام

ترجمہ: میں نے ہر مرتبہ شریعت پر عمل پیرا ہو کر ہی پایا ہے، اپنے اور اللہ کے درمیان موجود حجابات بھی شریعت کی پیروی سے ہی دور کیے ہیں۔

شریعت شوق است بر شہد از شکر
لذتی دیدار بخشد بہرہ ور

ترجمہ: شریعت شہد اور شکر سے بھی زیادہ شیریں ہے کہ شوق سے اس پر عمل پیرا ہونے سے دیدارِ الٰہی کی لذت حاصل ہوتی ہے۔

جز شریعت نیست راہے معرفت
اہل بدعت چیست باشد خر صفت

ترجمہ: شریعت کی پیروی کے علاوہ معرفتِ الٰہی کی کوئی راہ نہیں۔ اہلِ بدعت کیسے معرفت حاصل کر سکتے ہیں وہ تو گدھوں کی مانند ہیں۔

شریعت خلعت بود بر تن تمام
بے شریعت نیست عارف اہل خام

ترجمہ: شریعت کا لبادہ مکمل طور پر وجود پر اوڑھنا چاہیے کیونکہ شریعت پر عمل پیرا ہوئے بغیر کوئی عارف نہیں بن سکتا بلکہ خام ہی رہتا ہے۔

شریعت خوشوقت گرداند مرا
از شریعت یافتم اللہ لقا

ترجمہ: شریعت نے میری زندگی کو خوبصورت بنا دیا ہے اور شریعت کی پیروی سے ہی میں نے لقائے الٰہی پایا ہے۔

شریعت ایمان انوارش عطا
این عطائے شد مرا راہبر خدا

ترجمہ: شریعت نورِ ایمان عطا کرتی ہے اور یہی نورِ ایمان اللہ کی جانب میرا راہنما ہے۔

باھُوؒ سرّ راستی در شرع کوش
از شریعت معرفت توحید نوش

ترجمہ: باھُوؒ اگر تو سچائی کا راز پانا چاہتا ہے تو شریعت کی پیروی کر کیونکہ شریعت کی پیروی سے ہی تُو معرفتِ توحید کا دریا نوش کر سکتا ہے۔

سب سے پہلے مرشد پر فرضِ عین ہے کہ طالبِ مولیٰ کو جمعیت کے یہ تین مراتب عطا کرے یعنی جمعیتِ نفس، جمعیتِ قلب اور جمعیتِ روح۔ ان تینوں کا مجموعہ جب طالبِ مولیٰ کے وجود میں قرار پکڑتا ہے تو جمعیتِ کل و جز حاصل ہو جاتی ہے۔ اس کے بعد مرشد طالبِ مولیٰ کو دستِ بیعت کرتے ہوئے تلقین و ارشاد کرتا ہے اور معرفت، مشاہدۂ حضورِ حق اور قرب و دیدار عطا کرتا ہے۔ معلوم ہوا کہ جو مرشد جمعیت بخشے وہی کامل ہے۔ جمعیت سات طرح کی ہے جو سب کیمیا اکسیر ہیں۔ جمعیتِ نفس میں مرشد جو بھی دنیا میں خزائنِ الٰہی ہیں، ان سب پر طالبِ مولیٰ کو تصرف عطا کر دیتا ہے۔ جمعیتِ قلب یہ ہے کہ طالب دنیا کے تمام تصرفات ایک قدم اور ایک ہی دم میں اللہ کی راہ میں خرچ کر دیتا ہے اور دل میں افسوس بھی نہیں رکھتا۔ جمعیتِ روح یہ ہے کہ طالب دیدارِ پروردگار سے مشرف ہو کر دائمی مشاہدہ میں غرق رہتا ہے۔ زندگی و موت کے مراتب اس کے تصور، تفکر اور تصرف میں آجاتے ہیں۔ اس کے بعد طالب کا قلب غنایت (سیری) حاصل کر لیتا ہے، اس کا نفس شکایت کرنے سے باز آجاتا ہے اور طالب تلقین و ہدایت کے لائق بن جاتا ہے۔ اللہ بس ماسویٰ اللہ ہوس۔

اے عزیز! وہ مرشد عجیب احمق ہیں جو شب و روز حبِّ دنیا کے باعث بے جمعیت رہتے ہیں اور پریشان ہو کر بے حیائی سے (دنیوی مال و دولت کا) سوال کرتے ہیں جبکہ دعویٰ کرتے ہیں باطن صفا مرشد ہونے کا۔ مرشد کامل جب کسی کو نوازنا چاہتا ہے تو اسے علمِ کیمیا اکسیر کے بے شمار خزانے عطا کرتا ہے اور طالب کو سونا و چاندی بنانے کا علم حاصل ہو جاتا ہے۔ بعد ازاں اپنی نگاہ اور توجہ سے قرب و حضورِ حق کے مراتب عطا کرتا ہے۔ جو مرشد پہلے ہی روز معرفتِ توحید کا علم اور مشاہدہ و

دیدارِ الٰہی کا سبق دیتا ہے اس طالب کو ذکر، ورد و وظائف اور مراقبہ کرنے کی کیا ضرورت؟ عارف اہلِ دیدار کی آنکھیں، دل اور روح مشاہدہ و دیدار میں غرق رہتے ہیں اور وہ فنا فی اللہ کی حالت میں اللہ کے اسرار کا بے حجاب مشاہدہ کرنے میں مشغول رہتے ہیں۔ اہلِ دیدار کو مشاہدہ اور دیدار سے الہام ہوتا ہے اور وہ ہر شے مشاہدہ و دیدار سے دیکھتے ہیں۔ ان کی دلیل بھی مشاہدہ و دیدار سے ہوتی ہے اور وہ سلطان الوھم سے بھی مشاہدہ و دیدار کے ذریعے رابطے میں ہوتے ہیں۔ ان کی جمعیت و غنایت بھی قرب، مشاہدہ اور دیدار سے ہوتی ہے اور وہ ہدایت بھی مشاہدہ اور دیدار سے پاتے ہیں۔ سب سے پہلے دیدار ہے پھر اعتبار۔ سب سے پہلے طالب حضوری کا مشاہدہ کرتا ہے بعد میں اُسے قرب نصیب ہوتا ہے اور بالآخر طالب نورِ توحید میں غرق ہو جاتا ہے۔ بیت:

این فقر را شد مراتب از ازل
حق لقا فیض و عطائش با فضل

ترجمہ: فقیر کو حق تعالیٰ کے قرب و دیدار کے مراتب اللہ کے فیض و فضل سے ازل سے ہی حاصل ہوتے ہیں۔

اللہ کی رحمت کی یہ راہ دیدار کی تلقین سے کھلتی ہے۔ ابیات:

ہر مراتب را کنم تحقیق تر
ہر طریقت کل و جز در من نظر

ترجمہ: میں ہر مرتبے کی تحقیق کرتا ہوں اور طریقت کے کل و جز تمام مقامات میری نگاہ میں ہیں۔

شد مرا تلقین از حضرت رسولؐ
طالبان را میرسانم باحضور

ترجمہ: چونکہ مجھے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے تلقین حاصل ہے اس لیے میں طالبانِ مولیٰ کو بھی حضوری میں پہنچاتا ہوں۔

نمازِ شریعت جو زبان سے ادا کی جاتی ہے، نمازِ طریقت جو قلب سے ادا کی جاتی ہے، نمازِ

حقیقت جو روح سے ادا کی جاتی ہے اور نمازِ سرّ جو چشمِ سرّ سے باعیاں ادا کی جاتی ہے، ان سب کی بدولت مراتبِ دیدار حاصل ہوتے ہیں۔ اس نماز میں طالب جب بے سر ہو کر سجدہ میں جاتا ہے تو اللہ کے دیدار اور حضوری سے مشرف ہوتا ہے۔

بیت:

سر در سجدہ بود بیند خدا
سجدہ نادیدہ کے باشد روا

ترجمہ: طالب جب سجدہ میں سر جھکاتا ہے تو حق تعالیٰ کا دیدار کرتا ہے۔ جس سجدہ میں دیدار نہ ہو وہ سجدہ کیسے ٹھیک ہو سکتا ہے!

خواص کی نماز دیدار سے مشرف ہونے سے ادا ہوتی ہے جس میں وہ حق تعالیٰ کے روبرو سجدہ ریز ہو کر دائمی راز و نیاز میں مشغول رہتے ہیں جبکہ عوام کی نماز اور سجدہ صرف رسمی طور پر آواز سے ادا کیا جاتا ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

❁ مَنۡ لَّمۡ یُؤَدُّ فَرۡضُ الدَّائِمِ لَمۡ یَتَقَبَّلَ اللّٰہُ مِنۡہُ فَرۡضُ الۡوَقۡتِ

ترجمہ: جو دائمی فرض ادا نہیں کرتا اللہ اس کے وقتی فرض بھی قبول نہیں فرماتا۔

بیت:

لعنتے بر بے نمازان ہر دوام
در نمازے شد لقا وحدت تمام

ترجمہ: بے نمازیوں پر ہمیشہ لعنت ہو۔ نماز میں تو حق تعالیٰ کا دیدار، قرب اور وحدت حاصل ہوتی ہے (پھر بھی لوگ نماز ادا نہیں کرتے!)

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

❁ اَلصَّلٰوۃُ مِعۡرَاجُ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ

ترجمہ: نماز مومنین کی معراج ہے۔

فقیر کامل طالبِ مولیٰ کو ہر خزانہ، ہر تصرف، ہر تصوف، ہر تفکر، ہر توجہ، ہر حکمت، ہر علم، ہر مقامِ قربِ ذات وصفاتِ الٰہی کا حصول، ہر مخلوق خدا پر اختیار، ازل سے ابد تک، عقبیٰ سے تحت الثریٰ تک اور ماہ سے ماہی تک ہر شے کا نظارہ اور سرّ اسرارِ الٰہی کا مشاہدہ عطا کرتا ہے۔ اس کے علاوہ مرشد دیگر علوم بھی طالب کو عطا کرتا ہے جیسا کہ علمِ غیب سے آگاہی، علمِ توفیق، علمِ تحقیق، علمِ صدیق، علمِ تصدیق، علمِ عیاں، علمِ لقا جو لامکان میں حاصل ہوتا ہے، علمِ لاھوت، علمِ ملکوت، علمِ جبروت، علمِ ناسوت، علمِ معرفت، علمِ شریعت، علمِ طریقت، علمِ حقیقت، علمِ حق، علمِ باطل، علمِ فقر، علمِ آیاتِ قرآن، علمِ حدیث، علمِ تفسیر، علمِ روشن ضمیر، علم باتاثیر، علمِ جملہ کیمیا اکسیر، علمِ سنگ پارس، علمِ سنگِ شفا، علمِ نظر، علمِ طلب، علمِ محبت، علمِ جمعیت، علمِ جامع، علمِ تلقین، علمِ راسخ دین، علمِ حیا، علمِ ادب، علمِ راز، علمِ کلید، علمِ قفل، علمِ نصاب، علمِ تکرار، علمِ سخاوت، علمِ وقت، علمِ نحس، علمِ سعد، علمِ سعید، علمِ تجرید، علمِ ترک، علمِ توکل، علمِ الہام اور علمِ مجاہدہ۔ مرشد کامل مندرجہ بالا تمام علوم کلمہ طیب لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کی کنہ سے کھولتا ہے اور طالبِ مولیٰ کو کلمہ کے ہر حرف کی حقیقت کھول کر دکھاتا ہے جو کہ برحق ہے، حق کی جانب سے ہے اور حق عطا کرتا ہے۔ مرشد کامل یہ علم عطا کر کے طالب کو دنیا و آخرت میں لایحتاج بنا دیتا ہے۔ جو طالب روزِ اوّل کلمہ طیب لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کو اس کی کنہ سے پڑھتا ہے اور اس میں سے اسمِ اعظم پاتا ہے تو اٹھارہ ہزار عالم کی کل مخلوقات جو کہ جز ہیں، پر حکمران بن جاتا ہے۔ جز کل کا محتاج ہے جبکہ کل لایحتاج ہوتا ہے۔ مرشد کامل صادق طالب کو علمِ جز کی تعلیم دیتا ہے اور علمِ کل سے تلقین کرتا ہے۔ علمِ جز سے توفیق حاصل ہوتی ہے، علمِ کل سے اس توفیق کی تحقیق حاصل ہوتی ہے اور حق اس کا رفیق ہوتا ہے۔ جو طالبِ مولیٰ روزِ اوّل ہی جامع مرشد سے علمِ کل و جز کا سبق پڑھتا ہے تو کل و جز کا مشاہدہ اور دونوں جہان پر تصرف کرتا ہے۔ تصور کی قوت سے کیمیا کے خزانے اس کے قبضہ و تصرف میں آجاتے ہیں اور طالب ہر عمل کا عامل اور ہر تصرف میں کامل ہو جاتا ہے۔ جو طالب مرشد کی تعلیم و تلقین کے آغاز سے ہی علمِ کل و جز پر عمل کرتا ہے اُسے تمام عمر ریاضت و مجاہدہ اور علم و حکمت کی ضرورت نہیں رہتی کیونکہ اسے مراتبِ

جمعیت کہتے ہیں اور جمعیت کا یہ منصب جامع مرشد سے حاصل ہوتا ہے۔ مرتبہ جمعیت تمام مخلوقات کے حساب، کل و جز رسومات اور حیّ و قیوم ذات کی حقیقت کے مجموعہ کو کہتے ہیں جو ایک حرف 'طاعت' سے حاصل کیا جا سکتا ہے اور تمام جہان طالب کے تصرف یا ہتھیلی میں آ جاتے ہیں اور وہ سب کا نظارہ ہتھیلی یا ناخن کی پشت پر کرتا ہے۔ نیز جمعیت اللہ کی معرفت عطا کرتے ہوئے وجود میں سے خطرات کا خاتمہ کرتی ہے۔ جمعیت کی غیر موجودگی میں یہ خطرات وجود کو بیمار و پریشان کرتے ہیں۔ اس مرض کا مکمل علاج اور دوا ضروری ہے جو کہ دیدار و قربِ الٰہی سے مشرف ہونا ہے۔ مشاہدہ و معراج دائمی جمعیت بخشتے ہیں جس کی مہربانی سے طالب ہر ضرورت و پریشانی سے آزاد ہو جاتا ہے اور رجعت، زوال اور سلب سے پاک مراتب حاصل کرتا ہے۔ حضوری، معرفتِ الٰہی، قرب اور وصال کی جمعیت عظیم مراتب ہیں۔ طالب کے پاس راہِ طریقت کا علم و حکمت، توفیقِ الٰہی، اقرار و تصدیق، خزائنِ الٰہی، قال و حال، تصور و تصرف، ترک و توکل اور غنایت و ہدایت کی جمعیت ہونی چاہیے۔ کامل طریقہ قادری[1] میں عارف جو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نظر و صفاتِ محمود سے موصوف ہوتا ہے، حق کا مظہر اور شکر گزار رہتا ہے اور ہمیشہ دیدارِ پروردگار میں غرق رہتا ہے۔ دیگر سلاسل یا خانوادہ کا مرید اگر دیدارِ حق اور ان مراتب کا دعویٰ کرتا ہے تو وہ جھوٹا اور شیخی خور ہے۔ دنیاوی عالم ظاہری علم حاصل کرنے میں وقت ضائع کرتا ہے۔ تین طرح کے علوم کے تین طرح کے عالم ہیں وہ تین علوم علمِ نفس، علمِ قلب اور علمِ روح ہیں۔ اگر عالم کے نفس و زبان ایک دوسرے کے موافق ہو جائیں تو وہ عالمِ نفس ہوگا جو تکبر اور خواہشاتِ نفس کا شکار ہوتا ہے۔ اگر عالم کی زبان و قلب ایک دوسرے کے موافق ہو جائیں تو وہ عالمِ قلب ہوگا جسے اللہ کا قرب حاصل ہوتا ہے۔ اگر عالم کی زبان اور روح ایک دوسرے کے موافق ہو جائیں تو وہ عالمِ روح ہوگا جو دائمی لقا سے مشرف ہوتا ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

❁ مَنْ عَرَفَ نَفْسَهٗ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّهٗ اَیْ مَنْ عَرَفَ نَفْسَهٗ بِالْفَنَآءِ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّهٗ بِالْبَقَآءِ

---

[1] اصل سلسلہ سروری قادری

ترجمہ: جس نے اپنے نفس کو پہچانا تحقیق اس نے اپنے ربّ کو پہچانا یعنی جس نے اپنے نفس کو فنا سے پہچانا تحقیق اس نے اپنے ربّ کو بقا سے پہچانا۔

پس عالمِ قلب اور عالمِ روح کی مجلس ایک دوسرے کے مخالف ہے لہٰذا ایک دوسرے کو پسند نہیں آتی۔ حق شناس مرشد کامل اپنی نگاہ سے دونوں کی اس طرح تحقیق کرتا ہے جس طرح صراف سونا و چاندی کی تحقیق کرتا ہے۔ مرشد پر فرضِ عین ہے کہ پہلے ہی روز طالبِ مولیٰ کو اپنی توجہ سے ان مراتبِ جمعیت کی تمامیت تک لازمی پہنچا دے تاکہ طالب کا وجود سر سے پاؤں تک نور بن جائے اور اللہ کی حضوری میں پہنچ کر اللہ سے ہم کلام ہو سکے۔ ابیات:

علم بہر از قرب اللہ حق لقا
علم دنیا باز دارد از خدا

ترجمہ: علم اللہ کے قرب کی خاطر حاصل کیا جائے تو لقائے الٰہی عطا کرتا ہے لیکن اگر یہ دنیا کی خاطر حاصل کیا جائے تو حق تعالیٰ سے دور کرتا ہے۔

علمِ دنیا فتنہ از فرعون لعین
علم بہر از معرفت حق الیقین

ترجمہ: علمِ دنیا ملعون فرعون کا فتنہ ہے جبکہ معرفتِ الٰہی کا علم حق الیقین تک پہنچاتا ہے۔

ہر کہ خواند علم را بہر از ثواب
علم آنرا میدہد عامل خطاب

ترجمہ: جو ثواب کی نیت سے علم سیکھتا ہے تو علم اُسے عامل کا خطاب دیتا ہے۔

ہر کہ خواند علم را بہر از مصطفیؐ
واقف اسرار گردد از اِلٰہ

ترجمہ: جو علم کو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خوشنودی کی خاطر پڑھتا ہے تو اسرارِ الٰہی سے واقف ہو جاتا ہے۔

جمعیت تین قسم کی ہے جمعیتِ نفس، جمعیتِ قلب اور جمعیتِ روح۔ روح مشاہدہ و معراج کی لذت سے جمعیت پاتی ہے، قلب قربِ الٰہی کی لذت سے جمعیت پاتا ہے، نفس کو شہوت اور خواہشاتِ نفسانی کی لذت سے جمعیت حاصل ہوتی ہے۔ یہ تینوں قسم کی جمعیت طالبِ مولیٰ کی حامی و مددگار ہے جس طرح کشتی کے لیے دریا کے پانی کے اوپر رہنا فائدہ مند ہے اور مچھلی کے لیے پانی کے اندر رہنا بہتر ہے۔ جمعیتِ نفس علمِ اکسیر، سنگِ پارس اور دعوتِ تکسیر پر تصرف سے حاصل ہوتی ہے، طالب سونا و چاندی جمع کرتا ہے تاکہ ساری دنیا پر تصرف کر سکے۔ ایسا مراقبہ استدراج ہے۔ نفس کو دنیا پر تصرف سے جو جمعیت حاصل ہوتی ہے وہ لذاتِ ہوائے نفس کی بازیگری ہے اور استدراج ہے۔ جمعیتِ قلب غنایت سے حاصل ہوتی ہے جو کہ اسمِ اللہ ذات کے تصور کی تاثیر سے ممکن ہے اور طالب کو لایحتاج بنا دیتی ہے۔ جمعیتِ روح ہدایت، قرب، مشاہدہ، دیدارِ الٰہی اور دائمی معراج سے حاصل ہوتی ہے۔ نفس ہمیشہ استدراج کی طلب میں رہتا ہے، قلب ہمیشہ غنایت اور لایحتاج بننے کی طلب میں رہتا ہے جبکہ روح ہمیشہ دیدار و معراج کی طلب میں رہتی ہے۔ مرشد کامل طالب کے نفس، قلب، روح کو اسمِ اللہ ذات اور کلمہ طیب لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ سے حاصل ہونے والی حضوری کی تعلیم و تلقین سے ایک قدم اور ایک ہی دم میں مکمل جمعیت عطا کر دیتا ہے کہ طالب اپنے ہر حال کا مشاہدہ خود کرتا ہے اور مرید لایرید بنتا ہے۔ بعدازاں نفس قلب کی صفت اختیار کر لیتا ہے، قلب روح کی فطرت اختیار کر لیتا ہے، روح قلب و نفس کے ساتھ جمعیت کی غرض سے مکمل طور پر نورِ توحید میں ڈھل جاتی ہے اور طالب کو قرب و دیدارِ الٰہی اور حضوری کے مراتب دائمی طور حاصل ہو جاتے ہیں۔ ابیات:

دیدار در ہفت علم و ہفت راہ   در یک ہفتہ رسد وحدت اِلٰہ

این ہفت علم از ہفت آیت یاد کن   تا شوی محرم خدا و ز رازِ کن

ترجمہ: دیدارِ حق تعالیٰ سات علوم اور سات طریق سے حاصل ہو سکتا ہے۔ اگر طالب وہ علوم اور طریق حاصل کر لے تو سات روز میں وحدتِ حق تک پہنچ سکتا ہے۔ یہ سات علوم قرآن کی سات

اقسام کی آیات سے یاد کرتا کہ تو رازِ کن اور حق تعالیٰ سے واقف ہو سکے۔

سات اقسام کی آیاتِ قرآن یہ ہیں: آیاتِ وعدہ، آیاتِ وعید، آیاتِ امر معروف، آیاتِ نہی منکر، آیاتِ قصص الانبیا، آیاتِ منسوخ[1] اور آیاتِ ناسخ[2]۔ تمام مراتب شریعت کی پیروی سے کھلتے ہیں اور واپس شریعت کی طرف ہی لوٹتے ہیں۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

❁ اَلنِّهَايَةُ هُوَ الرُّجُوْعُ اِلَى الْبِدَايَةِ

ترجمہ: ابتدا کی طرف لوٹنا ہی انتہا ہے۔

شریعت قرآن ہے اور طریقت قرآن کی تفسیر ہے۔ حقیقت قرآن کی آیات سے عین حقیقت کا دیدار ہے اور معرفت قرآن سے جاودانی جمعیت کا حصول ہے۔ ہر ایک مقام اور قرآن قرب، معرفت اور دیدارِ رحمٰن پر دلالت کرتا ہے۔ کوئی بھی علم، حکمت اور تصرف قرآن سے باہر نہیں اور نہ ہوگا۔

مردہ دل علما اور زندہ دل فقرا میں کیا فرق ہے؟ علما تصور اسمِ اللہ ذات اور اسمِ محمدؐ سے ناواقف ہیں اور نادان بچے کی مانند ہیں جبکہ فقرا اسمِ اللہ ذات کے تصور کے عامل اور اسمِ محمدؐ کے تصرف میں کامل ہوتے ہیں اور دنیا و آخرت میں لایحتاج رہتے ہیں۔ جملہ علوم اسمِ اللہ ذات کے تصرف اور قید میں ہیں جبکہ اسمِ اللہ ذات کسی علم کی قید میں نہیں۔ اسمِ اللہ ذات نفس کو نیست و نابود کر دیتا ہے اور حضورِ حق میں پہنچاتا ہے۔ فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

◆ وَعِنْدَهٗ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهَآ اِلَّا هُوَ ؕ وَ يَعْلَمُ مَا فِى الْبَرِّ وَ الْبَحْرِ ؕ وَمَا تَسْقُطُ مِنْ وَّرَقَةٍ اِلَّا يَعْلَمُهَا وَلَا حَبَّةٍ فِىْ ظُلُمٰتِ الْاَرْضِ وَلَا رَطْبٍ وَّلَا يَابِسٍ اِلَّا فِىْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ (سورۃ الانعام۔59)

ترجمہ: اور اس کے پاس غیب کی چابیاں ہیں جن کو اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ اور وہ جانتا ہے جو

---

[1] وہ آیات جو قرآن میں دیئے گئے پہلے احکامات کو ترک کرتی ہیں۔ [2] وہ آیات جو پہلے سے بیان کردہ احکامات کی تائید کرتی ہیں۔

کچھ خشکی اور تری میں ہے۔ اور کوئی پتا بھی ایسا نہیں گرتا جس کا علم اللہ کو نہ ہو، نہ کوئی بیج ایسا ہے جو زمین کی تاریکی میں ہے اور نہ کوئی تر اور خشک چیز جو کتابِ مبین میں بیان نہ کی گئی ہو۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

اِنَّ الْقُرْاٰنَ رَحْمَۃَ اللّٰہِ عَلَی الْخَلَائِقِ

ترجمہ: بے شک قرآن مخلوق پر اللہ کی رحمت ہے۔

شرح حاجی الحرمین شریفین

بعض حاجی اہلِ حرم[1] اور بعض حاجی اہلِ کرم[2] ہوتے ہیں۔ جو طالب صدق، اعتقاد اور خالص وجود کے ساتھ سے حرمِ کعبۃ اللہ میں داخل ہو کر خانہ کعبہ کا طواف کرتا ہے تمام حرم اور خانہ کعبہ کی دیواریں اس پر انوار کی بارش کرتی ہیں اور حاجی ان انوار میں اللہ کے قرب، مشاہدہ اور دیدار سے مشرف ہوتا ہے۔ حاجی اہلِ کرم کو مکمل طور پر خانہ کعبہ پر یقین واعتبار ہوتا ہے (کہ یہ اللہ کا گھر ہے)۔ جو فقیر ان مراتب کا حامل ہو وہی خانہ کعبہ کے حج اور طواف کے لائق ہوتا ہے۔ جب حاجی حرمِ مدینہ میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے روضہ مبارک میں داخل ہوتا ہے تو حرمِ مدینہ اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے روضہ مبارک کے تمام در و دیوار حاجی پر نور برساتے ہیں اور حاجی سرورِ کائنات محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے دیدار سے مشرف ہوتا ہے۔ ایسا حاجی اہلِ کرم حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مجلس کی حضوری کا حامل ہوتا ہے اور یقین واعتبار سے اس (مجلس) کا دیدار کرتا ہے۔ جب حاجی میدانِ عرفات میں پہاڑ پر خطبہ سنتا ہے اور دست بستہ کھڑا ہو کر دعا کرتا ہے:

لَبَّیْکَ ط اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ ط وَحْدَکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ

---

1 وہ حاجی جو حج کے صرف ظاہری ارکان پورے کرتے ہیں۔ 2 وہ حاجی جن پر اللہ کا خاص کرم ہوتا ہے اور وہ حج کو نہ صرف ظاہری ارکان بلکہ باطنی پہلوؤں کے ساتھ بھی پورا کرتے ہیں۔

ترجمہ: میں حاضر ہوں، اے میرے اللہ! میں حاضر ہوں۔ تو واحد ہے، تیرا کوئی شریک نہیں، میں حاضر ہوں۔

تب تمام میدانِ عرفات اور پہاڑ گویا نور بن جاتے ہیں اور حاجی کو انوار سے مشرف کر کے اللہ کا قرب عطا کرتے ہیں۔ اس مرتبہ میں نقص نہ نکال اور نہ حیران ہو کیونکہ یہ حق کی جانب سے ہے اور برحق ہے۔ ابیات:

ہر دمی من حاجیم از کرم
کعبہ را در دل بہ بینم نیست غم

ترجمہ: اللہ کے کرم سے میں ہر دم حج کرتا ہوں کیونکہ میں اپنے دل میں کعبہ کو دیکھتا ہوں۔ اس لیے مجھے کوئی غم وفکر نہیں۔

ہم صحبتم با مصطفیؐ با ہر دوام
ظاہر و باطن یکے گردد تمام

ترجمہ: میرا ظاہر و باطن مکمل طور پر ایک ہو چکا ہے اس لیے میں ہمیشہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ہم مجلس رہتا ہوں۔

مرشد کامل جس طالب مرید کا نام لے کر اُسے یاد کرتا ہے اپنی نظر و توجہ (کی تاثیر) سے معرفت و معراج سے نوازتے ہوئے اس طالب کو اللہ کا قرب، مشاہدہ اور دیدار عطا کرتا ہے اور اسی وقت حضورِ حق میں پہنچا دیتا ہے جہاں طالب ہمیشہ اللہ کی بارگاہ میں منظور رہتا ہے۔ مرشد کے لیے لازم ہے کہ طالب کو حضوری کے ان مراتب تک ضرور پہنچائے۔ مرشد کامل جس طالب و مرید کی طرف توجہ کرتا ہے تو اپنی نگاہ سے کیمیا اکسیر کا ہنر، دعوتِ کیمیا تکثیر اور زمین میں چھپے سونا و چاندی کے تمام خزائنِ الٰہی پر تصرف عطا کر دیتا ہے۔ بیت:

باھوؒ کاملان را در عمل ہر کیمیا
از خود دہند یا میدہانند از خدا

ترجمہ: باھُوؒ ہر طرح کا کیمیا اکسیر کاملین کے عمل میں ہوتا ہے وہ اپنے طالبوں کو خود عطا کرتے ہیں یا اللہ سے دلواتے ہیں۔

کامل مرشد جس طالب مرید کو یاد کرتا ہے اُسے ولی اللہ کے مرتبہ پر فائز کر دیتا ہے اور اس کا مرتبہ ظِلِ اللہ بادشاہ سے بھی فائق تر کر دیتا ہے کیونکہ اللہ کے فقیر کی نگاہ میں دنیوی بادشاہ سائل، عاجز، مفلس اور گدا ہوتے ہیں۔ مرشد کامل جس طالب کو تصور اسمِ اللّٰہ ذات بخشتا ہے اسے چشمِ عیاں عطا ہوتی ہے اور ملکِ سلیمانیؑ کی بادشاہی اس طالب کے قید و قبضہ میں آ جاتی ہے۔ مرشد کامل اپنے طالب مرید کو ہر عمل اور کیمیا میں کامل کرتا ہے اور اسے غنایت و سنگِ پارس سے ایسا تصرف عطا کرتا ہے کہ بادشاہ اس کی خدمت میں حلقہ بگوش اور جاں فدا غلام کی مثل حاضر ہو جاتا ہے اور اپنی زندگی کے تمام ماہ و سال وہیں گزارتا ہے۔ ابیات:

من غنی ام بادشاہ ہم باخدا
بادشاہ در نظر من مفلس گدا

ترجمہ: میں خدا کے ساتھ وصال کی بدولت غنی بادشاہ ہوں اور یہ دنیوی بادشاہ میری نظر میں مفلس اور گدا ہیں۔

احتیاجے نیست ما را سیم و زر
غالبم باموسیٰؑ غالب بر خضرؑ

ترجمہ: مجھے سونا و چاندی کی ضرورت نہیں بلکہ میں حضرت موسیٰؑ اور حضرت خضرؑ سے بھی زیادہ روحانی طور پر طاقتور ہوں۔

ہر تصرف از تصور بردہ ایم
کونین را در حکم خود آوردہ ایم

ترجمہ: اسمِ اللّٰہ ذات کے تصور سے ہی میں نے ہر شے پر تصرف حاصل کیا ہے اور دونوں جہان میرے حکم کے ماتحت آ گئے ہیں۔

سنگ پارس در نظر من بیشمار
صد زبانم ہمچو تیغے ذوالفقار

ترجمہ: میری نظر بے شمار سنگِ پارس سے بھی طاقتور ہے اور میری زبان حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی تلوار "ذوالفقار" سے سوگنا زیادہ تیز ہے۔

حوصلہ باید وسیع طالب بود
طالب کم حوصلہ دشمن شود

ترجمہ: طالبِ مولیٰ بننے کے لیے حوصلہ بلند ہونا چاہیے کیونکہ کم حوصلہ طالب (مرشد کے) دشمن ثابت ہوتے ہیں۔

عاقلان را محرمیت سر عطا است
احمقانرا محرمیت سر خطا است

ترجمہ: عاقلوں کو اللہ کے اسرار سے واقف بنانا عطا ہے جبکہ احمقوں کو اسرار سے آگاہی عطا کرنا سراسر خطا ہے۔

کس نیابم طالبے توفیق تر
کم حوصلہ لائق نباشد سیم و زر

ترجمہ: میں کوئی بھی ایسا طالب نہیں پا سکا جو توفیقِ الٰہی کا اہل ہو۔ کم حوصلہ طالب اس دولت کے اہل نہیں ہوتے۔

کس نیابم طالبے حق حق طلب
میرسانم باحضوری راز ربّ

ترجمہ: میں کوئی بھی طالبِ حق نہیں پا سکا جو (مجھ سے) حق طلب کرے اور میں اسے رازِ ربّ عطا کر کے حضورِ حق میں پہنچادوں۔

نفس و قلب و روح را بگذار تو
تا بیابے معرفت دیدار او

ترجمہ: اپنے نفس، قلب اور روح کو چھوڑ دے تا کہ تو حق تعالیٰ کی معرفت اور دیدار حاصل کر سکے۔

آنچہ می بیند ولی باشد چو بود
جثہ شد نور وحدت میر بود

ترجمہ: جو حق تعالیٰ کا دیدار کرتا ہے وہ اس کا دوست بن جاتا ہے جیسا کہ ازل میں تھا۔ اس کا وجود نور بن جاتا ہے اور وہ وحدت حاصل کر لیتا ہے۔

این مراتب روز اوّل اولیا
روز اوّل اولیا را شد لقا

ترجمہ: یہ مراتب اولیا کو روزِ اوّل ہی حاصل ہو جاتے ہیں اور روزِ اوّل ہی انہیں اللہ کا قرب اور دیدار حاصل ہو جاتا ہے۔

تمام اولیا کے مراتب کو جمع کر لیا جائے تو وہ فقیر کے مرتبہ کے برابر ہیں۔ اس حقیقت کو نفس کے اسیر اور احمق کیا جانیں۔ ابیات:

آنچہ می یابم بیابم از خدا
آنچہ می بہ بینم از لقا

ترجمہ: میں نے جو کچھ بھی حاصل کیا ہے وہ اللہ سے حاصل کیا ہے اس لیے جدھر بھی دیکھتا ہوں اللہ کو ہی دیکھتا ہوں۔

درمیانش کس نہ گنجد ہیچ کس
عاشقان را بس بود اللہ بس

ترجمہ: اللہ اور اس کے عاشقوں کے درمیان کوئی نہیں آ سکتا کیونکہ عاشقوں کے لیے بس اللہ ہی کافی ہے۔

جبرائیلش در نگجد این مقام
این شرف امت محمدؐ والسلام

ترجمہ: جبرائیلؑ کی رسائی بھی اس مقام تک نہیں ہے کیونکہ یہ شرف صرف امتِ محمدیہ کو حاصل ہے۔

ہر کتابے را جوابے حق طلب
ہر کہ حق از حق نہ بیند از کلب

ترجمہ: (دین کی) ہر کتاب یہی کہتی ہے کہ حق طلب کرو۔ جو حق سے حق طلب نہیں کرتا وہ کتے کی مانند ہے۔

از مطالعہ علم طالع باقضا
علمِ ذکر و فکر باز دارد از خدا

ترجمہ: علمِ حق کے مطالعہ کی بدولت طالب تقدیرِ الٰہی سے اپنا نصیبہ (دیدارِ الٰہی کی صورت میں) پا لیتا ہے جبکہ علمِ ذکر و فکر حق سے دور رکھتے ہیں۔

شد مطالعہ معرفت توفیق تر
خوش بہ بین دیدار عارف بانظر

ترجمہ: مطالعۂ علمِ معرفت سے طالبِ مولیٰ توفیقِ الٰہی کا اہل بنتا ہے اور عارف بن کر اپنی چشمِ بینا سے واضح طور پر حق کا دیدار کرتا ہے۔

ہم ناظرم ہم حاضرم حق راہنما
طالبان را می برم وحدت لقا

ترجمہ: میں صاحبِ حضور اور صاحبِ دیدار ہوں۔ میں طالبانِ مولیٰ کی حق کی طرف رہنمائی کرتا ہوں اور انہیں وحدت میں لے جا کر لقائے الٰہی عطا کرتا ہوں۔

چون درآیم لامکان بالا مکان
کونین پر پشہ بود بین باعیان

ترجمہ: جب میں دنیا سے نکل کر لامکان میں پہنچا تو دونوں جہان مچھر کے پر کی مانند عیاں دکھائی دیئے۔

لامکان ملک است ملک لازوال
نہ مطالعہ علم نی شد قیل و قال

ترجمہ: لامکان ایک لازوال مرتبہ ہے جہاں نہ مطالعۂ علم ہے اور نہ قیل وقال۔

نیست آب و باد آتش خاک را
ہر طرف کردم نظر بینم لقا

ترجمہ: وہاں نہ پانی ہے نہ ہوا اور نہ آگ اور مٹی۔ اس مقام پر میں نے جس طرح بھی نظر کی حق کا دیدار ہی کیا۔

این شرف امت محمدؐ باشرف
ہر علم را کرد حاصل از حرف

ترجمہ: یہ شرف صرف حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی امت کو ہی حاصل ہے کہ وہ ہر علم کو صرف ایک حرف یعنی اسمِ اللہ ذات سے حاصل کر سکتے ہیں۔

آن مقامے نور پاک و پاک تر
سیاح توحید است شد عارف خضر

ترجمہ: وہ مقامِ نور پاک ہے جو ہر شے سے پاک تر ہے۔ اس مرتبہ کی طرف سفر کرنے والا اور راہنما عارف ہے جو عین توحید ہو چکا ہوتا ہے۔

نہ علم نہ صوت نہ حرف نہ آواز
عین برسد عین باشد عین راز

ترجمہ: اس مقام پر نہ کوئی علم ہے نہ شور اور نہ کوئی حرف و آواز۔ جو اس جگہ پہنچتا ہے وہ عین حقیقت کا راز جان کر عین بن جاتا ہے۔

عین را باعین دیدن شد روا
علم خواند عین علم بالقا

ترجمہ: اس جہان میں عین ذات کو آنکھوں سے دیکھنا ممکن ہے۔ اس راز کو سمجھنے کے لیے حق تعالیٰ کے لقا کا علم حاصل کر۔

بر باھُوؒ شد غالب بدیدار ختم
نیست باھُوؒ یاھُو در جان تنم

ترجمہ: باھُوؒ پر دیدار غالب آ گیا ہے جس کے بعد باھُوؒ کا اپنا وجود فنا ہو گیا ہے۔ اس کے وجود اور روح میں یاھُو ہی باقی رہ گیا ہے۔

مراتبِ فقر، مراتبِ ترک وتوکل اور مراتبِ مست الست صرف کامل طریقہ قادری میں ہیں اس کے علاوہ کوئی طریقہ اگر ان مراتب کا دعویٰ کرتا ہے تو وہ جھوٹا اور شیخی خور ہے۔ سب سے پہلے آدمی کو چشمِ شناسائی حاصل کرنی چاہیے۔ جو کوئی ظاہر و باطن میں عقل و شعور رکھتا ہو اور مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حضوری حاصل کرنا چاہتا ہو تو اس کے لیے لازم ہے کہ چشمِ بینائی اور علمِ دانش و دانائی حاصل کرے اور جہالت و رسوائی کو ترک کر دے۔ بعدازاں طالب اس لائق بنتا ہے کہ مرشد تلاش کرے۔ علم، تصرف، خزائنِ الٰہی اور جمعیت کی طلب رکھتے ہوئے معرفت و فقر کی راہ پر قدم رکھے۔ باطن کے آباد ہونے پر اُسے مبارکباد۔ طالب مرشد کے مقام کو نہیں پہچانتا جبکہ مرشد طالب اور اس کی طلب کو اس طرح پہچانتا ہے جس طرح قسمت، خوش قسمت کو پہچانتی ہے۔

طَلَبُ الرِّزْقِ اَشَدُّ مِنْ طَلَبِ اَجَلِہٖ

ترجمہ: رزق انسان کو اس کی موت سے زیادہ شدت سے تلاش کرتا ہے۔

جس طرح معشوق عاشق کو اور عاشق معشوق کو پہچانتا ہے یا جس طرح عالم علم کو اور پیر مرید کو پہچانتا ہے یا جس طرح باپ بیٹے کو اور استاد شاگرد کو پہچانتا ہے یا جس طرح غلام اپنے آقا کو اور گھوڑا اپنے سوار کو پہچانتا ہے اسی طرح بندہ خدا کو پہچانتا ہے۔ بیت:

چشم ظاہر نہ چشم ز دل نگر
چشم ظاہر داشتند ہم گاؤ خر

ترجمہ: اگر تو حق کو پہچاننا چاہتا ہے تو چشمِ ظاہر سے نہیں بلکہ چشمِ دل سے دیکھ کیونکہ چشمِ ظاہر تو حیوان بھی رکھتے ہیں۔

شرح فقیر

مرشد کامل کے لیے اپنی دونوں آنکھوں سے کونین کا تماشا دیکھنا ایسا ہی ہے جیسے شیشۂ عینک آنکھ کی پتلی پر روشنی ڈالتا ہے۔ یہ ظاہری آنکھ سے دیکھنے کے مراتب ہیں۔ لیکن فقیر ظاہری آنکھوں سے وہ سب نہیں دیکھتا جو وہ چشمِ عیاں سے دیکھتا ہے اور اسی چشمِ عیاں سے معرفت، مشاہدہ، معراج اور دیدار کرتا ہے اور اپنے مریدین پر بھی دیدار کی راہ کھولتا ہے۔ معرفت حاصل ہونے کے بعد بھی بہت سے عارف مرتد و مردود ہو جاتے ہیں کیونکہ وہ اپنی نظر اللہ کی جانب سے ہٹا کر غیر اللہ کی جانب متوجہ رہتے ہیں۔ ابیات:

این معرفت مردود عارف بے حیا
آن معرفت فی اللہ می بیند لقا

ترجمہ: یہ مردود، بے حیا اور نام نہاد عارف حقیقی معرفت نہیں رکھتے کیونکہ حقیقی معرفت فنا فی اللہ ہو کر وصال پانے سے حاصل ہوتی ہے۔

در معرفت عارف بود عیسیٰؑ صفت
مردہ را زندہ کند بامعرفت

ترجمہ: حقیقی معرفت حاصل کر کے عارف عیسیٰ علیہ السلام کی صفت کا حامل ہو جاتا ہے اور مردہ دلوں کو معرفت عطا کر کے زندہ کرتا ہے۔

معرفت معراج عارف باحضور

کے بود این عارفان اہل از غرور

ترجمہ: معرفت عارف کو معراج عطا کرتے ہوئے حضورِ حق میں لے جاتی ہے۔ البتہ یہ مغرور لوگ عارف کیسے ہو سکتے ہیں؟

عارف دو قسم کے ہوتے ہیں اوّل فقیر اولیا، دوم خواہشاتِ نفس میں مشغول روحانی سیر کرنے والے۔ جو عارف اپنی طاقتور روح کی بدولت لامکان تک پہنچ گیا ہو اس کے لیے زندگی و موت کے مراتب برابر ہیں۔ موت کے بعد بظاہر مخلوق سے جدا اور لوگوں کی نظر سے پوشیدہ ہو جاتے ہیں لیکن زندہ لوگوں پر غالب ہوتے ہیں۔ اگرچہ لوگ یہی سمجھتے ہیں کہ وہ زیرِ خاک قبر میں ہیں لیکن قبر میں بھی وہ اللہ کے قرب میں ہوتے ہیں اور ہمیشہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ ان کی مجلس میں حاضر رہتے ہیں۔ فقیر اولیا اللہ جس طرح اپنی زندگی میں طالب مرید کو باطنی علم کی تعلیم اور معرفت کی تلقین کرتے ہیں ظاہری موت کے بعد اپنے طالبوں کو اس سے دوگنا نوازتے ہیں کیونکہ اپنی ظاہری حیات میں وہ (نفسانی طور پر) مر چکے ہوتے ہیں لیکن مرنے کے بعد حیاتِ ابدی پا لیتے ہیں بلکہ تصورِ اسمِ اللّٰہ ذات کی بدولت فنا فی اللہ ہو جاتے ہیں اور نورِ توحید میں غرق ہو کر زندگی و موت دونوں سے نجات حاصل کر لیتے ہیں۔

ابیات:

و ز قبر جثہ برد بیرون باخدا

در قبر ہرگز نباشد اولیا

ترجمہ: اولیا اپنی قبروں میں ہرگز مقید نہیں رہتے بلکہ وہ اپنے وجود کو بھی قبر سے باہر نکال کر اللہ کے قرب میں لے جاتے ہیں۔

باحضوری مصطفیؐ مجلس دوام

بر قبر حاضر شود گفتن بنام

ترجمہ: اولیا ہر وقت حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مجلس کی حضوری میں موجود رہتے ہیں لیکن جب کوئی قبر پر ان کا نام لے کر ان کو پکارتا ہے تو فوراً حاضر ہو جاتے ہیں۔

ہر مطالب طلب کن اہل از قبور
پیش کامل باجواب و باحضور

ترجمہ: ان فقرا کی قبروں سے اپنا ہر مطلوب و مقصود حاصل کر۔ ان کامل ہستیوں کے سامنے حاضر ہو کر اپنے سوالوں کے جواب حاصل کر۔

بعضی قبر گمنام و بے نام و نشان
جثہ را باخود برند در لامکان

ترجمہ: بعض فقرا کی قبریں گمنام و نشان ہوتی ہیں کیونکہ وہ خود اپنے وجود کو لامکان میں لے جاتے ہیں۔

از مطالعہ لوح نامی یافتن
حاضر کند باخود رفیقی ساختن

ترجمہ: لوحِ محفوظ کے مطالعہ سے ان (فقرا) کے نام جانے جا سکتے ہیں اور طالب انہیں اپنا رفیق بنانے کے لیے اپنے پاس حاضر کر سکتا ہے۔

عارف و فقیر اولیا صاحبِ منصب ہوتے ہیں جو درویش ولی اللہ بھی کہلاتے ہیں۔ یہ فقرا ماضی، حال اور مستقبل کے احوال کی حقیقت جانتے ہیں اور دونوں جہانوں میں موجود اللہ کے خزانوں پر تصرف بھی رکھتے ہیں کیونکہ ان سے کچھ بھی پوشیدہ نہیں ہوتا۔ جو (فقیر ہونے کا) دعویٰ کرتا ہے وہ (ان احوال و تصرفات کے متعلق) جانتا نہیں اور جو جانتا ہے وہ دعویٰ نہیں کرتا (بلکہ خاموش رہتا ہے)۔ کامل صاحبِ اختیار ہوتا ہے چاہے اقرار کرے یا نہ کرے۔ میرا یہ قول میرے حال کے مطابق ہے۔

شرح اولیا اللہ

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

اَلَآ اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰہِ لَا یَمُوْتُوْنَ بَلْ یَنْتَقِلُوْنَ مِنْ دَارٍ اِلٰی دَارٍ

ترجمہ: خبردار! بیشک اولیا اللہ مرتے نہیں بلکہ ایک گھر سے دوسرے گھر میں منتقل ہوتے ہیں۔

یہ مراتب صاحبِ دیدار مرشد کے ہیں جسے مُوْتُوْا قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوْا (مرنے سے پہلے مرجاؤ) کا مرتبہ حاصل ہو۔ بیت:

این جہان و آن جہان در یک نظر
عارفان این بوند اہل از بصر

ترجمہ: عارفین صاحبِ بصیرت ہوتے ہیں جس کی بدولت دونوں جہان ان کی ایک نظر کی طے میں ہوتے ہیں۔

مرشد کامل وہ ہے جو سب سے پہلے صادق طالب کو اسمِ اللہ ذات کے تصور سے حضوری عطا کرے، تمام انبیا اور اولیا اللہ کی ارواح سے ملاقات کرائے، پھر اسمِ اللہ ذات کی قوت سے لامکان میں پہنچا کر اللہ کے دیدار اور قرب سے اس طرح مشرف کرے کہ طالب کو تمام عمر مجاہدہ و ریاضت اور چلہ کشی و خلوت نشینی کی ضرورت ہی نہ رہے۔ طالب کو چاہیے کہ سب سے پہلے ان مراتب کے اعتبار سے مرشد کامل کو آزمائے کیونکہ جو مرشد ان صفات کا حامل نہیں وہ راہزن ہے اور اس کے طالب شیطان کے چیلے ہیں جو بے معرفت، اندھے اور بے عیاں ہونے کے باعث حیوانات کی مثل احمق ہیں یا وہ نادان بچے کی مثل بے شعور طالب ہیں۔ بیت:

بر قبر رو تا شود مطلب تمام
میبرد با تو روحانی ہر مقام

ترجمہ: اولیا کی قبر پر جا کر سوال کرتا کہ تجھے تیرا مطلوب حاصل ہو جائے اور اولیا کی ارواح تجھے ہر مقام طے کرائیں گی۔

فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

◆ وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ يُّقْتَلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتٌ ؕ بَلْ اَحْيَآءٌ وَّلٰكِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ

(سورۃ البقرہ۔ 154)

ترجمہ: اور جو اللہ کی راہ میں قتل ہو جائیں انہیں مردہ مت کہو بلکہ وہ زندہ ہیں البتہ تم ہی اس کا شعور نہیں رکھتے۔

ابیات:

ہر کہ گوید مردہ آن مردۂ
اولیا باخود حیاتے بردۂ

ترجمہ: جو اولیا کو مردہ کہتا ہے وہ خود مردہ ہے کیونکہ اولیا حیاتِ ابدی حاصل کرنے کے بعد اس دنیا سے جاتے ہیں۔

اولیا زندہ شود باسم ذات
و ز خلائق او ھمی یابد نجات

ترجمہ: اولیا اسم اَللّٰہ ذات سے حیاتِ ابدی پاتے ہیں جس کے بعد وہ مخلوق (کے مراتب) سے مکمل نجات حاصل کر لیتے ہیں۔

اوّل مرشد کے لیے لازم ہے کہ طالب کے نفس کو جمعیت بخشے، نفس کو لذات اور مردار دنیا پر تصرف سے جمعیت حاصل ہوتی ہے۔ مردار دنیا کی لذات سے سیری حاصل کیے بنا طالب کے نفس کو مرشد پر بالکل اعتبار نہیں آتا اگرچہ وہ ان لذاتِ دنیا سے خود کو سرزنش کرتا رہے یا ہزار بار استغفار کرے۔ دنیا سے سیری حاصل کرنے کے بعد ہی نفس مردار دنیا سے بیزار ہوتا ہے اور بعد ازاں نفس مطمئنہ کے مقام پر پہنچ کر حق تعالیٰ کے دیدار کے قابل بنتا ہے جیسے دھوبی ناپاک کپڑے

کو پاک کرتا ہے۔ گندگی و بندگی دونوں یکجا نہیں ہو سکتیں۔ دیدار اور مردار (دنیا) ایک وجود میں قرار نہیں پا سکتے جس طرح کفر و اسلام اور یہودی و مسلمان ایک جگہ نہیں رہ سکتے۔ جو مرشد طالب کو تمام مردارِ دنیا پر تصرف کی توفیق سے سیری عطا کرنا نہیں جانتا تحقیق وہ دیدار عطا کرنا بھی نہیں جانتا۔ مطلب یہ کہ طالب کو ظاہری خزانوں پر تصرف عطا کرنا توفیق ہے اور باطن میں اللہ کا قرب عطا کرتے ہوئے اللہ کی ذات وصفات کے تمام مقامات کو طے کرانا تحقیق ہے۔ جس مرشد کو نہ توفیق کی خبر ہو نہ تحقیق کی' وہ احمق اور زندیق ہے۔ بعض مرشد دعویٰ کرتے ہیں کہ انہیں دیدارِ الٰہی حاصل ہے لیکن وہ مردارِ دنیا کی قید میں ہوتے ہیں اور بعض مرشد اللہ کے قرب و وِصال کا دعویٰ کرتے ہیں لیکن وہ احمق اور بے حیا دنیا کے طالب ہوتے ہیں۔ مرشدی و طالبی آسان کام نہیں۔ مرشدی کے لیے کامل تصرف کی ضرورت ہے اور اسے حاصل کرنے میں اللہ کے عظیم اسرار ہیں۔ مرشد اور طالب کے لیے شریعت پر مستحکم اور کفر و بدعت سے بیزار ہونا ضروری ہے۔ اللہ بس ماسویٰ اللہ ہوس۔ ابیات:

ہر کرا مرشد شود آن راہبر
حاضر و ناظر بود صاحبِ خبر

ترجمہ: جس کا راہبر کامل مرشد ہو اسے حضورِ حق اور دیدارِ الٰہی حاصل ہوتا ہے اور وہ صاحبِ خبر بن جاتا ہے۔

احتیاج از کس ندارد شد غنی
روز و شب حاضر بود مجلس نبیؐ

ترجمہ: غنایت حاصل کرنے کے بعد اسے کسی کی ضرورت نہیں ہوتی اور وہ دن رات مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں حاضر رہتا ہے۔

سب سے پہلے مرشد کو چاہیے کہ اپنے آپ کو (کامل) مرشد ثابت کرے اور اس کے لیے اسے دو گواہوں کی ضرورت ہے، اوّل گواہ یہ کہ اسمِ اللہ ذات سے طالب کو اللہ کا دیدار اور حضوری عطا

کرے، دوم گواہ یہ کہ طالب کو اللہ کے بے شمار خزانوں پر کامل تصرف عطا کرے۔ طالب کے لیے بھی دو گواہ ضروری ہیں جس سے ثابت کرے کہ وہ اللہ کا طالب ہے، اوّل یہ کہ مرشد کی خاطر جان و مال خرچ کرے، دوم یہ کہ خود کو مرشد کے حکم و اختیار میں دے دے اور جو کام بھی کرنا چاہے مرشد کے حکم کے بغیر نہ کرے چاہے وہ دین کا کام ہو یا دنیا کا۔

آخر انتہائے فقر اور درویش اولیا اللہ کی معرفت کیا ہے اور کیسے حاصل ہونی چاہیے؟ وہ اپنے نوری وجود کے ساتھ اللہ کے ساتھ یکتا ہوتے ہیں، کُل مخلوقات ان کو اپنے سامنے ایسے نظر آتی ہے جس طرح آفتاب ہر جگہ موجود ہوتا ہے اور اپنی روشنی سے سب کو فائدہ دیتا ہے۔ یہ درویش اپنے نوری وجود کے ساتھ ہمیشہ اللہ کے دیدار سے مشرف رہتے ہیں۔ ایسے نوری وجود والا درویش جب ظاہری زبان سے بولنے کے لیے لب ہلاتا ہے تو اللہ جانتا ہے کہ وہ اس سے ہم کلام ہے، انبیا و اولیا اور مومنین و مسلمانوں کی ارواح سمجھتی ہیں کہ وہ ان سے ہم کلام ہے، تمام مؤکلات و فرشتے سمجھتے ہیں کہ وہ ان سے ہم کلام ہے، تمام جن و انسان سمجھتے ہیں کہ وہ ان سے ہم کلام ہے اور تمام خاص و عام لوگ سمجھتے ہیں کہ وہ ان سے ہم کلام ہے۔ یہ نوری وجود ہر مقام پر پہنچ سکتا ہے اور حضورِ حق میں موجود رہتا ہے جیسا کہ حضرت بایزید بسطامی رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا ''میں تیس سال اللہ سے ہم کلام رہا لیکن مخلوق یہ سمجھتی رہی کہ میں ان سے ہم کلام ہوں۔'' یہ عظیم نوری وجود اسمِ اللہ ذات کی کنہ تک پہنچ کر حاصل کیا جا سکتا ہے اور کن کی طاقت کو ظاہر کرتا ہے۔

ارشادِ باری ہے:

◆ فَاِنَّمَا يَقُوْلُ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ (سورۃ البقرہ۔117)

ترجمہ: پس بے شک وہ جس چیز کے لیے کہتا ہے ''ہو جا'' وہ ہو جاتی ہے۔

دونوں جہان کو ایک دم اپنے تصرف، قید و قبضہ اور حکم کے تحت لے آنا آسان کام ہے لیکن نفس سے چھٹکارا پانا بہت مشکل اور دشوار کام ہے البتہ تصور اسمِ اللہ ذات سے اور قرآن کی آیات اور کلمہ طیب لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ کو اس کی کنہ سے پڑھنے سے نفس پر قابو پایا جا سکتا ہے۔

ابیات:

نبودے کس نبودے ہیچکس
من کہ بودم باخدا بودیم بس

ترجمہ: جس وقت میں اللہ کے ساتھ تنہا تھا اس وقت کوئی نہ تھا بس ہم ہی تھے۔

شد مرا دیدار دائم در آئینہ عین از نما
زان بقائم یافتم من از خدا

ترجمہ: میں آئینۂ عین میں ہمیشہ اللہ کو دیکھتا ہوں جس میں مجھے اس کا واضح دیدار ہوتا ہے اور اس دیدار سے میں نے اللہ کے ساتھ بقا پائی۔

برتنم ہر موئے عارف شد وجودی معرفت
احتیاج نیست ذکرش ہر کرا این شد صفت

ترجمہ: میرے وجود کو اللہ کی معرفت حاصل ہے اس لیے میرے وجود کا ہر بال اللہ کا دیدار کرتا ہے۔ جو ان خصوصیات کا حامل ہوا اُسے کسی ذکر کی ضرورت نہیں۔

باھُوؒ را بدنام کردی خویش را پس نام تن
تن ولایت لایزالی لامکان دارالامن

ترجمہ: تُو نے باھُوؒ کے صرف نام اور وجود کا تذکرہ کر کے باھُوؒ کے مرتبہ کو نہیں سمجھا۔ باھُوؒ کا وجود ولایتِ ازلی کا حامل ہے اور اس کا گھر لامکان ہے جو دارالامن ہے۔

جس کا وجود حق تعالیٰ کے نور کو جذب کر کے پختہ ہو گیا ہو وہ اللہ کی معرفت حاصل کرنے، اس کی طرف معراج پانے اور اس کے نور کے مشاہدہ اور دیدار میں مشغول رہتا ہے۔ ایسا وجود چشمِ سِرّ سے دنیا میں اسرار کا مشاہدہ کرتا ہے۔ جب وہ قبر سے برآمد ہوتا ہے تو مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں تمام انبیا و اولیا کی ارواح سے ملاقات کرتا ہے، ان سے ہم کلام ہو کر ان کی صحبت سے مستفید اور اللہ کے دیدار سے مشرف ہوتا ہے اور اس کا ظاہر و باطن اللہ کی نظر میں منظور ہوتا ہے۔

غیب کے ان احوال میں نقص نہ نکال اور نہ ہی ان پر حیران ہو ورنہ تو اہلِ زنار کفار میں سے ہو جائے گا جو جہنم کی آگ کے لائق ہیں۔ ایسا کرنے پر ہزار بار توبہ اور استغفار کر۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

اَلَآ اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰہِ لَا یَمُوْتُوْنَ

ترجمہ: خبردار! بے شک اولیا اللہ مرتے نہیں ہیں۔

ظاہری مذہبی عالم اور عالم باللہ فقیر میں یہی فرق ہے کہ پہلے کا نام عالم اور دوسرے کا نام فقیر اور ولی ہے۔ علما عامل ہیں جبکہ فقرا کامل ہیں۔ عالم (باطنی طور پر) مردہ ہیں جبکہ فقیر (باطنی وقلبی طور پر) زندہ ہیں۔ عالم ہر (ظاہری) علم کو جانتے ہیں، مسائلِ فقہ اور آیاتِ قرآن و حدیث کی تفسیر بیان کرتے ہیں جبکہ فقیر مشروحاً اللہ کی حضوری اور قرب عطا کرتے ہیں۔ گفتگو کرنے والوں اور دیدار کرنے والوں کو ایک دوسرے کی صحبت پسند نہیں آتی۔ ایسا ہی معاملہ مست و ہوشیار اور خوابیدہ و بیدار کے ساتھ ہوتا ہے۔

ابیات:

نفس را رسوا کنم بہر از خدا
بر ہر درے قدمے زنم بہر از خدا

ترجمہ: میں اپنے نفس کو اللہ کی خاطر رسوا کرتا ہوں اور ہر در سے فقط اللہ کی خاطر طلب کرتا ہوں۔

در تصرف عاملم کامل تمام
احتیاج از کس ندارم خاص و عام

ترجمہ: میں ہر تصرف میں عامل و کامل ہوں اس لیے مجھے کسی خاص و عام کی مدد کی ضرورت نہیں۔

جان لو کہ چور، دغا باز، فتنہ انگیز اور فریبی بھی خود کو فقیر کہتے ہیں لیکن صاحبِ تصرف، کیمیا اکسیر کے حامل، تاثیر بخش، اہلِ خزائنِ الٰہی، روشن ضمیر اولیا اللہ اور کونین پر امیر و عالمگیر اصل فقیر ہوتے ہیں۔ پس کاذب اور صادق فقیر کو کونسے عمل، علم، حکمت، کلام اور معمۂ کل و جز سے پہچانا جا

سکتا ہے؟ ناقص آج اور کل کے وعدے کر کے اور دلیری کے قصے وافسانے سنا کر وقت ضائع کرتا ہے جبکہ کامل توجہ سے مشاہدہ عطا کرتا ہے اور طالبِ مولیٰ کے تمام مقصود روزِ اوّل ہی اسے عطا کر دیتا ہے۔

بیت:

مرشدے نامرد صورت زن نما
از طالبان زر طلب باشد بے حیا

ترجمہ: ناقص مرشد نامرد اور عورتوں کی مثل ہیں۔ یہ بے حیا ناقص مرشد طالبوں سے مال و دولت طلب کرتے ہیں۔

مرشد کامل تصور اسمِ اللّٰہ ذات سے عین حقیقتِ حق کا مشاہدہ اور علمِ حق عطا کرتا ہے جبکہ ناقص مرشد ذکر، فکر، مراقبہ اور ورد و وظائف میں مشغول رکھ کر خراب و خوار کرتا ہے۔ کامل مرشد روزِ اوّل ہی اللہ کے دیدار سے مشرف کر دیتا ہے۔

بیت:

جز بدیدارے دگر راہے ندید
این مراتب رابعہؒ حضرت بایزیدؒ

ترجمہ: دیدار کی راہ کے سوا کوئی دوسری راہ تلاش نہ کر۔ یہ راہ حضرت رابعہ بصریؒ اور حضرت بایزید بسطامیؒ کے مراتب کی طرف لے جاتی ہے۔

مراتبِ ذکر (پڑھتے رہنا) زوال کا باعث ہے، مراتبِ فکر (میں مشغول رہنا) محض خام خیالی ہے اور مراتبِ مراقبہ روحانی احوال کی ابتدا ہیں۔ مراتبِ الہام پر پہنچ کر بھی طالب نامکمل رہتا ہے اور مراتبِ مذکور پر پہنچ کر بھی نامنظور رہتا ہے (جب تک عین توحید نہ ہو جائے)۔ ابیات:

طالب از مرشد طلب دیدار کن
دیدہ در دیدار شد در رازِ کن

ترجمہ: اے طالب! مرشد سے دیدار طلب کر۔ آنکھیں جب دیدار میں محو رہیں تب رازِ کُن عیاں ہوتا ہے۔

ذکر و فکر دور گرداند ترا

ذاکران بے خبر وحدت و ز لقا

ترجمہ: ذکر و فکر تجھے دیدارِ حق سے دور کر دیں گے کیونکہ ذاکر وحدت اور اللہ کے قرب و دیدار سے بے خبر ہوتے ہیں۔

فقیرِ کامل چند صفات کا حامل ہوتا ہے اوّل نفس کے لیے بخیل اور طالبانِ مولیٰ کا دوست ہوتا ہے۔ دوم ربّ جلیل کے دیدار سے دائمی طور پر مشرف ہوتا ہے اور اللہ کے قرب و حضوری سے وھم و دلیل کے ذریعے قلبی طور پر الہام پاتا ہے۔ ابیات:

از کجا آوردہ با کے بردہ

اہلِ دیدارش نہ ہرگز مردہ

ترجمہ: (یہ کوئی نہیں جانتا کہ) اہلِ دیدار کہاں سے آتے ہیں اور کہاں جاتے ہیں لیکن وہ ہرگز نہیں مرتے (کیونکہ وہ حیاتِ ابدی پا چکے ہوتے ہیں)۔

من باخدا بودم میباشم دوام

این بود توحید مطلق حق تمام

ترجمہ: میں (ازل میں) خدا کے ساتھ تھا اور ہمیشہ اس کے ساتھ رہوں گا، یہی توحیدِ مطلق اور حق ہے۔

ہر کہ حق را پوشیدہ آن کافر پلشت

ہر کہ گوید دیدہ ام اہل از بہشت

ترجمہ: جو حق کو پوشیدہ رکھتا ہے وہ کافر اور ناپاک ہے اور جو کہتا ہے کہ میں نے حق کو دیکھا ہے وہ اہلِ بہشت ہے۔

گر کسے گوید بدہ صورت نشان
آن لایزالی بیمثال لامکان

ترجمہ: اگر کوئی کہے کہ مجھے اللہ کی صورت اور نشان بتاؤ (تو اسے کہہ دو کہ) وہ لامکان میں رہنے والا لایزال اور بے مثال ہے۔

ہر کہ خواند این مطالعہ بالیقین
لائق دیدار شد دیدار بین

ترجمہ: جو یقین کے ساتھ اس علم کا مطالعہ کرتا ہے وہ دیدار کے لائق بن کر اللہ کا دیدار کرتا ہے۔

بانظر ناظر کند حاضر خدائے
چون نگویم دیدہ ام ہر دم لقائے

ترجمہ: ہر دم حاضر رہنے والے خدا نے مجھے ایسی نظر عطا کی ہے جس سے میں اس کا دیدار کرتا ہوں سو میں کیوں نہ کہوں کہ مجھے دیدار حاصل ہے۔ میں ہر وقت اسکے قرب میں ہوتا ہوں۔

جز حضوری بالقا دل کس مبند
ذکر دم روح و قلب احمق پسند

ترجمہ: اللہ کے قرب و دیدار اور حضوری کے سوا دل کو کسی اور طرف مشغول نہ ہونے دے۔ ذکرِ دم، ذکرِ روح اور ذکرِ قلب کو پسند کرنے والے احمق ہیں۔

ہر طریقت را بدانم ہر طریق
طلب کن دیدار توفیق از غریق

ترجمہ: میں طریقت کے ہر راستے (طریق) سے واقف ہوں اس لیے مجھ سے دیدار میں غرق ہونے کی توفیق طلب کر۔

احتیاج نیست گفتن عاقلان
عارفان دیدار بین صاحب عیان

ترجمہ: عاقلوں کو گفتگو کرنے کی حاجت نہیں ہوتی۔ عارفین دیدار کر کے صاحبِ عیاں بن جاتے ہیں۔

منکہ رو آوردہ ام دیدار در
دیدہ را دیدار شد صاحب نظر

ترجمہ: میں نے اپنا چہرہ اللہ کے دیدار کی طرف موڑ لیا ہے۔ جسکی آنکھیں دیدار کرتی رہیں وہ صاحبِ نظر بن جاتا ہے۔

دیدہ باحق رود باطل گذار
روز و شب دیدار بین اعتبار

ترجمہ: جب طالب اپنی آنکھیں حق کی طرف موڑ لے اور باطل کو ترک کر دے تو دن رات اس کا دیدار کر کے اعتبار حاصل کرتا ہے۔

آن دیدۂ دیدار بین باشد کجا
دیدہ لائق دیدار باشد باخدا

ترجمہ: یہ دیدار کرنے والی آنکھیں کیسے حاصل ہوتی ہیں؟ جو آنکھیں اللہ کے ساتھ مشغول رہتی ہیں وہی دیدار کے لائق ہیں۔

باھُوؒ بہر از خدا دیدہ بدہ
بے چشم دیدار بین آن دیدہ بدہ

ترجمہ: اے باھُوؒ! اللہ کی خاطر ایسی بصیرت عطا کر کہ آنکھوں کے بغیر ہی اللہ کا دیدار کرتا رہوں۔

اہلِ ناسوت کے قلب مردہ اور وجود افسردہ ہوتے ہیں۔ وہ جو کچھ بھی خواب یا مراقبہ میں دیکھتے ہیں وہ مردار دنیا اور خواہشاتِ نفس سے تعلق رکھتا ہے اور محض وہم و خیال ہوتا ہے جبکہ زندہ قلب اور باطنی حیات والے جو کچھ بھی دیکھتے ہیں وہ لاھوت لامکان سے تعلق رکھتا ہے اور مشاہدۂ تجلیاتِ دیدار اور وصال عطا کرتا ہے۔ اہلِ تقویٰ جو کچھ خواب یا مراقبہ میں دیکھتے ہیں وہ جنت سے

تعلق رکھتا ہے اور وہ حوریں، محلات، باغات اور دیگر احوال کا مشاہدہ کرتے ہیں۔ جب قیامت قائم ہوگی اور ارواح قبروں سے باہر نکلیں گی تو اہلِ دنیا میں سے کسی کا چہرہ بھی قبلہ کی جانب نہ ہوگا بلکہ ان کی پشت قبلہ کی جانب ہوگی۔ اہلِ محبت اور اہلِ دیدار کا چہرہ اللہ کا قرب حاصل ہونے کی بدولت قبلہ کی جانب ہوگا۔ جو دنیادار دنیا میں فقرا سے منہ موڑ لیتے ہیں ان کا چہرہ ہرگز قبلہ کی جانب نہ ہوگا۔ ابیات:

قبلہ را از قبلہ قبل از یافتم
قبلہ را باسجدہ قبلہ ساختم

ترجمہ: میں نے اصل قبلہ کو اس ظاہری قبلہ سے پہلے پایا اور پھر اس قبلہ کو سجدہ کرنے کے لیے اپنا قبلہ بنایا۔

دو خدا را کشتہ بایک یک شود
معرفت توحید از یک میشود

ترجمہ: دو خداؤں[1] کو (اپنے وجود میں سے) ختم کر دے اور یکتا خدا کے ساتھ یکتا ہو جا کیونکہ معرفت و وحدت یکتا ہونے سے ہی حاصل ہوتی ہے۔

بند نقش بند آنچہ زین قائم مقام
سہروردی را نباشد زین مقام

ترجمہ: نقشبندی سلسلہ کے طالبوں کو دیدار و معرفت حاصل نہیں ہوتی اور نہ ہی سہروردی سلسلے والوں کو اس کی خبر ہے کہ یہ ان کے لیے نہیں ہے۔

ہر کہ دنیا دوست دارد دور تر
خواہ باشد غوث قطب بانظر

ترجمہ: جو دنیا کو محبوب رکھتا ہے وہ دیدار سے دور ہوتا ہے چاہے وہ ظاہری طور پر غوث و قطب ہی

---

[1] اوّل نفس دوم شیطان جن کی پیروی انسان اس طرح کرتا ہے جیسے اللہ کی کرنی چاہیے۔

کیوں نہ ہو۔

قادری را قرب قدرت با خدا
قادری را امید باشد بالقا

ترجمہ: قادری سلسلے کے طالبوں کو قدرتِ الٰہی سے اللہ کا قرب حاصل ہوتا ہے اور صرف قادری طالب ہی لقا کی امید رکھتے ہیں۔

جو یہ کہتا ہے کہ مجھے دین و دنیا دونوں عطا ہوئے ہیں وہ قومِ فرعون سے تعلق رکھتا ہے اور یہ حیلۂ شیطانی ہے جو کہ سراسر غلط ہے۔ بیت:

دوست دارد دنیا را ازان سگ سرشت
ترک دادہ دنیا را اہل از بہشت

ترجمہ: دنیا کو وہی محبوب رکھتے ہیں جو کتوں کی مثل ہوتے ہیں جبکہ جو دنیا کو ترک کرتے ہیں وہ اہلِ بہشت ہیں۔

دنیا ہمیشہ ہمارے پیچھے خوار ہوتی ہے۔ قادری طالب دنیا پر نظر نہیں ڈالتا کیونکہ اس کی نظر دیدارِ الٰہی پر ہوتی ہے اس لیے دنیا کو مکمل طور پر ترک کر دیتا ہے۔ وہ سب عجیب واحمق لوگ ہیں جو دن رات مردار دنیا کو طلب کرنا اپنے لیے فخر و عزت کا باعث سمجھتے ہیں لیکن اللہ کی معرفت کی طرف مبذول نہیں ہوتے۔ یہ سب لوگ مومن و مسلمان کیسے ہو سکتے ہیں کہ یہ تو حیوانات سے بھی بدتر ہیں۔ بیت:

گر بگویم شرح دیدار از خدا
باستماع زندہ شود عالم بابقا

ترجمہ: اگر میں اللہ کے دیدار کی شرح بیان کرنے لگوں تو اسے سنتے ہی سارا عالم حیاتِ ابدی حاصل کر کے بقا پا جائے گا۔

علمِ دیدار درسِ دیدار سے حاصل ہوتا ہے۔ دیدار کی صلاحیت دیدار کی تلقین اور اس علم پر

یقین سے حاصل ہوتی ہے کہ دیدار پر یقین ہی دیدار کی طرف لے جاتا ہے۔ دیدار کا علم اور حلم دیدار سے حاصل ہونے والی حکمت میں ہے اور دیدار کے ارشاد کا علم اس مرشد سے حاصل ہوتا ہے جسے دیدار حاصل ہو۔ ابیات:

در صورتے مخلوق راہ دیدار نیست
علم دیدارش بخطرہ خوار نیست

ترجمہ: اللہ کے دیدار کی راہ مخلوق کے وجود سے بالاتر ہے اور دیدار کے علم میں خوار ہونے کے خطرات نہیں ہیں۔

صورتے مخلوق خاک از خاک خاک
و ز نور دیدارش شود دل پاک پاک

ترجمہ: مخلوق کے وجود مٹی سے تخلیق کیے گئے ہیں اور یہ مٹی میں مل کر مٹی ہو جائیں گے جبکہ اللہ کے نور کے دیدار سے دل پاک ہو جاتا ہے۔

آن گلی دیگر بود گل با گلاب
خوردنے آن گل شوی تو بے حجاب

ترجمہ: گلاب (دیدار) کا پھول دیگر پھولوں سے مختلف ہوتا ہے اور اس پھول کے حاصل ہونے سے تو بے حجاب ہو جائے گا۔

آن گلی کز بود تہی کف نبیؑ المرسلان
خوردنے آن گل شوی عارف عیان

ترجمہ: دیدار کا وہ پھول حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے دستِ مبارک سے حاصل ہو سکتا ہے جس کے حصول کے بعد تو صاحبِ عیاں عارف ہو جائے گا۔

فقرِ قدیم کی یہ امداد نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے کرم سے حاصل کی جا سکتی ہے اور بلاشبہ صراطِ مستقیم ہے۔ لقائے الٰہی عطا ہونے پر بہت سے طالبانِ مولیٰ فقرِ مکب کا شکار ہو جاتے ہیں

اور بہت سے اللہ کے محبّ بن جاتے ہیں۔ اگر طالب (دیدار کا) پھول حاصل کر لے تو آیاتِ قرآن وحدیث کا وسیع علم منکشف ہو جاتا ہے جس کی بدولت طالب شیطان پر غالب آ سکتا ہے۔ اگر طالب وہ پھول حاصل نہیں کرتا تو احمق، جاہل اور خبیث تارکِ نماز بن جاتا ہے۔ ظاہری علما کے ظاہری علم اور علما حق کے باطنی وغیبی علم میں فرق یہ ہے کہ باطنی علم غلطی اور زوال سے پاک ہے اور اللہ کی معرفت، قرب اور وصال بخشتا ہے جسے رجعت اور سلب نہیں اور زندہ قلب کو توفیق و تحقیق عطا کرتا ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

◆ وَمَا تَوْفِيْقِيْٓ اِلَّا بِاللّٰهِ (سورۃ ھود۔ 88)

ترجمہ: اور میری توفیق اللہ سے ہی ہے۔

اولیا اللہ، عالم باللہ اور فقیر ولی اللہ بلاشبہ اُسے کہتے ہیں جس کے عمل و تصرف میں کیمیا اکسیر کے تمام خزانے ہوں اور دنیا سے اپنے نفس کے لیے ایک پیسہ بھی جائز نہ سمجھے۔ یہ بالکل درست ہے کہ اللہ کے قرب کے طالب بہت کم ہیں جو اللہ کی طلب رکھتے اور لقا حاصل کرنا چاہتے ہوں نہ ہی میں نے کوئی ایسا عالم دیکھا ہے جو معرفت و قرب کی خاطر یا دیدار اور روشن ضمیری و قلب کی بیداری کی خاطر علم سیکھتا ہو۔ ہر کوئی صرف دنیا اور روزی کمانے کی خاطر علم پڑھتا ہے۔ ابیات:

خود پسند آن عالم است مغرور تر
عالم آن باشد بود بر حق نظر

ترجمہ: (دنیوی رزق کی خاطر علم سیکھنے والے) عالم خود پسند اور نہایت مغرور ہوتے ہیں۔ اصل عالم وہ ہے جس کی حق پر نظر ہو۔

ہر کہ مطالعہ علم بہر از معرفت
بے معرفت عالم بود شیطان صفت

ترجمہ: معرفتِ الٰہی کی خاطر علم حاصل کرنا چاہیے کیونکہ معرفت کے بغیر عالم شیطان کی مثل ہوتا ہے۔

طلب کن وصلت وسیلہ پیشوا
تا ترا حاصل شود وحدت خدا

ترجمہ: وصال کی خاطر وسیلۂ مرشد طلب کر تا کہ تجھے حق تعالیٰ کی وحدت حاصل ہو جائے۔

اللہ کی بارگاہ میں منظورِ قلب اللہ کی دو انگلیوں کے قبضہ میں ہوتا ہے۔ ایک انگلی سے مراد جلال ہے۔ فقیر اور مومن کے وجود میں جلالیت کے باعث سکر و صحو، قبض و بسط کے احوال پیدا ہوتے ہیں جو فقیر کے ذکر، فکر، مراقبہ اور کشف و کرامات کی طاقت کو بڑھا دیتے ہیں۔ دوسری انگلی سے مراد جمال ہے جس کی بدولت فقیر مومن یقین و اعتبار سے اللہ کا مشاہدہ اور دیدار کرتا ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

❁ اَلْفَقْرُ فَخْرِیْ وَالْفَقْرُ مِنِّیْ

ترجمہ: فقر میرا فخر ہے اور فقر مجھ سے ہے۔

فقر کا یہ فخر فقیر کی جذبِ نظر سے حاصل ہو سکتا ہے کیونکہ کل و جز کی ہر شے فقیر کے حکم کے تحت ہوتی ہے اور وہ روشن ضمیر اور نفس پر حکمران ہوتا ہے۔ فقیر علمِ آیاتِ قرآن و حدیث اور تفسیر بیان کرتا ہے اور ان کی تاثیر سے نوازتا ہے۔ مردہ دل شیطان کی دو انگلیوں کے قبضہ میں ہوتا ہے ایک انگلی طمع و حرص کی ہے جس کی وجہ انسان حلال و حرام کے مابین فرق نہیں کرتا اور مکمل طور کافر ہو جاتا ہے۔ دوسری انگلی خواہشاتِ نفس اور تکبر کی ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

❁ وَمَنْ کَانَ فِیْ قَلْبِہٖ ذَرَّۃٌ مِّنَ الْکِبْرِ لَا یُدْخِلُ الْجَنَّۃَ

ترجمہ: اور جس کے دل میں ذرّہ برابر بھی تکبر ہوگا وہ جنت میں داخل نہ ہوگا۔

مرشد کامل اپنی نظر سے طالب کے مردہ دل کو شیطان کی ان دو انگلیوں سے نجات دلاتا ہے اور مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حضوری میں پہنچا کر غرق فی التوحید کرتا ہے جس سے طالب ظاہر و باطن میں بے نیاز اور تصدیق و توفیق کے خزانوں پر صاحبِ تصرف ہو جاتا ہے۔ صاحبِ خزائنِ الٰہی اللہ کے قرب سے صدق و تحقیق سے بے حجاب دیدار کرتا ہے۔ اللہ بس ماسویٰ اللہ ہوس۔

ابیات:

چون از مرشد حاصل شود توحید ربّ
معرفت توحید از مرشد طلب

ترجمہ: مرشد سے معرفتِ توحید طلب کر کیونکہ توحیدِ ربّ تعالیٰ مرشد سے ہی حاصل ہوتی ہے۔

ہر کہ آن بے مرشد آن بے نصیب
نفس عالم پیشوائے شد رقیب

ترجمہ: جس کا مرشد نہ ہو وہ بے نصیب ہوتا ہے اور نفس جو کہ اس کا دشمن ہے، عالم بن کر اس کی رہنمائی کرنے لگتا ہے۔

گر بخوانی علم تفسیر و حدیث
اندرونش نفس جاہل دیو خبیث

ترجمہ: (مرشد کے بغیر) اگر چہ تو علمِ تفسیر و حدیث بھی پڑھتا رہے لیکن تیرے اندر تیرا نفس جاہل و خبیث ہی رہے گا۔

مرشدے باشد سلیمانؑ مثل
دیو در زندان شود بعد از وصل

ترجمہ: مرشد حضرت سلیمانؑ کی مثل طاقتور ہوتا ہے جو نفس کے دیو کو زندان میں ڈالنے کے بعد وصال عطا کرتا ہے۔

در وجودے تو شود دارالامن
عالمان را بس بود این یک سخن

ترجمہ: عالموں کے لیے بس یہی ایک نصیحت کافی ہے کہ (مرشد کی تلقین سے) طالب کا وجود (نفس و شیطان سے خلاصی پا کر) دارالامن بن جاتا ہے۔

علم گوید ترک حرص و باھوا
نفس را بگذار شد عالم خدا

ترجمہ: اصل علم یہی سکھاتا ہے کہ حرص وہوس کو ترک کردو اور نفس کو چھوڑ کر حق تعالیٰ کے علم کا عالم بن جاؤ۔

علم حق غیب است بایمان بود
بر غیب گر عیبش کند ایمان رود

ترجمہ: علمِ حق غیب ہے جس پر ایمان رکھنا چاہیے۔ اگر کوئی غیب میں عیب نکالے تو اس کا ایمان ضائع ہو جاتا ہے۔

فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

✦ الٓمّٓ ۝ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ ۛ فِيْهِ ۛ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ ۝ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ

(سورۃ البقرہ۔3-1)

ترجمہ: الٓمّٓ۔ اس کتاب میں کوئی شک وشبہ نہیں اور اس میں متقین کے لیے ہدایت ہے جو غیب پر ایمان رکھتے ہیں۔

بہت سے علوم حاصل کرنا فرض نہیں لیکن فرض، واجب، سنت اور مستحب کا علم حاصل کرنا، گناہوں سے پرہیز کرنا، اللہ کا خوف رکھنا، اس کی معرفت اور محبت حاصل کرنا فرض ہے۔ جسے ہدایت نصیب ہو جائے وہ غیبت وشکایت ترک کر دیتا ہے۔ حدیث:

۞ اَلْغِيْبَةُ اَشَدُّ مِنَ الزِّنَآءِ

ترجمہ: غیبت زنا سے بھی شدید گناہ ہے۔

فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

✦ وَالسَّلٰمُ عَلٰى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى (سورۃ طٰہٰ۔47)

ترجمہ: اور اس پر سلامتی ہو جس نے ہدایت کی پیروی کی۔

معرفت و فقر، جمعیت و ہدایت کا تعلق رحمٰن کے دیدار سے ہے جبکہ نفسِ امارہ، دنیا اور خواہشات کا شیطان سے اتفاق ہے۔ ان میں سے تجھے کونسا پسند ہے؟ ابیات:

علم بہر از سجدہ وے صوم و صلوٰۃ
علم بہر حج کلمہ باز کوٰۃ

ترجمہ: بندگی اور عبادات کلمہ، نماز، روزہ، حج اور زکوٰۃ کے متعلق علم سیکھنا چاہیے۔

ہر کہ خواند علم از بہر درم
بے نصیب از معرفت جود و کرم

ترجمہ: جو علم کو دولت کی خاطر سیکھتا ہے وہ اللہ کی معرفت اور جود و کرم سے محروم ہوتا ہے۔

در طلب شہوت بود از سر ریا
این علم را کے خدا دارد روا

ترجمہ: جو علم خواہش یا دکھاوے کی خاطر سیکھا جائے وہ اللہ کے نزدیک کیسے جائز ہو سکتا ہے!

فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

◆ یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ (سورۃ الصف۔2)

ترجمہ: اے ایمان والو! تو وہ کیوں کہتے ہو جو تم کرتے نہیں۔

ہر علم سیکھنا اور اپنے عمل میں لے آنا آسان کام ہے جبکہ عالم و عامل بننا بہت مشکل اور دشوار کام ہے۔

ابیات:

علم سہ حرف است عالم سہ طلب
علم، عمل و معرفت از بہر ربّ

ترجمہ: علم کے تین حروف ہیں ان تین حروف کی نسبت سے عالم کو تین چیزیں حق تعالیٰ سے طلب کرنی چاہئیں علم، عمل اور معرفت۔

علم سہ حرف است عالم سہ طلب
باحیا و باوفا و باادب

ترجمہ: علم کے تین حروف ہیں ان تین حروف کی نسبت سے عالم (اللہ سے) تین صفات طلب کرتا ہے حیا، وفا اور ادب۔

علم ہمچو شجر بر او معرفت
ہر کہ علم از بر خورد عارف صفت

ترجمہ: علم درخت کی مثل ہے جس پر معرفت کا پھل لگتا ہے، جو علم کے درخت کا پھل کھا لیتا ہے وہ عارف ہو جاتا ہے۔

علم مکمل طور پر منصب، درجات، گفتگو، مطالعہ اور بیان سے متعلق ہے۔ معرفت مشاہدہ و دیدارِ الٰہی میں مشغول رہنے اور اللہ کے قرب، حضوری اور راز سے متعلق ہے۔ اگر تُو آئے دروازہ کھلا ہے اور اگر نہ آئے تو اللہ بے نیاز ہے۔ جس طالبِ مولیٰ کی طلب محض حق تعالیٰ کا دیدار ہو اُسے نہ جنت کا لالچ ہوتا ہے نہ دوزخ کا خوف۔ کیونکہ وہ تو ہمیشہ دیدار کی طرف متوجہ ہو کر مشاہدہ کرنے والا ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

❁ مَنْ طَلَبَ شَیْئًا وَّجَھَدَ فَقَدْ وَجَدَ

ترجمہ: جس کسی شے کی طلب کرتا ہے اور اس کے لیے جدوجہد کرتا ہے تحقیق وہ اسے پا لیتا ہے۔

بیت:

اولیا را کیست راہبر پیشوا
باجذب وحدت میکشد طالبِ خدا

ترجمہ: اولیا کا راہبر اور پیشوا کون ہے؟ یہ وحدتِ حق تعالیٰ ہے جو جذب (توجہ) سے طالب کو اللہ کی طرف لے جاتی ہے۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

اَلْجَذْبُ جَذْبَاتُ الْحَقِّ مِنْ جَذْبِ اللّٰہِ تَعَالٰی

ترجمہ: جذب اللہ تعالیٰ کے جذبات میں سے ایک جذبۂ حق ہے۔

ابیات:

اللہ ہر کرا خواہد کند باخود حضور
ہر کرا خواہد براند خود ز دور

ترجمہ: اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے اپنی حضوری عطا کرتا ہے اور جسے چاہتا ہے خود سے دور کر دیتا ہے۔

رفت کوشش چون رسد کشش از خدا
رفت کوشش کشش چون بیند لقا

ترجمہ: جب اللہ کی طرف سے طالب کے لیے کشش پیدا ہو جائے اور طالب لقائے الٰہی بھی پا لے تو (قرب و دیدار کے لیے مزید) کوشش بیکار ہے۔

در حقیقت معرفت فرحت مجو
ہر یکے را ترک بدنامش مگو

ترجمہ: حقیقت اور معرفت کی راہ میں فرحت تلاش نہ کرو اور نہ ہی کسی کو برا کہو بلکہ اللہ کی خاطر ہر لذت ترک کر دو۔

و ز چہار بگذرد یکتا صفا
زان ہر چہار بگذرد واصل خدا

ترجمہ: چار عناصر کو چھوڑ دو تاکہ یکتا اور پاکیزہ ہو جاؤ۔ جو ان چاروں کی لذات ترک کر دیتا ہے وہ حق تعالیٰ سے واصل ہو جاتا ہے۔

ہر مقامے ناتمامے راہزن
واصلان را بس بود این یک سخن

ترجمہ: واصلین کے لیے بس یہی ایک نصیحت کافی ہے کہ ہر مقام نامکمل اور راہزن ہے۔

جو طالب مرشد سے اخلاص رکھتا ہے مرشد اسے مطالعۂ علمِ معرفت بخش دیتا ہے جس کی بدولت دیگر ہر علم کھلتا ہے اور ہر علم اس علمِ معرفت میں شامل ہے۔ علمِ موت، علمِ محبت، علمِ معرفت، علمِ مشاہدہ، علمِ مراقبہ، علمِ مکاشفہ، علمِ مطالب اور علمِ معراج کے مطالعہ سے قرب و دیدارِ حق عطا ہوتا ہے۔ ان علوم کے علاوہ دیگر جتنے بھی علوم ہیں وہ سب علمِ یکدم میں شامل ہیں۔ علمِ یکدم اسے کہتے ہیں کہ ازل، ابد، دنیا، عقبیٰ، جنت اور حور و قصور کا نظارہ، معرفت، مشاہدۂ انوارِ دیدار، غرق فنا فی اللہ اور بقا سب ایک دم میں طالب پر منکشف ہو جائیں اور وہ تمام مراتب ایک دم میں طے کر لے۔ اسے استقامت بھی کہتے ہیں۔ علمِ موت کس علم سے کھلتا ہے۔ وہ تصور اسم **اللہ** ذات کا علم ہے جس کے ساتھ توفیقِ الٰہی، علمِ تصرف اور علمِ توجہ شامل ہیں جو حق تعالیٰ کی رفاقت عطا کرتے ہیں۔ یہ سب مراتب حاصل کرنا صدیق عالم کا خاصہ ہے جس کے دل میں تصورِ اسمِ **اللہ** ذات کی بدولت غیب الغیب سے ایک لطیفہ پیدا ہوتا ہے اور قلب میں پوشیدہ علم ظاہر ہو جاتا ہے۔ جو علمِ موت کا مطالعہ کرتا ہے اس سے کل و جز کا کوئی بھی علم پوشیدہ نہیں رہتا۔ ابیات:

مرتبہ مردود منزل ناتمام
بر فقر ہر یک مقامے شد حرام

ترجمہ: کسی مرتبہ پر رک جانا اور کسی مقام کو منزل سمجھ لینا طالب کو مردود و ناقص بنا دیتا ہے۔ اس لیے راہِ فقر میں پر ہر مقام حرام ہے۔

عین را باعین بیند عین بین
نیست آنجا آسمان و نی زمین

ترجمہ: مقامات و مراتب سے گزر کر طالب حقیقتِ حق اپنی آنکھوں سے دیکھتا ہے اس مرتبہ پر نہ آسمان ہے نہ زمین (یعنی زمین و آسمان کی حدود سے بھی بالاتر عالمِ وحدت)۔

ہر کہ از خود بگذرد آن یافتہ
پیشوائے اسم **اللہ** ساختہ

ترجمہ: جو اسمِ اللّٰہ ذات کو اپنا پیشوا بنا کر خودی سے نجات حاصل کر لے وہ اللہ کی ذات کو پا لیتا ہے۔

اسم مسمّٰی (ذات) تک پہنچاتا ہے اور مسمّٰی کو پانا ایک حرف سے ممکن ہے جو کل و جز کا معما ہے۔ کاملین اس ایک حرف سے واقف ہوتے ہیں جبکہ ناقص اس حرف سے محروم ہوتے ہیں کیونکہ انہیں اسم و مسمّٰی کی حقیقت سے آگاہی نہیں۔ ناقص طریقت کے راستوں اور سلسلوں کے متعلق گفتگو کرتے ہیں جبکہ کامل قرب وحضوری بخشتے اور معبود کا دیدار عطا کرتے ہیں۔ بیت:

ہر کہ می بیند بداند آن کسی
شد بہ دیداری مرا اللہ بسی

ترجمہ: جو اللہ کو دیکھ لیتا ہے وہ اس کو پہچان لیتا ہے۔ میرے لیے اللہ کا دیدار ہی کافی ہے۔
ثواب کی طلب مکمل حجاب ہے اور جو بے حجاب دیدار کر لیتا ہے وہی اس کے لیے مطلق ثواب ہے۔

بیت:

جحتی بگذار رو بہ دیدار آر
جز بدیدارے مرا جنت چہ کار

ترجمہ: جحت کو چھوڑ اور اپنا رُخ دیدار کی طرف کر۔ اللہ کے دیدار کے بغیر جنت بھی میرے کس کام کی!

جنت و دوزخ دونوں مقام مکمل طور پر اللہ کے اختیار میں ہیں۔ مجھے اپنے اختیار پر کیا بھروسا اور اس کا کیا تذکرہ کروں۔ فقیر دونوں جہان پر حکمران ہوتا ہے۔

◆ فَرِيْقٌ فِي الْجَنَّةِ وَفَرِيْقٌ فِي السَّعِيْرِ (سورۃ الشوریٰ۔7)

ترجمہ: ایک گروہ جنت میں اور دوسرا گروہ دوزخ میں ہوگا۔

فقیر کی زبان علمِ تفسیر کا مطالعہ کرتی ہے، اس کی نظر تاثیر کا علم حاصل کرتی ہے، اس کا قلب روشن ضمیری کا علم حاصل کرتا ہے، اس کی روح لقا کا علم حاصل کرتی ہے اور ہر جگہ حاضر و ناظر ربّ کا

دائمی دیدار کرتی ہے۔اللہ بس ماسویٰ اللہ ہوس۔

فقیرِ کامل کو دعوت پڑھنے سے دو عمل حاصل ہوتے ہیں جو اُسے ہر شے سے لا یحتاج اور بے غم کر دیتے ہیں جس کے بعد اسے کچھ اور پڑھنے کی ضرورت نہیں رہتی اوّل اسمِ اللّٰہ ذات کے تصور سے حضوری، دوم اہلِ قبور کی ارواح سے ملاقات۔ان دو عملوں (کی تاثیر) سے فقیر تمام عالم کو فنا کر سکتا ہے اور تمام عالم کو (فنا کے بعد) بقا بھی عطا کر سکتا ہے۔ جان لو کہ نیک عمل سے اللہ ثواب عطا فرماتا ہے جبکہ اصل ثواب اور اللہ کی بے حساب بخشش اُس کا بے حجاب دیدار ہے۔علم حاصل کرنے کا مقصود اس پر عمل کرنا ہے اور تصور اسمِ اللّٰہ ذات یہودی نفس کو قتل کرنے والی تلوار ہے۔

ابیات:

نماز و روزہ بسیار طاعت
ازاں بہتر بدم دیدار ساعت

ترجمہ: نماز، روزہ اور بے حساب طاعت سے ایک گھڑی کا دیدارِ الٰہی بہتر ہے۔

دمی دیدار را دیدار بردہ
دلی مردہ دمی خطرات خوردہ

ترجمہ: دم بھر کے لیے بھی دیدار سے فارغ نہ رہو کیونکہ مردہ دل ہر وقت خطرات کا شکار رہتا ہے۔

کلید علم از دیدار دارم
شریعت مصطفیٰؐ جان را سپارم

ترجمہ: میں نے علم کی کلید دیدار سے حاصل کی ہے اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شریعت کے لیے جان وقف کر دی ہے۔

مراتبِ دیدار اور علمِ دیدار شریعت (کی پیروی) سے حاصل ہوتے ہیں کیونکہ شریعت ہر علم کی روح، جان اور زندگی ہے جبکہ شریعت کی پیروی کے بغیر زندگی محض بے حیائی اور شرمندگی ہے۔ شریعت کی بنیاد قرآن اور حدیث ہے۔قرآن سے باہر کوئی بھی شے (علم و حکم) نہیں اور نہ ہوگی۔

جاننا چاہیے کہ طالبِ صادق کو اللہ اور اس کے رسول کی قسم ہے، قرآن اور کلمہ طیب لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ کی قسم ہے کہ مرشد سے مراتبِ نعم البدل طلب کرے جو حضوریٔ حق کا فیض و فضل ہے جسے اسمِ اللّٰہ ذات سے حاصل کیا جاتا ہے۔ طالب کو چاہیے کہ مرشد سے جملہ تصرف، جملہ خزانے، علم، حکمت اور تمام احکامات کی تلقین طلب کرے، مرشد کو بھی اسی طرح سب کی قسم ہے کہ طالبِ مولیٰ کو اللہ کا قرب، حضوری، اہلِ قبور کی ارواح سے رابطے کا عمل اور ہر طرح کی جمعیت عطا کرے۔ بیت:

مرشدے نامرد را نامی مگو

مرشدے نامرد را شیطان بگو

ترجمہ: نامرد مرشد کا نام بھی مت لو بلکہ نامرد مرشد کو شیطان کہو۔

فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

◆ یٰبَنِیْٓ اٰدَمَ اَنْ لَّا تَعْبُدُوا الشَّیْطٰنَ ۚ اِنَّہٗ لَکُمْ عَدُوٌّ مُّبِیْنٌ (سورۃ یٰسٓ۔60)

ترجمہ: اے بنی آدم! شیطان کی پیروی نہ کرو۔ بے شک وہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔

مرشد سانپ پکڑنے والے جادوگر کی مثل ہے اور طالب سانپ کی مثل ہے جو تمام زندگی مرشد کی غلامی میں ادب اور اعتبار کے ساتھ فیض کی امید میں گزار دیتا ہے۔ طالب شہباز کے بچے کی مثل ہے جو چیلوں (طالبانِ دنیا) کا ساتھ ہرگز اختیار نہیں کرتا بلکہ اللہ کی طلب میں ہر شے سے جدا ہو جاتا ہے۔ اگر طالب شیر کے بچے کی مثل ہو اور اللہ کی معرفت و وصال کی طلب رکھتا ہو تو اُسے گیدڑوں (اہلِ دنیا) کی مجلس اختیار کرنے میں شرم آتی ہے۔ بیت:

ہر کہ طالب نام خوان سلطان بود

مرشد آنرا مرتبہ سلطان دہد

ترجمہ: جو طالب سلطان کا نام بلند کرے گا مرشد اُسے مرتبہ سلطان سے نواز دے گا۔[1]

---

[1] جو طالب اپنے مرشد کا نام بلند کرتا ہے مرشد بھی اس طالب کے نام کو بلند کرتا جاتا ہے۔

اگر طالب سلطان اور مرشد پریشان ہو یا مرشد پشیمان اور طالب احمق وحیوان ہو تو انہیں ایک دوسرے کی صحبت پسند نہیں آتی۔ابیات:

باھُوؒ منکہ طالب از بینم غنی
ہر کہ دمے حاضر مرا مجلس نبیؐ

ترجمہ: باھُوؒ غنی طالب کی تلاش میں ہے۔جس لمحے وہ میرے پاس آئے گا میں اُسے مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حضوری سے نواز دوں گا۔

احتیاج از کس ندارم مقام تر
طالبانرا میکنم عارف نظر

ترجمہ: میں جس اعلیٰ و بلند مقام پر ہوں مجھے کسی کی ضرورت نہیں۔ میں طالبوں کو ایک ہی نظر میں عارف بنا سکتا ہوں۔

وہ سب عجیب و احمق لوگ ہیں جو مرشد و طالب کہلواتے ہیں لیکن خود پسندی کے باعث ان کے دل کالے ہیں اور اللہ کی معرفت وقرب سے بے خبر ہیں۔ایسے بے شعور اور خام طالب صرف نام کے ہی طالب ہیں۔پس معلوم ہوا کہ ایسے طالب و مرشد عوام کے بھیس میں محض تقلید کرنے والے ہیں۔ابیات:

مرشدے مرد است طالب مرد تر
گنج بخشد طالبان را سیم و زر

ترجمہ: مرشد مرد ہوتا ہے اور اپنے طالب کو بھی مرد بنا دیتا ہے اور انہیں باطنی خزانوں اور طاقت سے نوازتا ہے۔

یا برد در معرفت وحدت حضور
مرشدے طالب چنین باید ضرور

ترجمہ: مرشد و طالب کو ایسا ضرور ہونا چاہیے کہ مرشد طالب کو معرفت عطا کر کے وحدت کی حضوری

میں لے جائے۔

خام مرشد زر طلب از طالبان
این چنین گمراہ شد در دو جہان

ترجمہ: خام مرشد طالبوں سے مال و دولت طلب کرتا ہے اور ایسا مرشد دونوں جہانوں میں گمراہ ہوتا ہے (اور اپنے مریدوں کو بھی گمراہ کرتا ہے)۔

ہر کہ گیرد میدہد بروے روا
مرشدے باشد چنین راہبر خدا

ترجمہ: کامل مرشد طالبوں سے جو کچھ لیتا ہے اللہ کی راہ میں خرچ کر دیتا ہے۔ جو مرشد ایسا کرے وہی اللہ کی طرف راہبر ہوتا ہے۔

باھُوؒ میشناسد طالبان را بانظر
ہمچو زرگر میشناسد سیم و زر

ترجمہ: باھُوؒ طالبانِ مولیٰ کو ایک ہی نظر میں پہچان لیتا ہے جس طرح صراف سونا و چاندی کو پہچان لیتا ہے۔

طالب کو ہر طاقت وقوت مرشد کی توفیق سے حاصل ہوتی ہے۔ اگر طالب کے ظاہر و باطن کی تحقیق ہو جائے تو مرشد کامل طالب کو پہلے ہی روز ہر تصرف سے نواز کر حق سے اپنی گردن آزاد کرا لیتا ہے لیکن اس کے لیے طالب کا حوصلہ بھی وسیع ہونا چاہیے۔ کم حوصلہ طالب کسی کام کے نہیں ہوتے۔ بیت:

ہم طالبم ہم مرشدم ہم راز بین
طالبان را میشناسم و ز چنین

ترجمہ: میں (اللہ کا) طالب بھی ہوں، مرشد بھی اور اس کے اسرار کا مشاہدہ کرتا ہوں۔ میں طالبوں کو اچھی طرح پہچانتا ہوں۔

اس راہ سے ناواقف لوگوں کے لیے یہ راستہ بہت طویل ہے جو مرتے دم تک اپنی ساری عمر اس راہ پر گزار دیتے ہیں (لیکن پھر بھی کسی مقام و منزل تک نہیں پہنچتے)۔ مرشد اپنی نظر سے طالبِ مولیٰ کو مرتبۂ دیدار اور حضوری سے مشرف کرتا ہے۔ فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

◆ وَاعۡبُدۡ رَبَّكَ حَتّٰى يَاۡتِيَكَ الۡيَقِيۡنُ (سورۃ الحجر۔99)

ترجمہ: اور اپنے ربّ کی عبادت کرتے رہو حتیٰ کہ تم یقین تک پہنچ جاؤ۔

ابیات:

عبادتے دیدار را بادیدار بر
بالیقین و باایمان رو در قبر

ترجمہ: دیدارِ الٰہی کی خاطر کی جانے والی عبادت دیدار سے ہی مکمل ہوتی ہے اور اسی دیدار کی بدولت طالب یقین و ایمان کے ساتھ قبر میں جاتا ہے۔

این عبادت رحمت اللعالمینؐ
معرفت توحید اینست بالیقین

ترجمہ: یہی عبادت حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کی جو دونوں جہانوں کے لیے رحمت ہیں۔ یہی یقین معرفتِ توحید حاصل کرنے کا ذریعہ ہے۔

شد عبادت از فضل عفو و کرم
ہر کہ منکر از لقا اہل از صنم

ترجمہ: (دیدار والی) عبادت اللہ کے فضل اور عفو و کرم سے ادا کی جاتی ہے۔ جو لقائے الٰہی کا منکر ہو وہ بت پرست ہے۔

ہر عبادت از برائے دیدارِ حق
از برائے دیدار شد پیدا خلق

ترجمہ: ہر عبادت کا مقصد دیدارِ حق تعالیٰ ہے کیونکہ اللہ نے انسان کو اسی لیے پیدا کیا ہے۔

مرشدے تلقین بخشد از لقا
از علم حاضر رساند باخدا

ترجمہ: مرشد کامل طالب کو لقائے الٰہی تلقین کرتا ہے اور علمِ باطن سے اللہ کے قرب اور حضوری میں پہنچا دیتا ہے۔

این عبادت دائمی طاعت طلب
طاعتی باشد حضوری رازِ ربّ

ترجمہ: یہ عبادت دائمی طاعت کی متقاضی ہے، ایسی اطاعت جو حضوری اور رازِ حق تک پہنچا دے۔

فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

◆ وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَ الْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ (سورۃ الذاریات۔56) ''اَیْ لِیَعْرِفُوْنِ''

ترجمہ: اور میں نے جنوں اور انسانوں کو فقط اپنی عبادت کے لیے پیدا فرمایا یعنی اپنی معرفت کے لیے۔

بیت:

دل مرا بیدار از دیدار شد
دیدہ بہر از دیدنے نظار شد

ترجمہ: میرا دل اللہ کے دیدار کی بدولت زندہ ہے اور میری آنکھیں فقط اس کا دیدار کرتی ہیں۔

جو بھی تصورِ اسمِ اللہ ذات سے عین دیدار کا علم جان لیتا ہے وہ صاحبِ تصور بن جاتا ہے اور اللہ کے دیدار سے ایک لمحہ کے لیے بھی فارغ نہیں رہتا۔ سر کی آنکھیں مخلوق کو دیکھنے کے لیے ہیں اس لیے ظاہری آنکھیں اور ہیں۔ چشمِ سرّ خالق کو دیکھنے کے لیے ہیں۔ اسرارِ ربانی اور قدرتِ سبحانی کے نور کو بے حجاب دیکھنے والی آنکھ اور ہے۔ جو طالب اللہ کے دیدار کی خاطر ساری عمر جان فدا کرتا ہے اور اپنے سر پر ہمیشہ کفن باندھے رکھتا ہے، اللہ کے قرب و دیدار کی حضوری اور معرفتِ الٰہی کی پیاس میں مرنے کے لیے تیار رہتا ہے، مرشد کامل کے لیے ایسے طالب کو ایک دم اور ایک

قدم میں دیدار سے مشرف کرنا مشکل اور دشوار نہیں ہے۔ابیات:

کس نیابم طالبے تشنہ طلب
معرفت دیدار چشم راز ربّ

ترجمہ: میں نے ایسا کوئی طالب نہیں پایا جو معرفت اور دیدار کے لیے تشنہ ہو اور جس کی آنکھ اللہ کے اسرار کا مشاہدہ چاہتی ہو۔

طالبان باخود مطالب خود نما
احمقان بے ادب باشند بے حیا

ترجمہ: اپنے مطالب کے طلبگار طالب خود پسند ہوتے ہیں۔ وہ احمق، بے ادب اور بے حیا ہوتے ہیں۔

طالبی گر مثل موسیٰؑ با خضرؑ
نیک بد را باتفکر در نظر

ترجمہ: طالب اگر ایسا ہو جیسے حضرت موسیٰؑ حضرت خضرؑ کے ہمراہ تھے تو وہ (مرشد کے) نیک و بد اعمال کو ہی اپنی سوچ اور نظر میں رکھتا ہے۔

در نظر موسیٰؑ ہر ثوابی شد گناہ
کار حضرت خضرؑ بودند خاص راہ

ترجمہ: حضرت خضرؑ کے کام (معاملات) خاص باطنی راہ سے تعلق رکھتے تھے جبکہ موسیٰؑ کی نظر میں (حضرت خضرؑ کے) ثواب کے کام گناہ تھے۔

بر خضرؑ موسیٰؑ غالب است امت رسولؐ
عارفان دیدار و از اہل الوصول

ترجمہ: حضرت خضرؑ اور حضرت موسیٰؑ پر امتِ محمدیہ کے عارفین غالب ہیں جنہیں دیدار اور وصال نصیب ہوتا ہے۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

اَلْعُلَمَآءُ اُمَّتِیْ اَفْضَلُ مِّنْ اَنْبِیَآءِ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ

ترجمہ: میری امت کے علما بنی اسرائیل کے انبیا سے افضل ہیں۔

علما سے مراد عارف باللہ فقیر ولی اللہ ہیں۔ بیت:

عالم شدم از علم وحدت باخدا
علم بہر از وحدت است باطن صفا

ترجمہ: میں اللہ سے علمِ وحدت حاصل کر کے عالم بن گیا ہوں۔ جو علم وحدت کی خاطر حاصل کیا جائے وہی باطن کو صاف کرتا ہے۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

اَلْعُلَمَآءُ وَرَثَۃُ الْاَنْبِیَآءِ

ترجمہ: علما انبیا کے وارث ہیں۔

علمائے حق کی مجلس انبیا کی مجلس کی مثل ہے جو تکبر، حرص اور خواہشاتِ نفس سے پاک ہوتی ہے۔

ابیات:

عالم خدا فاضل خدا باخود نماند
ہر کہ باخود بماند علم از حق نخواند

ترجمہ: حق تعالیٰ کے علم کا عالم و فاضل اپنی خودی سے نجات پا لیتا ہے اور جو خودی سے نجات نہ پائے وہ حق تعالیٰ سے علم نہیں سیکھ سکتا۔

نفس موذی را بکش باتیغ قال
نفس اہل قال را می کشد تیغ از زوال

ترجمہ: موذی نفس کو کلامِ الٰہی کی تلوار سے قتل کر دو کیونکہ محض قیل وقال کرنے والوں کو نفس زوال کی تلوار سے مارتا ہے۔

ہر کہ خواہد گشت کشتن نفس را
با تصور تیغ بکشد و ز ہوا

ترجمہ: جو یہ چاہتا ہو کہ اپنے نفس کو مار دے وہ اسمِ اللہ ذات کے تصور کی تلوار سے اسے مارے اور خواہشاتِ نفس سے نجات پا لے۔

فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

◆ وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰى ۝ فَإِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَأْوٰى (سورۃ النّٰزعٰت۔40,41)

ترجمہ: اور جس نے اپنے نفس کو خواہشات سے روکا اس کا ٹھکانہ جنتِ ماویٰ ہے۔

نفس جب تک حضوری و دیدار سے مشرف ہونے کا سبق نہیں پڑھتا ہرگز گناہوں اور خواہشات سے باز نہیں آتا چاہے کوئی تمام عمر ریاضت کے پتھر سے سر ٹکراتا رہے کوئی فائدہ نہیں۔ فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

◆ وَمَآ أُبَرِّئُ نَفْسِيْ ۚ إِنَّ النَّفْسَ لَأَمَّارَةٌۢ بِالسُّوْٓءِ (سورۃ یوسف۔53)

ترجمہ: اور میں اپنے نفس سے چھٹکارے کا دعویٰ نہیں کرتا۔ بے شک نفس برائی کا حکم دینے والا ہے۔

ابیات:

این نفس را در قید آوردن چہ غم
کیشناسد نفس را اہل از صنم

ترجمہ: اگر اس نفس کو قید کر لیا جائے تو کیا پریشانی۔ اس نفس کو بت پرست کیسے پہچان سکتے ہیں!

نفس را بشناختن قرب از خدا
نفس را شرمندہ بماند و ز ہوا

ترجمہ: نفس کی پہچان سے اللہ کا قرب حاصل ہوتا ہے جس کے بعد نفس کو گناہ کرتے ہوئے شرمندگی ہوتی ہے اور وہ خواہشاتِ نفسانی سے باز رہتا ہے۔

نیست نفس و نے بروح و نے قلب
غرق فی التوحید عارف باادب

ترجمہ: غرق فی التوحید عارف باادب ہوتا ہے۔ وحدت کے اس مقام پر نہ نفس باقی رہتا ہے نہ روح اور قلب۔

و ز ہفت اندام بود ہفتاد نور
باز گردد یک شود باشد حضور

ترجمہ: وجود کے ساتوں اندام سے ستر نور نکلتے ہیں جو یکجا ہو کر طالب کو حضوری کی طرف لے جاتے ہیں۔

طالبِ دیدار می یابد خدا
طالبِ مردار بانفس و ہوا

ترجمہ: دیدار کا طالب اللہ کی ذات کو پالیتا ہے اور مردار دنیا کا طالب نفس و ہوا کا شکار رہتا ہے۔

طالبان را چیست آخر حق طلب
جان خود را کن فدا بر راز ربّ

ترجمہ: طالبانِ مولیٰ کی طلب آخر حق کے سوا اور کیا ہو سکتی ہے؟ طالبانِ مولیٰ تو رازِ الٰہی پا کر اپنی جان فدا کر دیتے ہیں۔

دم مزن گر عاشقی سر پیش نہ
سر ز گردن شد جدا این راہ بہ

ترجمہ: اگر تو عاشق ہے تو دم نہ مار بلکہ اپنا سر قربانی کے لیے پیش کر دے۔ اس راہ میں سر گردن سے جدا ہو جانا ہی بہتر ہے۔

ہر کہ شد گمنام آن نامزد تر
نام را نام آرد دہد صاحبِ نظر

ترجمہ: جو اس راہ میں گمنام رہتا ہے وہ مزید مشہور ہو جاتا ہے۔ کیونکہ صاحبِ نظر کا نام اس کے نام کو مزید بلند کر دیتا ہے۔

باھُوؒ کہتر و مہتر ہمہ دارد طلب
طلب قلب از قلب کلب از باکلب

ترجمہ: اے باھُوؒ! ہر کمتر اور برتر کی اپنی طلب ہے۔ (باصفا) قلب کی طلب باصفا قلب سے ہی پوری ہوتی ہے اور کلب (مردار دنیا) کی طلب کلب سے پوری ہوتی ہے۔

جان لو کہ شعرا کا علم بلاغت اور دانش پر مبنی ہے بلکہ اشعار کی پختگی سے انہیں شعور حاصل ہوتا ہے۔ جبکہ فقرا کا علم اللہ کے قرب وحضوری سے حاصل کردہ ہوتا ہے اگرچہ وہ پختہ معلوم نہ ہو۔ شعرا کے کلام میں بہت لذت محسوس ہوتی ہے جبکہ فقرا کے نیم پختہ کلام میں شہد کی سی شیرینی ہوتی ہے۔ ان کا کلام دیدار کے شوق سے پُر ہوتا ہے اس لیے سونا و چاندی سے بھی زیادہ قیمتی ہے۔

بیت:

سخن من سرّیست خواندن آن بی سر
عارف بے سر بود صاحبِ نظر

ترجمہ: میرا کلام اسرار سے پُر ہے، اسے سمجھنے کے لیے اپنا سر قربان کر۔ سر قربان کرنے والے عارف صاحبِ نظر ہوتے ہیں۔

اہلِ علمِ تصوف کے لیے تقویٰ ضروری ہے اور متقی عالم کے لیے دو گواہ ضروری ہیں۔ اہلِ تقویٰ کا کھانا نور، ان کی نیند معرفت اور دیدار وحضوری سے مشرف ہونا ہے۔ متقی عالم دو صفات کا حامل ہوتا ہے اوّل یہ کہ ذات وصفات کے کل وجز مقامات کو تصور اسمِ اللہ ذات اور توفیقِ الٰہی سے لمحہ بھر میں طے کر لیتا ہے اور ہر مقام کی تحقیق کرتا ہے۔ دوم یہ کہ اپنی نظر وتصرف سے ہر مردہ (قلب) کو زندہ کر سکتا ہے۔ متقی وہ ہے جو کلمہ طیب لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ کو اپنی زبان سے اس کی کنہ اور حقیقت سے پڑھتا ہے تو اللہ کی کُل تخلیقات سے کچھ بھی اس کے لیے مخفی اور پوشیدہ نہیں

رہتا۔فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

✦ وَمَا يَذْكُرُوْنَ اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ ؕ هُوَ اَهْلُ التَّقْوٰى وَ اَهْلُ الْمَغْفِرَةِ (سورۃ المدثر۔56)

ترجمہ: اور یہ لوگ اسے یاد نہیں کرتے سوائے اس کے جب اللہ چاہے گا اور وہی تقویٰ کا مستحق اور مغفرت کا مالک ہے۔

علمِ تقویٰ، علمِ تصور وتصرف کی طرح معرفت، مشاہدہ اور دیدار کی کلید ہے۔تقویٰ سے مراد مجاہدہ نہیں بلکہ مشاہدۂ حضوری اور لازوال وصالِ حق ہے۔جاننا چاہیے کہ تصور کی تجلیاتِ نور کے غلبہ اور حضوری کے شوق کے باعث اللہ کے دیدار کا اشتیاق اور پیاس طالب میں بڑھتی ہے اور اللہ سے ازلی فراق اس کے فیض و فضل کی بدولت ختم ہو جاتا ہے۔تب طالب صرف توفیق وتوکل اور اور صدق سے توحید کی تحقیق کرتا ہے اور اس کی کنہ کو سمجھتا ہے۔یہ آوازِ کن کا راز ہے۔جب طالب کا قلب اللہ کا نام یعنی اسمِ اَللّٰه ذات عزت سے پکارتا ہے تو اللہ کا نام سنتے ہی اس کی عظمت و ہیبت سے نفس مکمل طور پر مر جاتا ہے۔وجود کے ہفت اندام میں سر سے پاؤں تک اللہ کا نور پیدا ہوتا ہے جس کی بدولت کدورت، زنگار، ظلمات کے حجابات اور پردے وجود سے ختم ہو جاتے ہیں۔ بعد ازاں قلب روح سے متفق ہو جاتا ہے اور روح ذوق کے ساتھ اللہ کا نام پکارتی ہے۔اللہ کا نام سنتے ہی اس نام کے قہر وقدرت سے نفس زندہ نہیں رہتا اور طالب اللہ کی عیاں معرفت اور دائمی دیدار سے مشرف ہوتا ہے اور اس پر فقر مکمل ہو جاتا ہے۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

❁ مَنْ عَرَفَ نَفْسَهٗ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّهٗ ○ مَنْ عَرَفَ نَفْسَهٗ بِالْفَنَآءِ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّهٗ بِالْبَقَآءِ

ترجمہ: جس نے اپنے نفس کو پہچانا تحقیق اس نے اپنے ربّ کو پہچانا۔جس نے اپنے نفس کو فنا سے پہچانا تحقیق اس نے اپنے ربّ کو بقا سے پہچانا۔

پس نفس کے مرنے سے انسان کس طرح زندہ رہ سکتا ہے! نفس کے مرنے سے مراد یہ ہے کہ نفس اپنی بد خصلت اور گناہ سے قبر میں جانے تک باز رہتا ہے۔

ابیات:

از ازل تا ابد بودم بے حجاب
در چشم من ہرگز نیاید ہیچ خواب

ترجمہ: میں ازل سے ابد تک بے حجاب (دیدار میں مشغول) ہوں اس لیے میری آنکھیں سوتی نہیں۔

دیدہ را دیدار بردہ خواب نیست
از میان خود رفتہ را عذاب نیست

ترجمہ: جس کی آنکھیں دیدار میں مشغول ہوں وہ سو نہیں سکتا اور جو خودی سے نجات حاصل کر لے وہ عذاب سے بھی نجات حاصل کر لیتا ہے۔

خواب مارا بہر مذکور و جواب
اہلِ حاضر را نباشد ہیچ خواب

ترجمہ: ہم نیند میں بھی اللہ کے ذکر اور اس سے ہم کلامی میں مصروف رہتے ہیں بلکہ اہلِ حضور کو تو نیند ہی نہیں آتی۔

خواب مارا خلوت و باشد حضور
چشم را پوشید بہر از صد ضرور

ترجمہ: ہماری نیند خلوت اور حضوری ہے۔ ہم اپنی آنکھوں کو سینکڑوں بار بند ضرور کرتے ہیں لیکن صرف اس خلوت کے لیے۔

ہر کہ پوشید چشم را آن کور تر
کے بہ بیند کور مثلِ گاؤ خر

ترجمہ: جو اپنی (باطنی) آنکھیں بند رکھتا ہے وہ اندھوں سے بھی بڑھ کر ہے۔ یہ دل کے اندھے کیسے دیدار کر سکتے ہیں یہ تو حیوان کی مثل ہیں۔

باعیان بینم بقا ہم حق لقا

چشم پوشیدن بود مکر و ریا

ترجمہ: میں اللہ کو باعیاں دیکھتا ہوں اور مجھے اس کے ساتھ بقا حاصل ہے۔ آنکھوں کو بند رکھنا مکر و ریا ہے۔

جو علم میں کمال حاصل کر کے عالم باللہ بن جاتا ہے وہ ہمیشہ مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حضوری میں رہتا ہے۔ فقیر جب اللہ کی معرفت حاصل کر کے مشرفِ دیدار ہوتا ہے وہ بھی ہمیشہ مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حضوری میں رہتا ہے اور جو متقی علمِ تقویٰ میں کامل ہو جاتا ہے اسے بھی مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حضوری حاصل ہوتی ہے۔

ابیات:

این مراتب از علم توفیق تر

اولیا اللہ بخشد بانظر

ترجمہ: حضوری کے مراتب علم سے بالاتر ہیں۔ اولیا اللہ یہ مراتب اپنی نگاہ سے عطا کرتے ہیں۔

ہر کرا مرشد نہ ای مردود دان

بی خبر از معرفت وحدت عیان

ترجمہ: جس کا مرشد نہیں اسے مردود سمجھو کیونکہ وہ بے حجاب معرفتِ وحدت سے بے خبر ہے۔

مرشد عیاں مراتب کا حامل ہوتا ہے اور (دل کے) آئینے میں دونوں جہان عیاں دکھاتا ہے۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

اَلْعَقْلُ یَنَامُ فِی الْاِنْسَانِ ٥ اَلْاِنْسَانُ مِرْاٰۃُ الْاِنْسَانِ ٥ اَلْاِنْسَانُ مِرْاٰۃُ رَبِّہٖ ٥

ترجمہ: عقل انسان میں سوئی ہوئی ہے۔ انسان، انسان کا آئینہ ہے اور انسان اپنے ربّ کا بھی آئینہ ہے۔

ابیات:

خوش بہ بین دیدار را گوید حدیث
ہر کرا باور نہ ای کاذب خبیث

ترجمہ: حدیث مبارکہ میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دیدار کرنے کی خوشخبری سنائی ہے۔ جو اس فرمان کی حقیقت کو نہ سمجھا وہ جھوٹا اور خبیث ہے۔

ہر کہ علم عالم شدہ بہر از لقا
نہ از برائے لذت دنیا ہوا

ترجمہ: اصل عالم وہ ہے جو قرب و دیدارِ الٰہی کی خاطر علم حاصل کرتا ہے نہ کہ دنیا، خواہشاتِ نفس اور اس کی لذات کے لیے۔

اولیا در قبر ہمچون آفتاب
ہر کہ گیرد نام حاضر باصواب

ترجمہ: اولیا اپنی قبروں میں آفتاب کی مثل ہوتے ہیں۔ جو کوئی ان کا نام پکارتا ہے تو فوراً (مدد کے لیے) حاضر ہو جاتے ہیں۔

بانظر عارف شناسد اولیا
این قدر قدرت بود قرب از خدا

ترجمہ: عارف اپنی نگاہ سے ہی اولیا کو پہچان لیتے ہیں اور انہیں یہ طاقت و قدرت اللہ کے قرب سے حاصل ہوتی ہے۔

باطن کا غیبی علم، مقامِ وحدت و فردانیت تک پہنچنے کا لاریبی علم، علمِ دیدار، علمِ قلب بیدار، علمِ لقا، علمِ نفس فنا، علمِ زندہ قلب و روح بقا، علمِ ادب، علمِ حیا، علمِ جمعیت، علمِ روشن ضمیر و آئینہ باصفا، یہ سب علوم علمِ موت کے مطالعہ سے کھلتے ہیں۔ یہ سبق یاد رکھ کہ:

◆ كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ (سورۃ آلِ عمران۔185)

ترجمہ: ہر نفس نے موت کا ذائقہ چکھنا ہے۔

✦ قُلْ مَتَاعُ الدُّنْيَا قَلِيْلٌ (سورۃ النساء۔77)

ترجمہ: آپ (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) فرما دیجیے کہ متاعِ دنیا قلیل ہے۔

مندرجہ بالا فرمان کے مطابق دنیا کو ترک کر دے تا کہ علمِ موت کے مطالعہ سے دیدارِ پروردگار کے قابل بن سکے۔ معرفت تین طرح کی ہے۔ مطالعہ علمِ موت سے مبتدی کے دل میں اللہ کی محبت میں اضافہ ہوتا ہے، متوسط کے دل میں معرفتِ الٰہی کا اضافہ ہوتا ہے اور منتہی کے دل میں مشاہدہ و دیدار اور قرب و حضوری کا نور بڑھتا ہے۔ مرشد کے لیے فرض ہے کہ طالبِ مولیٰ کو اس علم کے مطالعہ سے یہ تین سبق سکھائے تا کہ طالب اس علم سے محروم اور جاہل نہ رہے۔ طالب رات دن اس علم کو پڑھتا ہے۔ تمام علم کا حصول اس ایک آیت میں ہے جس میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

✦ فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ ۝ وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ ۝

(سورۃ الزلزال۔7,8)

ترجمہ: پس جو ذرّہ برابر بھی بھلائی کرتا ہے وہ اسے دیکھ لے گا اور جو ذرّہ برابر بھی برائی کرتا ہے وہ اسے بھی دیکھ لے گا۔

ابیات:

ہر ذرہ مثلِ زراعت خرمن است
نیک بد را نظر کن در جان تن است

ترجمہ: فصل کا ہر ذرّہ کھیتی کا حصہ ہے اسی طرح اپنے جسم و جان کے ہر نیک و بد عمل پر نظر رکھ۔

نیست در تو ہیچ بیرون آنچہ ہست
آنچہ شد مخلوق زان روزش الست

ترجمہ: تیرے اردگرد جو کچھ بھی ہے وہ تیرے اندر نہیں ہونا چاہیے کیونکہ وہ سب مخلوق ہے جو روزِ الست پیدا کی گئی۔

طالبِ مولیٰ ایسا علم پڑھتا ہے کہ زندگی و موت میں بھی علم اس سے جدا نہیں ہوتا۔ یہ معرفت و دیدار سے مشرف کرنے والا علم ہے۔ علم تو وہ ہے جو توفیقِ الٰہی سے قبر میں بھی محافظ، رفیق اور شفیع ہو، وجود کے ہفت اندام کو پاک کر دے اور قبر و حشر میں ہونے والے محاسبہ سے آزادی دلا دے۔ وہ علم تصور اسمِ اللہ ذات ہے جو نجات دلاتا ہے۔

بیت:

آنچہ میخوانی از علم اللہ بخوان
اسم اللہ با تو ماند جاودان

ترجمہ: تو جو کچھ پڑھنا چاہتا ہے اسمِ اللہ کا علم پڑھ کیونکہ اسمِ اللہ ذات ہمیشہ تیرے ساتھ رہے گا۔

قرآن، توریت، زبور، انجیل، فقہ و مسائلِ شریعت اور تفسیر کی ہر کتاب اسمِ اللہ ذات سے ہے اور چاروں کتابیں اسمِ اللہ ذات کی شرح ہیں۔ جو اسمِ اللہ ذات کو اس کی کنہ اور حقیقت جان کر پڑھتا ہے اس پر ظاہر و باطن کے سب علوم واضح ہو جاتے ہیں اور مزید علم پڑھنے کی ضرورت ہی نہیں رہتی۔ اوراق کے مطالعہ سے استغراق کا علم بہتر ہے۔

بیت:

ذکر باشد از لقا فکر از بقا
این چنین عالم بود علم از خدا

ترجمہ: اگر کوئی دیدارِ الٰہی کے لیے ذکر کرے اور اللہ سے بقا کی خاطر تفکر کرے تو وہ علمِ الٰہی کا عالم بن جاتا ہے۔

اللہ کے فضل سے دیدار کا درس قلبِ باصفا سے حاصل ہوتا ہے۔ جو علمِ دیدار سے ناواقف ہو وہ بے حیا، مردہ دل اور جاہل ہے۔ فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

◆ بَلٰی ق مَنْ اَسْلَمَ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ فَلَهٗٓ اَجْرُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ ص وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ

وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ O (سورۃ البقرہ۔112)

ترجمہ: ہاں! جو اپنا چہرہ اللہ کی طرف موڑتا ہے وہ محسن ہے۔ اس کے لیے اس کے ربّ کے پاس بڑا اجر ہے اور اس پر نہ کوئی خوف طاری ہوتا ہے نہ غم۔

◆ وَمَنْ يُّسْلِمْ وَجْهَهٗٓ اِلَى اللّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى (سورۃ لقمٰن۔22)

ترجمہ: اور جو شخص اپنا چہرہ اللہ کی طرف جھکا دے اور وہ محسن بھی ہو تو گویا اس نے مضبوط حلقہ کو مضبوطی سے تھام لیا۔

جان لو کہ علمِ معاملات اور علمِ عبادات درجات سے تعلق رکھتے ہیں اور اس علم کے حامل لوگ علمِ حضوری، اللہ کی ذات اور اس کے قرب سے بے خبر ہیں۔ اگر چہ علمِ فقہ و مسائل سیکھنا ثواب کا باعث ہے لیکن علمِ باطن سے بے خبری ہے، علمِ باطن علمِ بقاباللہ کو بے حجاب سیکھنے کا وسیلہ ہے۔ لہٰذا علمِ تصور، علمِ تصرف، علمِ تفکر، علمِ تصوف، علمِ سلک سلوک، علمِ توجہ اور علمِ توحید سب علمِ باطن ہیں۔ یہ تمام علوم، علم کی عین اور حق ہیں کیونکہ حق کی جانب سے ہیں اور علمِ باطل سے بیزار کرتے ہیں۔ وہ سب عجیب اور احمق لوگ ہیں جو علمِ حق کو چھوڑ کر علمِ باطل اختیار کرتے ہیں جس میں رشوت، ریا کاری، خود پسندی اور خواہشاتِ نفس شامل ہیں۔ بیت:

ہر عبادت ہر ثواب بہر از لقا
علم اللقا من سبق خواندم از خدا

ترجمہ: ہر عبادت و ثواب اللہ کے قرب و دیدار کی خاطر ہونا چاہیے۔ میں نے قرب و دیدار کا علم اللہ سے سیکھا ہے۔

جان لو کہ علم کی بیس اقسام ایک علم میں شامل ہیں اور علم کی یہ بیس اقسام ایک حکمت میں موجود ہیں۔ ازلی عارف عالم و حکیم ہوتے ہیں۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

لَا تُكَلِّمُ كَلَامُ الْحِكْمَةِ عِنْدَ الْجَاهِلِ

ترجمہ: جاہلوں کے پاس حکمت کا کلام بیان نہ کرو۔

اگر زبان زندہ اور دل دنیا (کی محبت) کے سبب مردہ ہو تو ہرگز معرفت حاصل نہیں کی جا سکتی اور انسان ہمیشہ (قلبی طور پر) افسردہ رہتا ہے۔ فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

◆ مِنْهَا خَلَقْنٰكُمْ وَفِيْهَا نُعِيْدُكُمْ وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً اُخْرٰى (سورۃ طٰہٰ۔55)

ترجمہ: ہم نے تمہیں اس (مٹی) سے پیدا کیا اور اسی میں بھیجیں گے اور پھر اسی سے دوبارہ نکالیں گے۔

◆ وَمَا رَمَيْتَ اِذْ رَمَيْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰى (سورۃ الانفال۔17)

ترجمہ: (اے نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) یہ جو کنکریاں آپ نے پھینکی ہیں یہ آپ نے نہیں بلکہ اللہ نے پھینکی ہیں۔

دعوت پڑھنے کے لائق وہ فقیر ہے جو ارواح، اولیا، جن وانسان، فرشتوں اور مؤکلات پر غالب ہو اور جو اللہ کے خزانوں پر تصرف کرنے والا، رجعت اور زوال سے پاک ہو۔ ظاہری طور پر اس فقیر کا دل ہر شے سے سیر ہوتا ہے اور باطنی طور پر مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حضوری میں حاضر رہنے والا لایحتاج فقیر ہوتا ہے۔ عامل وکامل فقیر دنیا کی دولت کی خاطر دعوت نہیں پڑھتا کیونکہ جو دنیا کی خاطر دعوت پڑھتا ہے وہ اصل میں دعوت پڑھنے کا عمل جانتا ہی نہیں۔ وہ محتاج رہتا ہے اور جن واستدراج کے مراتب پر ہوتا ہے۔ ابیات:

بر زبان اللہ در دل گاؤخر
این چنین تسبیح کے دارد اثر

ترجمہ: جس کی زبان پر اللہ کا ذکر ہو لیکن دل میں دنیا کی محبت ہو تو اس پر تسبیح کا کیا اثر ہوگا۔

دعوتے خواند ز لطف و حق کرم
ہر کہ دعوت از قرب خواند نیست غم

ترجمہ: دعوت اللہ کے لطف وکرم کی بدولت پڑھی جاتی ہے۔ اللہ کے قرب کی حالت میں جو دعوت

پڑھتا ہے وہ ہر فکر سے آزاد ہوتا ہے۔

دعوتے خواند ز بہر از خدائے
برد با دعوت حضوریٔ مصطفیؐ

ترجمہ: جو دعوت اللہ کی خاطر پڑھی جاتی ہے وہ مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حضوری میں پہنچا دیتی ہے۔

دعوتے منصب مراتب باحضور
شد وسیلہ مصطفیؐ بذاتِ نور

ترجمہ: دعوت مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حضوری میں منصب ومراتب عطا کرتی ہے اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام خود نور ذات کی طرف اس کا وسیلہ بنتے ہیں۔

دعوتے منصب مراتب از خدا
ہر کہ خواند بہر دنیا بے حیا

ترجمہ: دعوت اللہ کے قرب کے منصب ومراتب عطا کرتی ہے۔ جو دنیا کے مقاصد کی خاطر دعوت پڑھتا ہے وہ بے حیا ہے۔

ابتدائے دعوت گنج سبق
در تصرف قید آمد ہر طبق

ترجمہ: دعوت کا ابتدائی سبق اللہ کے خزانوں پر تصرف ہے کیونکہ ہر طبق دعوت پڑھنے والے کی قید اور تصرف میں آجاتا ہے۔

ہر مؤکل در حکم مثل غلام
گشت واضح زیر زبرش ہر مقام

ترجمہ: ہر مؤکل ایک غلام کی مثل دعوت پڑھنے والے کے حکم کے تحت آجاتا ہے اور اس پر ہر مقام کی حقیقت واضح ہو جاتی ہے۔

ہر کہ خواہد دولتے دنیا نعیم
ہم صحبت شیطان بود ملعون لئیم

ترجمہ: جو (دعوت کے ذریعے) دنیا کی دولت اور نعمتیں طلب کرتا ہے وہ شیطان ملعون کا ساتھی اور کنجوس ہے۔

ہر کہ خواہد معرفت قرب از اِلٰہ
وقت خواندن باتصور کن نگاہ

ترجمہ جو معبود کی معرفت اور قرب حاصل کرنا چاہتا ہو تو دعوت پڑھتے وقت ''کن'' کو اپنے تصور میں رکھے۔

ہر کہ کن را یافت کنہ از کن کشا
جملہ او الہام یابد از خدا

ترجمہ: جو کن کی حقیقت پالیتا ہے اسے کن کی طاقت حاصل ہو جاتی ہے اور وہ اللہ کی طرف سے ہر شے کے متعلق الہام پاتا ہے۔

قال من بر حال من احوال من
ہر کہ عامل نیست دعوت لاف زن

ترجمہ: میرا یہ قال میرے حال اور احوال کے عین مطابق ہے۔ جو دعوت کا عامل نہیں وہ لافزن ہے۔

ہر کہ پوشد حق بود کافر تمام
گفتن حق حاسدان دشمن مدام

ترجمہ: جو حق کو پوشیدہ رکھتا ہے وہ مطلق کافر ہو جاتا ہے اور جو حق بیان کرتا ہے حاسد اس کے دشمن بن جاتے ہیں۔

کاملم اکسیر تکسیر نما

احتیاجے کس ندارم جز خدا

ترجمہ: میں علمِ اکسیر و تکسیر میں کامل ہوں، مجھے اللہ کے سوا کسی کی حاجت نہیں۔

باھُوؒ کس نیامد طالبے لائق طلب

حاضر کنم با مصطفیؐ توحید ربّ

ترجمہ: اے باھُوؒ! میرے پاس کوئی بھی اللہ کی طلب لے کر نہیں آتا جسے میں مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حضوری عطا کر کے وحدتِ حق تک لے جاؤں۔

دعوت پڑھنے سے کامل کو خزانے عطا ہوتے ہیں اور ناقص کو دعوت کے دوران ہی تیغ برہنہ کی مثل رنج پہنچتا ہے۔ دعوت عطا کرنا آسان کام نہیں ہے۔ مرد مذکر اور عارف کامل ولی اللہ جو باخبر اور ہوشیار ہو اور جسے حق تعالیٰ کا قرب بھی حاصل ہو وہی دعوت پڑھنے کا عامل ہے ورنہ دعوت پڑھنے کے لائق احمق اور حیوانات کی مثل لوگ نہیں ہو سکتے۔ دعوت پڑھنا نہایت ہی مشکل، سخت اور دشوار کام ہے کیونکہ علمِ دعوت میں کامل ہونا چاہیے تب اللہ کے خزانوں میں سے بیشمار عظیم اسرار اللہ کی طرف سے عطا ہوتے ہیں۔ کامل و عامل اہلِ دعوت جو صاحبِ مشاہدہ ہوتا ہے، اُسے گفتگو اور تحقیق کرنے اور نمازِ استخارہ کی حقیقت جاننے کی کیا ضرورت؟ یہ تو ان لوگوں کا کام ہے جو خام و ناقص ہوں اور ناسوت میں نفسِ امارہ کی قید میں ہوں۔ دعوت پڑھنے کے لائق وہی طالب ہے جس کا روحانی وجود اسمِ اَللّٰہُ ذات کے تصور سے نور بن گیا ہو، اُسے حضورِ حق حاصل ہو اور دعوت پڑھنے کے دوران مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حضوری میں پہنچ جائے۔ دعوت میں کامل مرشد دعوت شروع کرتے ہی طالب مرید کو پانچ مراتب عطا کرتا ہے۔ اوّل حضورِ حق، دوم دیدارِ حق، سوم تصور اسمِ اَللّٰہُ ذات، چہارم دلیل سے آگاہی اور پنجم نگاہِ کامل، جو قربِ ربّ جلیل میں لے جائے۔ دعوت میں کامل عامل مرشد یہ پانچ خزانے پانچ روز میں صادق مرید کو عطا کرتا ہے۔ اگر اہلِ دعوت اولیا اللہ کو دعوت پڑھنے کے دوران باطن سے قربِ الٰہی کی توفیق اور ہدایت کی تحقیق

حاصل نہ ہو تو وہ نہ صرف طالبوں اور مریدوں کو بلکہ تمام مخلوق کو مار ڈالے۔ راہِ دعوت ظاہر و باطن میں معرفت و جمعیت عطا کرتی ہے اور یہ راہ مشاہدۂ جمالِ الٰہی، دیدار اور وصال کی راہ ہے نہ کہ قیل وقال اور گفت وشنید کی۔ بیت:

عارفان را روز و شب برحق نظر
بانظر ہرگز نہ بینم سیم و زر

ترجمہ: عارفین کی نظر شب و روز حق پر ہوتی ہے اس لیے میں سونا و چاندی کی طرف ہرگز نہیں دیکھتا۔

وہ سب عجیب احمق لوگ ہیں جو حبِ دنیا کے بیج سے دل میں حرص، حسد، تکبر، خود پسندی، ریاکاری اور ہوائے شیطانی کی فصل بوتے ہیں اور دل سے اللہ کی محبت نکال دیتے ہیں۔ وہ سب مومن، مسلمان، فقیر، درویش، عالم، فاضل، ذاکر، اہلِ مراقبہ وفکر اور اہلِ تقویٰ کیسے ہو سکتے ہیں؟ وہ تو جانوروں سے بھی بدتر ہیں۔ فقیر جو کچھ کہتا ہے حساب سے کہتا ہے نہ کہ حسد کے باعث۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

مَنْ سَکَتَ عَنِ الْکَلِمَۃِ الْحَقِّ فَھُوَ الشَّیْطٰنٌ اَخْرَسٌ

ترجمہ: جو حق بات کہنے سے خاموش رہا وہ گونگا شیطان ہے۔

غفلت کی روئی اپنے دل کے کانوں سے باہر نکال اور اپنی موت کو یاد کر۔ موت تیرے وجود کے اندر ہے بلکہ تیرا وجود موت کا غار ہے۔ یہ مراتب یاد رکھ جس کے متعلق اللہ نے فرمایا:

کُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَۃُ الْمَوْتِ (سورۃ آلِ عمران۔185)

ترجمہ: ہر نفس نے موت کا ذائقہ چکھنا ہے۔

ابیات:

نفس را گردن بزن بہر از خدا
تا شوی دائم بحاضر مصطفیٰؐ

ترجمہ: اللہ کی خاطر اپنے نفس کی گردن مار دے تا کہ تو مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی دائمی حضوری سے مشرف ہو سکے۔

این مراتب عارفان اولیا
ہر کہ این راہے نداند سر ہوا

ترجمہ: یہ مراتب عارفین اولیا کے ہیں اور جو اس راہ سے آگاہ نہیں وہ خواہشاتِ نفس کا شکار ہے۔

نیز شرح دعوت

دعوت پڑھنا اس طالب کے لیے مناسب ہے جو دعوت کا عامل اور دعوت میں کامل ہو اور اسے دو لمحوں میں ختم و مکمل کر دے۔ جو دعوت پڑھنا جانتا ہے اور تصور و تصرف اسمِ اعظم اور اسمِ اللہ ذات سے با ترتیب دعوت پڑھتا ہے وہ اس وقت سے لے کر تا قیامت ہر شے سے لا یحتاج ہو جاتا ہے۔ وہ اور اس کی اولاد ہر غم سے آزاد ہو جاتے ہیں۔ ایسے عامل، کامل، مکمل اور اکمل صاحبِ دعوت اس دنیا میں بہت کم ہیں۔ بیت:

دم ازل دم ابد دم دنیا تمام
ہر کہ این یک دم نداند آن مرد خام

ترجمہ: ازل، ابد اور دنیا کا وقت سب ایک دم میں ہے اور جو اس ایک دم کو نہیں جانتا وہ خام ہے۔

صاحبِ دعوت مرشد کامل دعوت شروع کرتے ہی صادق طالب اور مرید لا یرید کو اللہ کے فیض و فضل اور دعوت کی فضیلت کے وسیلہ سے چار منصب عطا کرتا ہے اوّل تصور اسمِ اللہ ذات، دوم اسمِ اعظم کے تبرکات پر تصرف، سوم کلمہ طیب لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ کی توجہ اور چہارم قرآن کی آیات کا ناسخ۔ طالبِ مولیٰ جب ان چاروں مناصب کے مجموعہ کے حصول کے بعد دعوت پڑھتا ہے تو ظاہر و باطن کے تمام غیبی و لا ریبی خزائنِ الٰہی اس سے مخفی و پوشیدہ نہیں رہتے۔ جو

مرشد چار روز میں یہ چار منصب طالب کو عطا نہیں کرتا وہ طالب احمق ہے جو ناقص مرشد کے کہنے پر دعوت پڑھتا ہے۔ اہلِ بدعت، بدخصلت، طالبِ غلیظ دنیا اور بداندیش دعوت پڑھنے کے لائق نہیں۔ دعوت درویش، غنی، فقیر، عارف اور اہلِ معرفت کو نصیب ہوتی ہے جنہیں اللہ کا قرب عطا ہوا اور وہ حضرت عیسیٰؑ کی صفات کے حامل ہوں۔ ایسا درویش جب دعوت پڑھتا ہے تو قُمْ بِاِذْنِ اللّٰہ (اُٹھ اللہ کے حکم سے) کہتے ہی روح قبر سے باہر نکل کر حاضر ہو جاتی ہے۔ دعوت پڑھنے کے دوران حضوری کے نور کے سبب فرشتے دعوت پڑھنے والے سے دور رہتے ہیں کیونکہ وہ دعوت سے ناواقف اور محروم ہیں۔ ابیات:

حق پسندان را نباشد ہیچ باک
بعد مردن زندہ گردند زیر خاک

ترجمہ: حق پسندوں کو کسی قسم کا کوئی خوف نہیں ہوتا وہ مرنے کے بعد بھی قبروں میں زندہ ہوتے ہیں۔

عارفان بانظر بینند در قبر
این مراتب عیسیٰؑ و ثانی خضرؑ

ترجمہ: عارفین اپنی قبر میں ہی نگاہ سے دیدار کرتے ہیں۔ یہ مراتب حضرت عیسیٰؑ اور حضرت خضرؑ کی صفات کے حامل عارفین کے ہیں۔

ہم سخن باہم جلیس و اولیا
غرق فی التوحید قرب و باخدا

ترجمہ: وہ اولیا کی ارواح سے ہم کلام اور ان کے ہم مجلس ہوتے ہیں کیونکہ توحید میں غرق ہو کر انہیں اللہ کا قرب نصیب ہوتا ہے۔

باتصور قتل کن تو نفس را
تا شوی واصل خدا لائق خدا

ترجمہ: تُو تصورِ اسمِ اللّٰہ ذات سے اپنے نفس کو قتل کرتا کہ تو اللہ سے واصل ہونے کے قابل ہو سکے۔

دعوت پڑھنے کے دوران توفیقِ الٰہی سے ایک صورت پیدا ہوتی ہے جو دعوت پڑھنے والے کی رفیق ہوتی ہے۔ وہ صورت قدرتِ الٰہی اور نور کے دیدار کی کشش سے صاحبِ دعوت کو اللہ کی حضوری میں لے جا کر منظور کراتی ہے۔ ایسی دعوت قربِ ربانی عطا کرتی ہے اور انبیا و اولیا اللہ کی ارواح کی طاقت کہلاتی ہے۔ معرفت، علمِ ہدایت، قربِ الٰہی، جمعیت اور ہر عمل کی بنیاد شوق ہے جو اللہ کی راہ میں راہبر ہے اور معبود کے قرب کی طرف رہنمائی کرتا ہے۔ جس طالب میں یہ شوق پیدا ہو جاتا ہے دونوں جہان کا راستہ اس کی نظر میں آدھے قدم سے بھی زیادہ نہیں رہتا۔ روشن ضمیر فقیر نفس پر امیر ہوتا ہے۔ بیت:

فرشتہ گرچہ دارد قرب درگاہ
نگنجد در مقام لِیْ مَعَ اللّٰہِ

ترجمہ: فرشتوں کو اگرچہ اللہ کی بارگاہ کا قرب حاصل ہوتا ہے لیکن وہ بھی مقام لِیْ مَعَ اللّٰہِ[1] تک رسائی نہیں پا سکتے۔

فرشتوں کو آسمان و زمین کے طبقات و مقامات کے منصب و مراتب کی قوت اور توفیق حاصل ہوتی ہے جو کہ خواہشات سے متعلق ہے جبکہ انسان کے مراتب معرفتِ توحید اور قربِ الٰہی کے ہیں جہاں وہ فنا فی اللہ ہو کر حضوری میں پہنچ جاتے ہیں۔ ابیات:

دعوتے در دم کشد عالم تمام
با تو گویم یاد گیر اے نیک نام

---

[1] حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی حدیثِ مبارکہ ہے لِیْ مَعَ اللّٰہِ وَقْتٌ لَا یَسَعُنِیْ فِیْہِ مَلَکٌ مُّقَرَّبٌ وَّلَا نَبِیٌّ مُّرْسَلٌ ترجمہ: میرا اللہ کے ساتھ قرب کا ایک ایسا وقت بھی ہوتا ہے جہاں تک کسی مقرب فرشتے اور نبی مرسل کی بھی رسائی نہیں۔

ترجمہ: اے نیک نام! جو میں تجھ سے کہتا ہوں یاد رکھ۔ دعوت اس قدر طاقتور ہے کہ ایک دم میں تمام عالم کو اپنی طرف متوجہ کر سکتی ہے۔

این دمے یکدم بود قرب از اِلٰہ
یک دمے دو راہ دارد دو گواہ

ترجمہ: اس ایک دم میں دعوت پڑھنے والے کو اللہ کا قرب حاصل ہوتا ہے اور اس ایک دم کے دو راستے ہیں جسکے دو گواہ ہیں۔

دم ازل دم ابد دم دنیا ہوا
با یک دمی یکتا شود مرد خدا

ترجمہ: اوّل دم ازل، دوم دم ابد۔ جبکہ دمِ دنیا ہوائے نفس پر مبنی ہے۔ مردِ خدا ایک دم میں (اللہ سے وصال پا کر) یکتا ہو جاتا ہے۔

دم کہ از دم یافتہ دمِ معرفت
مردہ را زندہ کند عیسیٰؑ صفت

ترجمہ: اس ایک دم میں عارف جو سانس لیتا ہے وہ دمِ معرفت ہے جس میں حضرت عیسیٰؑ کی مثل مردوں کو زندہ کرنے کی طاقت ہوتی ہے۔

دعوتے با دم بخواند بر قبور
اہل دعوت با روحانی شد حضور

ترجمہ: جو دعوت اولیا کی قبور پر اس دم کے ساتھ پڑھی جاتی ہے وہ اہل دعوت کو ارواح کی حضوری میں لے جاتی ہے۔

دعوت کو وجود کے چار عناصر مٹی، ہوا، پانی اور آگ سے تحقیق کیا جا سکتا ہے۔ دعوت پڑھنے والا ان چاروں عناصر کو تصور اور توفیقِ الٰہی سے ایک نظر میں فنا کرتا ہے اور صاحبِ دعوت ایسی دعوت پڑھنے کے دوران ان چاروں عناصر کے فتنہ و فساد کو ختم کر دیتا ہے کہ ان میں سے کوئی بھی

باقی نہیں رہتا جیسا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

اُقْتُلُوا الْمُؤْذِيَاتِ قَبْلَ الْاِيْذَاءِ

ترجمہ: موذیات کو ایذا پہنچانے سے قبل ہی قتل کر دو۔

دعوتِ ایک دم کو وہی پڑھتے ہیں جو اس ایک دم کے حامل ہوتے ہیں جیسا کہ خاقانیؒ مردِ حقانی نے کہا۔ بیت:

پس از سی سال این معنی محقق شد بہ خاقانیؒ
کہ یکدم باخدا بودم بہ از ملک سلیمانیؑ

ترجمہ: پس تیس سال (کی ریاضت) کے بعد خاقانیؒ پر یہ راز افشا ہوا کہ ایک دم میں حق تعالیٰ کا قرب پانا حضرت سلیمانؑ کی حکومت سے بہتر ہے۔

مرتبہ ایک دم 'فنا فی الشیخ' کا مرتبہ ہے، دائمی حضوری 'فنا فی الرسول' کا مرتبہ ہے جس میں دم کی بھی خبر نہیں رہتی اور مرتبہ نور فی النور 'فنا فی اللہ' کا مرتبہ ہے جس میں نہ دم کی خبر ہوتی ہے نہ حضوری کی بلکہ یہ عین ذات کا مرتبہ ہے اور یہ فنا فی نورِ توحید کے مراتب ہیں۔

ابیات:

بہ بحر غرق فی اللہ شو کہ باخود خود نمیدانی
دمے نامحرم است آنجا کہ باشد راز ربانی

ترجمہ: وحدت کے سمندر میں ایسے غرق ہو جا کہ تجھے خود کی بھی خبر نہ رہے۔ جہاں رازِ ربانی ہوں وہاں دم بھی نامحرم ہوتا ہے۔

نہ آنجا دم نہ دل نہ جسد جان است
کہ عین از عین باشد لامکانست

ترجمہ: وہاں نہ دم ہیں نہ دل اور نہ جسم و جان۔ کیونکہ وہ لامکان ہے جو کہ عین ذات کے ساتھ عین ہو جانے کا مرتبہ ہے۔

کسے از خود فنا شد آن چہ بیند
بہ بیند حق کہ باحق حق نشیند

ترجمہ: جو خود کو فنا کر دے وہ کیا دیکھتا ہے؟ (حق میں فنا ہو کر) وہ حق دیکھتا ہے کیونکہ حق ہی حق کا ہمنشین ہوتا ہے۔

سہ حق را حق بگوئی حق کدام است
بنام حق ز حق باحق تمام است

ترجمہ: تو تین خداؤں[1] کو حق کہتا ہے تو اصل حق کیا ہے؟ اللہ کو پانے اور باقی دو سے نجات پانے کے لیے اللہ کو اس کے نام یعنی اسم اللہ ذات سے پکار تب صرف حق ہی (تیرے وجود میں) باقی رہ جائے گا (اور باقی دو خداؤں سے جان چھوٹ جائے گی)۔

فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

- وَلَا تَقُوْلُوْا ثَلٰثَةٌ (سورۃ النساء۔171)

ترجمہ: اور تین (خداؤں) کو نہ پکارو۔

جو تین خداؤں کو پکارتے ہیں وہ باطل ہیں اور جو فرمانِ حق تعالیٰ اِنَّمَا اللّٰهُ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ (سورۃ النساء 171۔ترجمہ: بے شک اللہ ہی واحد معبود ہے) کی نافرمانی کرتے ہوئے حق کو ترک کر دیتے ہیں وہ مومن و مسلمان کیسے ہو سکتے ہیں وہ تو جانوروں سے بھی بدتر ہیں۔فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

- اُولٰٓئِكَ كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ (سورۃ الاعراف۔179)

ترجمہ: اور وہ جانوروں کی مثل ہیں بلکہ ان سے بھی گمراہ۔

- اَرَءَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوٰىهُ (سورۃ الفرقان۔43)

ترجمہ: (اے نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کیا آپ نے ایسے شخص کو دیکھا ہے جس نے اپنی خواہشاتِ نفس کو اپنا معبود بنالیا ہے۔

---

[1] اللہ، نفس اور شیطان

جو فنا فی الشیخ ہونے کا دعویٰ کرتا ہے وہ فنا فی الشیطان کے مرتبہ پر ہے، جو مرتبہ محمود فنا فی الرسولؐ ہونے کا دعویٰ کرتا ہے وہ مرتبہ مردود پر ہے اور جو فنا فی اللہ ہونے کا دعویٰ کرتا ہے وہ ہوائے نفس کے مرتبہ پر ہے۔ مرتبہ فنا فی الشیخ طالب کو جملہ شر یعنی معصیتِ شیطان[1]، جملہ فتنہ یعنی فضیحتِ نفس[2]، جملہ حوادث یعنی فساد کے اسباب، خطراتِ دنیا اور جملہ باطل سے نجات دلا دیتا ہے۔ عرش سے تحت الثریٰ کے مقامات کی سیر کراتا ہے اور حق کا دیدار حق سے کراتا ہے۔ یہ ہیں مراتبِ فنا فی الشیخ۔ جو فنا فی الرسول کے مرتبہ پر پہنچتا ہے وہ ظاہر و باطن میں ایک لمحہ کے لیے بھی مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے جدا نہیں ہوتا۔ جو فنا فی اللہ کے مراتب پر پہنچتا ہے اس کے سب امور اللہ کی رضا کے مطابق ہوتے ہیں یعنی اس کا نفس فنا، قلب حیات اور روح بقا پا چکی ہوتی ہے اور وہ ہمیشہ مشاہدۂ نورِ ذات، حضوری اور دیدار میں مشغول رہتا ہے۔ جو ان تینوں مراتب سے آگاہ نہیں اور پھر بھی دعوت پڑھتا ہے تو وہ احمق اور خود پسند ہے۔ بعض مرشد ایسے ہوتے ہیں جو خود دور ہوتے ہیں اور اپنے طالبوں کو توجہ سے مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حضوری میں پہنچاتے ہیں۔ بعض مرشد ایسے ہوتے ہیں جو خود تو دائمی حضوری میں رہتے ہیں لیکن طالبوں کو حضوری میں پہنچا کر بارگاہِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے منظور نہیں کرا سکتے۔ بعض مرشد ایسے ہیں کہ ان کے طالب حضوری میں ہوتے ہیں لیکن مخلوق کی نظر سے پوشیدہ اور دور ہوتے ہیں۔ جو باطن کے ان تینوں مراتب سے آگاہ نہیں اور پھر بھی دعوت پڑھتا ہے تو وہ احمق ہے۔ جس وقت دعوت پڑھنے والا کلامِ ربانی سے ورد کرنا شروع کرتا ہے تو اللہ سے ہم کلام ہو کر سوال و جواب کرتا ہے۔ جو دعوت پڑھنے کے دوران ان احوال سے نہیں گزرتا دعوت اسے خوار کر دیتی ہے۔

شرح دعوتِ عظیم

دعوتِ عظیم یہ ہے جو ان چاروں مراتب کے مجموعہ سے دعوت پڑھی جائے یعنی اوّل قرآن کی

---

[1] شیطان کے بہکاوے میں آ کر کیے جانے والے گناہ [2] نفس کی سرکشی کی بدولت ہونے والی بدنامی اور رسوائی

تلاوت، دوم تیغِ برہنہ کی مثل انبیا اور درویش، غوث، قطب اور شہید کی مثل اولیا اللہ کی قبر پر، سوم قربِ حق اور چہارم مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حضوری کی قوت سے۔ایسی دعوت غضب و قہر سے بھی سخت تر ہے یا اسمِ اعظم کی مثل ہے جو قبر پر قرآن سے پڑھا جاتا ہے۔ جو ایسی دعوت پڑھتا ہے تو دعوت پڑھتے ہی چودہ طبقات، مدینہ، کعبہ اور عرشِ اکبر ماہ سے ماہی تک جنبش میں آ جاتے ہیں، تمام انبیا، اصفیا، مرسلین کی ارواح اور تمام زندہ وفوت شدگان اولیا اللہ فقیر ولی اللہ، درویش، عارف باللہ، قطب، ابدال، اوتاد کی ارواح اور اٹھارہ ہزار عالم کی کل مخلوقات لرز کر حیرت میں آجاتی ہیں، فرشتے اس سے عبرت حاصل کرتے ہیں اور تمام مخلوقات اللہ کی بارگاہ میں دعوت کی قبولیت کے لیے دست بستہ دعا کرنے کے لیے کھڑی ہو جاتی ہیں جب تک کہ ایسی دعوت پڑھنے والے کا کام مکمل نہ ہو جائے۔تمام انبیا، اصفیا، رسول، اصحاب، مجتہد، علما باللہ، اولیا اللہ، مومن و مسلمان کی ارواح دعوت پڑھنے والے کی قید میں آجاتی ہیں اور ہرگز خلاصی نہیں پاتیں۔صاحبِ منصب ولی کی قبر پر ایسی دعوت پڑھنے سے سخت اور غالب تر کوئی بھی دعوت نہیں ہے۔ایسی دعوت پڑھنے سے لوہے جیسا سخت پہاڑ بھی موم بن جاتا ہے۔اگر یہ دعوت پتھر اور لوہے کے بنے قلعے کے سامنے پڑھی جائے جس کے کنگرے ہوا میں اس قدر بلند ہوں کہ پرندوں کے اڑ کر پہنچنے کے سوا کوئی وہاں نہ پہنچ سکے لیکن ایسی دعوت پڑھنے سے اہلِ قلعہ کے دل دعوت پڑھنے والے کی قید، حکم اور تصرف میں آجاتے ہیں یا پھر یہ کہ اہلِ قلعہ ناگہانی موت کا شکار ہو جاتے ہیں اور اہلِ قلعہ میں سے کوئی ایک بھی زندہ نہیں رہتا۔یا دعوت پڑھنے سے مؤکلات اہلِ قلعہ کو قلعہ سے اٹھا کر دور پھینک دیتے ہیں اور اس وقت قلعہ کو فتح کرنا آسان ہو جاتا ہے۔ جو ایسی دعوت کو اُس کی عظمت کے مطابق پڑھے تو مشرق تا مغرب تمام براعظموں کے ہر ملک و ولایت کو ایک ہفتہ میں قبضہ و تصرف میں لے آنا اس کے لیے کچھ دشوار نہیں۔اس دعوت کو پڑھنے کے قابل وہ عامل و کامل ہوتا ہے جس کا پیٹ اگرچہ بھرا ہوا اور اُسے جلالی و جمالی جانوروں کے کھانے پر کوئی پابندی نہ ہو کیونکہ اس کا وجود تصورِ اسمِ اللہ ذات کے ذریعے نفس کو مار کر پختہ و پاک ہو چکا ہوتا ہے اور اسے ارواح،

فرشتوں، جنوں اور مؤکلات کا خوف نہیں ہوتا کیونکہ وہ تصور اسمِ اَللّٰہُ ذات میں مکمل غرق ہو کر حضوری میں پہنچ چکا ہوتا ہے اور علم دعوت سے قبور کی ارواح پر تصرف رکھتا ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

اِذَا تَحَيَّرْتُمْ فِي الْاُمُوْرِ فَاسْتَعِيْنُوْا مِنْ اَهْلِ الْقُبُوْرِ

ترجمہ: جب تم اپنے امور میں پریشان ہو جایا کرو تو اہلِ قبور (کی ارواح) سے مدد مانگ لیا کرو۔

مرشد عارف کامل اور اہلِ دعوت عامل وہ ہے جو ان تین قسم کے لوگوں کو طالب مرید کرے اور ان کے تمام مقصود تک پہنچا دے۔ اوّل علما باللہ جن کی جمعیت مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی دائمی حضوری حاصل کرنے میں ہے۔ دوم ظلِ اللہ بادشاہ جس کی جمعیت مشرق سے مغرب تک ہر چھوٹی بڑی سلطنت کو اپنے تصرف و قید میں لے آنے اور لوگوں کو اپنے حکم کے تابع کر لینے میں ہے۔ سوم وہ شیخ جو باطن اور معرفت سے بے خبر ہے۔ مرشد اسے فنا فی اللہ کر کے توحید میں غرق کرتا ہے اور رسوم و تقلید سے باہر نکالتا ہے۔ البتہ یہ یقین ہے کہ نفس پرست تو سب ہی ہیں لیکن حق پرست کم ہیں۔ اللہ بس ماسویٰ اللہ ہوس۔ اگر تُو آئے تو دروازہ کھلا ہے، میں تجھے لمحہ بھر میں اللہ کے اسرار کی معرفت تک پہنچا دوں گا اور اگر تو نہ آئے تو اللہ بے نیاز ہے۔

دعوت پڑھنے کے چار طریق ہیں: اوّل طریق تصور اسمِ اَللّٰہُ ذات سے اللہ کا قرب اور معرفتِ توحید حاصل کرنے کے لیے دعوت پڑھنا۔ دوسرا طریق اسمِ اَللّٰہُ ذات کی روحانی قوت کے تصرف سے مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حضوری میں داخل ہونے کے لیے دعوت پڑھنا۔ دعوت پڑھنے کا تیسرا طریق مؤکلات، فرشتوں اور جنوں کو اپنی قید میں لے آنا اور انہیں اپنی نگاہ میں رکھنا۔ دعوت پڑھنے کا چوتھا طریق تمام دنیا کو اپنے تصرف میں لے آنا۔ دعوت تیغ برہنہ کی مثل ہتھیار ہے۔ جو کوئی ان چاروں طریق سے دعوت پڑھتا ہے وہ عارف باللہ ہے۔ اللہ ہی اس کے لیے کافی اور اس کا کفیل ہے۔ متوکل کو کسی چابی یا مؤکل کی ضرورت نہیں ہوتی۔ اگر کوئی یہ کہے کہ اس زمانہ میں کامل فقیر ولی اللہ عالم باللہ اہلِ دعوت کوئی نہیں اس لیے علمِ فقہ و مسائل اور قرآن کو

وسیلہ بنایا جائے تو یہ صرف حیلۂ شیطان ہے۔ نفسِ امارہ اور اہلِ ہوس کا فتنہ مرشد کے وسیلہ، معرفتِ توحید اور قربِ الٰہی سے روکتے ہیں۔ مرشد مخلوق کو پسند نہیں کرتا وہ خالق کو پسند کرتا ہے۔ بیت:

ہر کہ باشد پسند خالق پاک

ور نہ باشد پسند خلق چہ باک

ترجمہ: جسے خالق پسند کرے وہ پاک ہے۔ اگر اُسے مخلوق نہ بھی پسند کرے تو کیا ڈر۔

علما پر فرضِ عین ہے کہ مرشد ولی اللہ سے دستِ بیعت ہو کر ذکر کی تلقین حاصل کریں۔ فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

✦ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَابْتَغُوْۤا اِلَیْهِ الْوَسِیْلَةَ (سورۃ المائدہ۔35)

ترجمہ: اے ایمان والو! تقویٰ اختیار کرو اور اللہ کی طرف وسیلہ تلاش کرو۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

۞ ذِکْرُ اللّٰهِ فَرْضٌ مِّنْ قَبْلِ کُلِّ فَرْضٍ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

ترجمہ: ہر فرض سے پہلے ذکرِ اللہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ فرض ہے۔

سن! جس طرح خواب کی تعبیر ہوتی ہے اسی طرح علم کی تفسیر، کیمیا اکسیر کی غنایت اور ذکر کی تاثیر ہوتی ہے۔ تمام عالم کو قید اور تصرف میں لے آنا علمِ دعوتِ تکسیر سے ممکن ہے۔ مرشد عارف کامل روشن ضمیر ہونے کی بدولت اللہ کے قرب سے آگاہ ہوتا ہے اور اسمِ اللّٰہ ذات کی حضوری سے ہر شے عیاں دیکھنے والا ہوتا ہے۔ اسمِ اللّٰہ ذات کے تصور سے جو بھی مشاہدہ ہو وہ مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم، اللہ کی معرفت اور خاص وصال سے متعلق ہے۔ جو کچھ اسمِ اللّٰہ ذات کے تصور و تصرف کے بغیر مراقبہ یا نیند میں دکھائی دے وہ محض خیال ہے اور مراتبِ زوال کی دلیل ہے کیونکہ وہ غیر ماسویٰ اللہ ہے۔ یہ سب مراتب فرحت بخش اور دلپذیر ہیں اور فنا فی اللہ فقیر جو نفس پر حکمران ہو اور اسمِ اللّٰہ ذات جو لازوال ہے، سے حاصل ہوتے ہیں۔ اپنی لوحِ ضمیر سے تمام غلاظت نکال دے اور مراتبِ نعم البدل سے باخبر رہ کیونکہ اس راہِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی

اصل مرتبہ نعم البدل ہے جو وصال عطا کرتا ہے۔ مراتبِ نعم البدل کی مکمل شرح مرشد کامل بیان کرتا ہے اور طریقِ تحقیق اور توفیقِ الٰہی سے ہر مشکل کو کھولنے والا ہوتا ہے۔ فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

◆ وَمَا تَوْفِيْقِیْٓ اِلَّا بِاللّٰهِ (سورۃ ھود۔88)

ترجمہ: اور میری توفیق اللہ سے ہی ہے۔

توفیق اللہ کا فیض وفضل اور عطا ہے۔ مرشد کامل تصور اسم اللہ ذات کے ذریعے کل و جز مراتب اور علم وحکمت کے راز بغیر کسی ریاضت کے عطا کرتا ہے۔ ناسوت سے لاھوت لامکان میں پہنچنے تک ستر کروڑ تیس لاکھ دکھائی و سنائی نہ دینے والے حجابات ہیں جو راہزن ہیں۔ مرشد کامل ایک دم اور ایک قدم میں ان تمام حجاباتِ باطنی کو دور کر کے تمام مقامات طے کرا دیتا ہے اور لاھوت لامکان میں پہنچا دیتا ہے۔ بعد ازاں تصور اسمِ اللہ ذات سے کامل تصرف عطا کرتا ہے جس سے طالب اللہ کے حکم سے کونین پر امیر مالک الملکی فقیر بن جاتا ہے۔ مالک الملک لازوال مرتبہ ہے جو اللہ کے فضل سے قرب، معرفت اور وصال حاصل کر کے نصیب ہوتا ہے۔ جو نفس کی قیدی اور استدراج کا شکار ہیں اور معرفت و معراج سے بے خبر ہیں وہ فقیر نہیں ہو سکتے۔ ابیات:

فتح دعوت در تصور باخدا
این چنین دعوت عمل در اولیا

ترجمہ: دعوت کے فیوض و برکات تصور اسمِ اللہ ذات سے حاصل ہوتے ہیں اور ایسی دعوت اولیا پڑھتے ہیں۔

باتصور سر بسر جان نور شد
بشروع دعوت جسد او مغفور شد

ترجمہ: تصور اسمِ اللہ ذات سے جسم و جان نور بن جاتے ہیں۔ بعد ازاں جب دعوت پڑھی جاتی ہے تو آغاز میں ہی وجود مغفور ہو جاتا ہے۔

تصور اسمِ اللہ ذات کے ساتھ یہ دعوت پڑھنے سے زبان، نظر، آنکھیں، سماعت، کان، ہاتھ،

پاؤں، نفسِ مطمئنہ، قلب، روح اور ہفت اندام رحمتِ رحمٰن سے نور بن جاتے ہیں۔ اس دعوت کے پڑھنے کے قابل وہی ہے جو شہسوار اور عامل ہو اور اولیا کی قبر پر عمل کر سکتا ہو۔

وجود کے ہفت اندام کے نور ہونے کی شرح

نفس دائمی ذکر اور فکر کے ساتھ فنا ہوتا ہے جس کے بعد حضورِ حق حاصل ہوتا ہے۔ اس کے لیے مشقِ مرقومِ وجودیہ کرنا ضروری ہے جو وجود کے چوبیس مقامات پر تصور، توجہ اور تفکر سے کی جاتی ہے اور اس مشق سے مشاہدہ اور قربِ حق حاصل ہوتا ہے جو وجود کو نور میں بدل کر حضوری عطا کرتا ہے اور مراتبِ معشوق پر پہنچا دیتا ہے۔ درج ذیل آیت مشقِ مرقومِ وجودیہ کے ذریعے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا معشوق بننے کی طرف اشارہ کرتی ہے۔ فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

✦ وَاصۡبِرۡ نَفۡسَكَ مَعَ الَّذِيۡنَ يَدۡعُوۡنَ رَبَّهُمۡ بِالۡغَدٰوةِ وَالۡعَشِىِّ يُرِيۡدُوۡنَ وَجۡهَهٗ وَلَا تَعۡدُ عَيۡنٰكَ عَنۡهُمۡ‌ۚ تُرِيۡدُ زِيۡنَةَ الۡحَيٰوةِ الدُّنۡيَا‌ۚ وَلَا تُطِعۡ مَنۡ اَغۡفَلۡنَا قَلۡبَهٗ عَنۡ ذِكۡرِنَا وَاتَّبَعَ هَوٰٮهُ وَكَانَ اَمۡرُهٗ فُرُطًا (سورۃ الکہف۔28)

ترجمہ: (اے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم!) آپ خود کو ان لوگوں کی صحبت میں مشغول رکھیں جو صبح شام اپنے ربّ کو یاد کرتے ہیں اور اس کی رضا کے طلبگار رہتے ہیں۔ آپ کی نگاہیں ان سے نہ ہٹیں۔ کیا آپ دنیاوی زندگی کی آرائش چاہتے ہیں! اور آپ اس شخص کی اطاعت نہ کریں جس کے دل کو ہم نے اپنے ذکر سے غافل کر دیا ہے اور وہ خواہشاتِ نفس کی پیروی کرتا ہے اور اس کا حال حد سے گزر گیا ہے۔

جو خود کو توفیقِ الٰہی سے حضورِ حق میں پہنچا کر اللہ سے جواب باصواب پاتا ہو اور مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حضوری میں رہتا ہو اُسے کیا ضرورت کہ اسمِ بدوح سے دعوت پڑھے۔ جو خود کو توجہ کی طاقت سے حضوری میں لے جاتا ہو اُسے کیا ضرورت کہ خط کھینچے، دائرہ و مثلث کے وسیع

نقش بنائے اور بیس در بیس نقشوں کو پُر کرے۔ یہ سب کام اللہ کے قرب، حضوری اور معرفتِ توحید سے دور ہیں۔ بیت:

ورد را بگذار وحدت را طلب
و ز وحدت عارف شوی باقرب ربّ

ترجمہ: وظائف کو چھوڑ اور وحدت کی طلب کر۔ وحدت سے تو عارف بن کر اللہ کا قرب پا لے گا۔

سر اور دماغ سے مقامِ نفس تک تصور سے بیس بار اور مقامِ ناف پر چار بار مشق مرقومِ وجودیہ کرنے سے نفس کے خلاف چلنے، نفس کے محاسبہ اور انصاف کی طاقت حاصل ہوتی ہے۔ اسمِ اللہ ذات کی چار منازل اللہ، للہ، لہٗ، ھُو اور اسمِ محمدؐ سب کلمہ طیب لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ میں شامل اور اس سے متعلق ہیں۔ اسمِ محمدؐ، اسمِ فقر، اسمِ اعظم اور حاضراتِ سی حروف اسمِ اللہ ذات ہیں۔ جو سب سے پہلے حضوری کا علم جانتا اور اسے (اسم اللہ ذات سے) حاصل کرتا ہے اس کے عملِ دعوت کی تاثیر روزِ قیامت تک کم نہیں ہوتی۔ ابیات:

دم روان دل زندہ روح دعوت بخوان
لائقِ خواندن بود عارف عیان

ترجمہ: دعوت پڑھنے کے قابل وہی عارفِ عیاں ہوتا ہے جسکا دم روان، دل زندہ اور روح باصفا ہوتی ہے۔

مرد مرشد گنج بخشد بے نیاز
مرشدے نامرد را با زر آواز

ترجمہ: مرد (کامل واکمل) مرشد ہر شے سے بے نیاز ہوتا ہے اور خزانے بخشتا ہے جبکہ نامرد مرشد دولت طلب کرتا رہتا ہے۔

تصور اسمِ اللہ ذات کے ساتھ پڑھی جانے والی دعوت کی برکت سے طالب کا وجود ریاضت سے نجات حاصل کر لیتا ہے، اس کے وجود میں اللہ کی محبت آ جاتی ہے جو اس کے قلب کو لطیف بنا

دیتی ہے، اس کا کھانا مجاہدہ اور نیند مشاہدہ بن جاتی ہے اور وہ باطن میں مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حضوری میں ہوتا ہے۔ ان مراتب کے حصول پر اُسے مبارکباد۔ وہ مستی میں بھی ہوشیار اور نیند میں بھی بیدار رہتا ہے۔ وہ حضورِ حق میں فنا اور شعور کی حالت میں اللہ سے ہم کلام ہوتا ہے۔ یہ باطن معمور طالب کے مراتب ہیں۔ جب دعوت کاملیت کے ان مراتب پر پہنچتی ہے تو انبیا، اولیا، غوث، قطب، ابدال، اوتاد کی ارواح اور مؤکلات کے ہزاروں ہزار لشکر طالب کی طرف رجوع کرتے ہیں۔ جن کے متعلق بعض جانتے ہیں اور اسے باعیاں دیکھتے ہیں اور بعض نہیں جانتے۔ فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

◆ اِنۡ كُلُّ نَفۡسٍ لَّمَّا عَلَيۡهَا حَافِظٌ ؈ (سورۃ الطارق۔4)

ترجمہ: کوئی نفس ایسا نہیں جس پر ایک محافظ نہ ہو۔

اور اس کا خطاب یہ ہوتا ہے:

◆ لَا يَمۡلِكُوۡنَ مِنۡهُ خِطَابًا ؈ (سورۃ النبا۔37)

ترجمہ: اور اس سے خطاب کرنے کا (مخلوق میں سے) کسی کو بھی یارا نہیں۔

اس مقام پر ہزاروں ہزار اور بے شمار تجلیاتِ انوار ہر عضو، رگ، گوشت، مغز، ہڈیوں اور ہر بال سے ظاہر ہوتی ہیں۔ یہ ہمہ اوست در مغز و پوست[1] کے مراتب ہیں۔ اسی طرح تجلئ غیبی، تجلئ قلبی، تجلئ روحی اور تجلئ سرّی تصور اسمِ اللہ ذات سے وجود میں پیدا ہوتی ہیں۔ تجلئ نورِ ایمان جو کہ غیر مخلوق ہے آفتاب کی مثل (وجود میں) طلوع ہوتی ہے اور وجود میں جو ظلماتِ ناشائستہ، نفس، شیطان، دنیا اور ظاہری و باطنی حواسِ خمسہ کی غلاظت ہے، اُسے مکمل طور پر باہر نکال دیتی ہے اور اوصافِ ذمیمہ زوال پذیر ہو جاتے ہیں۔ یہ اللہ کی معرفت اور وصال کے مراتب ہیں۔ ان مراتب پر پہنچ کر طالب وجود پر لباسِ شریعت پہن لیتا ہے اور شریعت پر ہی عمل پیرا رہتا ہے جبکہ باطن میں معرفت کا سمندر نوش کرتا ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

---

[1] ہر شے کے ظاہر و باطن میں اللہ کی ذات ہے۔

اَلنِّهَايَةُ هُوَ الرُّجُوْعُ اِلَى الْبِدَايَةِ

ترجمہ: ابتدا کی طرف لوٹنا ہی انتہا ہے۔

یعنی اسمِ اللہ ذات کے تصور سے وجود میں نور آ جاتا ہے اور ظلماتِ نار باہر نکل جاتی ہیں۔ فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

◆ اَللّٰهُ وَلِيُّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۙ يُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ (سورۃ البقرہ۔257)

ترجمہ: اللہ مومنین کا دوست ہے جو انہیں ظلمات سے نکال کر نور کی طرف لاتا ہے۔

یہ اللہ کی معرفت، قرب اور حضوری کے مراتب ہیں۔ بعض دعوت پڑھنے میں عامل و کامل ہوتے ہیں اور بعض محض عامل ہی ہوتے ہیں۔ اگر اہلِ دعوت عامل غضب کے باعث کسی ملک کو تباہ کرنے کے لیے بالترتیب سورۃ مزمل پڑھے تو وہ ملک یا علاقہ قیامت تک ویران ہو جائے گا اور اگر لطف و کرم کے ساتھ اخلاص سے آبادکاری کی نیت سے دعوت پڑھے تو وہ ملک یا علاقہ رنج، ظلم، ظالم کے شر اور آفات سے قیامت تک آباد و سلامت رہے گا۔

جاننا چاہیے کہ ازلی مومن جس کی روح فرحت یاب ہو اور اُسے اللہ کا فیض و فضل حاصل ہو اس کے مراتب یہ ہیں کہ زندگی میں اس کا وجود نور ہوتا ہے اور مرنے کے بعد اس کی قبر کی مٹی میں اللہ کی ذات کے انوار کا شعلہ پیدا ہوتا ہے۔ اس کا وجود ظاہر و باطن میں مغفور ہوتا ہے، اُسے نہ کوئی خوف ہوتا ہے نہ کوئی غم۔ اے درویش! دانا اور آگاہ بن۔ خبیث نفسِ امارہ اور شیطان ملعون بعض علما، فقرا، مومنین اور مسلمانوں کی عبادت کو پیشہ یا عادت بنا کر انہیں ثواب کے چکر میں الجھا دیتا ہے اور وہ ثواب کی بجائے اللہ کے غضب کا نشانہ بن جاتے ہیں۔ نفس اور شیطان بندگی کو بھی پیشہ بنا دیتے ہیں اور اس بندگی میں منافقت اور ریا پیدا کر دیتے ہیں جو کہ بندے اور اللہ کے درمیان کثیف حجاب ہے۔ حق کے نزدیک یہ باطل اور ناپسندیدگی کا باعث ہے۔ اے احمق و اہلِ ہوس! مرشد کی طلب کر اور سالک و عارفِ خدا ہو جا کیونکہ سالک حیّ و قیوم ذات کی طرف جانے والے راستے کی رسوم سے بے خبر نہیں ہوتا۔ وہ اپنی منزل اور مقام سے باخبر ہوتا ہے۔ عارف باللہ نبی

اللہ کی مثل صاحبِ نظر ہوتا ہے جو اللہ کی طرف باطنی طور پر سفر کر کے پہنچتا ہے اور وہاں پہنچ کر اللہ کی ذات میں فنائیت کے سفر کو جاری رکھتا ہے۔ وہ باطنی خضر ہوتا ہے جو اپنی نگاہ کی تاثیر سے طالبوں کو زندگی میں نفس وشیطان سے نجات دلاتا ہے اور مرنے کے بعد بھی ان کی ارواح کو قبر میں حضوری کے مراتب عطا کرتا ہے۔

ابیات:

خلق داند زیر خاکش در قبر
در قبر شد قرب اللہ سربسر

ترجمہ: لوگ سمجھتے ہیں کہ وہ قبر کی مٹی تلے مردہ ہیں لیکن قبر میں بھی انہیں اللہ کا قرب حاصل ہے۔

بے خلل خلوت قبر باربّ جلیس
درمیان کس نگنجد حق انیس

ترجمہ: قبر کی خلوت میں وہ بغیر کسی رکاوٹ کے اللہ کے ہم صحبت ہوتے ہیں کیونکہ اللہ اور اس کے دوستوں کے درمیان کسی کی گنجائش نہیں۔

نیست آنجا فرشتہ جز بذات
در ممات یافتند دائم حیات

ترجمہ: اولیا مرنے کے بعد دائمی حیات پا لیتے ہیں۔ ان کی قبر میں فرشتہ بھی نہیں جا سکتا۔ وہاں صرف ذات کی رسائی ہے۔

در قبر رفتن است وحدت حق بنور
در قبر حق یافت حق باحق حضور

ترجمہ: ان کے لیے قبر میں جانا حق تعالیٰ کے نورِ وحدت سے ملنا ہوتا ہے۔ عارفین قبر میں حق کی حضوری اور وصال پا کر عین حق ہو جاتے ہیں۔

ہر پتھر قبلہ کی مثل لائقِ سجدہ نہیں ہوتا، نہ ہی ہر پتھر کسوٹی ہے، نہ ہی ہر پتھر پارس ہے اور نہ ہی

ہر پتھر قیمتی لعل ہوتا ہے۔ اسی طرح ہر انسان کا وجود اللہ کی معرفت اور وصال کے لائق نہیں نہ ہی ہر سر بادشاہت کے قابل ہے اور نہ ہی ہر دل خزائنِ الٰہی کا حامل بن کر وحدت کی گواہی دے سکتا ہے۔ نہ ہر پہاڑ کوہِ طور ہوتا ہے نہ ہر انسان موسیٰ کلیم اللہ کی مثل صاحبِ حضور ہوتا ہے نہ ہر پتھر سنگِ مرمر ہوتا ہے اور نہ ہر دل اللہ کی محبت کے قابل ہے۔ فقیر کا وجود کامل ہوتا ہے کیونکہ وہ فنا فی اللہ ہوتا ہے، اس کا وجود اسم و مسمّٰی اور حکمت کا معما ہوتا ہے۔ یعنی یہ تمام مطالب فقیر کو حاصل ہوتے ہیں۔ قربِ ربانی سے دعوتِ عیاں پڑھتا ہے۔ اس کا وجود اللہ کی ذات میں فنا ہوتا ہے۔ تزکیہ کے بعد اس کا نفس فنا، قلب کا تصفیہ اور روح کا تجلیہ ہو چکا ہوتا ہے۔ تمام مخلوقات، جن و انسان، چرند پرند، فرشتے اور اٹھارہ ہزار عالم جن پر ہر کوئی تصرف حاصل کرنے کے لیے کوشاں رہتا ہے، فقیر کے تصرف میں ہوتے ہیں، وہ ہر زندہ اور روح سے ہم کلام ہوتا ہے۔ علمِ منطق و معانی پڑھنے سے اس پر اللہ کے سب پوشیدہ خزانے ظاہر ہو جاتے ہیں، عارف باللہ جو یہ دعوت دائمی دولت (قرب و دیدار) کے حصول کی خاطر پڑھتا ہے وہ دنیا و آخرت میں ہر شے سے لایحتاج ہو جاتا ہے کیونکہ انتہا ابتدا تک پہنچاتی ہے۔ عارف باللہ ابتدا اور انتہا دونوں مراتب کو ایک ہی سبق میں پڑھتا ہے۔ ابتدا نورِ الٰہی ہے اور انتہا فنا فی محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا مرتبہ ہے۔

بعض لوگوں کو یہ احوال حاصل ہوتے ہیں کہ وہ ماضی، حال اور مستقبل کی حقیقت جانتے ہیں، انہوں نے یہ علم مؤکلات یا فرشتوں اور جنوں سے سیکھا ہوتا ہے۔ یا وہ علمِ قال کے عامل و عالم ہوتے ہیں یا قسمت کا حال بتانے والے۔ یہ تمام مراتب انہوں نے علمِ دانش، عقل اور شعور سے حاصل کیے ہوتے ہیں۔ ہر کام کی تحقیق علمِ نجوم سے کرتے ہیں جیسا کہ نیک و بد اور سعد و نحس دنوں، مہینوں اور سالوں کے بارے میں جاننا۔ فقیر اہلِ حضور اور صاحبِ قرب وہ ہے جو بے نصیب کو اللہ سے اس کا نصیب دلا دے، نحس دنوں کو سعد دنوں اور کم بخت کو نیک بخت میں تبدیل کر دے اور مردہ دل بے شعور طالب کو توجہ سے حضورِ حق میں پہنچا دے۔ ایسا فقیر قوی اور صاحبِ دیدار ہوتا ہے جو دائمی طور پر حضورِ حق میں رہتا ہے اور اپنی نظر لوحِ محفوظ پر بھی نہیں ڈالتا۔

ابیات:

ہر کرا باشد حضوری ہر دوام
ہم سخن شد بامع اللہ ہر کلام

ترجمہ: جسے دائمی حضوری حاصل ہو وہ ہر لحہ اللہ کے ساتھ ہم کلام رہتا ہے۔

نظر آنرا بر نظر ناظر خدا
راہ ناظر این بود اہل از لقا

ترجمہ: اس کی نظر اللہ کی رضا اور دیدار پر ہوتی ہے۔ دیدار کی یہ راہ اہلِ لقا سے حاصل ہوتی ہے۔

یہ فقیر کے ابتدائی مراتب ہیں۔ ابیات:

کاملم ہم عاملم باطن نظر
لائق تلقین تعلیم و خضرؑ

ترجمہ: میں کامل و عامل ہوں اور تعلیم و تلقین کرنے کے لائق مرشد ہوں۔ میری نظر باطن پر ہوتی ہے۔

این شرافت شرف امت مصطفیؐ
واقف اسرار گردد از اِلٰہ

ترجمہ: یہ شرف صرف حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی امت کے فقرا کو حاصل ہے کہ وہ اللہ سے (بلاواسطہ) اس کے اسرار سے واقفیت حاصل کرتے ہیں۔

سب سے پہلے اس کتاب کے مطالعہ سے قاری کے وجود میں علمِ واردات پیدا ہوتا ہے اور اس میں تحریر کردہ علم ہر دوسرے علوم و رسوم پر غالب ہے۔ بعد ازاں یہ علم علمِ حیّ و قیوم سے جمعیت بخشتا ہے۔ ہر مراتب شریعتِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی پیروی سے حاصل ہوتے ہیں۔ بیت:

رفت ذکر رفت فکر و رفت مذکور و حضور
نور را از نور یابم غرق فی التوحید نور

ترجمہ: میں نے ذکر فکر بھی چھوڑ دیا اور حضورِ مذکور بھی کیونکہ میں نورِ توحید میں غرق ہو کر اس نور کے ساتھ نور ہو گیا ہوں۔

انتہا ابتدا کو تلاش کرتی ہے کیونکہ یہ مراتب ہدایت کے مطابق ہیں۔ فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

✦ وَالسَّلٰمُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْھُدٰی (سورۃ طٰہٰ۔47)

ترجمہ: اور اس پر سلامتی ہو جس نے ہدایت کی پیروی کی۔

ابیات:

ہر کہ از خود گشت فانی بانظر
درمیان مردمان باشد خضرؑ

ترجمہ: جو خودی سے فنا حاصل کر لے وہ صاحبِ نظر بن جاتا ہے اور لوگوں کے درمیان خضرؑ (مرشد) کی مانند ہوتا ہے۔

غرق فی التوحید شو آخر چہ سود
چون حباب در آب شد وحدت بود

ترجمہ: توحید میں غرق ہو جا۔ اس کا کیا فائدہ ہے؟ جیسے بلبلہ پانی میں غرق ہو کر پانی بن جاتا ہے ایسے ہی تُو بھی توحید میں غرق ہو کر عین توحید ہو جائے گا۔

اگر طالب صادق، جان فدا کرنے والا اور مستقل مزاج ہو اور طلبِ مولیٰ بھی رکھتا ہو تو مرشد کامل کے لیے اس کو اللہ کی معرفت عطا کر کے حضوری میں پہنچا دینا آسان کام ہے، تب مشاہدہ اور دیدارِ پروردگار کے بغیر اس کا ایک سانس بھی باہر نہیں نکلتا۔ وہ کامل انسان بن جاتا ہے۔ یہی مراتبِ جمعیت ہیں۔ ابیات:

ذکر فکر و بگذارد در ہر مقام
دیدہ بادیدار بکشاید تمام

ترجمہ: جس کی آنکھ مکمل طور پر دیدار میں مشغول رہتی ہو وہ ذکر و فکر اور مقامات ترک کر دیتا ہے۔

دیدہ را بادیدار تر بیدار تر
بانظر ہرگز نہ بیند سیم و زر

ترجمہ: جس کی آنکھیں دیدار میں مشغول رہتی ہوں اس کا باطن مزید بیدار ہوتا جاتا ہے اور اس کی آنکھیں ہرگز سونا و چاندی کی طرف نہیں دیکھتیں۔

لذتے دیدار بہ دیدار دہ
روشنے دیدار در چشم بہ نہ

ترجمہ: اے اللہ! لذتِ دیدار عطا فرما کیونکہ آنکھوں کے لیے دیدار کی روشنی سے بہتر کچھ نہیں۔

دادہ دیدار مارا ہر دوام
دیدہ بادیدار بیند ہر دوام

ترجمہ: ہمیں اللہ نے دائمی دیدار عطا فرمایا ہے اس لیے ہماری آنکھیں ہر لمحہ دیدار کرتی ہیں۔

باھُوؒ جز بدیدارے نداند ہیچ راہ
دیدہ بادیدار شد وحدت اِلٰہ

ترجمہ: باھُوؒ دیدار کے سوا کوئی راستہ نہیں جانتا۔ اس کی آنکھیں وحدتِ الٰہی کے دیدار میں مشغول رہتی ہیں۔

جاننا چاہیے کہ نفس دو علوم کے بغیر ہرگز مسلمان نہیں ہوتا اوّل ظاہری طور پر زبان سے کلمہ طیب لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوۡلُ اللّٰہِ کا اقرار کرنا، دوم باطن میں قلب سے اس کی تصدیق کرنا۔ پس زبان سے کلمہ طیب لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوۡلُ اللّٰہِ کا اقرار کرنا سب ہی جانتے ہیں لیکن تصدیق کی تحقیق کس طریقے سے ہو سکتی ہے؟ اور وہ طریقہ کس توفیق سے حاصل ہوتا ہے؟ وہ توفیق صدق اور اخلاص ہے۔ اگر کوئی تمام عمر ریاضت و تقویٰ میں گزارے یا تمام عمر مسائلِ فقہ کا علم پڑھتا رہے یا تمام عمر روزہ، نماز اور نوافل ادا کرنے میں گزارے یا رات دن تلاوتِ قرآن میں مشغول رہے، ذکر، فکر اور مراقبہ کرتے کرتے جان لبوں تک آ جائے پھر بھی تصدیق بالقلب کا

مرتبہ حاصل نہیں ہوتا سوائے دیدار سے مشرف ہونے کے۔ کیونکہ نفس کی ہر رگ میں کفر کے اکہتر (۷۱) ہزار شدید سخت زنار ہیں اور یہ کافر نفس ان تمام زناروں سے ہرگز آزاد نہیں ہوسکتا جب تک اللہ کے دیدار اور حضوری سے مشرف نہ ہو جائے۔ مومن مسلمان ہمیشہ مشرفِ دیدار رہتا ہے۔ بعض اس کے متعلق جانتے ہیں اور بعض نہیں۔ فقیر پہلے ہی روز علمِ تصدیق اور علمِ دیدار کا سبق پڑھتے ہیں۔ اللہ بس ماسویٰ اللہ ہوس۔ یہی فقیر حقیقی مومن و مسلمان ہیں۔ بیت:

نہ آنجا نفس قلب و روح دانی
فنا فی الذات وحدت لامکانی

ترجمہ: کیا تو جانتا ہے کہ لامکان مقامِ وحدت ہے جہاں نفس، قلب اور روح نہیں ہیں بلکہ ذاتِ الٰہی میں فنا ہونے کا مرتبہ ہے۔

علمِ دیدار سے واقفیت افسانہ دانی اور قصہ خوانی سے ممکن نہیں بلکہ عین ذات کے ساتھ یگانگت اور آنکھوں سے اس کے عیاں دیدار میں ہے۔ علمِ الٰہی سے مراد غیب جاننا اور عین دیکھنا ہے۔ بیت:

بے سرے بینم خدا را بی زبانم ہم سخن
معرفت توحید اینست ہم راز ہم آواز کن

ترجمہ: میں خدا کو بے سر ہو کر دیکھتا ہوں اور بغیر زبان کے اس سے ہم کلام ہوتا ہوں۔ معرفتِ توحید یہی ہے کہ اللہ کا ہم آواز اور ہم راز بنا جائے۔

علمِ دیدار تعلیم سے نہیں بلکہ تلقین اور توفیق سے حاصل ہوتا ہے۔ دیدار کے وقت طالب کو حق شناس ہونا چاہیے۔ منصف وہ ہے جو حق اختیار کر لے اور بدعت و باطل کو چھوڑ دے۔ اللہ بس ماسویٰ اللہ ہوس۔ جاننا چاہیے کہ کامل مرشد اور ناقص مرشد کے مابین کس عمل، علم، حکمت، توفیق اور طریقِ تحقیق سے فرق کیا جا سکتا ہے؟ کامل مرشد نے معرفتِ توحید کا سمندر پیا ہوتا ہے اور ناقص مرشد تقلید کے باعث خود فروش ہوتا ہے۔ کامل مرشد ایک بار میں حضوری و دیدار سے مشرف کر دیتا ہے اور اپنی توجہ سے دل کو زندہ کر دیتا ہے۔ وہ حضوری اور دیدار سے مشرف کرنے کی راہ کے علاوہ

کوئی ذکر، فکر، مراقبہ اور ہاتھ سے تسبیح پھیرنا نہیں جانتا جبکہ ناقص مرشد ذکر، فکر اور مراقبہ میں مشغول رکھ کے طالب کو پاگل بنائے رکھتا ہے جیسے کسی خبیث شیطان نے قبضہ کیا ہو۔ ایسا ناقص مرشد شیطان کا ساتھی ہوتا ہے۔ کامل مرشد صادق طالب کو اللہ کا تصور عطا کرتا ہے۔ وہ تصور حضوری میں پہنچاتا ہے، لقائے الٰہی اور معرفتِ توحید سے مشرف کرتا ہے۔ کامل مرشد صادق طالب کو تصورِ نور عطا کرتا ہے اور بعد ازاں غرقِ دیدار کر کے فنافی اللہ کی حضوری میں لے جاتا ہے۔ طالب پر فرضِ عین ہے کہ وہ ضرور دیدارِ پروردگار اور حضوری سے مشرف ہو۔ طالبِ مولیٰ کو قسم ہے کہ پہلے ہی دن مرشد سے معرفتِ الٰہی اور لاھوت لامکان میں قرب و دیدار کی طلب کرے۔ مرشد کو بھی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور صحابہؓ کی قسم ہے کہ طالبِ مولیٰ کو فنا فی التوحید کی تلقین کرے اور انہیں حضرت بی بی رابعہ بصریؒ و سلطان بایزید بسطامیؒ کے مراتب عطا کرے، طالب ولی اللہ کا خطاب پا کر ہمیشہ دنیا و آخرت میں قرب و دیدارِ الٰہی سے مشرف رہے اور اس کا وجود بقا حاصل کر لے۔ جو مرشد ان صفات کا حامل نہیں اور طالب کو باطن میں مرتبہ تحقیق تک پہنچانے کی قوت اور توفیق نہیں رکھتا وہ ناقص، بے مروّت، بے شرم، بے قوت اور بے حیا ہے۔ وہ ناسوت میں قید، ناقص اور خواہشاتِ نفس کا شکار ہے۔ اس ناقص مرشد سے اللہ کی طلب کرنا اور تلقین حاصل کرنا حرام ہے۔ بیت:

نامرد مرشد بینماید ذکر راہ
مرد مرشد میرساند با اِلٰہ

ترجمہ: نامرد (ناقص) مرشد ذکر کا راستہ دکھاتا ہے جبکہ مرد مرشد اللہ کے قرب میں پہنچاتا ہے۔

مرشد کی دیگر صفات یہ ہیں کہ خزائنِ الٰہی تقسیم کرنے والا ہوتا ہے جو ہر روز ایک کروڑ خزانے اللہ کی راہ میں خرچ کرتا ہے۔ جو مرشد روزی پر تصرف کے یہ مراتب نہیں رکھتا وہ ابھی تک ناقص ہے۔ جو مرشد ہمیشہ مشاہدہ اور دیدارِ الٰہی میں مشغول رہتا ہو اس کے تصرف میں اللہ کے بے حساب اور بے شمار خزانے ہوتے ہیں۔ اسے اہلِ دنیا سے التجا کرنے اور کاذب طالب مرید کو تلقین

کرنے کی کیا ضرورت؟ کامل مرشد سب سے پہلے صادق طالب کو مراتبِ غنایت عطا کرتا ہے اور اللہ کے خزانوں پر تصرف عطا کرتا ہے جس سے طالب بے جمعیت اور پریشان نہیں رہتا۔ صادق طالب اخلاص کے ساتھ ظاہر و باطن میں مرشد کے ساتھ ایسے اتحاد کرتا ہے کہ یک وجود ہو کر جسم و جان میں یکتا ہو جاتا ہے۔ صادق طالب کو مرشد کی خدمت کے دن، مہینے اور سال شمار نہیں کرنے چاہئیں بلکہ اسے مرشد کی رضا حاصل کرنی چاہیے۔ جو طالب مرشد کی خدمت پر مغرور ہو وہ روز بروز اللہ کی معرفت سے دور ہوتا چلا جاتا ہے اور بالآخر معرفتِ الٰہی اور حضورِ حق سے محروم ہو جاتا ہے۔

جاننا چاہیے کہ باطن دو طرح کا ہے۔ باطن کی ایک قسم وہ ہے جس میں طالب کے وہم و خیال ایک صورت اختیار کر کے اس کے سامنے آ جاتے ہیں، طالب اس صورت سے جواب باصواب پاتا ہے اور سمجھتا ہے کہ اُسے باطن میں حضوری حاصل ہے۔ اُسے یہ معلوم نہیں ہوتا کہ وہم کی یہ صورت راہزن ہے جو طالب کو زوال سے دوچار کرتی ہے۔ باطن کی دوسری قسم یہ ہے طالب اللہ کے قرب اور مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے بذریعہ وھم جواب باصواب پاتا ہے اور جو کچھ حاصل کرتا ہے اللہ کے قرب اور وصال سے حاصل کرتا ہے کیونکہ وہ ہر وقت حضورِ حق کی طرف متوجہ رہتا ہے۔ یہ اس فقیر کے مراتب ہیں جس کا وجود نور رہتا ہے اور وہ قرب و حضوری میں اللہ سے سوال و جواب کرتا ہے۔ اسے مراقبہ میں آنکھیں بند کرنے کی ضرورت نہیں ہوتی۔ وہ صاحبِ راز ہے، اس کے پاس چشمِ عیاں ہوتی ہے۔ ظاہر میں لوگوں سے ہم کلام اور باطن میں لاھوت لامکان کا مکین ہوتا ہے۔ جب سوتا ہے تو تمام عالم کو چشمِ بینا عطا کر کے نورِ ذات کے دیدار سے مشرف کر دیتا ہے۔ تصور کی توفیق اور تصرف کی تحقیق کو فیض اور فضلِ الٰہی سے نواز دیتا ہے۔ تصور اسمِ اللہ ذات سے حضوری اور ارواحِ قبور سے ملاقات کے مراتب بھی اسی طرح حاصل ہوتے ہیں۔ یہ کامل و مکمل تصور کے مراتب ہیں۔ اللہ بس ماسویٰ اللہ ہوس۔ جاننا چاہیے کہ سوال کرنا اللہ کی معرفت اور وصال سے دور رکھتا ہے۔ سوال کرنا جائز تو ہے اگرچہ سوال چھ سو سال کی ریاضت اور

مجاہدہ کے بعد کیا جائے۔ البتہ سوال اللہ کے قرب کی خاطر ہو تو اکمل ہے۔

بیت:

مکن عاجزی بر در کس سوال
وصال تو بہتر بود از زر و مال

ترجمہ: ہر کسی کے سامنے سوال کرنے کی خاطر عاجزی نہ دکھا۔ اللہ کے ساتھ تیرا وصال مال و دولت سے بہتر ہے۔

فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

◆ وَ اَمَّا السَّآئِلَ فَلَا تَنْهَرْ (سورۃ الضحیٰ۔10)

ترجمہ: اور سائل کو منع مت کرو۔

بعض کا سوال تحقیق کی غرض سے ہوتا ہے جو کہ باعثِ ثواب ہے جبکہ بعض کا سوال گناہ ہوتا ہے۔ سوال چار قسم کے ہیں۔ سوالِ نفس، سوالِ زبان، سوالِ روح، سوالِ سرّ۔ ان سوالات کی بدولت فقیر سب سے پہلے مرتبہ غنایت حاصل کرتا ہے اور پھر فقرِ اختیاری اپناتا ہے۔ جو فقیر اللہ کے خزانوں کو سخاوت سے ظاہر و باطن میں تقسیم کرنے کی توفیق نہیں رکھتا تو اس فقیر کے مراتب قربِ الٰہی سے تحقیق نہیں کیے جاسکتے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

۞ نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ فَقْرِ الْمُكِبِّ

ترجمہ: میں فقرِ مکب سے اللہ کی پناہ چاہتا ہوں۔

جو فقیر اللہ کے خزانوں کو تقسیم کرنے کی ظاہر و باطن میں توفیق رکھتا ہے وہ صاحبِ جمعیت فقیر کے مرتبہ پر ہے جسے اس کے قربِ الٰہی کی بنا پر تحقیق کیا جاسکتا ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

۞ اَلْفَقْرُ فَخْرِیْ وَالْفَقْرُ مِنِّیْ

ترجمہ: فقر میرا فخر ہے اور فقر مجھ سے ہے۔

ابیات:

ہر کہ از خود گم شود یابد خدا
نیست آنجا ذکر و فکر و مثل و جاہ

ترجمہ: جو خود کو فراموش کردے وہ اللہ کو پالیتا ہے۔ اس مرتبہ پر نہ ذکر و فکر ہے نہ مثال وعزت۔

بے مثل را مثل بستہ کیشود
ہر کہ بندد مثل آن کافر شود

ترجمہ: اس بے مثل ذات کو کسی کی مثل کیسے کہا جا سکتا ہے! جو اس ذات کی کسی سے مثال دیتا ہے وہ کافر ہو جاتا ہے۔

فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

◆ وَاذْكُرْ رَّبَّكَ اِذَا نَسِيْتَ (سورۃ الکہف۔24)

ترجمہ: اور اپنے ربّ کا ذکر (اس قدر محویت سے) کر کہ تو خود کو فراموش کردے۔

مرشد طالبِ مولیٰ کو پہلے ہی روز تلقین سے چار مراتب عطا کرتا ہے: اوّل حضوری سے پیغام لانے کا مرتبہ، دوم صاحبِ عیاں نظر عارف کا مرتبہ، سوم ظاہر و باطن میں حضرت خضرؑ سے ملاقات کا مرتبہ، چہارم صاحبِ لفظ اولی الامر کا مرتبہ۔ جو مرشد ان صفات کا حامل نہیں وہ فقر اور توحید کی معرفت سے بہت دور ہے۔ اس مرشد کے طالب بیل اور گدھے کی مانند ہیں۔ جو علمِ نعم البدل کو پہچانتا ہو وہ ازلی فیض و فضلِ الٰہی کے باعث فیاض کے مرتبہ پر ہے۔ عارف باللہ کو الہام یا معرفت اور قربِ الٰہی کی بدولت مطلق توحید حاصل ہوتی ہے۔ مراتبِ نعم البدل پانچ ہیں جو ایک دوسرے سے تبدیل ہوتے رہتے ہیں۔ جس کے تصرف میں نعم البدل کے پانچوں مراتب ہوں وہ زوال، سلب اور رجعت سے منزہ ہوتا ہے۔ عارف کو اس کے مراتبِ قرب و وِصال سے شناخت کرنا چاہیے۔ یہ مراتب نعم البدل ازل، نعم البدل ابد، نعم البدل عقبیٰ، نعم البدل فنا، نعم البدل بقا ہیں۔ نعم البدل کے یہ پانچ خزانے طالب کے وجود کو ایک صاحبِ طلسمات عارف کے وجود میں بدل

دیتے ہیں اور ذاتِ الٰہی عطا کرتے ہیں۔ صاحبِ نعم البدل عارف کے پاس ہی اس معما کا علم ہوتا ہے اور وہی اسے دوسروں پر کھولتا ہے۔ فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

◆ عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَالَمْ يَعْلَمْ (سورۃ العلق۔5)

ترجمہ: انسان کو وہ علم سکھایا جو وہ نہیں جانتا تھا۔

اس علم الانسان کا عالم ہی اشرف اور کامل انسان ہوتا ہے۔ فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

◆ اِنِّيْ جَاعِلٌ فِي الْاَرْضِ خَلِيْفَةً (سورۃ البقرہ۔30)

ترجمہ: بے شک میں زمین پر اپنا خلیفہ بنانے والا ہوں۔

اس علمِ لدنّی کو جاننے والے ہی اصل علما ہوتے ہیں جن کے متعلق اللہ فرماتا ہے:

◆ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ ۙ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ (سورۃ البقرہ۔2,3)

ترجمہ: اس میں متقین کے لیے ہدایت ہے جو غیب پر ایمان لاتے ہیں۔

طالب مرید پہلے ہی روز اسمِ اللہ ذات کے ذریعے حضرت رابعہ بصریؒ اور سلطان بایزید بسطامیؒ کے مرتبہ پر پہنچ جاتا ہے۔ وہ اللہ کے قرب اور حضوری سے سات تصور، سات تصرف، سات توجہ، سات تفکر، سات گنا آتشِ محبت، سات گنا گرمیٔ نور طلب کرتا ہے، جمعیت کے ستر خزانے اور سات علوم ایک علم میں ہیں اور اس علم میں مزید ستر ہزار علوم ہیں۔ وہ اسمِ اللہ ذات کا علم ہے۔ اسمِ اللہ ذات کے تصور کی بدولت طالب اللہ کے نور میں غرق ہو کر اہلِ قبور کی ارواح کی مجلس میں ملاقات کرتا ہے۔ طالب کو مجاہدہ میں مشاہدۂ حق، محنت میں محبتِ الٰہی اور ریاضت میں رازِ معبود اور بے حجاب اسرار اجر کے طور پر عطا ہوتے ہیں جس کے بعد طالب کا قلب زندہ اور روح فرحت یاب ہوتی ہے، نفس رسوا ہوتا ہے اور اللہ کے خزانے حاصل کر کے ہر دکھ اور رنج سے آزاد جاتا ہے۔ طالب پانچ روز میں یا ایک ہفتہ کے آخر تک تمام مطالب ایک ہی بار میں پا لیتا ہے۔ طالب اسمِ اللہ ذات سے حضوری کے پانچ سبق پڑھتا ہے جس کی بدولت اس سے کوئی چیز مخفی اور پوشیدہ نہیں رہتی۔ اللہ بس ما سویٰ اللہ ہوس۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ترجمہ: اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان اور رحم فرمانے والا ہے۔ اسمِ اللہ ذات سے حاصل ہونے والی حضوری کا پہلا سبق ازل کی سیر اور اس کے نظاروں کا مشاہدہ کر کے اس کا احاطہ کر لینا ہے۔ اسمِ اللہ ذات کی حضوری کا دوسرا سبق ابد کی سیر اور اس کے نظاروں کا مشاہدہ ہے جس سے طالب خوف و رجا کے دو مقامات کے درمیان رہتا ہے اور اس کا نفس حرص، حسد، خود پسندی، تکبر اور خواہشاتِ نفس سے باز آ جاتا ہے۔ اسمِ اللہ ذات کی حضوری کا تیسرا سبق دنیا کی سیر اور اس کے نظاروں کا دیدار ہے۔ جو بھی دنیا کے خزانے ہیں سب اس کے تصرف میں آ جاتے ہیں اور طالبِ مولیٰ کا دل مکمل طور پر دنیا سے سرد ہو جاتا ہے۔ اسمِ اللہ ذات کی حضوری کا چوتھا سبق عقبیٰ کی سیر اور جنت کی حور و قصور کا نظارہ دیکھنا ہے۔ اسمِ اللہ ذات کی حضوری کا پانچواں سبق یہ ہے کہ طالب وحدت کی سیر اور نظارہ کر کے ذوقِ معرفت، قربِ الٰہی اور توحید حاصل کرتا ہے، ناسوت کے مراتب اور تقلید ترک کر دیتا ہے۔ بعد ازاں کلمہ طیب لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوۡلُ اللّٰہِ، قرآن کی آیات اور ننانوے اسمائے باری تعالیٰ یا تیس حروف سے حاصل ہونے والے حضورِ حق کی برکت سے طالب ہر ایک انبیا و اولیا کی ارواح اور تمام فرشتوں سے ملاقات کرتا ہے۔

وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى خَيۡرِ خَلۡقِهٖ سَيِّدِنَا وَ مَوۡلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصۡحَابِهٖ اَجۡمَعِيۡنَ
بِرَحۡمَتِكَ يَا اَرۡحَمَ الرّٰحِمِيۡنَ ۝

تمت بالخير

امیر الکونین

(فارسی متن)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ وَالۡعَاقِبَۃُ لِلۡمُتَّقِیۡنَ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی حَبِیۡبِہٖ سَیِّدُ الۡمُرۡسَلِیۡنَ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ اَجۡمَعِیۡنَ ○

بعدہٗ میگوید مصنف تصنیف غالب الاولیاء عارف خدا دوام بحضور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ارشاد دست بیعت کردہ تعلیم تلقین محمد رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم و دست گرفتہ مرید حضرت شاہ محی الدین ولی اللہ قدس اللہ سرّہٗ العزیز غلام قادری سروری خاکپائے۔ سروری قادری طبیب القلوب با معالجہ شفا بخشدہ چہرہ وجود را با مطلوب بندہ باھُوؒ فنا فی ھو ولد حضرت بازیدؒ عرف اعوان ساکن قلعہ شور در زمانہ محی الدین غلام محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم باخلاص بالیقین اورنگ زیب بادشاہ عبید اللہ برحق نگاہ چند کلمات مفتاح المہمات واز گرداندہ قفل کل کشایندہ ہر مشکل۔ این کتاب را امیر الکونین نام نہاد و خواندہ را حاکم اولی الامر فنا فی اللہ بی حجاب اللہ عینہٖ بعین خطاب دادہ شد۔ تصنیف این کتاب تصوف از قرآن تفسیر است با تاثیر۔ از مطالعہ صاحب مطالعہ میشود روشن ضمیر وظاہر تصرف گنج دنیا تمام عنایت و باطن تصرف گنج معرفت اللہ ہدایت۔ ہر کہ ازین کتاب نکتہ حاصل نکند و در مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نشود واصل ہلاکت احوال بر گردن او و بال۔ قولہ تعالیٰ:

وَاَمَّا السَّآئِلَ فَلَا تَنۡہَرۡ ؕ وَاَمَّا بِنِعۡمَۃِ رَبِّکَ فَحَدِّثۡ ○

ابیات:

در یک تصرف ہر تصرف یافت گنج — با عطا مرشد در روز پنج
ہر ورق گنج است اکسیر و کرم — ہر کہ خواند بالیقین آنرا چہ غم
از مطالعہ با خدا با مصطفیٰؐ — واقفِ اسرار گردد از الٰہ
ذکر را بگذار مذکورش مکن — غرق فی التوحید شو از رازِ کُن

ہر کہ یابد کنہ کن عامل بود — درحقیقت معرفت کامل شود
این مراتب کاملان از حق عطا — روزِ اوّل شد سبق علم از خدا

این مراتب غرق است لایحتاج فقیر است۔ برکونین امیر است۔ کیمیا ایست کہ گنج صحبت درویشان است۔ ہر کہ خزائن اللہ ازصحبت درویشان نیافت خراب حال دوام پریشان است۔ اولی الامر فقیر است۔ اگر بادشاہ ظل اللہ تمام عمر تصرف کنند درطلب فقیر اولیا اللہ رانیابد۔ واگر فقیر اولیا اللہ میخواہد ملاقات بادشاہ از توجہ قرب الٰہ فقیر چنان جذب کند و بادشاہ راچنان با توجہ بکشد کہ بادشاہ پائے برہنہ باعجز تمام مثل حلقہ بگوش غلام دو یدہ حاضر بیاید۔ پس معلوم شد کہ ظل اللہ در حکم قید فقیر ولی اللہ است۔ پس فقیر باید کہ درحکم فقیر ہر دو جہان در قید قبض تصرف درآید۔ فقیر فیض بخش تمام است۔ این گدا نہ فقیر اند کہ بہ نفسے اسیر۔ فقیر حاکم امیر اگر مفلس گدا را خواہد ربع مسکون ہفت اقلیم بادشاہ ساز دو اگر ہفت اقلیم بادشاہ را معزول ساز د از قائم مقام بیند از د۔ این خدمات برفقیر کونین امیر اہل ذات است۔ عجب مدار۔ ہر کہ عزت و شرف یافت از فقیر یافت۔ ہر کہ منکر از درویشان فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ خراب احوال دوام پریشان۔

شرح دعوت

فقیر بحضور دوام و در علم دعوت عامل کامل تمام۔ اولی الامر آنرا گویند کہ امر او باز گشت نخورد لِسَانُ الْفُقَرَآءِ سَیْفُ الرَّحْمٰنِ سخن او کن ہر چیزی را کہ بگوید شد بامر اللہ تعالیٰ بشود خواہ زود خواہ دیر۔ فقیر را دل بحضور دوام۔ دوام بہ دعوت پیغام حصول الہام و اولی الامر نیز آنرا گویند کہ امر او برہمہ کس غالب۔ ہیچ کس بروی غالب نگردد، خواہ تنہا باشد خواہ با لشکر۔ پس معلوم شد کہ فقیر از امر با خدا است و امر خدا راست و غالب۔ قولہ تعالیٰ وَاللّٰهُ غَالِبٌ عَلٰٓى اَمْرِهٖ۔

این امر دعوت غالب است کہ مخالف شیطان است و موافق رحمان است۔ خوانندہ دعوت فقیر روشن ضمیر عین العیان چہ حاجت بیان است۔ مرشد ناقص رنج کش و مرشد کامل گنج بخش و از ین دوام بہ نظر نصیب می دھد از معرفت۔

شرح فقر

آخر انتہا فقر چیست؟ چنانچہ قال من برحال من کَفٰی عِلْمِهٖ بِحَالِیْ۔ پس معلوم شد این مدعیان لاف زن کہ دعویٰ فقر میکنند۔ بعضی بہ قال فقر رسیدہ و بعضی بحال فقر و بعضی باحوال فقر و بعضی اعمال فقر و بعضی اقوال فقر و بعضی افعال فقر از ہزار کس باشد کہ بمعرفت لازوال سلطان الفقر بہ وصال عین جمال فقر رسیدہ مشاہدہ فقر دیدہ۔ پس معلوم شد کہ بسیار اند خود را پوشیدہ اند بزیر فقر نام از ہزار کس باشد کہ رسیدہ بہ فقر تمام۔ آخر فقر کرا گویند و فقر چیست؟ فقر یک نور است کہ نام آن سلطان

الفقر دوام بہ مد نظر اللہ منظور۔ طرفہ زدحاضر شود۔ نہ خدا و نہ از خدا جدا۔ اینست فقیر نور صفا۔ فقر یک ملک عظیم است از قرب اللہ با جمعیت قدیم است۔ در آن ملک فقر ہرگز داخل نشود نفس امارہ و دنیا لئیم و شیطان رجیم۔ ہر کہ در ملک فقر درآید و داخل شود۔ وَمَنۡ دَخَلَهٗ كَانَ اٰمِنًا۔

پس معلوم شد کہ از ملک فقر چہار متعلقہ چنانچہ متعلقہ ازل و متعلقہ ابد و متعلقہ دنیا و متعلقہ عقبیٰ۔ ہر کہ بہ ملک فقر رسد بر این ہر چہار متعلقہ حاکم شود و در حکم او تمام کونین بمثل غلام۔ فقر غنی است و اہل متعلقہ در نظر فقیر مفلس و گدا۔ این است مراتب فقرائے اے احمق بی حیا۔

بیت:

فقر را من دیدہ ام پرسیدہ ام ہر حقیقت فقر را خوش دیدہ ام

دانیکہ جملہ پیغمبران بہ مرتبہ فقر التجا آوردہ و نیافتہ آن تمامی فقر را حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بردہ و فقر با امت خود سپردہ۔ این فقر محمدی بہ فخر محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم۔ فقر فیض است۔ فقر را سہ مراتب است۔ خزانہ گنج غیب الغیب بسیار بیشمار۔ ابتدا اول قدم طریق است و دوم قدم توجہ است ہر مقام و منزل کہ میداند ہر وقت کہ خواہد خود را با توجہ برساند، این توجہ توفیق است۔ سوم قدم فقر غرق فنافی اللہ نور و در مجلس محمدی حضور تحقیق است۔ فقر را کہ قلب نور و قالب مثل کوہِ طور و خود کلیم اللہ جواب با صواب مثل موسیٰ صلوٰۃ اللہ باذکر مذکور۔ پیر مرشد کہ این چنین مراتب قوت ندارد و نداند ہر آنکس احمق است کہ نام خود را پیر و مرشد خواند۔ پیر زن مرید بسیار است۔ پیر مثل حجام موئے بُر بہ مقراض بیشمار است۔ پیر باید بے نیاز۔

علم دعوت تیغ برہنہ مرقوم یافت با تصور علم قرب معرفت فی اللہ حضور و علم تصرف بقا باللہ نور نوادر بر کل مخلوقات کہ غرق لی مع اللہ ہدایت است۔ و دیگر صورت ہر یک رامیشود و آنصورت کہ بحب دنیا دل سیاہ کہ سر بدعت است۔ از مجلس پیغمبر بینندہ را دو مراتب خاص شود۔ یکے قرب دوم در آن قرب توفیق از نظر پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تحقیق۔ بعضی را مقام جمالیت و بعضی را مقام جلالیت۔ از جمالیت جمعیت محمود و از جلالیت جذب مجذوب مردود۔ پس مجلس و دیدن پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم مثل محک است محقق شود وجود کاذب و صادق۔ مراتب مشرف حضوری پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم حاصل کردن از حاضرات اسم اللہ ذات است۔ اللہ بس ماسویٰ اللہ ہوس۔

بدانکہ اگر جمیع ثواب حج میشود قوی قادر۔ اینچنین دعوت را کل الکلید مخ معرفت توحید حاضر است۔ از قرب اللہ ذات فقیر خزانچی خزائن اللہ و لی اللہ غالب بر ظل اللہ لا یحتاج التجا بہ ہیچ کس نیارد۔ از مرشد کامل طالب صادق را مراتبین نصیب شود۔ ظاہر گنج غنایت و در باطن تصرف ہدایت روز اول سبق میدہد۔ طالب ازین کتاب مطالعہ روشن ضمیر لوح

میکشاید و از مطالعہ ضمیر مطالعہ لوح محفوظ میدرآید۔ و از مطالعہ لوحِ محفوظ طالع مردم از نیک و بدی نماید۔ مصنف میفرماید که این مراتب منجم درویش است که از غلبات گاوَریش است' نہ صداقت کیش۔ بدانکہ پیر و مرشد کہ اوّل سلک سلوک راہ قرب اِلٰہ مشاہدہ بی مجاہدہ گنج بی رنج محبت و معرفت بی محنت راز بی ریاضت' طلب بی طاعت توفیق تحقیق نور حضور۔ این جملہ مراتب در حاضرات ناظرات۔ جملہ آیات قرآن تفسیر بیان یکبارگی علم علوم عیان تماشا بر پشت ناخن بہ بیند ہر دو جہان حاضرات ناظرات کہ مردہ قلب قالب از حاضرات شود حیات۔ مرشدی و پیری وفقیری و درویشی و اولیائی و عارف خدا و اہل علم دعوت علما باللہ واصل ولی اللہ حاضرات نداند ہر آنکس احمق است کہ نام خود را صاحب باطن پیر و مرشد خواند۔

حاضرات ناظرات چند قسم است و بہ چند اسم است و چند رسم و چند مرسوم است۔ اصل حاضرات وصل و قرب اللہ و جمعیت' توحید مطلق محض از حی و قیوم کہ کل و جزو واضح گردد معلوم آنچہ در قید لوح محفوظ است رقم رقوم۔ حاضرات پنج قسم است۔ اول حاضرات وجود' دوم حاضرات موجود' سوم حاضرات مطلوب جمیع مطالب مقصود' چہارم حاضرات حاضر آوردن کل مخلوقات ہژدہ ہزار عالم آنچہ کن فیکون و معبود پنجم حاضرات دنیا نفس شیطان مردود۔ این را پنج گنج دینی و دنیوی میگویند۔ مرشدیکہ از حاضرات طالب اللہ را ہر مراتب نکند نصیبات و از حاضرات با توفیق ہر مراتب نکند تحقیقات عزّ و جاہ درجات حیات و ممات معلوم شد کہ مرشدے ناقص نا تمام۔ تلقین گرفتن از ان مرشد بر طالب حرام است کہ طالب را بہ جز حضوری حاضرات ناظرات باذکر فکر' مراقبہ' مکاشفہ' ورد وظائف ہیچ مطلب نرسد اگر چہ تمام عمر ریاضت سالہا سال بکشد درین مراتب طالب ناقص خام است۔ پس درین خام شرف کدام است۔ در طالبی و مریدی و مرشدی و پیری نہ شمار ایام است۔ مرشد کامل دست بردہ بحضور کشد از جمیع حوادث بگزراند' طالب اللہ را طرفۃ زد بحضور رساند و ناقص مرشد امروز فردا وعدہ کند و مرشد کامل بتوجہ یکبارگی بحضور بردہ۔ راہ دیگر ہمہ سالہا سال ریاضت طلب' اگر چہ ذکر روحی باشد و یا ذکر قلب و راہ حاضرات تصور اسم اللہ ذات توفیق کلید است۔ کل و جزو را کشایندہ تحقیق و نصیب نمایندہ مرشد بحق رفیق۔

دانیکہ جمیع بلا و آفات و حوادث نفسانی شیطانی در یک خانہ جمع کنند کلید آن دنیا است۔ پس ہمچنان خزانہ معرفت و گنج توحید و گنج نور و گنج قرب حضور ہر یک در وجود انسان موجود است۔ کلید خزانہ گنج وجود حاضرات اسم اللہ ذات۔ ہر کہ حاضرات اسم اللہ ذات میداند از کنہ اسم اللہ ذات میخواند فی الدنیا و الاخرۃ بے نیاز و لا یحتاج ماند۔ اَلْفَقْرُ لَا یُحْتَاجُ اِلَّا اِلَی اللّٰہِ۔

بیت:

ہر کہ این راہ نداند لاف زن   ہر کہ داند حاضرات آن جانِ من

حاضرات نفس با نفس ہم سخن شود و حاضرات قلب با قلب ہم سخن شود و حاضرات روح با روح ہم سخن شود و حاضرات محمد

باسم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہم سخن شود و حاضرات اللہ مع اللہ الہام ہم سخن شود و حاضرات انتہائے فقر کل مقامات درجات ۔ اللہ بس ماسویٰ اللہ ہوس ۔ حاضرات در مراتب نعم البدل است و نعم البدل مراتب معماد راسم قادری کیمیا گنج وجود طلسمات صاحبِ طلسمات حاضرات بکشاید بعین عین مینماید ۔ این حاضرات تصور حضور شہسوار قبور ۔ بدانکہ فقر راسہ مراتب است: ساکن مکان لاہوت، مشرف معرفت انوار دیدار، قوت حیّ دارین لایموت لب بلب بستہ دوام سکوت غرق فی التوحید نہ احتیاج طالب دارد و نہ مرید ۔ ہر کہ طالب مرید طلب اللہ کند بحضوری رساند و سائل را محروم نگرداند ۔ بدانکہ حاضرات از کلمہ طیبات لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ روز اول سبق میدہد ۔ فقیر از مراتب فقیر بر نفس امیر روشن ضمیر را از مراتب فنا و بقا ۔ مرد آن است کہ اول نفس را راست گرداند ۔ در معرفت حضوری مشاہدہ کہ احتیاج نماندہ تمام عمر مجاہدہ ۔ قَالَ النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم مَنْ عَرَفَ نَفْسَہٗ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّہٗ ط مَنْ عَرَفَ نَفْسَہٗ بِالْفَنَآءِ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّہٗ بِالْبَقَآءِ ۔

شناختن نفس با تصور اسم اللہ ذات فنا از فنا و شناختن رب با روح بقا از بقا ۔ این است ابتدائے عارفان ای مردہ دل بے حیا! و فقیر اہل روح را چہ نشان است؟ بجان تن چنانچہ ملاقات با روحانیت احوال من ۔ ہر کہ اہل نفس در باطن اہل روحانیت ہم صحبت شوذ در نص و حدیث ذکر مذکور بعیان حضور باشعور یعنی در باطن غرق فی التوحید نور و در مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم یکدم جدا نشوذ ہمیشہ حضور ہر دوام و ظاہر ہم سخن با مردم عوام ۔ این است مراتب عارفان ای احمق خام! فقیر صاحب شریعت مثل شیر کہ آن را شرف از شریعت محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم با قرب رحمٰن است و فقیر اہل بدعت مقرب مصاحب شیطان است ۔ فقیر صاحب شریعت بخدا یگانہ است و فقیر اہل بدعت ہمچون سگ دیوانہ است ۔

این اکثر دعویٰ فقر می کند این فقیر نیست ۔ نام ایشان گدا و با نفس ہوا ۔ محروم از باطن معرفت خدا ۔ بہر در سائل بی حیا ریش تراشیدہ ۔ تمام عمر از طریقت معرفت راہ ندیدہ کہ بی دیدہ عقب لقمہ دویدہ ۔ این چنین اہل بدعت فقر سَوَادُ الْوَجْہِ روسیاہ روز و شب در شرب گناہ بی خبر از احوال روحانیت ارواح ۔ محروم از معرفت وحدانیت لقا و بی خبر در باطن از مجلس حضرت محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ۔ مشرف دیدار محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بینندہ و زیارت کنندہ یکبارگی ۔ بمراتب ولی اللہ عارف عیان محمود یا یکبارگی ۔ بمراتب مجذوب و یا یکبارگی ۔ بمراتب محمود و یا یکبارگی ۔ بمراتب مجوب مردود ۔ حکمت اینست کہ در دیدنِ مجلس نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہیچ شک نیارد کہ آنچہ مجلس بہشت سرشت ۔ در مجلس حضور نص و حدیث بذکر مذکور و در مجلس نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اینکہ دو مراتب شد، محمود و مردود کہ مجلس نبوی محک است پوشیدہ کذب میگردد از وجود ظہور و پوشیدہ صدق صادق را بدیدن مجلس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ۔ وجود صادق را وجود نور و طالب صادق دوام در مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم حضور لازوال ۔ پس معلوم شد کہ مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بہشت سرشت است

ودر بہشت اہل پاک باشد۔ پلید نجس وجیفہ مردارگندہ بوئی دنیاوشیطان کافرراقوت نیست کہ در مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ودر بہشت ودرکعبہ ودرمدینہ منورہ روضہ مبارک مدخل شود۔ وشیطان راقدرت نیست کہ صورت حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم وصورت قرآن باحروف وصورت شمس وصورت قمر وصورت کعبہ وصورت مدینہ وصورت اصحاب کبار و صورت شاہ محی الدین پیر دستگیر ہرگز نتوان شد۔ ازغلبات ہدایت آنصورت کہ غرق لی مع اللہ ہدایت است و دیگر صورت ہریک رامیشود آنصورت کہ بہ حُب دنیادل سیاہ کہ سر بدعت است۔

بدانکہ اگر جمیع ثواب انبیا اصفیا نبی مرسل جملہ پیغمبران از حضرت آدمؑ تا خاتم النبیین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمع می شود وثواب جملہ اولیا اللہ غوث قطب آنچہ صاحب منصب مراتب ولایت ہدایت جمع میشود وثواب جمیع فرشتگان وثواب جمیع مومنان مسلمانان وثواب جن وانس دفاتر مجمل مجموعہ یکجے جمع کنند آن راثواب حسنات عظیم گویند وبرگزیدہ سر ثواب و برگزیدہ سر حسنات و برگزیدہ عظیم تصور اسم اللہ ذات مراتب حضور است۔ وسر جملہ گناہان آنچہ فاسقان وگناہ گاران و کافران ومشرکان وکاذبان وظالمان آنچہ اہل گناہ گمراہ ہمہ زمین است جملہ گناہ یکجے مجمل کنند آن راگناہ کبیرہ گویند۔ پس غفلت از خدا دوری سر گناہ کبیرہ است فوق الکبیر۔ پس مجلس اہل دورو اہل حضورراست نیاید۔ پس معلوم شد کہ قصہ خوانی و افسانہ دانی راہ دیگر است و یگانہ شدن فی اللہ ربانی راہ دیگر است۔ مجلس اہل یگانہ و اہل بیگانہ راست نیاید۔ این ہمہ مراتب برکت از علم نوراست وآنست علم نور کہ عالم رامشرف کند حضور۔

بدانکہ حضوری نیز دوقسم است، حضوری کہ بہ تصور اسم اللہ ذات لازوال است باقرب وصال است و بے تصور اسم اللہ ذات آنچہ حضوری از ذکر فکر مراقبہ باعمال جوارح می شود ناقص را این ہمہ وہم خیال است از شامت مرشد ناقص کہ مبتدی را از سکر گرمیٔ احوال است۔ تصور نیز دوقسم است۔ تصور بامشاہدہ حضوری تحقیق است کہ قرب باتوفیق است واز تصور بے حضوری از تاثیر شیطان وہوائے نفس زندیق است۔ بدانکہ لذت ازل باجمعیت متفق لذت ابد است و لذت دنیا متفق حور قصور نعمت بہشت متفق عقبیٰ است۔ چون لذت پنجم معرفت نور خدا در وجود طلوع زند ہر چہار لذات را از وجود بیرون کشد۔

ابیات:

لذت دیدار بہ دیدار دہ | لذت دیدار بر دل من بہ نہ
ہر کرا لذت نشد وحدت لقا | لعنتی بر زندگی آن بے حیا

قولہ تعالیٰ وَمَنۡ کَانَ فِیۡ ہٰذِہٖۤ اَعۡمٰی فَہُوَ فِی الۡاٰخِرَۃِ اَعۡمٰی ۔

قطعہ:

هر کہ این جای نہ بیند بے نصیب بے خبر از معرفت اہل از رقیب
روئے سیاہ بہ بود از دل سیاہ دل سیاہ شد ز دنیا عزّ و جاہ

اگر بیائی بہ بین و اگر نیائی در قید شیطان لعین ۔ بیت :

بہ بین قدرت بہ بین وحدت حضورش بہ بین رحمت پُر از ہم ذات نورش

اللہ بس ماسویٰ اللہ ہوس ۔ مثنوی :

اگر حجاب کنی از خدا فرشتہ شوی چنانچہ میکنی از مردمان حجاب اینجا
بہ بین امروز چون گویند فردا ببین از عین بینم نیست پردہ
بہ بینم با چشم عین العیانی چو زندہ قلب روح و نفس فانی
مثل بتہ بصورت کی تواند مشرف شد حضوری راز داند
ز نَحْنُ اَقْرَب شود پیغام دائم وجودِ واصلان زان گشت قائم
فقر آنکس کہ آنجا من رسیدہ ز غیر حق ہمہ از خود بریدہ
نماندہ احتیاج ذکر مذکور حضوری با حضور است نور با نور
نماندہ ہیچ پردہ چشم باز است حقیقت حق رسیدہ عین راز است
زہی دولت بدیدہ حق لقا شد قلب قالب ز وحدت حق بقا شد
نہ آنجا علم نہ غوغای قال است لاھوت و لامکان نہایت با جمال است
نماندہ بر دلم افسوس مارا بہ بینم سر پنہان آشکارا
دو دلی را نیست راہ یکدل طلب کن کہ غیرے لاسوئے از دل سلب کن
بیا اے طالبا بے سر بیائی سری از تن جدا کن راہنمائی
باھُوؒ با ھو فنا با ھو بقا شد کہ اول و آخر و از ھو لقا شد
کہ ھو عینک شدہ بہ چشم باھُوؒ میان از ھو بہ بیند یافت باھو
کسی منکر ز ھو مردود گردد بجز یاھو با ھو نیست گردد
مثل بتہ بمثل بیمثال است ز خود رفتہ شود با حق وصال است

ہر کرا لی مع اللہ فنا فی اللہ باقرب اللہ است باعمل جوارح ذکر فکر ورد وظائف روئے آوردن آنرا گناہ است ۔ غوث قطب مثل امرا و فقیر مقرب الحق مثل بادشاہ است ۔ بادشاہ را باعدل تفحص در کار است آنرا محنت و مشقت چہ در کار است ۔ این

راہ بگفتگوئے تعلق ندارد، مشرف حضوری روبرو۔

قولہٗ تعالیٰ: فَاَیۡنَمَا تُوَلُّوۡا فَثَمَّ وَجۡهُ اللّٰهِ ؕ بیت:

ہر طرف بینم بیابم ذات نور ہر کہ از خود بگذرد یابد حضور

اللہ بس ماسویٰ اللہ ہوس۔ بیت:

روشن ضمیر را چہ غم از اختلاط خلق دریا بہ مشت خاک مکدر نمی شود

این مرتبہ وحی القلوب است۔ بیت

تا گلو پُر مشو کہ دیگ نہ ای آب چندان مخور کہ ریگ نہ ای

مگر کامل کہ خوردن او مجاہدہ و خواب او مشاہدہ۔ این مرتبہ وحی الروح است۔ بیت

چو معدہ بود خالی از طعام درآن وقت معراج باشد تمام

مگر مکمل کہ خوردہ، ناخوردہ برابر، سیری و گرسنگی برابر، مستی و ہوشیاری برابر، خواب و بیداری برابر۔ این مرتبہ وحی السرّ است۔ بیت

خام را مستی بود وہم از خیال مست را ہوشیار گرداند وصال

مگر اکمل کہ علم معرفت عامل، نہ مرکب حامل۔ این مرتبہ وحی الزّمان است، آوردبرد پیغام از قرب اللہ حضور معرفت اِلَّا اللّٰہ از مجلس حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم۔ اولیا اللہ علما باللہ پیغام ہر مدام نہ مرتبہ پیغمبر الصلوٰۃ والسلام۔ پس لائق دعوت خواندن ہر آنکس باشد کہ پیغام از پیغمبر حضور وجود نور مغفور بمد نظر اللہ منظور۔ باجواب سوال التماس عرض در مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم باذکر مذکور این است دعوت خواندن۔ اللہ بس ماسویٰ اللہ ہوس۔

بدانکہ در مجلس محمدی مدخل شدن و مجلس حاصل کردن و در باطن ہم صحبت و ہم سخن و بروقت خواہد آوردبرد التماس جواب و سوال بحضور مشرف قرب محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم باوصال لازوال واقف احوال از حاضرات اسم اللہ ذات و تصرف آوردن مشرف محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم شرف آسان کار است، لیکن خوئے بوئے، خلق، ملک، علم، حلم، ترک، توکل، ارادت، سعادت، حکم، اجازت، ہدایت، فقر، غنایت، فنا، بقا، رضا، صبر، حیا محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم در تصرف آوردن خیلی مشکل دشوار است مگر بخش عطائے پروردگار و مرشد رفیق باتوفیق تحقیق غالب الامر سابقہ سالار۔

المطلب آنکہ گنج دین دنیا تصرف و تصور معرفت اِلَّا اللّٰہ غرق فنا فی اللہ و ذکر فکر مراقبہ، مکاشفہ تجلیات سیر مقامات ہژدہ ہزار عالم مسخرات کل وجود در قبض قید خود آوردن آسان کار است لیکن حوصلہ وسیع دروجود نگاہ داشتن مشکل خیلی دشوار است۔ از رنج و ملامت و غیبت آزار از خلق آزردہ مشو۔ از خلق بار بردار و خلق را نیاز ارکہ رستگاری در کم آزاری است۔ دانیکہ از

غایت شکایت کافران وکاذبان ومنافقان وحاسدان حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میفرمود۔ یَالَیْتَ رَبِّ مُحَمَّدٍ لَمْ یَخْلُقْ مُحَمَّدًا ؕ

پس دیگری چہ باشد کہ دم زند۔ ہر کہ تمامی معرفت فقر ہدایت ملک ولایت برسد مردمان آنرا دیوانہ خبطی میگویند واہل خانہ آنرا احمق خوانند کہ کور چشم حقیقت معرفت آنرا انداند۔ بی عقل حیوان اند۔ قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اَلْعَقْلُ یَنَامُ فِی الْاِنْسَانِ ؕ اَلْاِنْسَانُ مِرَاۃُ الرَّبِّ

چشم از دل باید معرفت اللہ عارف باللہ را صاحب نظر وگرنہ چشم ظاہر ہم حیوان می دارند مثل سگ، خوک، خرس، گاؤ خر۔ عقل دو قسم است۔ یکے عقل کل کہ لازوال دوم عقل جز موجب احوال است۔ قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم لَا فَرَقَ بَیْنَ الْحَیْوَانِ وَالْاِنْسَانِ اِلَّا بِالْعِلْمِ۔

ابیات:

آنچہ مطلب بود کلی یافتم ۔۔۔ کس نمی یابد کہ پنہان ساختم
این خزانہ شد نصیب با شعور ۔۔۔ میشناسد عارفان اہل حضور
کی شناسد عارفان را کور تر ۔۔۔ می شناسد آن کہ می باشد خضر
باھوؒ در ھو گم شدہ فی اللہ فنا ۔۔۔ نام باھوؒ متصل شد با خدا

قولہ تعالیٰ: وَھُوَ مَعَکُمْ اَیْنَمَا کُنْتُمْ۔

مرشد مثل محک است۔ بحکمت حضوری حکیم صفت کریم طالب اللہ را مرشد کامل بہ طعام وآب شکم پر کنانند واز ہر نعمت میوہ گوناگون میخورانند۔ بتوجہ توفیق باطنی تحقیق حضور رسانند۔ پس معلوم شد مرشد ناقص در ذکر فکر بہ طالبان خود عاجز ماند۔ نیز معلوم شد از مرشد کامل روزِ اول طالب کامل واز مرشد مکمل روزِ اول طالب مکمل واز مرشد اکمل روزِ اول طالب اکمل و از مرشد جامع روزِ اول طالب جامع واز مرشد نور روزِ اوّل طالب فنا فی نور واز مرشد حضور روزِ اول طالب حضور واین جملہ مراتب مجموعہ مجمل بہ ابتدائے مراتب فقر نمی رسد کہ از مرشد فقیر روزِ اول طالب فقیر کہ فقیر نہ مرتبہ دارد ونہ منزل مقام فنا بقا۔ در نظر او اِذَا تَمَّ الْفَقْرُ فَھُوَ اللّٰہ تمام۔ این است مراتبِ فقر اے احمق خام! فقیر آنرا گویند بقا باللہ ذات ودر ذات او خود را کند حیات وبر خود اللہ را کند اثبات از غیر لاسویٰ اللہ نجات ویکے گردد آنرا حیات وممات۔ این است فقیر صاحب نظر بر ظل اللہ بادشاہ ہر ملک فقیر حاکم غالب تر کہ بانظر تمام زمین را میکند سیم وزر۔ از فقر حیٌ است۔ ای احمق گاؤ خر پس فقر از خدا نظر نہ بر دارد ای اہل حماقت حمار! در طلب دنیا خوار ودعویٰ میکنی در طلب محبت ومعرفت دیدار ہنوز در قید نفس مردہ دلی روئی خجل۔ روح از تو بیزار۔ باطن کہ بے باطل از حق باطن او برحق تحقیق است۔ ظاہر در تصرف آنرا

قوت توفیق است ۔ فقر بسلوک تعلق ندارد کہ صاحب سلطنت سلطان الفقر بادشاہ است کہ ہر سلوک و ہر مقام در نظر او نگاہ است ۔ آنرا از ہر طالب مرید آگاہ است بر محمود ہم مقصود ہم مردود ہم مرتد ہم لامرتد ۔ پس دانی چنانچہ ظاہر علم بسیار است ہم چنان سلک سلوک باطنی بیشمار است ۔ اگر مرقوم کنم شرح دفاتر باید از اندک معلوم کردہ شود سلک کامل و سلک ناقص ۔ در سلک کامل قبض، بسط، سکر، صحو، ذکر، فکر، مراقبہ، مکاشفہ بعیان نظر نگاہ است، آنچہ سلک ابتدا و انتہا یکی حضور مشاہدہ قرب اللہ است ۔ این سلک اساس معرفت وصال ۔ سالکی کہ بدین صفت موصوف نباشد ناقص تمام عمر تصرف کند سالہا سال بر خود انا مثل احمق جہال ۔ چون بینی کہ شخصی ظاہر بہ قید رنج و ریاضت از برای امرائی بادشاہ مسخرات محنت زیادہ تر و در باطن از معرفت اللہ بی خبر، تحقیق باید کرد این مرد عوام ناقص در بادیہ ضلالت افتادہ است، بے نصیب از خاصگان لاھوت لامکان ۔ بیت:

اللہ ہر کرا خواہد دہد قرب و لقا ہر کرا راندہ کند دوری جفا

مجلس اہل لقا و اہل جفا است نیاید ۔ بیت:

پند گویم ناقص و شرمندہ را از ہوائے باز آ و آ جانب خدا

اگر بیائی در باز است و اگر نیائی اللہ بے نیاز است ۔ ہر کہ دعویٰ معرفت صدق صادقی غرق فنا بقا لقا کند آنرا دو ''ل'' گواہ است یکے ''ل'' لَآ اِلٰهَ در مقام مُوْتُوْا قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوْا گشت فنا چنانچہ مردہ از نفسانیت از دنیا ہوا ۔ دوم ''ل'' لاھوت ہر دو مشرف لامکان کند ۔ این چنین دیدن دیدار رواست بحکم این آیت قرآن فرمودہ خدا تعالیٰ: وَمَنْ كَانَ فِيْ هٰذِهٖٓ اَعْمٰى فَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ اَعْمٰى ۔ بیت:

گر بگویم کور چشمی را بہ بین کی بہ بیند کور چشمی بی یقین

مجلس نابینا و چشم بینا است نیاید ۔ ای نابینا از برای کوری و تاریکی و ظلمات کہ بر چشمِ تو پردہ شیطانی و بر دل تو پردہَ نفسانی ۔ طلب کن طبیب بینائی کہ تکمیل دارو و نورِ یقین معرفت اللہ میدہد، آنچہ حجاب پردہ چشم خراب برخیزد و بینا شوی عین بعین ۔ بیت:

نقطہ از غین غضبی دور کن تا بیابی عین را از عین کن
کن ز کن حاصل شود کنہش ز کن عاقلان را بس بود این یک سخن

پس شخصی کہ صاحب لفظ کن باشد و ابتدا سلک سلوک بر زبان اوست یک سخن، پس بہ صاحب کن و صاحب سخن را سلک سلوک چہ در کار است کہ بیک سخن رسانیدہ بہ حضوریَ معرفت پروردگار است از ان کن الست مع اللہ پیوست ۔ پس صاحب سلک سلوک از سخن کن بی خبر محروم است، اگر چہ در نظر خلق بہ عظمت مخدوم است ۔ ابیات:

هرکه شد مخدوم از خدمت فقر　　　نظر فقرش به بود از سیم و زر
خرس را آدم کند بایک نظر　　　بس بود تعلیم علم از سربسر
گردن بزن این ناقصان طالب طلب　　　طلب کن ای طالبان کامل به رب

مجلس روحانی عیسیٰ علیہ السلام صفت اہل معرفت قُمْ بِاِذْنِ اللّٰہ ملاقات روحانی ولی اللہ بر قبر اہل قبور با یک دیگر قوت ہم سخن حقیقت ذکر فکر مذکور۔ این توفیق از تصور اسم اللّٰہ ذات تحقیق است با تفکر از تصور اسم اللّٰہ ذات در مقام ازلی خواند قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تَفَكُّرُ السَّاعَةِ خَيْرٌ مِّنْ عِبَادَةِ الثَّقَلَيْنِ۔ این تفکر تعلق بسیر طبقات ندارد در مشاہدہ فنافی اللہ ذات بہ موجب این آیت کریمہ۔ قولہٗ تعالیٰ وَاِلٰى رَبِّكَ فَارْغَبْ ؏ ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم رغبت بکن بسوئے پروردگار خود۔ فقیر بر نفس امیر فنافی اللہ روشن ضمیر عارف باللہ صاحب کیمیا نظر باطن صفا دوام حاضر در مجلس حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم با تاثیر عالم در علم ظاہر و باطن تفسیر با توفیق اسم اللّٰہ ذات تصور تصرف، توجہ، تفکر، تحقیق با حاضرات اسم اللّٰہ ذات ہر دو جہان را طی کند بمقدار دانۂ اسپند در دست یک مشت، وجود حق تماشائے ہر دو جہان را بہ بیند بر ناخن پشت۔ آنرا چہ حاجت خواندن و نوشتن و قلم گرفتن در قبضہ قید بہ سہ انگشت۔ ہر کہ منکر از تصور اسم اللّٰہ ذات توفیق و تصرف اسم اللّٰہ ذات تحقیق کاذب زندیق است۔ پس معلوم شد کہ عارف باللہ باعیان قوت دارد از لاہوت لامکان با قرب بقا باللہ سبحان صاحبِ نظارہ۔ آنرا چہ حاجت است نماز نوافل استخارہ۔ عارف ولی اللہ علما باللہ کہ غرق در معرفت توحید وصال، آنرا چہ حاجت است فال رمل آنچہ کل و جز علم علوم در قید و قبض لوح محفوظ رقم مرقوم عارف باللہ را ہم روشن و اضح معلوم مکشوف۔ ہر کہ گوید نداند و ہر کہ نگوید داند۔ فقیر مالک الملکی اِذَا تَمَّ الْفَقْرُ فَهُوَ اللّٰه فقیر صلح کل یعنی کلید کل بدست اوست بست کشاد تمام عالم۔ پائی ازل بغنایت تصرفِ ازل پائی عقبیٰ بغنایت تصرفِ عقبیٰ پائی دنیا بغنایت تصرفِ دنیا پائی ابد بغنایت تصرفِ ابد۔ این است تمامی فقیر صلح کل ہدایت۔ بیت:

ہر تصرف در عمل آوردہ ایم　　　ہر تصرف ترک کردہ بردہ ایم

این راہ فقر بقال نیست مشاہدہ بہ چشم خویش دیدن احوال است۔ فقیر کہ در فقر فی اللہ تمام است ذکر فکر مراقبہ مقام بر دل او حرام است۔ قطعہ:

مردہ دل عالم بود بے معرفت　　　زندہ دل عالم بود عیسیٰؑ صفت
مردہ دل زندہ کند بایک نظر　　　موسیٰؑ را تعلیم شد علم از خضرؑ

پس معلوم شد کہ کل لایحتاج است از جملہ و جز محتاجِ کل است۔ پس فقیر کُل است و دیگر ہر مراتب اہل طبقات مثل غوث قطب جز با فقر محی الدین کُل الکلید، عارف توحید قادری فارغ از تکلیف تقلید۔ قادری آنرا گویند کہ جملہ مقام با نظر طی کند و

باہر یک مراتب طالب او با انتہا رسد۔ قادری توفیق است۔ باطن او از قرب اللہ تحقیق است۔ ہر کہ با قادری دم زند معلوم شد کہ از قوم اہل زندیق است۔ دشمن قادری از سہ حکمت خالی نباشد یا ناقص یا نارسیدہ یا کورچشم از معرفت ربانی ندیدہ باشد۔ قادری باربردار است اسم ربانی زندہ قلب و نفس فانی۔ اللہ بس ماسویٰ اللہ ہوس۔ صاحب اختیار لازوال خواہ گوید خواہ نگوید۔ بیت:

باھُوؒ نحس را سعد گرداند نظر　　　نظر ناظر را بود روح الامر

این مراتب روز اول فقیر را ابتدا است۔ ای عارف عالم علما باللہ و ای عاقل اہل حضور ولی اللہ و ای صاحب شعور ظل اللہ ہر یک باید دانست کہ علم توریت و علم انجیل و علم زبور و علم قرآن و اسم اعظم و علم کیمیا و آنچہ در چہار کتاب است و علم احادیث نبویؐ و قدسی و علم صحیفہ و خواب الہام جملہ پیغمبران و علم ظاہر و باطن، حکمت حکیم اللہ کل و جز از حضرت آدم صفی اللہ تا خاتم النبیین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جمیع مخلوقات کن فیکون خداوندی ہژدہ ہزار عالم ہمگی و تمامی دفتر مرقوم لوح محفوظ و عرش اکبر و کرسیٔ عظمیٰ و علمِ ازل و علمِ ابد و علمِ دنیا و علمِ عقبےٰ و علمِ دیدار مشرف رب العلمین توحید سرِّ اسرار پروردگار ہمہ شرح اسم اللہ ذات در طی اسم اللہ است۔ ہیچ چیز از طی اسم اللہ ذات بعید و بیرون نیست۔ باید دانست ہر آنکس در فقر قدم زند کہ اول خود را در علم ظاہر باطن امتحان کند کہ جاہل در فقر قدم زندؒ عاقبت مجنون پریشان رجعت خوردہ قلب سلب دیوانہ۔ حدیث قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم وَمَنْ تَزَهَّدَ بِغَيْرِ عِلْمٍ فَهُوَ جُنَّ فِيْ اٰخِرِ عُمُرِهٖ اَوْ مَاتَ كَافِرًا اما علم دو قسم است۔ علم ظاہر و علم باطن۔ علما ظاہر علم عالم للسان و علم باطن علم القلب۔ ہر کہ علم باطن معرفت توحید الٰہی تمام تحصیل ربوبیت میخواند آنرا احتیاج علم ظاہر نماند۔ المطلب آنکہ علم ظاہر دلالت و راستی راگواہ ہمراہ از برای نگاہ داشتن رفیق با توفیق تحقیق رفیق طریق علم باطن است۔ چنانچہ علم ظاہر است ہمچنان علم باطن است۔ علم ظاہر مثل نمک و علم باطن مثل طعام و در طعام نمک گم شود۔ علم ظاہر مثل چراغ و علم باطن مثل آفتاب۔ علم ظاہر مثل شیر و علم باطن مثل مسکہ و روغن۔ علم ظاہر مثل تن و علم باطن مثل روح۔ علم ظاہر مثل زراعت و علم باطن مثل غلہ۔ علم ظاہر طلب محنت در مطالعہ تصرف عمر سی سال باید۔ بعد از ان علم فضیلت فاضل را علم در قید در آرد و علم باطن اگر مرشد کامل است از حاضرات اسم اللہ ذات طرفہ زد تحصیل وصال۔ علم لازوال ہمچون علم باطن بر عالم ظاہر غالب گردد کہ بہ نظر از عالم ظاہر تمامی علم از سینہ بستاند کہ عالم ظاہر را از الف تا ''ب'' حرف یاد نماند۔

علم ظاہر چہاردہ علم است۔ بنطق زبان منطق معانی و علم باطن ہفتاد کروڑ و سی لکھ و پنجاہ و پنج و سہ و یک علم است۔ چنانچہ ہزاران ہزار علم ذکر فکر۔ ہزاران ہزار علم بلک علم ہا باطن دفاتر باید مرقوم کہ علم بیشمار۔ و استاد باطن علم بیشمار را سبق میدہد یکبار کہ طالب در علم کل و جز میگردد روشن ضمیر صاحب عیان عارف لاہوت لامکان۔ این است ابتدا سبق شروع

عالم فقیر بر نفس امیر تماشا کونین بر پشت ناخن بیننده۔ صاحب نظیر تحصیل تمام توحید معرفت تفسیر باتاثیر۔
المطلب آنکہ طالب علم دو قسم است یکی مردک دوم غازی۔ مردک چیست؟ و مرد غازی کرا گویند؟ مردک آنست کہ شب و روز محاربہ میکند با اعدای اللہ تعالیٰ کہ نفس و شیطان است و مرد غازی آنست کہ با تیغ تصور اسم اللہ ذات سر اغیار را از گردن بر دارد و از محاربہ او ایمن باید یعنی استقامت فوق الکرامت و مقامت۔ این را عالم علما باللہ عارف ولی اللہ گویند کہ اصل علم از اللہ وصل است کہ علم بقا است و اصل بقا از لقا است۔ عالمیکہ معرفت اللہ بقا' لقا' صحبت حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم طلب نکند آن عالم چہ طور باشد کہ طالب دنیائی حیا و طالب جیفہ بی وفا بدتر از ستور باشد۔ عارف کہ بانظر علم روان گرداند' با توجہ طالبان را با حضور رساند آنرا احتیاج علم ظاہر خواندن نماند۔ بیت:

هر کہ خواند بہر دنیا بے حیا　　　علم بہر از معرفت وحدت لقا

قولہ تعالیٰ وَلَا تَشْتَرُوْا بِاٰيٰتِيْ ثَمَنًا قَلِيْلًا علم از برای نصیحت و از برای معرفت اللہ راز است۔ بیت:

در قید او عالم شود ہم خاص وعام　　　ہرکہ خواند الف عالم شد تمام

قولہ تعالیٰ وَ نَفَخْتُ فِيْهِ مِنْ رُّوْحِيْ چون روح اعظم در وجود معظم حضرت آدم در آمد و گفت يَا اَللّٰهُ بہ گفتن نام اَللّٰهُ فِيْمَا بَيْنَ الْعَبْدِ وَالرَّبِّ ہیچ حجاب نہ ماند، تا قیامت برخیزد ہنوز بکنہ انتہا اسم اللہ ذات نرسیدہ باشد۔ پس عامل اہل دعوت آنست کہ از قرب اسم اللہ ذات با ترتیب کنہ از مقام کن فیکون بخواند' ہیچ چیز حقیقت ماضی' حال' مستقبل مخفی و پوشیدہ نماند۔ ہر انبیا و اصفیا و نبی مرسل و غوث و قطب اولیا اللہ را مرتبہ و عزت از برکت اسم اللہ ذات یافت و اسم اللہ را وسیلہ پیشوائے رفیق با توفیق از طریق تحقیق خود ساخت با تصور از کنہ اسم اللہ ذات و با تصرف از کنہ اسم اللہ ذات و با توجہ از کنہ اسم اللہ ذات و با نظر از کنہ اسم اللہ ذات و با تفکر از کنہ اسم اللہ ذات و با مشاہدہ از کنہ اسم اللہ ذات و با تجلیہ نور راز کنہ اسم اللہ ذات و با قرب از کنہ اسم اللہ ذات و با غرق حضور از کنہ اسم اللہ ذات و با فنا بقا از کنہ اسم اللہ ذات و با جمعیت جمال معرفت وصال از کنہ اسم اللہ ذات و با محبت طلب توفیق احوال تحقیق از کنہ اسم اللہ ذات و با شوق شفقت قلب سلیم از کنہ اسم اللہ ذات و با روح رحمت راز از کنہ اسم اللہ ذات در مقام کن فیکون۔
مشق وجودیہ ہفت روز یا ہفت حکم حکمت حکیم اللہ ہفت اندام قلب قالب از سر تا قدم چنان پختہ و پاک گرداند کہ تمام عمر تا قیامت احتیاج چلہ' خلوت' مجاہدہ' ریاضت نماند۔ ابیات:

ہر علم را در اسم اللہ بہ خوان　　　اسم اللہ با تو ماند جاودان
آنچہ خوانی غیر اللہ لاسویٰ　　　آن علم باو برد کبر و ہوا

پس معلوم شد کہ وقت شروع علم و بوقت تلقین ذکر فکر دست بیعت مرشد آنچہ در دل صاحب علم و صاحب ذکر خطرات

واہمات دلیل وہم وخیال دردل بگذرد عاقبت نصیب اوہمان شود۔

قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اَلنِّهَایَةُ هُوَ الرُّجُوْعُ اِلَی الْبِدَایَةِ صاحب نہایت درطلب مرتبہ بدایت است وصاحب بدایت درطلب مرتبہ نہایت۔ ہرکہ مرتبہ نہایت بدایت طی کند مرتبہ جمعیت حاصل شود ومرتبہ جمعیت دراشغال اللہ است۔ پس معلوم شد ہر عالم کہ بہ تحصیل تمام کند وہر ذاکر کہ بذکر اللہ تمام شود علم عالم راہر ذکر اسم اللہ ذاکر رادر مجلس محمدی باطن حضور بردہ۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بزبان مبارک میفرماید ای عالم آنچہ از علم می خواہی بہ خواہ کہ برتو علم عطا کنم۔ اگر عالم درآن وقت از علم معرفت اللہ میخواہد خطا ہرگز نہ خورد بی خطا عالم باللہ عارف ولی اللہ شود وذاکر رانیز ہمین طور نصیب قرب اللہ بفرمودہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم۔ اگر درآن وقت علما طلب دنیاء وجاہ کند در دنیاء وجاہ یک قرب ظل اللہ بادشاہ نفس خراب شود۔ حدیث قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم طَلْبُ الْخَیْرِ طَلْبُ اللّٰهِ وَذِكْرُ الْخَیْرِ ذِكْرُ اللّٰهِ وطالب وطلب کند از تصور اسم اللہ ذات۔

قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اَلدُّنْیَا قَوْسٌ وَّحَوَادِثُهَا سِهَامٌ فَفِرُّوْٓا اِلَی اللّٰهِ حَتّٰی نَجَاتُ النَّاسِ۔

شرح اشتغال اللہ

اشتغال اللہ یک دم واثبات قدم احوال یکدم کرا گویند واثبات قدم چیست؟ اشتغال اللہ را چہ راہ است واحوال را کدام گواہ است۔ باید دانست چون اللہ تعالیٰ خواست ونداکن فیکون نعرہ زد۔ از قدرت اللہ تعالیٰ کل مخلوقات شد ظہور از نور محمدی گشت مشہور۔ بعد از ان اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ آواز قدرت قادر عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ بہر ارواح گوش زد شد قَالُوْا بَلٰی بعض ارواح بگفتن آن قال درآمدن در مستی حال چنانچہ درآن وقت حضور دیدار غرق انوار درشکم مادر آمدند۔ ہمون اشتغال اللہ از شکم مادر بیرون برآمدند۔ مادرزاد ولی اللہ بہ مدنظر نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم۔ ہمون اشتغال بوقت جان کندن۔ ہمون حضوری اشتغال اللہ ودر قبر درآمدند ہمون حضوریَ اشتغال اللہ وصور اسرافیل بدمد وقیامت قائم شود۔ برآمدن از قبر بیرون بحشر گاہ حساب عرصات ہمون حضوری اشتغال اللہ وگذشتن وگزر کردن از پل صراط ہمون حضوری اشتغال اللہ۔ ودرآمدن در بہشت ونظر نگاہ داشتن از حور قصور ہمون حضوری اشتغال اللہ وساغر شراباً طہوراً از دست حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نوشیدن وپانصد سال برکوع وپانصد سال بسجود افتادہ ماندن ہمون حضوری اشتغال اللہ وباز آمدن از رکوع وسجود ومشرف شدن بدیدار اللہ معبود۔ اینست طالب اللہ را جملہ مطالب مطلوب ہمون حضوری اشتغال اللہ۔ اینست مراتب لازوال معرفت وقرب حضوری وصال حاصل کردن از ابتدا وانتہا کل وجز حقیقت احوال۔ پس مرشد کامل آنست جامع نور رسانیدہ بمشرف کنندہ حضور باطن معمور وجود مغفور۔ پیر مرشد فرض عین است لازم ضرور کہ یک

دم و بر یک قدم از حاضرات اسم اللہ ذات و از حاضرات کلید کلمہ طیبہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ طالب را تماشا ابتدا از کنہ کن انوار و انتہا مشرف دیدار در ہر یک ساعت بی ریاضت و بی طاعت۔ طالب اللہ را نصیب گرداند و منصب بدہاند و بحضور رساند بہر اشتغال اللہ چنانچہ بالا مرقوم شد۔ قدر و مرتبہ قرب حضوری معرفت وصال مرشد تمام است و اِلّا نہ مرشد خام است۔ تلقین از و گرفتن مطلق حرام است۔ اگر در باطن چنین مراتب اشتغال اللہ معرفت اللہ قرب وصال نعمت اللہ لذات دیدار نبود دی ٔ روندگان راہ باطن ہمہ گمراہ شدندی۔ ہر کہ برین راہ راستی آگاہ ذیدار حضوری قرب اللہ با توفیق رفیق طریق تحقیق۔ ہر کہ شک آرد ہر آنکس منافق باشد از قوم زندیق۔ این راہ باطنی اَلْاٰنَ كَمَا كَانَ فارغ از شرک ٔ کفر نفس امارہ ٔ دنیا ٔ دین شیطان۔ وَمَنْ دَخَلَهٗ كَانَ اٰمِنًا۔ این است مرتبہ باطن صفا مُوْتُوْا قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوْا مراتب اولیا اللہ۔ اللہ بس ماسوی اللہ ہوس۔ ابیات:

کل و جز دریک حرف عارف شناس | شاہ میشناسند عارفان در ہر لباس

جسم را در اسم پنہان می نمود | معرفت معراج وحدت می ربود

این است مراتب فنا فی اللہ۔ بیت:

چنان کن جسم را در اسم پنہان | کہ میگردد الف در بسم پنہان

این بار گرانی برداشتن کار مردان است اہل لاھوت ولامکان کامل انسان شرف البشر چنانچہ انبیا و اولیا اللہ اسم عظمت بار عظیم را وجود معظم بردار۔ قولہ تعالیٰ اِنَّا عَرَضْنَا الْاَمَانَةَ عَلَى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالْجِبَالِ فَاَبَيْنَ اَنْ يَّحْمِلْنَهَا وَاَشْفَقْنَ مِنْهَا وَحَمَلَهَا الْاِنْسَانُ ؕ اِنَّهٗ كَانَ ظَلُوْمًا جَهُوْلًا ۝

قَالَ فِي الْمَعْرِفَةِ مَوْجُوْدُ ثَلَاثَةِ اَشْيَاءِ اَلصَّبْرُ عَلَى الْجَفَاءِ وَالشُّكْرُ عَلَى الْعَطَاءِ وَالرِّضَاءِ بِالْقَضَاءِ فَمَنْ اَدْعٰى الْمَعْرِفَةِ وَلَمْ يَكُنْ فِيْهِ هٰذِهِ الثَّلٰثَةِ فَلَيْسَ يُصَادِقُ فِيْهِ۔

مصنف میگوید! معرفت مراتب اینست روئے نما مثل آئینہ صفا مراتب اینست کہ ہر مراتب و ہر مقام از مراتب معرفت بہ بیند لیکن اصل معرفت نور است کہ عارف دوام حضور است۔ بعضی بوہم آن وہم کہ از وحدانیت است۔ بعضی بخیال کہ از قرب اللہ حضوری وصال است۔ بعضی بتوجہ آن توجہ کہ توفیق از توحید تحقیق است۔ بعضی بفکر آنفکر کہ فنا النفس فیض بخش فرحت روح است۔ بعضی بہ تصوّ آن تصور کہ ترک توکل۔ سعید را کل یوم سعید و اہل شقی را کل یوم شقی و اہل کافر را کل یوم ابتر۔ و بعضی بتصرف، تصرف نظر عارف بہ ہر دو جہان و بعضی بہ حال و بعضی بہ قال کہ از ہر مراتب و از ہر ولایت عارف باللہ عالم و عارف عالم باللہ۔ اینست مراتب عارف ولی اللہ۔ ابیات:

انتظار شہپر توفیق بردن کاہلیست | خویش را افتان و خیزان برسر منزل بیار

شمع پشت بر نمی آید ز کار پیش او — ہر چہ داری پیش تر از مرگ کن برخود فشار
ہر چہ برخود می پسندی برکسان آزرا پسند — آنچہ برخود چشم داری وآن ز مردم چشم دار
خانہ در بستہ فانوس حضوری خاطر است — ہم زبان را بستہ ہم چشم را پوشیدہ دار
ہرکہ این است درد در سینہ سائل نہاد — حاجت جنت گذارد چون پیشش رو بیار

اما خام راوہم از وسوسہ شیطان است وخام را آنچہ پیش مشاہدہ نمایدٔ خام خیال است و ذکرفکر مراقبہ ناقص را بے تحقیق است۔ غرق اومراقبہ بےتوفیق است۔

شرح غرق

غرق غیب است وغیب راچہ طور تحقیق باید کرد؟ ومراقبہ حضوری باتوفیق است وتوفیق کرا گویند؟ توفیق نوراست۔ ہرکہ باتوفیق رسید بہ توحیدنور درغرق غیب جواب سوال از اللہ میگردد حضور۔ پس معلوم شدکہ غرق خاص در باطن حضوراست۔ صاحب باطن دران وقت باشعوراست۔ این جملہ جمعیت درغرق است۔ ولی اللہ غرق است۔ راہ غرق برحق است و درغرق حق کہ حق حاصل نکندٔ باطن او بر باطل است کہ خاص رادلیل از قرب رب جلیل است۔

بدانکہ راہ دل روشن ضمیر وغرق حیٔ قیوم است۔ ہرکہ این مطالعہ غرق شود علم حیٔ قیوم آزرا احتیاج نماند مطالعہ لوح محفوظ رقم رقوم ومحبت محرم راز است۔ ہرکہ محرم راز این است وطلب رسانندہ باخدا راست وکاذب راطلب رسانندہ بہ نفس ہوا است۔ این ہر برکت وعظمت کہ از اسم اللہ است کہ باللہ است۔ قاضی الحق از ذاکر دوگواہ طلب کند۔ یکی ذکر دوام دوم مشاہدہ حضوری مدام۔ قاضی الحق از فکر دوگواہ طلب کند۔ یکی فنایٔ نفس، دوم گواہ نہ در وجود ہوا ماند ونہ ہوس۔ قاضی الحق از مراقبہ دوگواہ طلب کند۔ یکی معرفت دوم گواہ مجلس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم۔ قاضی الحق از اہل محبت دوگواہ طلب کند۔ یکے مشاہدہ دوم گواہ درمشاہدہ مجاہدہ۔ قاضی الحق از طالب دوگواہ طلب کند۔ یکی طلب دیدار۔ دوم گواہ بیزار از مردار۔ قاضی الحق از مرشد دوگواہ طلب کند۔ یکے بہ نظر کند دل دیدہ بیدار۔ دوئم طالب را غرق مشرف کند فی النور دیدار۔ قاضی الحق از صاحب مذکور دوگواہ طلب کند۔ یکی مجلس حضور دوم گواہ از قرب اللہ الہام نور۔ قاضی الحق از فقر دوگواہ طلب کند۔ یکی فیض دوم فضل چنانچہ باران رحمت۔ قاضی الحق دوگواہ طلب کند از درویش۔ یکی درد دوام دوم مطالعہ شب و روز علم لوح محفوظ مدام۔ قاضی الحق از عالم دوگواہ طلب کند۔ یکی قال اللہ قال الرسول دوم گواہ نیک اعمال در طلب معرفت اللہ اہل الوصول۔ قاضی الحق از قاضی دوگواہ طلب کند۔ یکی خدا تعالیٰ را حاضر داند بقدرت قدیم دوم رشوت نگیرد از مفلس یتیم۔ اہل حق را بحق رساند و باطل را باطل گرداند۔ من عجب دارم ازان قوم کہ بر نفس خود قاضی متفق نمی شوند۔

شب روز بر نفس خود تفحص محاسبہ نہ کند۔ آنہا انسان چہ طور باشد کہ بدتر از ستور باشد۔ ای عزیز! انسان آن است کہ قدم بر ازل دارد و نظر بر آید حساب گاہ قیامت و دنیا را یکی شب داند چنانچہ راہ مسافران۔ بلکہ دنیا جنت است و جمعیت است بہ مردم کافران۔ دنیا نہ جائے آرائش است از برایٔ امتحان آزمائش است۔ ترا دنیا پسند است و یا خدائے و ترا دنیا پسند است و یا حضرت فقر محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم۔ دنیا پسندیدہ فرعون است۔ پسندیدہ فریبہ وفتنہ وفریب۔ نفس و دنیا متاع شیطان وطالب دنیا ہمیشہ پریشان است۔ درم دنیا را ہر آنکس جمع کند کہ بقول شیطان دست دہد و مراتب بخل حاصل کند مگر سہ کس، صاحب تصرف شبینہ و صاحب تصرف روزینہ و صاحب تصرف عارف باللہ بی نفاق بی کینہ اَلدُّنْیَا مَزْرَعَۃُ الْاٰخِرَۃِ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم صاحب مدینہ

هر که این راه نداند کور تر — کی شناسد عارفان را بی بصر
اسم الله بس گرانست بی بها — این حقیقت را بداند مصطفیٰؐ

دانیکہ بعضی فقیر لایحتاج کہ احتیاج ہیچ کس ندارند ہم چنان صاحب گنج عنایت دارند کہ تصرف تمام عالم را بردارند۔ وبعضی فقیر بے جمعیت از برائی نان پارچہ خراب و ہلاک دربدر میگردند۔ پس اسم اللہ فقیر مفلس ہم اسم اللہ بگوید و فقیر غنی ہم اسم بگوید۔ در اسم اللہ ہیچ تفاوت نیست۔ بہ گفتن اسم اللہ این چون غنی شد و آن چون مفلس ماند۔ حکمت اینست ہر کہ نام اللہ تعالیٰ را عزت عظمت قدر داند اسم اللہ آنرا بعزت و عظمت بمرتبہ اعلیٰ عنایت قدر رساند۔ ہر کہ اسم اللہ را عزت ندہد و قدر نداند اسم اللہ آنرا در فقر و فاقہ خراب گرداند۔ وعلما را نیز از علم ہمین طریق است کہ عالم را ہمہ توفیق است۔ بدانکہ فقیر کامل درویش مکمل وعلما عامل و عارف اکمل و ولی اللہ غوث قطب آنست کہ در مقام کنہ کن فنافی اللہ میدرآید۔ با تصور تصرف توجہ تفکر طی اسم اللہ ذات حاضرات قرآن آیات میکشاید و عظمت اسم اللہ تماشائے کونین برکف و پشت ناخن مینماید از تصور اسم اللہ ذات با توفیق و با تصرف اسم اللہ ذات با تحقیق این مراتب بشروع دعوت روز اول قاعدہ سبق میدہد مرشد کامل طالب صادق را عطا بخش کند۔ دعوت خواندن نہ آسان کار است۔ در دعوت علم عظیم گنج سر اسرار پروردگار است۔ قولہٗ تعالیٰ وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِیْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ ای جان عزیز و صاحب دانش با عقل و تمیز! نیز باید دانست کہ اسم اللہ ذات و نور ایمان عطا فیض فضل اللہ در طی قلب مرقوم است۔ قولہٗ تعالیٰ اُولٰٓئِكَ كَتَبَ فِیْ قُلُوْبِهِمُ الْاِیْمَانَ وَاَیَّدَهُمْ بِرُوْحٍ مِّنْهُ این چنین قلوب تعلق بہ قرب قلب سلیم گویند۔ باید دانست قلب سلیم بحق تسلیم نفس مردہ قلب زندہ روشن ضمیر روح بینندہ قلب صراط المستقیم بحق تسلیم مجموعہ کل۔ قولہٗ تعالیٰ یَوْمَ لَا یَنْفَعُ مَالٌ وَّلَا بَنُوْنَ ۝ اِلَّا مَنْ اَتَی اللّٰهَ بِقَلْبٍ سَلِیْمٍ۔ قلب خلاص از خطرات وسوسہ واہمات خناس خرطوم نفس شیطان حوادث دنیا و قلب سلیم بحق تسلیم را بر نور اللہ شفقت رحمت ربانی موافق ربانی قرآن رحمانی مخالف نفس و شیطان لعین را

میگویند۔

و دعوت خواندن سہ قسم است۔ دعوت بزبان باعلم قال ضروریٔ صدق المقال و اکل الحلال۔ دوم دعوت باتصور اسم اللہ ذات بزبان تصدیق القلب حضوری۔ حدیث اِنَّ اللّٰهَ لَا یَنْظُرُ اِلٰی صُوَرِکُمْ وَلَا یَنْظُرُ اِلٰی اَعْمَالِکُمْ بَلْ یَنْظُرُ فِیْ قُلُوْبِکُمْ وَنِیَّاتِکُمْ قال علیہ الصلوٰۃ والسلام نِیَّةُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِهٖ این مراتب عاشق محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم مقرب الحق معشوق اللہ بمدنظر منظور و درمجلس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہمیشہ حضور غرق فی التوحید نور مطلق، سعادت ترک العبادت آن عبادت کہ بہ انا باز دارد از معرفت خدا۔ قول شاہ محی الدین قدس سرہ العزیز وَمَنْ اَرَادَةِ الْعِبَادَةَ بَعْدَ حُصُوْلِ الْوَصُوْلِ فَقَدْ کَفَرَ وَ اَشْرَكَ بِاللّٰهِ تَعَالٰی۔ از انکہ مراتب حصول الوصول حق الیقین است کہ ہمیشہ حضور مشاہدہ حضور بین است۔ کسی کہ از حضور روئی بگرداند و از حضور عبادت بہتر داند ہر آنکس حق پوشیدہ وحق نہ بیندہ چرا کافر نمیشود۔ بیت:

شد وجود نور از سر تا قدم ہر کہ فی اللہ نور شد آنرا چہ غم

این راہ است کہ از قرب آگاہی است بسر را قدم ساختن بلکہ سر پائی خود را نشناختن۔ قال علیہ الصلوٰۃ والسلام مَشِیٌ عَنِ الرَّاسِ بِدُوْنِ الْاَقْدَامِ این مراتب مراقبہ بہ چشم پوشیدہ و باطن بہ چشم عیان روشن شود۔ از دیدن دیدہ این مراتب راہر آن کس داندکہ بہ تمامیت فقر رسیدہ۔ قولہ تعالیٰ وَاذْکُرْ رَّبَّكَ اِذَا نَسِیْتَ۔ پس معلوم شدکہ از ذکر برآید فنافی اللہ در مقام نور حضور درآید وحدانیت را بستاند۔ ذکر فکر مراقبہ وجود را نسیان گرداند۔ قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم مَنْ عَرَفَ رَبَّهٗ فَقَدْ کَلَّ لِسَانُهٗ۔ این است مراتب عظیم الشان لاھوت لامکان۔ باید دانست سلک سلوک راہِ حضوریٔ معبود است کہ حضوری تیغ قاتل قتل کنندہ نفس امارہ یہود است۔ و در حضوری اہل حضور را جملہ مراتب مطلوب مقصود است۔ طالب کہ از مرشد طلب حضوری نکند آن طالب مردود است یعنی در دل او حب بہ ملک دنیا جیفہ مردار باز دارد از معرفت اللہ دیدار۔ راہ حضوری غرق مشرف کنندہ وحدت لقا است۔ طالب کہ از مرشد طلب نکند وحدت لقا آن طالب بے ادب بے حیا۔ راہ حضوری و راہ معرفت و راہ لاھوت لامکان در زندگی قلب آن قلب بہ لقا دوام بیدار است۔ از و جذب وکشش از قرب اللہ نور حضور دیدار است۔ این کل و جز سلک سلوک مبتدی و منتہی نظر نگاہ معرفت اللہ مشاہدہ جمعیت جمال کہ آن وصال است۔ جملگی وتمامی یکبارگی علم علوم توحیدحیٔ قیوم آنچہ برلوح محفوظ در قید رقم رقوم از تصور اسم اللہ ذات حاضرات بکشاید باتوفیق و می نماید عین بعین از باطن تحقیق۔ ہرکہ شک آرد کافر زندیق۔ این ہریک مراتب مقام از مشق وجودیہ از سر تا ناف مخالف نفس بروح انصاف۔ ہرکہ این مراتب نرسد لاف از لاف است۔ مراتب مشق وجودیہ این است کہ در نظم آوردہ۔ نظم:

مشق سر با سِرّ رساند خوش بہ بین — این بود اسرار وحدت بالیقین
این تصور برزخ از ھو یافتن — ھو تصور را زبان خود ساختن
میبرد با تو تصورِ کبریا — این مراتب عارفان واصل خدا
از تصور سینہ سِرّ اِلٰہ — باتصور دل شود ناظر نگاہ
از تصور ناف بہ نفس خلاف — ہر کہ این راہ نداند لاف لاف
مشق پنجاہ پنج ناف تا بسر — این تصور مشق شد صاحب نظر
مشق محرم میکند ہمراز رب — باحیا و با وفا و با ادب
ابتدائے مشق باشد معرفت — و ز مشق زندہ شود عیسیٰؑ صفت
مشق معراج است دائم باحضور — و ز حضوری مشق شد در غرق نور
کی شناسد مشق را محروم تر — بی خبر از معرفت آن گاؤ خر
جز باتصور مشق اللہ ہیچ ہیچ — ہر کہ این راہ نداند ہیچ ہیچ
طی بگرداند ترا این مشق حق — زیر پای مشق شد جملہ طبق
مشق توفیق است باتحقیق دان — عارفان را مشق دائم باعیان
مشق راہبر راہ رحمت حق نما — مشق معشوق است دائم دل صفا
مشق تصدیق است راہ صادقان — ابتدای مشق باشد لامکان

قال علیہ الصلوٰۃ السلام حَسَنَاتُ الْاَبْرَارِ سَیِّئَاتِ الْمُقَرَّبِیْنَ ۔ دعوت قلب حضور اسم اللہ ذات قبولیت است بہر حال کہ باتوجہ خواند۔ از برکت خواندن باتصور اسما الحسنیٰ بادعوت قرب القلوب الحق ہر دو جہان را باتوجہ طی کند۔ در تصرف قید در آورد در یکدست مشت، تماشای ہر دو جہان رابیند بر ناخن پشت۔ آنرا چہ حاجت نقش دائرہ پر کردن و آنرا چہ احتیاج مؤکل فرشتہ و آنرا چہ احتیاج حصار از جنونیت و آنرا چہ احتیاج وقت نحس سعد و آنرا چہ احتیاج ترک خوردن حیوانات جلالی و جمالی و آنرا چہ احتیاج زکوٰۃ و آنرا چہ احتیاج نصاب و دور مدور بذل قفل و آنرا چہ احتیاج خواندن ونوشتن وقلم گرفتن در قبضہ سہ انگشت ۔ این ہم وہمہ ناقص راوسوسہ خطرات است این جملہ عمل ناقص را کامل می انداز د پس پشت۔ سیوم دعوت نوری است کہ بزبان روح میخواند۔ آنچہ گنج خزائن اللہ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ خزانہ غیبی لاریبی است از اہل دعوت روحانی مخفی و پوشیدہ نماندہ۔ عامل عاقل آنست کہ تصرف بحکم در آرد تمام و بر نفس خود لذات روا ندارد یک دام۔ قولہ تعالیٰ لِمَآ اَنْزَلْتَ اِلَیَّ مِنْ خَیْرٍ فَقِیْرٌ بدانکہ فقیر بچہار

صفت موصوف است کہ دنیا و آخرت در نظر او مکشوف است ۔ ابیات:

بانظر عالم کند عارف فقیر　　در قید او عالم شود ہر ملک گیر
با نظر غرق آورد برد حضور باشعور　　احتیاج ندارد قیل قال ذکر مذکور
بانظر عالم کند مفلس غنی　　بانظر ناظر کند حاضر نبیؐ
ہر کہ منکر از خدا وحدت کرم　　کافری مشرک شود اہل از صنم
راہ اسلامی بہ تصدیق زبان　　دل زبان چون یک شود بیند عیان
غرق فی در ذات آن باشد حضور　　غرق شد اثبات وحدت ذات نور

غرق چند قسم است غرق جثہ روحانی نور اسم است ۔ چنانچہ غرق از خود نسیانی ٗ غرق روحانی ٗ غرق قلبی فی امان اللہ امان الامانی ٗ غرق سلطانی ٗ غرق قربانی ٗ غرق فی اللہ ربانی ٗ غرق لاہوت لامکانی ٗ غرق عین العیانی ٗ غرق نور سبحانی ٗ غرق نور ایمانی ٗ غرق کہ بہ ہیچ حجاب پردہ ظلمات نمانی ۔ این چنین غرق از تصور اسم اللہ ذات حاضرات کہ بدین طریق با توفیق غلط صحیح تحقیق کہ اصل بروصل مشاہدہ نور حضور است ۔ طالب را با این مراتب روز اول فرض عین ضرور است ۔ این نیز مراتب برکت از تصور اسم اللہ ذات مشق وجودیہ با تفکر مرقوم علم حیؐ قیوم ہر یک واضح گردد ۔ ماضی، حال، مستقبل حقیقت میگردد معلوم ۔

دیگر شرح غرق خام خیال بی معرفت وصال در معرض زوال ٗ غرق نفسانی و غرق خطرات ٗ وسوسہ شیطانی غرق واہمات جنونیت حیرانی ٗ غرق دنیا پریشانی ۔ اصل این غرق استدراج ٗ محروم از معرفت معراج ۔ بیت:

غرق وحدت رہبری را پیشوا　　باغرق حاضر شود عارف خدا

اصل صاحب غرق در بحر وجود غواص دُرکش با کشتن کش مکش ۔ این مراتب را چہ داند احمق اہل ہوس ۔ عالم کرا گویند کہ خود را در علم چنان بی حد طی بکند ٗ بجز عمل حیؐ دیگر نماند ۔ بیت:

حیؐ و قیوم پیش تو قائم　　تو گرفتار دیگرے دائم

ہر کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ میخواند و تفسیر اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ می داند و التجا بہ مخلوق آورد گوئیکہ آن ظاہر ابلیس است ۔ بیت:

صبر شکر کردم بمنت صد ہزار　　نیست مارا جز خدا کس اعتبار

قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم طَلَبُ الرِّزْقِ اَشَدُّ مِنْ طَلَبِ اَجَلِهٖ ۔ قولہ تعالیٰ وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِي الْاَرْضِ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ رِزْقُهَا ۔

مصرع!

ای نفس چون سوزی کم نہ شود آنچہ روزیٔ ما

وبعضی در طلب رزق از و میگریزد و بعضی در طلب ایمان اند و ایمان از و بیزار میشود۔ ہر کہ در طلب اللہ رزق در طلب اوست وایمان در وجود او ہمہ جا در رگ و پوست۔ این مراتب ہمہ اوست کُلَّ شَیۡءٍ مُّحِیۡطٌ یعنی ہمہ در حکم ہر زرہ بذرہ است۔ نہ خدا نہ از خدا جدا۔ نہ خدا از بندہ جدا، جدا بندہ باشد۔ بندہ را باید بندگی کہ بے بندگی شرمندگی۔ اما بندگی دوام است کہ در آن بندگی معرفت حق تمام است۔ ای عزیز! انسان شاختہ می شود از عقل و عقل چہار اند۔ عقل نفس در طلب دنیا ہوا وعقل دل در طلب معرفت باطن صفا وعقل روح را از کار ناشائستہ گناہ میکند حیا وعقل سرّ در طلب مشاہدہ اسرار مشرف لقا۔ چون این مجموعہ عقل جمع شود آنرا عقل کلی۔ اساس ایمان عطا اللہ نور است کہ وسیلہ با توفیق تحقیق حضور است۔ ابیات:

ہر مطالب آخرت دریافتم   اسم اللہ پیشوائے ساختم
گم شدم در ذات وحدت لایزال   معرفت توحید اینست حق وصال
توحید مثل آب جو و عارفان درآب جو   چون ماہی در آب گم شود آب گو

پس حیات و ممات اینجا یکے گردد۔ ابیات:

روح بر لاھوت قالب زیر خاک   قلب در ذکر است قالب را چہ باک
گم قبر گمنام بے نام و نشان   جثہ را باخود برد در لامکان
و ز خاک باھوؒ یاھو برآید ھو بنام   عارفان را ذکر یاھو شد تمام

ای جان عزیز ہر مرتبہ در طی مرتبہ یقین است و مرتبہ یقین نصیب راسخ دین است۔ یقین نتیجہ پیشوائے انبیا اولیا اللہ راہبر خدا است۔ یقین کہ بخدا نبرد و از شرک کفر بیرون نکشد، آنرا یقین نتوان گفت۔ آن غلاظت دل از سر نفس ہوا۔ یقین بمرتبہ اعتبار رساند و اعتبار دیدار را گویند و مرتبہ اعتبار نصیب فقیر عارف اہل دیدار است۔ اعتبار بمرتبہ اعتقاد رساند و اعتقاد مطلق اتحاد را گویند و اتحاد بمرتبہ اخلاص فنا فی اللہ غرق فی النور توحید خالص۔ مجمل این مراتب یکجا جمع شود آنرا صدق گویند و صدق آنرا گویند کہ طالب صادق را شب و روز نہ قرار دہد و نہ آرام و نہ خواب و نہ جمعیت۔ پیادہ محبت واحد طلب تحصیل حصول الوصول معرفت چنان پریشان گرداند ہرگز صادق را نگزارند تا آنکہ بہ قرب اللہ نرساند۔ پس طالب حق را مصلحت در قید یقین است، اگرچہ میل باطل کند، حق آنرا بہ باطل رفتن ندہد۔ باید دانست کہ حاضرات اسم اللہ ذات از خواب مراقبہ موت سخت غالب تر کہ طالب اللہ را می برد دیدار حضور بر باد برق تیز تر۔ ہر کہ مشرف دیدار نور است، حوصلہ وسیع از کونین گران تر بار بردار است، چنانچہ ملامت خلق بار گرانی از قرب ربانی و فقیر عارف را چہار گواہ است۔ یکی گواہ

خاموشی و درخاموشی عیب پوشی ورستگاری و درستگاری کم آزاری ۔اینست مراتب خلاصہ فقیر ۔اگر بتوفیق ذلت آری ہرکہ بدین صفت موصوف نباشدٗ آنرا فقیر نتوان گفت ۔احمق است رسوابازاری ۔

شرح فقیر اہل ہوا و اہل خدا

اہل ہوا ہمہ کس و اہل خدا کم کس ۔ بدانکہ اگر کسی برعرش اکبر نماز خواندؔ فقیر عارف باللہ نہ میشود ۔و اگر کسی راد وام لوح محفوظ در مطالعہ چشم ظاہر باشد فقیر عارف باللہ نہ میشود و اگر کسی تماشا کونین می بیند برناخن پشت و نفس را بچلہ ریاضت مجاہدہ می کشدٗ بہر یک فرشتہ در قید او مؤکل جنونیت در حکم او بہر ارواح انبیاؑ اولیا اللہ مجلس ملاقات با کشف کرامات باعزؔ و جاہ دنیا درجات فقیر عارف باللہ نہ میشود ۔اگر کسی ہفتاد سالہ راہ فوق العرش بر ہوا پرد ہنوز بہ نفس ہوا ۔فقیر عارف باللہ چیست ؟ فقیر عارف باللہ آنست کہ فنا فی اللہ بقرب رحمان است ساکن لاھوت لامکان است ۔بے سر حضور رود و بی زبان بہ خدا تعالیٰ ہم سخن شود ۔مدام بہ مجلس حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و کسی را کہ از فقر معرفت قرب اللہ راہ نیست آنرا از فقر آگاہ نیست ۔ فقر را حضوری راہ است کہ بر حضوری راہ مشاہدہ حضوری گواہ است بمدنظر اللہ منظور ۔اینست اسرار المنتہی روح الوحی مشرف نبی در مقام اسرار کہ آنست مطلق توحیدؔ فارغ از طبقات تقلید ۔اللہ بس ماسویٰ اللہ ہوس ۔

ای جان عزیز ! خلاف شرع و طالب دنیا مخالف علم و جاہل شنوندہ اہل سرود و حسن پرست و اہل شربٗ تارک الصلوٰت و اہل بدعت محروم از معرفت فقر ہدایت خدا در قید شیطان سر نفس ہوا ۔معلوم باد علم بسیار است ۔بعضی علم ابرار و بعضی علم خار خوار ۔علم ابرار بہ معرفت قرب اللہ حضور رساند و علم خوار از و باز گرداند ۔حضرت مہتر آدم صفی اللہ را علم ابرار است بخشندہ عطا قرب رحمان علم است ۔این چنین علم از حق است کہ برحق است علم عین علم عیانی علم عارفانی علم عفو لَا تَحْزَنْ وَلَا تَخَفْ ۔ پس معلوم شد کہ ہر دو جہان در قید علم است و علم در قید کلمہ طیب لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ و کلمہ طیب در قید اسم اللہ ذات ۔ ہرکہ با تصدیق دل بخواند و کنہ کلمہ طیب داند از وہیچ چیز علم علوم مخفی و پوشیدہ نماند ۔علم ظاہر لازمہ راہ است و علم باطن بخشندہ معرفت قرب اللہ ۔ ہرکہ خواہد علم باطن خواند کہ حرف توحید از عالم باطن طلب کن ۔عالم علم باطن آنرا گویند کہ بے سر باشد و بے زبان و بے چشم و بیدست دست و بے گوش گوش و بے پائے پائے و بیدل دل کہ شاگرد ازلی از استاد باطن فیض فضلی مطالعہ علم توحید معرفت بی زبان خواند و بیگوش بشنود و بے چشم بیند و بے پائے رود و بے دست گیرد ۔این چنین عارف زندہ قلب حی فی الدنیا ولاخرۃ ہرگز نمیرد ۔اینست عارفان را جثہ نور و سبق میخوانند مطالعہ معرفت روشن ضمیر توحید فنا فی اللہ حضور کہ در حضور باشعور وجود مغفورؔ معشوق شفقت مسرور ۔اینست مراتب عالم فی اللہ باطن معمور ہرکہ در درس علم توحید معرفت خواندٗ آنرا علم خواندن ظاہر احتیاج نماند ۔قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مَنْ

عَرَفَ رَبَّهٗ فَقَدْ كَلَّ لِسَانُهٗ وَمَنْ سَكَتَ سَلَّمَ وَمَنْ سَلَّمَ نَجٰی این است مراتب عالم باللہ باطن صفا۔ شرح راہزن باطن نفس شیطان وخناس خرطوم ووسوسہ خطرات و واہمات و روح منافق وقلب مریض و دنیا پریشانی و جاہل احمق شرح باطن باتوفیق وشرح باطن باتحقیق وشرح باطن زندیق وشرح ظاہر بی ریاوشرح ظاہر باخبر باش ہوشیار۔ ہر کہ فقر محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم راخالی داند از جہان دست خالی رود و ہر کہ فقیر را بے برکت داندٗ بے برکت بود۔ ہر کہ فقر فقیر را بے حکمت داند بے حکمت شود و ہر کہ فقیر صاحب تصور اسم اللہ ذات عارف را جاہل داند اگرچہ ظاہر علم بخواندٗ ہر آنکس جاہل بود نہ عالم بے شک در دنیا بافاقہ شود و ہلاک۔ اللہ بس ماسوی اللہ ہوس۔ قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم كُلُّ اِنَآءٍ يَتَرَشَّحُ بِمَا فِيْهِ فقیر مثل آئینہ رونمائے۔ ہر رنگے باشد خواہ سرخ' خواہ سیاہ مینماید۔ بے ریا ادب فقیر کامل وعلمائے عامل نگاہدارا۔ اگرچہ صورت علمائے وفقیر نوشتہ می بینی نقش بر دیوار۔ اگر عاقلی سخن بس واگر احمقی در قید نفس۔ اہل نفس مثل مگس اگرچہ پر د بہ شہباز نمی رسد۔ قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اَلْفَقْرُ لَا يُحْتَاجُ اِلَّا اِلَى اللّٰهِ فقیر لایحتاج در علم دعوت تکسیر صاحب تصور کامل است و در علم کیمیا اکسیر و سنگ پارس در نظر تصرف کامل است۔ بیت:

ہم کاملم ہم عاملم ہم حق نما احتیاج کس ندارم جز خدا

مصنف فقیر آنچہ میگوید نہ از سر ہوا بحکم خدا و باجازت حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم۔ باید دانست کہ فقرائے عارف خدائے مثل صراف انداز صفائے دل باطن۔ پس نیک و بد را بانظر ہمچون میشناسد چنانچہ سیم و زر را بانظر صراف شناسد زر۔ باید دانست آنچہ از فقرائے عارف خدائے علم واردات غیبی فتوحات لاریبی از ان علم است کہ از معجزات محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم۔ بعد از ہجرت محمدی تصرف فضل باقیہ ماندہ از برکت محمد رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم و بہ رفاقت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم الہام علم غیبی باطن تمام از آن است علم محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم۔ برین علم غیب عجب مدار و عیب نیار کہ از طریق تحقیق است۔ ہر کہ شک آرد از قوم زندیق است۔ ہر کہ مراتب بعین العیان روشن ضمیر غیب دان۔ در یافتن انسان بی ایمان کاذب مشرک و با ایمان انسان صادق و در یافتن ساعت نیک کہ در روز جمعہ گم است و در یافتن اسم اعظم کہ در نود و نہ نام گم است و در یافتن اولیا اللہ کہ در مردم گم است و در یافتن شب برات کہ در ماہ رمضان گم است۔ این ہر یک را در یک ساعت بی ریاضت و بی طاعت باتوفیق یافتہ شود تحقیق از حاضرات اسم اللہ ذات و یافتہ شود از حاضرات روحانیت ملاقات و یافتہ شود از مرشد کامل عارف باللہ اولیا اللہ صاحب ولایت۔ قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم مَنْ عَرَفَ اللّٰهَ لَا يَخْفٰى عَلَيْهِ شَيْئٌ فِي الْاَرْضِ وَ لَا فِي السَّمَآءِ۔ پس معلوم شد اَلْاِيْمَانُ بَيْنَ الْخَوْفِ وَالرِّجَآءِ ایمان دو چیز است جز خوف وجز رجا۔ خوف کرا گویند؟ و رجا چیست؟ خوف آنست کہ نظر بر قیامت بعیان می بیند منقطع میکند از ہوا نفس۔ قولہ تعالیٰ وَ نَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰى ۙ فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ

اَلۡمَاۡوٰی پس معلوم شدکه درجنت هرآن کس می رودکه باایمان باشد۔ دوم جزایمان رجااست۔ صاحب عیان می درآید درمقام ازل فیض فضل و درصف اہل ایمان قبولیت کند باآواز اَلَسۡتُ بِرَبِّکُمۡ واستماع گوش زد۔ اخلاص محبت در صف روحانیت ارواح استماع بگوید قَالُوۡا بَلٰی مسلمان حقیقی گردد روح درفرحت درآید وعلم معرفت توحید کشاید۔ دوام استغراق باخدا۔ این است مراتب اولیا اللہ رجا۔ قولہ تعالیٰ اَلَاۤ اِنَّ اَوۡلِیَآءَ اللّٰہِ لَا خَوۡفٌ عَلَیۡہِمۡ وَ لَا ھُمۡ یَحۡزَنُوۡنَ ۔ پس محک ایمان اسم اللہ ذات وقرآن آیات واحادیث نبوی قدسی ایمان و بے ایمان تحقیق کند۔ محک ایمان اینست چون مرشدطالب اللہ باتصوراسم اللہ ذات و باتصوراسم محمد رسول اللہ سرورکائنات صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم واسمائے باری تعالیٰ نودونہ (۹۹) نام وہریک آیت قرآن ویا کلمہ طیب لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوۡلُ اللّٰہِ حاضرات کند دروجود اہل اسلام۔ ہرکہ باایمان دران وجود اسم اللہ ذات وکلام اللہ قرآن آیات واسم اعظم واسمائے باری تعالیٰ واحادیث دران وجود قرارگیرد و تاثیرکند ونفع دہد وعظمت عظیم فیض فضل قلب سلیم صراط المستقیم عطابخش و برحال ماند واز اللہ تعالیٰ تابوقت مردن بازگشت نخورد اثبات قدم وعیسیٰ صفت زندہ دم وخلق محمدی خلیق باتوفیق ایمان بروے اثبات شد بیشک تحقیق۔ دروجود بے ایمان شرع محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم واسم اللہ قرارنگیرد وآیات قرآن نفع ندہد واسماء اللہ تعالیٰ تاثیرنکند واسم اعظم ازوروان نگردد واز دعوت رجعت و بے اعتقاد و برکلام اللہ بےیقین تابع ہوا مشرک بیدین مصاحب شیطان درطلب دنیادون نفس زبون ہمیشہ دراناو چون و چرا۔ بیت:

ہر کہ با ایمان بود حاضر دوام　　در طلب مولیٰ بود ایمان تمام

ایمان بااعتقاداست وبااعتبار بادیداراست ودیدار بقلب بیداراست۔ این مراتب راچہ داند ہرآنکس کہ احمق گاؤعصار است۔ حصارایمان بحب مولیٰ دوم حب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم وجملہ حب درین دوحب۔ بیت:

ہر کہ این راہے نداند سر ہوا　　اہل ایمان دائمی شد با خدا

باخدا فقرا آن فقرا کہ مومن باادب باحیا۔ قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اَلۡحَیَآءُ مِنَ الۡاِیۡمَانِ این را جمعیت کل گویند و بے حیا درطلب دنیا پریشان۔ این راجہل جمع جہولت گویند۔ اگر بیائے درباز است لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوۡلُ اللّٰہِ واگرنیائے اللہ بے نیاز است۔ اَلۡاِسۡلَامُ حَقٌّ وَّالۡکُفۡرُ بَاطِلٌ۔ ہرکہ طلب باطل ہرآنکس عجب احمق اندکہ مراتب معرفت توحیدحق فقرمحمدی را بگذارند ومرتبہ دنیا فخرفرعون رابردارند۔ این قوم ازانسان چہ طور باشدکہ بدتر ازگاؤستور باشد۔ ای جان عزیز صاحب دانش شعور! نظرکن برگورستان اہل القبورواقف شوازاحوال۔ بعدازان چندروزتو نیز زیرزمین درآئی۔ حاصل کن معرفت اللہ وصال اَلۡوَقۡتُ سَیۡفٌ قَاطِعٌ واقع شدعمروحیاتی۔ فرصت راغنیمت میدان اگردانی واگردانی عاقبت الامر اینست زندہ نمانی۔

قولہ تعالیٰ كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ یاد دار آنچہ فرمودۂ خدا فرمان بردار۔ قال علیہ السلام جُمُوْدُ الْعَیْنِ مِنْ قَسْوَةِ الْقَلْبِ وَقَسْوَةِ الْقَلْبِ مِنْ اَكْلِ الْحَرَامِ وَاَكْلِ الْحَرَامِ مِنْ كَثْرَتِ الذُّنُوْبِ وَ كَثْرَةِ الذُّنُوْبِ مِنْ طُوْلِ الْاَمْلِ وَطُوْلِ الْاَمْلِ مِنْ نِسْيَانِ الْمَوْتِ وَنِسْيَانِ الْمَوْتِ مِنْ حُبِّ الدُّنْيَا وَحُبُّ الدُّنْيَا رَاسُ كُلِّ خَطِيْئَةٍ ۔ ہرکہ رااز تصور اسم اللہ ذات ہفت اندام پاک است آنرا از محاسبہ اول وآخر چہ باک است؟ ای اہل ہوا، اینست مراتب اولیا قولہ تعالیٰ اَلَآ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ۔

ابیات:

گاہ ابتدا گاہ انتہا دل درمیان ہشیار شد — دریکدمی صد بار پنجاہ معرفت دیدار شد

آتش دیدار سوزد ہمچو چوبے خشک را — این ریاضت اولیا را شد نصیبی از خدا

نیست آنجا نفس شیطان نیست دنیا دون زشت

نیست آنجا ازل و ابد نیست حور و نہ بہشت

نیست منزل نہ مقام ونیست کونین و مکان — بیمثل باھوش بینم و باقرب او در لامکان

نیست آنجا ذکر وفکر ونیست ورد و نہ ثنا — غرق فی التوحید گشتم شد حضوری باخدا

در حضوری کس نہ گنجد طالبا دیدار ببین — این مراتب طالبان را شد نصیبی بالیقین

باھُوؔ با یاھو یقین حق الیقین را خوش نگر — این مراتب عارفان کاملان صاحب نظر

بشنو اے طالب کاذب مطالب نفس واے مرشد ناقص مثل مگس! شرح معرفت حق ابرار وشرح معرفت باطل خوار۔ معرفت دوازدہ طریق است و بادوازدہ توفیق است و بادوازدہ تحقیق است۔ عالم عارف معرفت طالب معرفت را بدوازدہ روز تحصیل تمام گرداند و ہریک معرفت را برساند۔ اول معرفت وعلم معرفت بغیر عالم معرفت علما باللہ معرفت علم عالم عارف، علم معرفت قلب را عالم عارفِ قلب، علم معرفت نفس را عالم عارفِ نفس، علم معرفت روح را عالم عارف روح و علم معرفت سرّ را عالم عارف سرّ وعلم معرفت خلق را عالم عارف خلق، علم معرفت شیطان را عالم عارف شیطان وعلم معرفت جنونیت را عالم عارف جنونیت، علم معرفت فرشتگان مؤکل را عالم عارف فرشتگان مؤکل وعلم معرفت ذکر فکر را عالم عارف ذکر فکر، علم معرفت ورد وظائف را عالم عارف ورد وظائف وعلم معرفت دعوت تلاوت حافظ قرآن را عالم عارف دعوت تلاوت حافظ قرآن وعلم معرفت ربانی فنافی اللہ را عالم عارف ربانی فنافی اللہ علم معرفت فنافی اسم محمد را عالم عارف فنافی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دوام بحضور مشرف محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم علم معرفت فنافی الشیخ را عالم عارف فنافی الشیخ نہ شرط شیطانی تصوریت صنم۔ عارف فنافی الشیخ آنست کہ تصور صورت شیخ غرق فی التوحید معرفت اللہ کند بی غم۔ علم معرفت

غوث قطب را عالم عارف غوث قطب سیر طبقات از عرش تا تحت الثریٰ۔علم معرفت عارف تصدیق را عالم صاحب تصدیق با توفیق مومن مسلمان حقیقی باایمان وعلم معرفت ازل راعالم عارف ازل وعلم معرفت ابدراعالم عارفِ ابد وعلم معرفت عقبیٰ را عالم عارف عقبیٰ وعلم معرفت دنیارا عالم عارف دنیاو در دنیا مُوْتُوْا قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوْا دوام مشرف لقا معرفت وموت توامان ہر دو بال و پر عارف عالم باللہ را۔ باید دانست کسے را بظاہر تصرف توجہ نظر باتاثیر توفیق نیست معرفت فقر باطن آنرا ازتحقیق نیست و کسے را کہ باطن برتحقیق است، آنرا ظاہر از ہر تصرف با توفیق است۔تصرف سیم وزروہم تصرف توجہ نظر عارف۔مردم احمق ہمہ کس عارف میگویند نام وبےخبر از باطن معرفت مشاہدہ تمام۔ ابیات:

عارفان را میشناسم و ز فنا کی بود این عارفان بے حیا

ابتدائے عارف مراتب اولیا انتہائے عارف مشرف بالقا

جملہ احوال ہزار دفاتر در یک نکتہ کامل مرشد وعارف وفقیر اولیا ولی اللہ واصل خدارا دو عمل است۔یکے در دعوت عامل دوم در معرفت کامل۔ بیت:

دعوت از یکدم برآید عامل است باتوجہ برد حاضر کامل است

شرح یکدم ودعوت عامل اینست دم باتصرف باتصور باتوجہ باتفکر حبس گرفتہ در یکدم در صف انبیا و اولیا اللہ در مقام ازل رود۔بدین طریق با توفیق مقام ابد ومقام دنیاو مقام عقبیٰ ومقام لاھوت ودران یک دم باہر یک ارواح مومن مسلمان ملاقات کند، در توفیق رفیقِ خود ساختہ از حضور مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم التماس نمودہ کار مشکل را آسان گرداند۔بعد ازان از یکدم آورد بر حضور منظور این است قرب دعوت قبور۔کامل آنرا گویند کہ بانظر طالب اللہ را رساند باتوجہ۔ہر کاریکہ باشدٗ آسان گرداند وکامل آنرا گویند ہر جائیکہ کسی یاد کند باجثہ نفس ویاباجثہ قلب یاباجثہ روح یاباجثہ سِرّ یاباجثہ نور باامداد باتوفیق حضور شود۔ہر کہ بدین صفت موصوف نباشدٗ آن کامل نیست۔مثل مرکب زیر بار طالبان خر بار بردار حامل است۔اللہ بس ماسویٰ اللہ ہوس۔

بدانکہ معرفت راچہ گواہ است وعارف را کدام راہ است؟ معرفت را گواہ باقرب اللہ است وعارف را راہ حضوری بر دیدار اللہ نگاہ است۔ہر طریقہ طریقت آنرا آگاہ است۔این است مراتب سلطان العارفین در کونین فقر بادشاہ است۔معرفت ہر آنکس داند از لذت حضوری دیدار از قرب اللہ معرفت چشیدہ باشد۔بعینہ بعین معرفت رسیدہ باشد۔راہ معرفت بگفتگو پرسیدن نیست دیدن است۔عارف را دیدہ دوام بر دیدار۔بجز دیدار دیدن بروے مردار است۔عجب احمق اند کہ در مراتب مرداروِ دعویٰ کنند معرفت دیدار۔دیگر عارف را این گواہ است کہ طالب عارف روز اوّل عارف شود۔تابوقت مردن ہر گز بذکر فکر، ورد وظائف لب نجنباند ہیچ علم ظاہر نخواند۔در علمیکہ بود عُجب یا ہوا۔قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مَنْ

عَرَفَ رَبَّهٗ فَقَدْ كَلَّ لِسَانُهٗ ۔ و اگر عارف لب بجنباند بیک سخن ابتدا و انتہا طالب را بمطالب رساند۔ عارف نفس بسیار است و عارف قلب بیشمار است و عارف روح از خدا یادگار است۔ از ہزار کس باشد کہ عارف بمشاہدہ نور حضور دیدار است۔ این قال من برحال من وَ كَفٰى عِلْمِهٖ بِحَالِیْ ۔

شرح معرفت

معرفت حاصل نمیشود تا آنکہ کسے را در باطن حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم دست بیعت ارشاد نکنند و دست ندہد و مصافحہ دست نکنند عارف نگردد۔ اوّل مرشد را کاملیت اینست کہ طالب اللہ را در باطن مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم حضور رساند و تلقین از محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بدہاند۔ بر طالب لازم است کہ آنرا مرشد خوانند کہ مرشد کامل تمام است۔ مرشد کہ بدین صفت موصوف نباشد تلقین از و ناقص گرفتن بر طالب حرام است۔ آن علم کدام است کہ جملہ علم علوم رسم رسوم حیٔ و قیوم رقم رقوم علم توریت و علم انجیل و علم زبور و علم قرآن و علم احادیث نبویؐ قدسی و علم لوح محفوظ و علم نطق کل مخلوقات در یک نکتہ قال۔ آن نکتہ قال کدام است؟ آن نکتہ قال کن است۔ ہر کسے کہ نکتہ قال کن را از کنہ کن بداند آخر احتیاج علم ظاہر باطن خواندن نماند۔ این است علم نکتہ کن تحصیل شد تمام علم در یک سخن۔ قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اَلْعِلْمُ نُكْتَةٌ وَّ كَثَّرَهَا لِلْجُهَّالِ وتمام ذکر فکر در نکتہ حال است۔ ذکر فکر آنرا گویند کہ ذکر فکر حال مشرف حضور کند۔ بغیر از حضوری مشرف حضور ہر کہ را ذکر فکر حال نیست احوال خام خیال و جملہ مکان معرفت در احوال است و احوال جمعیت بخشد و بمشاہدہ عین حسن جمال ایزد متعال بے مثال لازوال ذوالجلال۔ مرشد کامل طالب صادق را روز اول سبق از علم کن قال و ہر کہ طالب عالم روز اوّل بر جملہ علما غالب از خواندن علم کن ہفت اندام میشود نور قلب قالب۔ درین علم کن طالب اللہ را حاصل شود آنچہ دینی و دنیوی جملہ مطالب۔ از ذکر فکر حال بخشد مشاہدہ حضور و معرفت جمعیت بخشد احوال عین العیان توحید غرق مع اللہ تماشائے قرب جمال حضور۔ اینست راہ طالب او را دست بیعت ارشاد برسد بقرب اللہ ہر دو جہان مثل غلام و عارف فقیر در کونین امیر بادشاہ۔ بیت :

اگر بخواہی خوش حیاتی طلب کن مرشد ز کن
از کنہ کن جملہ حصولت بس ترا ازین یک سخن

پیش کامل مرشد عارف کن بکن مال تن جان فدائے و زر بینی ناقص مرشد غالب معلوم شد کہ مرشد نامرد بے باطن است و بے توجہ است و بے تصور است و بے تصرف و بے تفکر و بے توفیق طالب او رخصت کند۔ باطن صحیح آنست کہ مرشد طالب اللہ را در باطن مجلس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم مشرف میکند حضور مع اللہ غرق کند در معرفت اللہ بمد نظر اللہ

منظور۔ طالب درآنوقت مجلس ومعرفت تحقیق کند حضور با عقل کلی شعور ومجلس قرب دیدہ جنونیت خناس خرطوم وہمہ وسوسہ شیطان ونہ معرفت نفس پریشان۔ درآنوقت باطن راازاحوال خواند۔ خاص عام تحقیق کند باطل وحق را۔ قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم خُذْ مَا صَفَا وَ دَعْ مَا كَدَرَ ۔ بیت:

این چنین دعوت کسی عامل تمام　　طالبان را میرساند ہر مقام

این چنین مراتب دعوت زبانی ودعوت قلبی ودعوت روحی رامرشد کامل روز اول سبق میدہد از برای خاطر جمعیت طالب باجملہ مقصد مطالب لایحتاج۔ اللہ بس ماسوی اللہ ہوس۔ اینست مراتب فقیر بر نفس امیر۔ ہر کہ دولت وعزت وکرامت وشرف وگنج وحلم وعلم وحکمت وجمعیت ومراتب ومنصب معرفت توحید بادشاہی یافت از فقیر اللہ یافت۔ وفقیر اللہ را رفیق وسیلہ پیشوا معرفت خدائی ومجلس مشرف محمد رسول اللہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم باخود ساخت کہ کل گنج تصرف درجات۔ این خدمات برفقیر ولی اللہ اہل ذات است کہ مراتب فقر راحیات ممات است مُوْتُوْا قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوْا ومراتب ممات فقیر راحیات است۔ قولہٗ تعالیٰ يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَ يُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ قال علیہ السلام اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا يَمُوْتُوْنَ بَلْ يَنْتَقِلُوْنَ مِنْ دَارٍ اِلٰى دَارٍ المطلب آنکہ فقیر اہل توحید وفقیر اہل تقلید راازکدام مراتب شاختہ میشود۔ یکے آنکہ بتصور استغراق باسم اَللّٰهُ ذات ومشاہدہ بذات نور حضور۔ دوم عمل دعوت تصور ملاقات روحانی اہل قبور مراتب روحانی قبور ومراتب فی اللہ حضور۔ این ہر دو مراتب فقر طالب صادق راروز اول مرشد کامل بعلم تلقین میکند۔ ودیگر فقرا را از مراتب کنہ کن شاختہ می شود۔ ہر چیز یراکہ بگوید شو بامر اللہ تعالیٰ بیشک میشود خواہ دیر خواہ زود سخن فقیر راحکمت حکیم اللہ خالی نیست ونخواہد شد۔ المطلب آنکہ اگرچہ ظل اللہ بادشاہ خزانہ گنج تصرف کند روز وشب بسیار ولشکر یکجا جمع کند ہزار وشب وروز دعوت باریاضت خواند از خدا زیادہ بیشمار از ان جملہ بہتر است توجہ فقیر کامل یکبار توجہ کہ فقیر از قرب اللہ حقیقی واز معرفت لاھوتی لامکانی تحقیق میداند۔ توجہ این چنین روز بروز روان وترقی قائم مقام سلامت مدام تا قیامت باز نماند۔ فقیر ظاہر باطن تا آنکہ بتوجہ ظل اللہ بادشاہ نکند مہم بادشاہ ہرگز بتمامیت تصرف بافتح نصرت سرانجام نرسد اگرچہ سر بسنگ زند۔ بادشاہ ظل اللہ درنظر فقیر ولی اللہ گدا است کہ بادشاہ را بادشاہی خیرات از فقر است۔ بامر خدا فقر اعتبار۔ بیت:

حمایت را کہن دامان درویش　　بہ از سد سکندر مدد بیش

اگر بادشاہ ظل اللہ طلب کند از برائے فقیر ولی اللہ میخواہد ہرگز نمی یابد واگر فقیر مجلس صحبت ملاقات ظل اللہ میخواہد در یک ساعت بادشاہ پائے برہنہ حاضر شود مثل غلام درحکم حلقہ بگوش اللہ تعالیٰ فقیر را چنین قوت وتوفیق بخشیدہ است۔ پس معلوم شد کہ لذت وجمعیت ومراتب معرفت توحید قرب ربانی بہتر است از بادشاہی ملک سلیمانیؑ۔ بیت:

بہ ز ہر لذت بود لذت لقا　　　لذت دنیا چہ باشد بی بقا

فقیر ہرگز بطرف بادشاہ رجوع والتجا نیارد ہرگز زود مگر بحکم اللہ و رخصت از حضوری محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم۔ فقیران اگر چہ با فقر فاقہ مردہ اند قدم بردر بادشاہ نہ بردہ اند و در فاقہ لذت ذائقہ۔ واگر بحکم اللہ و با رخصت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم قدم بردر بادشاہ بردہ اند بادشاہ را مِنْ کُلِّ الْوَجُوْہِ البتہ جمعیت بہ خدا سپردہ اند و جانب اللہ آوردہ اند۔ ہم ظِلِ اللہ بادشاہ ہم ولی اللہ فقیر با قرب مراتبین عین بعین حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم۔ فقیر ولی اللہ غالب بر بادشاہ ظل اللہ۔ بیت:

نہ بہر سر بود لائق بادشاہی　　　و نہ در ہر دل گنج اسرار الٰہی

واز دیدن مجلس فقیر ولی اللہ کلمہ حاصل شود و جمعیت خیر خلق خَیْرُ النَّاسِ مَنْ یَّنْفَعُ النَّاسَ۔ اگر فقیر میخواہد کہ گدا مفلس عاجز محتاج را بخش التفات کند بر مسند سریر بادشاہی بہ نشاند و بنوازد و اگر میخواہد بادشاہ ملک تمام عالم را از قائم مقام معزول سازد۔ فقیر صاحب تصور فی اللہ نظارہ با پروردگار بحکم اللہ و با رخصت اجازت حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم صاحب اختیار است۔ لِسَانُ الْفُقَرَآءِ سَیْفُ الرَّحْمٰنِ بعین العیان البیان ساکن لاہوت لامکان۔ ہر کہ منکر از اولیا اللہ ولی اللہ فقیران و درویشان پریشان بے جمعیت ہمیشہ۔ این چنین دعوت لطف الکریم قرب اللہ تصور تصرف نور حضور با توجہ۔ با دعوت قہر عظیم خواہد زوال و یا با توجہ دعوت لطف الکریم خواہد بترقی روز بروز لازوال۔ فقیر کامل ولی اللہ عالم عامل عارف باللہ واصل مکمل فی اللہ محقق اکمل بقا باللہ آنست کہ طالب مرید شاگرد و صادق صفا کیش را بذکر فکر ورد وظائف ہرگز مشغول نگرداند۔ یکبارگی یک مرتبہ مدخل حاضر مشرف مجلس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بحضور رساند و مرتبہ طالب با مرتبہ خود برابر سازد و باطن تعلیم تلقین منصب مراتب از محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بحضور ہدایت ولایت بدہاند۔ پیر مرشد کامل را کہ مراتب دوام بحضور است بحضور مجلس محمدی رسانیدن آن را چہ مشکل دور است۔ مرشد پیر کہ کرامت حضور ندانند و طالب مرید را بحضور رسانیدن نتوانند ناقص ناتمام پیر مرشد از و تلقین گرفتن و طالب مرید شدن مطلق حرام۔ مرشدی و پیری بتصور اسم اللہ ذات بحضور توفیق از طریق تحقیق نہ بدعت زندیق است بے صدق تصدیق۔ مرشدی مراتب حضوری قرب اللہ نگاہ آگاہ است۔ ہر کہ قرب اللہ راند اند راہ گمراہ طالبان و مریدان بروے گناہ۔ طالب طلب العلم صاحب دانش عالم باشعور لائق معرفت اللہ حضور علم ظاہر فرض عین آنچہ ضروری و علم باطن معرفت قرب اللہ آنچہ علم حضوری۔ ہر دو علم داشتہ باشد مثل محک الحق۔ محققین حق الیقین۔ طالب از مرشد و یا مرید از پیر و یا شاگرد از استاد اوّل طلب علم کیمیا اکسیر طلب کند کہ بغیر از علم کیمیا اکسیر طالب بمطالب مراتب دینی و دنیوی ہرگز نمیرسد۔ و بی حاصل جمعیت طالب حیران پریشان و با جمعیت طالب انسان است۔ علم کیمیا اکسیر را دو از دہ طریق است کہ از عمل عامل را

با توفیق تحقیق است۔ ہر کہ مرشد طالب نالائق است و پیر ناقص مرید را و استاد بد بخت شاگرد را اطلاع ندہد و عمل علم کیمیا اکسیر نہ بخشد کہ وجود او در قید نفس مردود او غلیظ کم حوصلہ غلط است۔ غضب خدائی حیا کہ از پیر مرشد استاد میگردد خوار خراب۔ ہر کہ لائق طالب صادق کامل و مرید لایر یدرا علم کیمیا اکسیر بخش کند ثواب است و کیمیا را اکسیر کامل وجود اکسیر آنست ظاہر بردل غنی و باطن حاضر مجلس نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بر دین محمدی قوی۔ این را کیمیا اعظم گویند۔ بدانکہ در علم کیمیا اکسیر در عمل دوازدہ ہزار راہ است۔ پیش عامل کامل آسان کاراست در نظر نگاہ و ناقص اگر تمام عمر سر بہ سنگ زند خیلی مشکل دشوار کہ دل سیاہ است۔ ابیات:

گر نبودے عمل ظاہر کیمیا   کے رسیدے از غنایت کیمیا

بہ بود از کیمیا صاحب نظر   نظر عارف بہ بود از سیم و زر

کیمیا دو قسم است یکی کیمیا ہنر دوم کیمیا اسم اللہ ذات بہ از سیم و زر۔ فرض عین است در عمل تصرف آوردن ضرور۔ چنانچہ ہر کیمیا در عمل تصرف درآورد۔ باز ہنر کیمیا بگذارد و دل میگرد د سرد و درمرتبہ فقر اختیاری باغنایت جمعیت مرد کیمیا کہ فرض عین است بتاند ہم چنان فرض عین است کہ عمل کیمیا نسیان گرداند۔ چنان در معرفت وحدت غرق میشود کہ عمل کیمیا ہرگز یاد نماند۔ کیمیا ہنر اسم ضروری تمام شد دوم کیمیا جسم کہ مس وجود مردہ دل را بحضور معرفت قرب اللہ سرخ زر گردد۔ چنانچہ کیمیا جسم، کیمیا نظر، کیمیا زبان، کیمیا روح، کیمیا سِرّ، کیمیا گوش، کیمیا دست، کیمیا پا، کیمیا توجہ، کیمیا تصور، کیمیا تصرف، کیمیا وھم، کیمیا الہام، کیمیا خیال، کیمیا دلیل، کیمیا معرفت، کیمیا قرب، کیمیا نور، کیمیا حضور، کیمیا روشن ضمیر، کیمیا بر نفس امیر، جملہ کیمیا اکسیر و جملہ دعوت تکثیر مجموعہ مجمل جملہ حاصل کردن از فنا فی اللہ فقیر۔ مرشد کامل کہ روز اوّل طالب صادق را مرتبہ عمل عطا بخش نکند، ہرگز طالب مرشد بہ معرفت اللہ و جمال حق طالب را بر گردن مرشد وبال۔ این مراتبین کیمیا آسان کاراست۔ مرشد کامل اینست کہ اوّل طالب اللہ حاضرات اسم اللہ ذات عیان و آنچہ در کوہ سنگ پارس افتادہ باشد از ان کوہ پارس بدست تصرف کہ بہ آہن بچسپند زر سرخ گردد۔ مراتب سنگ پارس از عیان ہر علم و ہر حکمت و ہر گنج و ہر جمعیت و ہر ذکر و فکر و ہر ورد وظائف و ہر تصور تصرف توجہ و ہر علم کیمیا اکسیر و ہر علم دعوت تکبیر و ہر دولت و مراتب و ہر نعمت کل و جزو در نعم البدل واقف احوال صاحب توفیق، ماضی، مستقبل، حال لائق نباشد۔ در علم دعوت خواندن جمعیت کہ نعم البدل ازل ابد مبدل گرداند و نعم البدل دنیا با نعم البدل عقبیٰ برساند و نعم البدل ابد و نعم البدل ازل و نعم البدل دنیا ملک سلیمانی و نعم البدل عقبیٰ ہر چہار نعم البدل بتاند در تصرف آرد۔ اگر جملہ گنج در تصور با تصرف خزانہ غیبی لاریبی تحقیق بہ بیند و میداند و در تصرف بدست آوردہ خرچ تصرف کردہ نہ میداند ہیچ سود ندارد۔ و چون نعم البدل حقیقی بوقت تحقیق دم عیسیٰ صفت از ہر نعم البدل با گنج نعمت و سلامت ماند لا یحتاج است۔ حدیث قدسی

عِبَادُ الَّذِیۡنَ قُلُوۡبُھُمۡ عَرۡشِیَّۃٌ وَاَبۡدَانُھُمۡ وَحۡشِیَۃٌ وَھِمَّتُھُمۡ سَمَاوِیَّۃٌ وَثَمَرَۃُ الۡمُحَبَّۃُ فِیۡ قُلُوۡبِھِمۡ مُقَدَّسَۃٌ وَ خَوَاطِرُھُمۡ بَیۡنَ الۡخَلۡقِ جَاسُوۡسَۃٌ سَمَآءُ سَقۡفُھُمۡ وَالۡاَرۡضُ بَسَاطُھُمۡ وَ ذِکۡرُ اَنِیۡسُھُمۡ وَ رَبُّ جَلِیۡسُھُمۡ. حدیث قدسی عِبَادُ الَّذِیۡنَ اِیۡجَادُھُمۡ فِی الدُّنۡیَا کَمَثَلِ الۡمَطَرِ اِذَا نَزَّلَ فِی الۡبَرِّ اَنۡبَتُ الۡبَرَّوَ اِذَا نَزَّلَ فِی الۡبَحۡرِ خَرَجَ الدُّرِّ. قولہ تعالیٰ وَعِبَادُ الرَّحۡمٰنِ الَّذِیۡنَ یَمۡشُوۡنَ عَلَی الۡاَرۡضِ ھَوۡنًا وَّ اِذَا خَاطَبَھُمُ الۡجٰھِلُوۡنَ قَالُوۡا سَلٰمًا.

داناوآگاہ باش! غلط وغلاظت از دل بتراش اولاً۔ اگر طالب مرید صادق صالح حضرت پیر محی الدین قدس اللہ سرہ العزیز است ہمیشہ درآستین حضرت پیر دستگیرؓ بحفظ اللہ واگر طالب مرید واولاد طالح صالح نباشد' حضرت پیر درآستین طالب مرید فرزند است۔ ہرکہ بایشان دشمنی کند وآزار بہ تیغ برہنہ مرگ مفاجات و یا تیغ بیماری و یا تیغ کم رزقی قتل وخراب گرداند۔ ہرآنکس احمق باشد کہ طالب مرید فرزند حضرت پیر را آزار رساند۔ این پیروزیر حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم۔ اَلۡعَاقِلُ تَکۡفِیۡہِ الۡاِشَارَۃُ.

بدانکہ فقیر کامل عارف باللہ را از دو مراتب شناختہ میشود! مراتب ظاہر توفیق ومراتب باطن تحقیق۔ مراتب ظاہر توفیق کرا گویند وباطن تحقیق کرا خوانند۔ ظاہر توفیق آنست کہ با توفیق آنچہ گنج تصرف دنیا وآنچہ فِی السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ درقبض قید او باشد۔ این مراتب ظاہر لایحتاج صفت کریم گویند وشب وروز آنرا گنج ہرچند کہ تصرف کند کم نگردد۔ از مشرق تا مغرب تمام عالم را نان دہی کند لائق است وبرکامل ضرور است' بلکہ از گنج بدر کند نصاب کہ خزانہ اللہ در تصرف کامل بیشمار و بی حساب۔ این چنین کامل صاحب توفیق را خطاب خازن اللہ وفوطہ دار گویند۔ ہرکہ ایں مراتب ندارد بعید و بے خبر از قرب ومعرفت پروردگار توحید۔ مراتب دوم تحقیق آنست تحقیق کہ توفیق باطل را بگذارد و معرفت حقیقت حق را بردارد۔ وصاحب مراتب آنست تحقیق کہ صادق صدیق عارف با تصدیق در تصرف اوست معرفت توحید قرب حضور مشاہدہ غرق فی التوحید وغرق فی الدیدار ومشرف ملاقات مجلس انبیا اولیا اللہ۔ عالم علم معرفت وعالم علم توحید وعالم علم نظر غالب برمہتر خضر علیہ السلام وعالم علم لدنی وعالم علم توجہ وعالم علم تفکر وعالم علم وجود وعالم علم فنا وعالم علم بقا لقا معبود۔ اینست مراتب تحقیق مرشد تحقیق روز اول باہریک مراتب بعلم تحقیق رساند۔ از علم ظاہر تفریق گرداند۔ بدانکہ ای عزیز! معلوم شد کہ لائق ارشاد مرشد آنست کہ ظاہر کسے را با توفیق وباطن برحق تحقیق۔ اوّل بر طالب فرض عین است کہ مثل محک مرشد را از مراتب تحقیق توفیق امتحان کند۔ اگر مرشد درست نخست طالب را با نظر توجہ مراتب تحقیق توفیق رساند' طلب از و ارشاد کہ مرشد کامل تمام است وَاِلَّا نہ از مرشد بے توفیق وبے تحقیق طالب صادق را از مرشد ناقص ناتمام ارشاد گرفتن حرام است۔

ابیات:

طالبا! باخبر باشی دام دار   دام گردانے بود گشتن طیار

طالبا! گر عاقلی عارف شناس   میشناسد عارفان اہل از قیاس

کی بوند این عارفان دل صفا   از طالبان زر سیم گیرند بی حیا

بعضی فرقہ را ظاہر تحقیق و باطن زندیق چنانچہ خلاف پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وبعضی را ظاہر باطن زندیق' چنانچہ فرمودہ است خدا تعالیٰ در قرآن مجید اَتَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَتَنْسَوْنَ اَنْفُسَكُمْ ۔ وبعضی را باطن تحقیق وظاہر زندیق گردد کہ روئے نیارند بر شرع اسلام طریق ۔ وبعضے را ظاہر باطن تحقیق از حق کہ برحق گوید' حق بشنود' حق بیند وحق داند ۔ راہ او براستی حق بیزار از باطل ۔ صاحب حق کہ برحق است' آنرا باطن برحق است ۔ قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم كُلُّ بَاطِنٍ مُخَالِفٌ لِظَّاهِرِ فَهُوَ بَاطِلٌ ۔ ابیات:

گر یک رنگ شوی یکتا صفا   تا بیابی معرفت وحدت لقا

در دو رنگی دل بود روئے سیاہ   این مراتب کاذبان قہر از خدا

بدانکہ ہفتاد و سہ ملت است ۔ وہیچ ملت خود را ذلت نمیگوید وہمہ کس میگوید کہ ملت من نجات متبرکات ۔ پس معلوم شد ہر ملت را از علم راہ است وہفتاد و دو ملت را خلاف شرع مخالف سنت جماعت گمراہ است ۔ پس معلوم شد کہ فقیر عارف آنرا گویند کہ علم ہفتاد سہ ملت داند ۔ از ہر ملت را علم خواند ۔ فرقہ ملت کہ سنت جماعت است در حقیقت بحق رساند وہفتاد و دو ملت کہ باطل است از علم حق بروے غالب گردد' باطل را دفع گرداند کہ ملتِ سنت جماعت سعید است کہ اصل اساس این ملت بروصل معرفت قرآن شریف مُخ توحید است ۔ بغیر از ملت سنت جماعت ہمہ از تقلید است شقی ۔

بدانکہ علم بسیار است ۔ ہیچ راہ ملت از علم بعید بیرون نیست ۔ پس درس علم دو قسم است علم ظاہر و درس ظاہر کہ تمام عالم در قید شرع شریف قضا ۔ دوم علم باطن معرفت لطیفِ رضا ۔ پس در علم باطن ہفت درس است و ہفت علم طریق میخوانند و ہفت توفیق جمعیت حکمت تحقیق دانند کہ بطالبان اللہ را علم عارف مرشد باطن وتمامیت مطالب رساند ۔ چنانچہ اوّل علم ذکر و درس ذکر و عالم ذاکر ۔ دوم علم فکر و درس فکر و عالم فکر ۔ سوئم علم مذکور و درس مذکور و عالم مذکور ۔ چہارم علم الہام و درس الہام و عالم الہام ۔ پنجم علم مشاہدہ حضور و درس مشاہدہ حضور و عالم مشاہدہ حضور ۔ ششم علم غرق و درس غرق و عالم غرق ۔ ہفتم علم معرفت مشرف دیدار و درس معرفت مشرفِ دیدار و عالم معرفت دیدار ۔ مُوْتُوْا قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوْا ۔ دوام فی الانوار مطالعہ دیدار بموجب این آیت کریمہ نصیب انسان کامل است ۔ قولہ تعالیٰ مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰى قولہ تعالیٰ عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَالَمْ يَعْلَمْ قولہ تعالیٰ وَعَلَّمْنٰهُ مِنْ لَّدُنَّا عِلْمًا قولہ تعالیٰ وَاذْكُرْ رَّبَّكَ اِذَا نَسِيْتَ قولہ تعالیٰ

وَعَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ كُلَّهَا -

بغیر از تقویٰ معرفت و توحید اللہ تعالیٰ حاصل نمیشو د وعلم تقویٰ و عالم متقی چہار قسم است: اوّل متقی وعلم تقویٰ فقہ مسائل است بر زبان، اکل الحلال و صدق المقال۔ دوم متقی تقویٰ بعلم تصدیق است کہ این را متقی فکر فنا نفس گویند۔ سوئم متقی علم تقویٰ فیض است کہ فرحت الروح است۔ چہارم علم تقویٰ عالم متقی علم تقویٰ فضل است کہ مشاہدہ اسرار پروردگار مشرف دیدار است نصیبہ از ان روز الست۔ این جملہ مراتب متقی یک جا جمع می شوند آنرا تقویٰ ہدایت گویند یعنی ازلی عالم فیض فضلی بموجب این آیت کریمہ قولہ تعالیٰ لَا رَيْبَ ۛ فِيهِ ۛ هُدًى لِّلْمُتَّقِينَ ۙ الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِالْغَيْبِ۔ پس این چنین اہل متقی راہم مجلس محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم در باطن، راہرو است دیدن دیدار لقا کہ بعیان است در تماشا او ہر دو جہان است ہم لقا ہم جنت ہوا۔ پس لاھوت و لامکان و مشرف دیدار رحمت رحمان علم است۔ ہر کہ عالم دیدار نداند و از مطالعہ علم دیدار سبق نخواند ہر انکس مجہول وخبر از معرفت باطن وصول نداند۔ بے حصول است۔ اگر در راہ باطن چنین کرامت و دیدار نعمت و دولت مداومت، مشاہدہ، حضور لقا مجلس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نبودے روندگان راہ باطنی ہمہ گمراہ شدندے کہ طالب مرد را شکر است از معرفت اللہ دیدار۔ و این جملہ عالم ظاہر باطن تقویٰ معرفت ذکر، فکر، نور حضور مذکور دیدار، مشاہدہ مقرب، قرب قدس، جمعیت جلیل کل جز آن راہ کدام است کہ بیک نظر در قید قبض تصرف تمام است۔ حاضرات اسم اللہ ذات۔ جملہ قرآن آیات باسم اعظم حاضرات از کلمہ طیبات لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ مرشد کامل از روز اوّل سبق مید ہد طالب صادق را میکشاید با توفیق و مینماید بعینہٖ عین تحقیق۔ این چنین مرشد باید کامل رفیق۔ این است مراتب عارفان صاحب شرع اے احمق! اہل بدعت از قوم زندیق۔ اللہ بس ماسویٰ اللہ ہوس۔ بدانکہ آن کدام علم است کہ مجموعہ فرض طی در یک فرض علم؟ آن کدام علم است کہ مجموعہ سنت طے در یک سنت است؟ آن کدام علم است کہ مجموعہ مستحب طی در یک علم مستحب است؟ قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اَلْعِلْمُ نُكْتَةٌ۔

ابیات:

علم سہ حرف است یک نکتہ علم — نکتہ دانی عارف و عالم چہ غم
ہر علم شرح است علم از معرفت — عالم و عارف خضرؑ عیسیٰؑ صفت
باھُوؒ ہر علم را از علم دریافتہ — علم عین از عین باخود ساختہ

علم ’ع‘ بہ علی رساند، ’ل‘ لایحتاج گرداند، علم ’م‘ در مردان خدا محبت، معرفت، مشاہدہ، مجلس انبیا و اولیا اللہ رابداند۔ اینست ’’العلم دانستن‘‘ دل با خدا دوام و ظاہر مطالعہ، تصوف، صفا القلب مدام۔ اقرار صحیح و قلب با تسبیح۔ قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

اِقْرَارٌ بِاللِّسَانِ وَتَصْدِيْقٌ بِالْقَلْبِ الله بس ماسویٰ الله ہوس۔ علم ظاہر مثل چراغ است درخانہ عالم روشنائی است و علم باطن آفتاب فیض رساند۔ عالم باللہ عارف دوام روز بروز نور آفتاب ظہور طلوع زند ظلمات برخیزد۔ پس فقیر آفتاب نور است و دنیا ظلمات۔ قولہ تعالیٰ اَللّٰهُ وَلِيُّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۙ يُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ۔ بدانکہ العزیز! باید دانست کہ تمام عالم دنیا و دنیا از عرش تا تحت الثریٰ آنچہ فی السمٰوٰت والارض مثل حباب است سر ہوا کہ بر ہوا وجود عالم۔ صاحب علم نیز مثل حباب است۔ پس معلوم شد کہ وجود فقیر مثل دریا است از دریائے معرفت توحید، مشاہدہ، قرب، حضور، انوار دیدار نور و عالم از علم حیّ و قیوم مِنْ لَّدُنِّيْ دریا است و حباب با وکف بر آب دریا بسیار بیشمار است۔ ہر وقت کہ آب دریا حباب را فرو آب رود، حباب از ہوا خالی میشود و در آب دریا گم گردد۔ ہمہ آب دریا نظر می آید اگرچہ عالم تمام عمر تصرف کند در عمل ثواب مرتبہ حباب است نہ آب است و فقیر در دریائے دُر بی حجاب است۔ بے حجاب را چہ احتیاج ثواب است۔ درمیان عالم و فقیر و علما و اولیا ہمین فرق است، چنانچہ فرق حباب و دریا آب۔ اگرچہ حباب فوق الادب اصل حباب از آب است و اگرچہ حباب دریا گشت در آب فقیر دُر است۔ علما را مرتبہ دریا فقیر را مراتب دُر۔ پس معلوم شد چنانچہ علما را مرتبہ علم مطالعہ زبان کہ زبان در دہان تعلق بسر برد و فقیر را علم تصدیق القلب کہ علم تصدیق اسرار ساکن سینہ و قلب دارد۔ عالم ظاہر بزبان سبق دہد شاگرد را قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ و فقیر عارف طالب الله را سبق میدہد بتوجہ و نظر و طالب الله با تفکر دل میخواند كَفٰى بِاللّٰهِ ومیداند بعیان حَسْبِيَ اللّٰهُ۔ اہل ظاہر را باطن و از علم باطن حجاب است وہمچنان اہل باطن را حجاب علم ظاہر است و فقیر عارف باللہ را ظاہر علم مطالعہ بہ چشم ظاہر نظر و علم باطن روشن ضمیر ہم علم ظاہر تفسیر بیان و ہم علم باطن عیان۔ ابیات:

علم باطن معرفت رہبر خدا   باز دارد حرص و حسد و ز ہوا

بی زبانش علم خوانند از رسولؐ   علم باطن برد حاضر حق وصول

عارفان بے سر روند باپائے جان   آنجا جہان دیگر است دارالامان

ہر کہ دعویٰ بقلب حیات از کدورت خناس خرطوم نجات وسوسہ شیطان و اہمات خطرات بقلب چنین دم زندگی قلب را گواہ مشاہدۂ حضور انوار دیدار مشرف بیندگی۔ زندہ قلب ذاکر قلب از غلبات ذکر قلب غرق میشود در مشاہدہ نور جواب صواب الہام پیغام درماند از قرب الله و یا از مجلس محمد رسول صلی الله علیہ وآلہٖ وسلم حضور۔ پس معلوم شد کہ عالم صاحب تحصیل علم زبانی قال را چہ قدرت کہ دم زند پیش عالم قلب حال۔ اگر دم زند با جذب غضب جلالیت خراب کند مجنون دیوانہ مجذوب و زندہ قلب صاحب حال را چہ قدرت است کہ پیش عالم روحانی احوال دم زند و صاحب احوال روحانی را چہ قدرت است کہ پیش عالم صاحب سرّ عارف وصال دم زند و صاحب سرّ عارف وصال را چہ قدرت است کہ پیش صاحب فنا بقا مُوْتُوْا

قَبۡلَ اَنۡ تَمُوۡتُوۡا قولہ تعالیٰ یُخۡرِجُ الۡحَیَّ مِنَ الۡمَیِّتِ وَیُخۡرِجُ الۡمَیِّتَ مِنَ الۡحَیِّ دم زند وصاحب فنابقارا چہ قدرت است کہ پیش عالم فی اللہ ذات فی التوحید نور جامع جمعیت بالقا جمال دم زند۔ مراتب جامع در وہم وفہم نگنجد لاحد ولاعد۔ ہر کہ مرشد روز اوّل از حاضرات اسم اللہ ذات مشق وجودیہ مرقوم ہر یک مراتب طے کناند در یک دم کہ تماشائے جملہ دم بادر دم سرفراز عطا بخشد کہ در دل طالب اللہ باقی افسوس نماند۔ بعد ازان وجود اولائق تلقین ارشاد فقیر میشود واز ارشاد فقیر طالب اللہ روز اوّل میگردد فقیر بر نفس دنیا شیطان کونین امیر۔ فقیر را قلب قالب ہفت اندام نور فکر او نور حضور مذکور او نور حضور و نفس او نور حضور و قلب او نور حضور و روح او نور حضور۔ مرشد کامل کہ طالب صادق را روز اوّل مرتبہ نور حضور نمی رساند ہر آنکس احمق است کہ نام خود را مرشد خواند۔ وطالب بے نصیب احمق است کہ قدر فقیر مراتب فقیر نور حضور نداند مرشد خواند۔ محروم تمام عمر از معرفت بماند ناقص ہوا عجب وریا نَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنۡھَا اللہ بس ماسوی اللہ ہوس۔

بدانکہ مرشد کامل طالب اللہ صادق را ششش چلہ و ششش خلوت و ششش مجاہدہ در یکدم و بر یک اثبات قدم و در یک مراقبہ و با یک توجہ و با یک نظیر عیان و با یک استغراق و با یک تفکر و با یک تصور و با یک تصرف یکتا گرداند و تمامیت رساند و ہفت اندام وجود را پاک و پاکیزہ نماند کہ باز چلہ و ریاضت احتیاج نماند۔ اوّل چلہ خلوت تماشا ازل، دوم چلہ خلوت تماشا شکم مادر، سوم چلہ خلوت تصرف تمام عمر زندگی در دنیا، چہارم چلہ خلوت تماشا قبر، پنجم چلہ خلوت تماشا حشر، ششم چلہ خلوت تماشا ابد عقبٰے بہشت جملہ را امتحان کند و برکشد۔ بعد ازان وجود طالب لایموت بقا لائق مشرف لقا کہ در وجودِ طالب اللہ در دل باقی افسوس نماند از ریاضت وصال بہتر است۔ از آزار دم وصال تمام عمر مطالعہ علم علوم قال۔ از ان جملہ بہتر است طرفہ ز دمشاہدہ حضوری احوال لازوال۔ ابیات:

آن علم غیب است بکشاید ز راز ۔۔۔ نہ مطالعہ قال باشد نہ آواز
علم است علم از علم در غیب دان ۔۔۔ معرفت توحید اینست باعیان
جہل بر کفر است جاہل بر ہوا ۔۔۔ عالمان را شد لقا قرب از خدا

طلب دنیا وطالب دنیا ہمہ جہل است وطلب اللہ وطالب اللہ ہمہ علم است۔ عین بخش وعین نما وعین صفا و باعین لقا دوام باحاضر مجلس حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم۔ درین کتاب مطالعہ علم عین روشن ضمیر عیان در تصرف خود آوردن مشرق تا مغرب بتوجہ خاتم ختم تمام ملک سلیمانی۔ درین کتاب مطالعہ علم فی اللہ لقا انوار نفس را قتل کند تیغ ذوالفقار بتوجہ دیدار۔ درین کتاب مطالعہ علم حضور کہ ہفت اندام میگردد خاصہ خلاصہ نور بمد نظر اللہ منظور۔ ابیات:

ہر کہ خواہد میشود عارف خدا ۔۔۔ روز و شب حاضر بود با مصطفیٰؐ
بے ذکر ذوق است فکر و فیض بر ۔۔۔ در حضوری نور شد صاحبِ نظر

ہر کرا باطن با توفیق قوت از طریق تحقیق میشود مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم صحبت صحیح، آنرا چہ احتیاج خواندن وِرد و بدست گرفتن تسبیح۔ ہر کرا قلب زبان کشاید ومشرف حضوری انوار دیدار وقلب بحضور اللہ اللہ میخواند، آنرا بدست تسبیح گردانیدن احتیاج نماند کہ مرشد صاحب قلب بتوجہ قرب حضوری اللہ بیک نظر میرساند۔ ابیات:

خوش بیا اے طالبا طالب لقا | آنچہ باشد مال و تن را کن جدا
ہر کہ منکر از لقا محروم تر | کور مادر زاد باشد بے بصر

مرشد کامل آنرا گویند کہ طالب نجس نجاست اہل نفس خراب حال را بایک نظر بکشد از حرص، طمع، عجب، کبر و ہوا و باتوجہ برساند بہ معرفت اللہ بالقا۔ ابیات:

بانظر ناظر کنند عارف خدا | باتوجہ میکنند باحق عطا
از فکر فتنہ شود فربہ بنفس | ذکر فکر خام تر اہل از ہوس

طالب صادق از مرشد کامل دو مراتب طلب کردن ضرور فرض عین لازم است، یکے اعتبار در غرق در تصور کہ در تصور باشعور ہشیار۔ دوم در لاہوت لامکان مشرف دیدار۔ از ان دو مراتب بکشاید! یکی توفیق دوم تحقیق۔ ازین دو مراتب دو مراتب بکشاید۔ یکے در باطن مطالب کل محبت، معرفت مشاہدہ وقرب حضور مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم۔ دوم جملگی تصرف در تصرف آوردن غنایت۔ لایحتاج فقیر عاجز نیست، عارف است۔ فقیر مفلس نیست مراتب اعلیٰ باقرب حق تعالیٰ است، فقیر زشت نیست اہل بہشت است۔ فقیر حقیر نیست برکونین امیر است این چنین عارف فقیر باطن آباد۔ اللہ تعالیٰ آنرا قوت جمعیت باطن دادہ۔ از اعمال ظاہر ورد وظائف ذکر، فکر، مراقبہ شد آزاد اخلاص۔ اینست مراتب فقر خاص الخاص۔ ابیات:

چہار بودم سہ شدم دو ساختم | از دوئی بگذشت یکتا یافتم
این بود توحید رحمت حق عطا | این بود فی اللہ فنا رویت بقا

ہر یک مراتب برکت شریعت محمدی علیہ السلام از علم عین است۔ عین بخش وعین نما باطن صفا۔

شرح علم

از مطالعہ علم زبان عالم زبان از مطالعہ علم قلب عالم قلب از مطالعہ علم روح عالم روح، از مطالعہ علم سِرّ عالم سِرّ از مطالعہ علم نفس عالم نفس۔ این ہر یک علم عالم از علم معرفت توحید مطلق بعید، بلکہ اہل حجاب تقلید۔ فقیر را علم معرفت توحید علم الہام علم قال اللہ تعالیٰ وَ عَلَّمْنٰہُ مِنْ لَّدُنَّا عِلْمًا قال اللہ تعالیٰ عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَالَمْ یَعْلَمْ از اللہ سبق میخواند ومکان

دیدار مثل بستہ نمی تواند و آنچہ سبق از اللہ میخواند یاد ماند و علم مطالعہ دور مدور در مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم با محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تکرار گرداند۔ علم مطالعہ و علم محبت و علم معرفت و علم مشاہدہ و علم قرب و علم حضور و علم جمعیت و علم فنا و علم بقا و علم یقین و علم اعتبار و علم انوار و علم دیدار۔ اینست عین صراط المستقیم نصیب قلب سلیم، طالب بحق تسلیم، علم جوہر ایمان و علم غالب شدن بر نفس و شیطان و دنیا۔ این چنین مراتب نصیب عالم است جاہل دین راہ نتوان رفت۔ این چنین عالم غیب دان و عالم باعیان کہ باطن از ہر یک منزل مقام گنج خزانہ اللہ میدہد نشان تلمیذ الرحمان اویسی قادری۔ عارف باللہ عالم باللہ حقیقی را حق شاش گویند۔ بیت:

موسیٰؑ ہم چون مو می بیند گناہ — خضرؑ باطنی احوال بودند حق نگاہ

طالب کہ از مرشد تحقیق نکند خود را نصیب آنطالب احمق بے نصیب است۔ مرشد کہ بر طالب مشرف نکند انوار دیدار پروردگار، آن مرشد بخیل بے توفیق رقیب است۔ مشرف لقا رب العالمین در علم است۔ از علم ہیچ مراتب بیرون و بعید نیست و نہ خواہد شد۔ طالبِ لقا علم لقا خواند۔ بجز علم لقا دیگر علم نہ می داند۔ بیت:

طاقتی باید لقا طالبِ لقا — بس گرانی بار بردارد خدا

علم لقا با توفیق است کہ علم لقا برحق تحقیق است۔ جملگی علم از علم لقا است۔ ہر کہ منکر از علم لقا مردہ دل رو خجل بے حیا است۔ قال علیہ السلام اَلْحَیَآءُ مِنَ الْاِیْمَانِ۔ ہر کہ حیا ندارد، ایمان از کجا آرد؟ مرشد عالم لقا با توجہ بعلم رساند و در درس غرق طالب علم لقا میخواند۔ ابیات:

صد بار با تو گفتہ شد اے طالبا! — بے نصیب ہرگز نیارد رو لقا

ہر کہ دعویٰ کرد من طالب لقا — مال و تن را کن فدا بہر از خدا

طالب لقا بایک دم و یک قدم — لائق لقا طالب بود اہل از کرم

دیدار در انوار بیند عارفان — در لاہوت لامکان صاحب عیان

آنچہ بینی از تصور شد لقا — اسم اللہ می برد حاضر خدا

دیدار در دیدہ بود دیدہ بدل — دیدار در دل خوش ببین ای رو خجل

قال علیہ الصلوٰۃ والسلام رَاَیْتُ رَبِّیْ فِیْ قَلْبِیْ۔ بیت:

باھُوؒ در دل من یافتہ تحقیق تر — دل از دل شد پیشوا صاحب نظر

ہر عالم را کہ علم از معرفت اللہ نیست، آن عالم بی معرفت در قید نفس است۔ ہر عالم را کہ علم از علم لقا نیست، آن عالم بی معرفت در قید نفس است۔ ہر عالم را کہ علم از علم بقا نیست، آن عالم در قید نفس بی حیا است۔ ہر عالم را کہ علم حضور نیست، آن

عالم در قید نفس بی شعور است و ہر عالم را کہ علم از قرب اللہ نیست' در قید قہر نفس است ۔ ہر عالم را کہ علم از وصال نیست' در قید نفس زوال است ۔ بیت :

نفس را بگذار طلب از روح گیر تا شوی عارف خدا فی اللہ فقیر

قلب نہ لقمہ گوشت است نہ مضغہ دل ۔ قلب پر معرفت محبت مشاہدۂ انوار مشرف دیدار است ۔ مست از ان روز الست ۔

ابیات :

مرشد شدی طالب شدی بی معرفت گر مردہ را زندہ کنی عیسیٰؑ صفت

تا نگردد غرق فی التوحید نور کی شوی عارف خدا اہل حضور

راہ فقرش دیگر است فیض و فضل نظر بر توحید کن زان کن ازل

کس نیابم طالبے لائق لقا در طلب اثبات جان دہ راہ خدا

پیش مرشد دم مزن ای لاف زن بر زبان اللہ در دل طلب زن

بجز مشرف دیدار انوار مشرف حضور لقا بذکر فکر مراقبۂ ورد وظائف ہرگز نگردد باطن صفا بجز مشرف دیدار لقا ہرگز مجلس حاصل نہ میشود حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ۔ مرشد عارف لقا طالب اللہ را روز اول مشرف لقا علم علوم آنرا واضح گردد از علم فنا و از علم بقا عالم در علم روحانی و ہم عالم در علم غیب دانی و ہم عالم قرب ربانی و ہم عالم در علم عین العیانی زندہ قلب و نفس فانی ۔ این چنین مراتب صاحب تصور اسم اللہ ذات با توفیق است کہ خاص الخاص طریق تحقیق است ۔ بدانکہ جثہ نفس طالب در مراتب نفس است و باجثہ قلب طالب در مراتب قلب است و باجثہ روح طالب در مراتب روح است و باجثہ سرّ طالب دیدار است و باجثہ یقین طالب در مراتب لقا بین است و باجثہ اعتقاد طالب در مراتب اتحاد است ۔ بیت :

گر بگویم شرح ہر یک ہر مقام از ازل تا ابد کی گردد تمام

اللہ بس ماسوی اللہ ہوس ۔ ای جان عزیز! درعلم درس و درعلم مدرس علم حاصل کنندہ را نام عالم بامدرس ہمچنان ذکر کنندہ را نام ذاکر و فکر کنندہ را نام صاحب فکر و اہل مراقبہ را نام صاحب مراقبۂ ہر یکے را نام بکسب اعلام شد ۔ چنانچہ عارف ولیٰ صاحب مکاشفۂ صاحب محاسبہ صاحب مجاہدہ وصاحب مشاہدہ وصاحب مجادلہ وصاحب محاربہ، صاحب قرب، صاحب نور، صاحب حضور' اولیائے اہل باطن صفا' صاحب نفس' صاحب غوث' صاحب قطب' صاحب روح' ابدال اوتاد وصاحب سرّ وصاحب درویش' لیکن مراتب فقیر چیست واین مراتب ہا جملہ مجمل مجموعہ کہ در شمار آوردم منصب جملگی باابتدا بوئے فقر ہم نمی رسند از فقیر است بے خبر از غرق فی اللہ فقیر توحید است نارسیدہ و ہر مراتب و ہر مراتب ایشان از فقر بعید' بلکہ

نادیدہ اگر چہ بگفت شنید وہنوز در حجاب است، پردہ ندریدہ۔ پس فقیر سرّ ھویت مراتب لاحد ولاعد لاھوت لامکان بعیان است عین۔ ازان است فقیر را این عظیم الشان است۔ ذکر مذکور فقیر را از دیدار است کہ با دیدار است، قرب نور فقر از دیدار است کہ با دیدار است، مشاہدہ حضور فقر از دیدار است کہ با دیدار است۔ این چنین مراتب دیدار از کدام اعتبار است؟ بگو جواب فنا فی اللہ بے حجاب مرتبہ۔ حدیث اَلْفَقْرُ فَخْرِیْ وَ الْفَقْرُ مِنِّیْ ۔

آنست فقیر روز اوّل مشرف دیدار است و مراتب متوسط فقر غرق فی النور است و انتہائی فقر بالیقین باعتبار در مشاہدہ رویت مشرف دیدار۔ مشرف دیدار را از کدام علم راہ است و مشرف دیدار را کدام سلک سلوک گواہ است۔ مشرف دیدار را علم اسم اللہ از اسم اللہ ذات حاضرات مجلس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سرور کائنات راہ است۔ این راہ بعیان نظر نگاہ حضوری، نظر نگاہ حضوری قرب دیدار آگاہ از حق است کہ برحق است کہ جمعیت بخشندہ حق است و بیزار کند از باطل است کہ اصل بر باطن است و گواہ مشرف مشاہدہ دیدار کلمہ طیب لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ۔ چنانچہ بگفتن لَآ اِلٰہَ فنا از ہستی بود نابود گردد و بگفتن اِلَّا اللّٰہ تاثیر اِلَّا اللّٰہ وسیلہ میشود و در لاھوت لامکان بتوحیدی برد و مشرف دیدار رب العالمین۔ اِلَّا اللّٰہ وسیلت النجات میگرداند۔ بگفتن محمد رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فِیْ مَابَیْنَ الْعَبْدِ وَرَبِّ حجاب و پردہ نماند۔ این است مراتب مُوْتُوْا قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوْا فنا بقا۔ این است مشرف لقا در شریعت روا غالب تر از خواب معرفت و معرفت مشرف مولیٰ لقا از حق است کہ برحق است مشرف کنندہ حق است۔ ہر کہ منکر از کلمہ طیبہ و منکر از اسم ذات و منکر از دیدار مردود طالب دنیا جیفہ و باز گشت خورد از کلمہ طیب، ہر آنکس کافر شود۔ ہر کہ از کلمہ طیب باز گشت خورد، مرتد شود و مردود گردد عاق فی الدنیا والاخرۃ نامقبول ہلاک۔ مرشدی و پیری کہ از کنہ کلمہ طیب لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ مشرف حضور نگرداند و در مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم منصب ندہاند، ہر آنکس احمق است نام خود را پیر مرشد خواند۔ آری یقین است پیران زن مرید بسیار است و مرشد طالب دنیا قصاب آدم کش بے شمار است۔ از ہزار کس باشد پیر مرشد کہ رسانندہ مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم مشرف کنندہ بہ دیدار پروردگار است۔

ہر دو جہان در قید علم قرآن است و علم قرآن در طیّ کلمہ طیب است لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ وکلمہ طیب در طیّ اسم اللہ ذات است وکلمہ طیب و اسم اللہ ذات ہفت اندام وجود را یکبارگی پاک و پاکیزہ گرداند، سراسر پردہ از وجود برخیزد و مشرف دیدار شود۔ عجب مدار و انکار نیار کہ علم غیب الغیب رساند و علم باطن در باطن رساند و علم ظاہر وجود را بالتفسیر تاثیر پاک طاہر گرداند۔ علم اللہ بس۔ ہر کہ سوائے اللہ طلب کند، اہل ہوس۔ بدانکہ العلم دانستن است۔ بعضی علم را از بسیاری مطالعہ علم بسر دردے در سر دماغ تصرف تمام مغز را سر دردی علم خود را ہوا انا کبر دماغ عجب پر میشود۔ کل القال نماند بر حال۔ بعد از تحصیل طلب نکند معرفت اللہ قرب وصال و یا آنکہ از غایت بسر دردی دماغ برحال نماند

عقل شعور۔ بعد از تحصیل علم عالم طلب مولیٰ کند قرب اللہ غرق نور مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضور و عالم کہ با جمعیت علم عالم بر حال مانند عقل، دانش، شعور۔ بعد از تحصیل علم طلب کند معرفت اللہ قرب وصال، مشرف نور حضور۔ در مشاہدہ حضوری لازوال است وگواہ علم و راہبر وصال است۔ سید را مشکل است بر مذہب نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و عالم را مشکل است ہم علما ہم عارف اولیا فقیر را مشکل است، باطن ظاہر یکے گردد۔ ہم غنایت ہم ہدایت۔

وعلم سہ حرف است ع، ل، م وعلم سہ قسم است: علم نفس، علم قلب، علم روح و عالم سہ قسم است: عالم نفس و عالم قلب و عالم روح۔ عالم نفس ہمیشہ در علم عاق و عالم قلب ہمیشہ در مطالعہ علم عاقبت بالخیر و عالم روح ہمیشہ در مطالعہ علم عین۔ از نفس میسر اید علم ہوا از قلب میسر اید علم صفا از روح میسر اید علم طلب معرفت اللہ تعالیٰ لقا۔ پس معلوم شد کہ علم ظاہر عالم شریعت را فرض واجب سنت مستحب آنچہ علم ضروری وعلم باطن عارف باللہ معرفت توحید آنچہ علم مشاہدہ قرب فی اللہ حضوری مجلس عالم ضروری و عالم حضوری را ست نباید چنانچہ مجلس آب و آتش، چنانچہ مجلس بینا و نابینا۔ دانا و آگاہ باش! آنچہ غیر از سوی اللہ از دل بتراش۔ بر عالم قلب و بر عالم روح لازم است کہ با عالم نفس ہم سخن مباش کہ مردہ قلب افسردہ قالب را در قید نفس مطالب دنیا۔

بدانکہ فقر دو طریق است: فقر اختیاری اَلْفَقْرُ فَخْرِیْ وَالْفَقْرُ مِنِّیْ۔ فقر اختیاری را دو مراتب است یکے غنایت تصرف گنج خزانہ دل دوم غنایت تصرف گنج دنیا تمام۔ دوم مرتبہ فقر اختیاری ہدایت معرفت قرب اللہ با ولایت۔ مرتبہ غنایت در قید تصرف ہدایت است۔ دوم فقر اضطراری در بدر دریوزہ خواری محروم از غنایت۔ شب و روز در فقر شکایت۔ فقر اضطراری فقر مکب است۔ قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ فَقْرِ الْمُکِبِّ۔ فقر اختیاری را اساس تصور اسم اللہ ذات، قرب حضور است نقش نقاش۔ ابیات:

از میان نقش بین نقاش را | معرفت توحید این است حق لقا
غرق فی التوحید شو در ذات نور | اسم اللہ برد حاضر با حضور
من غلام قادریم و قادری | ہم صحبتی با مصطفیٰؐ حاضر نبیؐ

نفس را قوت قوت چیست؟ وقلب را قوت قوت چیست؟ و روح را قوت قوت چیست؟ نفس را قوت طمع وقوت حرص ولذت مردار وقلب را قوت زندگی مشاہدہ حضور بینندگی قوت دوام بدارد و روح را قوت مشرف لقا قوت قرب اللہ غرق دیدار پروردگار۔ چون طالب اللہ را باطن روشن ضمیر واضح میشود، نفس را از قوت طمع و حرص باز دارد و در قید قلب و روح نفس در آید نفس مطمئنہ میشود و صورت نور نماید۔ ابیات:

گر بیائی طالبا توحید راز | روح قلب و ہم سخن با تو آواز

رفت نفسی از ہوا رحمت رسید   معرفت توحید دیگر راہ ندید

انسان راوصل نور۔ بیت:

کسی را نفس قلب روح نور است   فنا فی اللہ بود دائم حضور است

آخر انتہا مراقبہ باتصور اسم اللہ ذات غرق آورد برد از مشرف حضور فی اللہ نور انوار دیدار پروردگار چیست و چہ باشد در یکدم آورد برد ہفت بار وا گر غوطہ خورد در بحر مکاشفہ باجمعیت آورد باللذات مشرف دیدار۔ در یکدم از مراقبہ تاقیامت میشود خبردار۔ عیب وعجب مدار۔ در راہ حضوری معرفت قرب اللہ حضوری و ہر مقام ظاہر باطن حق باطل را با توفیق میکند تحقیق۔ صاحب مرشد کامل نعم البدل است کہ مراتب نعم البدل معما ہر دو جہان و ہر مقام قفل کشایندہ کلید از توحید است۔ بیت:

مرتبہ ایشان نباشد مرتبہ با   در فنا فی اللہ وحدت با خدا

ہر کہ از معرفت تصور اسم اللہ ذات بخواند سبق، تماشا بر پشت ناخن بہ بیند چہاردہ طبق۔ ساکن لاھوت ونظر لامکان۔ این چنین مراتبین بدست آوردن از کامل مرشد آسان کار است۔ مرشد یکہ عارف نظارہ است، آنرا مراتب عیان لاھوت لامکان برطالب عطا بخش کردن چہ مشکل کار است۔ ہر کہ کیمیا اکسیر میداند نگوید و ہر کہ نداند، بگوید و نیز میگویند کہ من کیمیا گرام، دروغی وکذاب است۔ آن احمق مثل گاؤخر۔ عاملان خویش را پوشد لایحتاج ومہوسان خراب خروشد محتاج۔ معلوم شد کسی علم کہ عمل تصور تصرف اسم اللہ ذات کامل حضور وعمل در دعوت ملاقات روحانی قبور علم جملہ کیمیا گر وصاحب ہنر۔ مراتب بحضور خود آوردن آنرا نیست مشکل و دور۔ بشنو ای عزیز! اینست مراتب طالبان صادق ومرشد کامل اہل حضوری۔ ای احمق اہل مغرور۔ ابیات:

بانظر و ز خاک را میگردانند زر   و ز سیم و زر بہتر بود عارف نظر

نظر عارف می رساند باخدا   بانظر عارف بخشد کیمیا

کیشناسد عارفان حق معرفت   بانظر زندہ کند عیسیٰؑ صفت

کامل در ہر علم آوردہ در معرفت فقر قدم بردو احمق ناقص لاف زند۔ مرشد کامل فقیر معرفت وعامل در علم دعوت دم زندہ عیسیٰؑ صفت آنست جملہ کیمیا وجملہ علم وجملہ مرتبہ وجملہ حکمت وجملہ مقامات ذات صفات جملہ طے کند حیؒ قیوم۔ از حاضرات اسم اللہ ذات طالب صادق را از حضرت آدم صفی اللہ جملگی ارواح انبیا نبی مرسل اصفیا خاتم النبیین رسول رب العالمین محمد رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم واز محمد رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باہر یک ارواح ملاقات اولیا اللہ ولی اللہ وعلما باللہ، غوث، قطب، ابدال، اوتاد، اہل مراتب منصب، مومن مسلمان تاقیامت باہر یک دست مصافحہ کند وبنام آشنا

شود۔ بعد از ان ملاقات با سلطان الفقر۔ این است سبق روز اول طالب صادق صاحب لائق نظر ظاہر مثل حضرت موسیٰ کلیم اللہ و باطن بسیر سفر مثل حضرت نبی اللہ خضرؑ۔ مرشد یکہ روز اوّل طالب صادق را نرساند باین مراتب حقیقی احوالِ حق طالب بر مرشد وبال و مرشدی وطالبی نہ آسان کار است۔ در مرشدی وطالبی عظیم سرّ اسرار پروردگار است۔ این چنین مراتب را چہ داند کسانیکہ احمق گاؤ عصار است۔ علاج روح ہمہ از لذت وجمعیت وشوق معرفت از قرب اللہ بزرگی است۔ وافعال نفس ہم از سر ہوالذت نجس تمامیت پلیدی وگندگی است۔ واعمال قلب ہم حیات وزندگی بحق پسندگی است۔ کاملیت تصور آنست کسی را در تصور صورت در خواب بیدار کند اگر مسلمان باشد بتوجہ تصور در مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بحضور باشعور مشرف گرداند۔ نعمت و دولت عزت و مشرف ہدایت ولایت غنایت تعلیم علم و تلقین تصور اسم اللہ ذات بدہانٔد چنانچہ در خواب بہ بیند بچشم روحانی چون از خواب بیدار میشود حقیقت اظہار میکند بیانی وجود میگردد وظاہر ہر یکے را گردد باطن ظاہر۔ واگر صورت کافر باطن در خواب تصور گرفتہ در آتش دوزخ اندازد و در خواب گرفتہ در آتش دوزخ اندازد و در خواب عذاب آتش دوزخ معذب خراب گردد وتماشا بہشت دیدہ ولذت چشیدہ باشد وکافران چون از خواب بیدار شوند، بذکر کلمہ طیب با آواز بلند لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ۔ اَلْاِسْلَامُ حَقٌّ وَالْکُفْرُ بَاطِلٌ ۔

شرح ذکر

ذاکر از اہل تقلید بسیار است وحجت از انا حجاب بیشمار است۔ دلیل شرح ذکر ذاکر از اہل توحید مشرف دیدار است۔ ذکر یکہ حجاب پردہ بردار از قَابَ قَوْسَیْنِ اَوْ اَدْنٰی وپروردگار است۔ ابیات:

ذکر یک درد است باشد لادوا شد شفا از درد و ذکرش بالقا
ذکر یک سوزست سوزد مغز و جان سوز از لاھوت بہ برد لامکان

اصل ذکر ہفت است با ہفت اندام قلب قالب بہ جان تمام واز ہر یک ہفت ذکر ہفتاد ہزار علم حکمت وہفتاد ہزار قرب نور وہفتاد ہزار از معرفت توحید دیدار کہ آنرا تجلی توفیق۔ از مشاہدہ تحقیق توحیدٔ جمعیت تصور کل وتصرف کشایندہ از ہر گنج طلسمات وجود معمات مشکل لائق حوصلہ وسیع کامل الوجود اولیا اللہ عارف باللہ۔ جملہ ہفت ذکر عظیم و ہفت اندام قلب سلیم صراط المستقیم اینست علم باعتقاد و بالیقینٔ چنانچہ اوّل ذکر عظیم ذکر حامل شروع تلقین ذکر حامل در تصرف گنج غنایت لایحتاج طالب کامل الغنایت لاشکایت۔ قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم عَذَابُ الْجُوْعِ اَشَدُّ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ ۔ دوم ذکر عظیم ذکر نور بشروع تلقین ذکر نور از سر تا قدم ہفت اندام قلب قالب طالب اللہ را میگردد در مشاہدہ نور ذاکر نوری مجاہدہ با تصور اسم اللہ ذات مشرف حضور طالب یکبارگی رسید بہ مطالب۔ سیوم ذکر عظیم ذکر

بقا بشروع ذکر بقا غرق فی اللہ فنا۔ از ذکر بقا ذاکر مشرف معرفت لاھوت لامکان توحید لقا طالب یکبارگی رسید بہ مطالب ۔ چہارم ذکر اعظم مغز بیدار بشروع تلقین ذکر مغز بیدار ذکر غرق فی الانوار مشرف دیدار پروردگار باعلم الیقین و علم الاعتبار طالب یکبارگی رسید بہ مطالب پنجشم، پنجم ذکر عظیم حیّ زندہ، بشروع تلقین ذکر حیّ زندہ ہفت اندام قلب قالب تمام زندہ باعیان لاھوت لامکان تماشا ہژدہ ہزار عالم کل مخلوقات کونین بہ بیند۔ ششم ذکر الحق حقائق حقیقت معرفت توحید حق بردارد۔ باطل حرص، طمع، حسد، کبر، ہوا، ریا بگذارد و ناظر با نظر طالبان اللہ را روزِ اول میرساند بہ مجلس حضرت خضرؑ۔ طالب یکبارگی رسید بہ مطالب۔ ہفتم ذکر عظمت العظام محرم اسرار خدا نہ خدا و نہ یکدم از خدا جدا۔ طالب یکبارگی رسید بر مطالب ۔

آن کدام علم راہ است کہ مشرف شدن بدیدارِ الہ است ۔ آن کدام علم بقا است کہ مشرف شدن برب العالمین بقا است کہ بدیدن دیدار خدا شد روا۔ بشنو اے احمق در قید نفس ناقص اہل ہوس، اہل خشم نالائق اہل غم وا ے بیدانش بی شعور مردہ دل بی خبر از معرفت اللہ قرب حضور۔ محروم از مد نظر رحمت اللہ نامنظور۔ شرح دیدن دیدار پروردگار قلب سلیم نہ قلب سلب مردہ وقالب افسردہ عالم جاہل حمار۔ كَمَثَلِ الْحِمَارِ يَحْمِلُ اَسْفَارًا ط طالب نفس و مرید دنیا در قید شیطان بدکار۔ ہر آنکس بعید از معرفت اللہ توحید ہرگز اعتبار نیارد بر مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم در دنیا و بہ مولیٰ دیدار۔ مگو احوال او ۔

بدانکہ بعض مردود اہل بدعت عکس معکوس حسن سرود بخط وخال تشبیہ میدہند بدیدار معرفت وصال، کاذب دروغی در مراتب زوال بے جمعیت و پریشان احوال ۔ سویٰ اللہ غیر مخلوق را با صورت مخلوق تشبیہ دادن موجب کفر است و شرک است ۔ بدانکہ ازل مقام است و ابد مقام است و از عرش کرسی لوح وقلم تا تحت الثریٰ مقام است و بہشت مقام است کہ با ہر یک مقام و در ہر مقام خدا تعالیٰ را تشبیہ دادن دیدار روا نیست و نیست روا کہ در مقام مشرف دیدار خدا گوید کافر شود از سر ہوا است ۔ این است مراتب دیدار لقا کہ مشرف دیدار رب العالمین لقا محض فیض فضل عطا لقا است کہ رحمت و نعمت خدا است کہ از رحمت خدا کہ از اسم اللہ ذات پیدا میشود شعلہ تجلی انوار کہ دران انوار و در آنوقت شان نشان جائے مقام ہیچ نہ ماند۔ آنرا آثار این است در لامکان مشرف لقائے دیدار۔ ہر کہ منکر میشود از قوم کاذب منافق کفار۔ دیدار لقا تحقیق است کہ با قدرت اللہ رفیق است ۔ بیت :

نیست آنجا ازل و ابد و نیست دنیا نہ بہشت
آن مکان لامکان است دیدار از سرشت

درانوار دیدار آنچہ میدانند مثل بستہ نمی توانند و آنچہ کلام اللہ مع اللہ دور مدور میخوانند، تا قیامت یاد ماند۔ ابیات :

اللہ ہر کرا خواہد نماید عین راز — اللہ ہر کرا خواہد دہد قرب از آواز
اللہ ہر کرا خواہد بہ بخشد باحضور — او نخواہد راندہ گرداند ز دور

اینست علم راہ دیدار لقا۔ لقا را علم گواہ آگاہ نگاہ۔ بعضی را لقا جمعیت بخش کنند و بعضی از لقا مجذوب شود و بعضی را از لقا شب روز میشود دیدار آہ آہ آہ اِنَّ لِلْمُشْتَاقِ الْمُدَبِّرِیْنَ هَلْ مِنْ مَّزِیْدٍ۔ اینست مراتب فرد توحید تجرید تفرید۔ قولہ تعالیٰ فَمَنْ كَانَ يَرْجُوا لِقَآءَ رَبِّهٖ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَّ لَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖٓ اَحَدًا۔ عمل صالح و عبادت قدیم متوجہ شدن بدیدار لقا کہ حاصل میشود واصل را از علم بقا۔ ابیات:

گر شوم در غرق دیدارش دوام — باھُوؒ در ھو گم شدہ باھُوؒ کدام
باخبر باھُوؒ بود یاھو بخوان — یاھو باھُوؒ را برد باھُوؒ نہ ماند
ہر کہ از خود گم شود آنجا چہ دید — خوش ببین دیدار از خود خود برید
ہر کہ منکر از خدا و ز مصطفیٰؐ — آن کاذب و مردود گردد بے حیا
گر لذت دیدار را شرح کنم — کونین را بر نام او صدقہ کنم
گر بیائی زود بینی طالبا — طالبان پیدا شوند بہر از لقا
اجل پیغام است موت از معرفت — ہر کہ محرم موت شد طالب صفت

قولہ تعالیٰ فَاَيْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ۔ ابیات:

ہر طرف بینم مشرف شد لقا — آوردم رو بسوی قبلہ چو او قبلہ نما
از لقا اللہ رو نگردانم بجان گرجان بود — اگرچہ از تن سر جدا جان میشود
جام نوش ہرگز نہ ترسد جان بی جان — ساکن لاہوت نظرش لامکان
دیدہ بر دیدار دل باشتغال — غرق فی التوحید عارف دم وصال
از لقا رو نگردانم دوام — ہر کہ روئی گرداندہ کافر تمام

فقیر اہل اللہ کہ ہفت اندام با تصور اسم اللہ ذات تمام نور ظاہر تصرف در خلق مشہور و باطن تصرف معرفت در ہژدہ ہزار عالم در مجلس انبیا و اولیا اللہ ذکر مذکور و در تمام فرشتہ مؤکل جن انس احوالات ظہور۔ اینست مراتب فقیر باطن معمور۔ این چنین مراتب برکت از تصور اسم اللہ ذات است۔ از ہر مراتب حاصلیت ثواب است و از تصور اسم اللہ ذات بے حجاب است، لیکن از تصور شیطانی در بانی باخبر باش۔ بدانکہ اسم اللہ ذات مثل فرمان است و صاحب تصور اسم ذات فرمان بر عارف صاحب نظر۔ ہر کہ اسم اللہ ذات فرمان را باعزت نبرد ہر آنکس نافرمان فرعون شود۔ المطلب آنکہ کسیکہ

بامشاہدہ باقرب اللہ دوام حضور حصول الوصول است' سخن او گاہے غلط وخطا نشود کہ از قرب اللہ قبول است برکت مستی الستی ۔ این چنین فقیر را زبان سیف اللہ مثل تیغ زبان قتل قاتل میسر اید۔ قال علیہ الصلوٰۃ والسلام اُقْتُلُوا الْمُؤْذِيَاتِ قَبْلَ الْاِيْذَآءِ ۔ این مراتب راچہ داند اہل الہوا کہ دریک دم تمام عالم رامی کند فنا و با توجہ تمام عالم رامی کند بقنا بہ حکم خدا و با اجازت حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کہ در علم عمل فقرا اہل حضور غرق توحید فی اللہ فنا ذکر نور اسم اللہ جلالی جمالی ہرگز سخن او نباشد از حکمت اللہ تعالیٰ خالی ۔بیت :

مست را فکری نباشد از جلال   غرق فی التوحید اللہ با وصال

فقر یکہ غرق دوام مشرف متوجہ با دیدار نظر نہ کند ہرگز بر جیفہ دنیا نجس نجاست گندہ بدبوئے مردہ حرام مردار۔ باید دانست کہ شیطان بر دشمنان خدائے غالب میشود و بروے غلبہ غفلت میکند و دوستان خدا بر شیطان غالب ۔ آنکس کہ حقیقی بحق طالب اہل توفیق فی اللہ باحق رفیق بیشک ۔قولہ تعالیٰ اِنَّ عِبَادِيْ لَيْسَ لَكَ عَلَيْهِمْ سُلْطٰنٌ ؕ وَكَفٰى بِرَبِّكَ وَكِيْلًا بر دشمنان خدا نفس ہوا در بدر میکند خوار تر خوار بحرص و طمع دوام حیران و پریشان و دوستان خدا بر نفس مرکب سوار۔ باعلم یقین و باعلم اعتبار و باعلم دیدار دوام حضوری و غرق فی النور۔پس دوستان خدا از کدام عمل خیر شناختہ می شوند و دوستی' محبت' معرفت خدا از کدام چیز حاصل گردد؟ از مرشد کامل واصل را کدام مراتب است؟ یکی ذکر نور دوم تصور حضور و تصرف حضور و توجہ حضور و تفکر حضور۔ ذکر نور و تصور حضور ہرگز حاصل نمیشود بجز عمل دعوت اہل روحانی قبور۔ ہر کہ بر قبر اولیا اللہ باخلاص اعتقاد بزیارت میرود' آنچہ داند آیات با متصل اسم اللہ ذات و اسم اعظم کلمہ طیبہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ قرآن بخواند و خواندہ با روحانی متوجہ گردد و با فکر مراقبہ درآید روحانی بیشک درانوقت از قبر می برآید چنانچہ میبر آید مار از پوست ۔پس آورد برد روحانی را از قبر ہمچنان است' چنانچہ غواص را آورد برد از آب دریا۔ اگر صاحب توفیق است می بیند و اگر مردہ دل است' نمی بیند اگرچہ تمام عمر بر قبر بخواند و بہ نشیند وصاحب باطن را از برائے کار دینی و دنیوی روحانی متکلم میشود ۔ بزبان نفس اہل نفس را متکلم و روحانی بزبان دل و قلب صاحب قلب و دل را و روحانی متکلم میشود صاحب روح را بہ زبان روح و روحانی متکلم میشود بزبان سِرّ صاحبِ سِرّ را۔ از کلام و ہم سخن و جواب باصواب روحانی ہیچ شک نیست و ہرگز خلاف شرع نباشد و نخواہد بود ۔قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اِذَا تَحَيَّرْتُمْ فِي الْاُمُوْرِ فَاسْتَعِيْنُوْا مِنْ اَهْلِ الْقُبُوْرِ برکت تصور حضور و ذکر نور مراتب نور از ترک توفیق است ۔توحید و تصور حضور توکل تحقیق است از تجرید تفرید۔ابیات :

ذکر حق نور است فکرش با حضور   بے حضوری ذکر فکر و بُعد دور

ذکر را بگذار مذکورش مگو   احتیاجی نیست ذکرش روبرو

نیز شرح دعوت اہل قبور

گر ترا علم است دانش باشعور نظر کن بر مردگان اہل القبور
عاقبت تو جائے خانہ شد قبر کس نہ بُردہ در قبر این سیم و زر
علم میباید علم بہر از عمل جز محبت حق دگر باطل خجل

مرد عارف عالم باللہ آنست از قوت قرآن از قوت قرب معرفت اللہ در قبر قلعہ میساز د با جمعیت پرانوار از تجلی لقا مشرف دیدار کہ گرد نیاید نار۔ دعوت قبور ہر آنکس خواند کہ از حال از اہل احوال قبور کشف الانوار روحانی بوقت خواندن ہیچ حجاب و مخفی پردہ نماند۔ بعضی بخواندن دعوت قبور روحانی متکلم جواب صواب بعضی رجعت خوردہ خانہ خراب، بعضی بے حجاب بعضی در گریہ جان کباب بعضی بہ درد نور شب و روز آہ آہ آہ از خوف رجا نظر نگاہ۔ المطلب آنکہ حقیقت حاصل کردن مراتب قبر عظیم کبیر و مراتب ادنیٰ قبر صغیر از کدام طریق با توفیق تحقیق معلوم میشود کہ قبر چند قسم است و روحانی مراتب خطاب چند اسم است مراتب بامراتب منصب بامنصب احوال بااحوال۔ بعضی قبر اہل نفس در قید قبر معذب عذاب احوال خراب۔ بر قبر خواندن نفسانی آواز از جنونیت و خطرات و اہمات وسوسہ شیطانی بازی دہندہ و راہ زنندہ و دفع کنندہ و رجعت رجوع غیر بخشندہ زد برد ہرگز ہم مطلب بتمامیت نہ نبرد و بعضی قبر اہل دل روشن ضمیر تن مردہ جان زندہ فقیر اولیا اللہ بر قبر او خواند جمعیت سرشت بہ از جنت بہشت آواز مؤکل فرشتہ موافق حال احوال۔ شعلہ انوار از میان قبر زندہ مہمات مطالب رسد رستگاری و کم آزاری۔ و بعضی قبر اہل روح بخواندن خواندہ از سر تا قدم طلوع زند تمام ہفت اندام بدن روشن میگردد ہمچون تابش روح و دل موج زند چنانچہ طوفان حضرت نوحؑ۔ روحانی ہم صحبت میشود و خوانندہ بہ مطالب رسد۔ و قبر اہل اسرار قدرت الٰہی بکشاید و بعینہٖ عین مینماید۔ و بعضی اہل اللہ نور است بر قبر ہم می نشینی خواند صاحب نور مجاہدہ مشاہدہ انبیا اولیا اللہ بیشک گرد حضور۔ عارف روحانی نور از ایمانست از ان قوت بامردم میشوند۔ از میان قبر او آواز ذکر حقیقت مذکور۔ قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اِذَا تَحَيَّرْتُمْ فِي الْاُمُوْرِ فَاسْتَعِيْنُوْا مِنْ اَهْلِ الْقُبُوْرِ۔ آواز از قبر روحانی و جمعیت جاودانی مراتب صاحب تصور اسم اللہ ذات حضور است، کسی را کہ ظاہر باطن یکی گردد۔ بیت :

عمل قرآن و قبر قرب از خدا این عمل حاصل شود از مصطفیٰؐ

قبر مثل خانہ شیر است و در قبر روحانی شیر زبر قبر ہر آنکس خواند کہ قوت توفیق داشتہ باشد حضرت عیسیٰؑ و خضرؑ۔ بیت :

قبر بیشہ شیر در قبر فقیر شہسواری شیر خواند یابصیر

قبر اولیا اللہ را قلعہ نور است و روحانی دوام مشرف حضور است۔ ابیات :

هر کرا شد معرفت وحدت لقا　　خوش بخواند بر قبر آن اولیا
هر کہ خواہد معرفت توحید نور　　شد حضوری راز با اہل القبور
باروحانی راہ روحی راہبر　　باتصور می رود اندر قبر
با یکدگر شد ہم سخن با ہم کلام　　ہر حقائق یافتہ و ز خاص و عام
ہر کہ این راہ نداند بے عمل　　با وسوسہ خطرات شیطانی خلل
بے سرے رفتند اولیا　　روز اول شد مشرف بالقا
باھوؒ تو بہر از خدا این راہ نما　　سر ز گردن کن جدا بہر از خدا

عارف عالم باللہ کہ صاحب استغراق فی اللہ آورد بردا ہل حضور پروردگار آنرا چہ خوف از مؤکل جنونیت و چہ احتیاج گرد گردیدن حصار۔ از وجود او شعلہ نوراللہ چون می خیزد کہ از گرمی عزت نوراللہ مؤکل و فرشتہ جنونیت از وے جملہ میگریزد۔

بیت :

مرد باشد حق شناسد باحضور　　آن وجود لائق است دعوت قبور

شرح دیدارلقا

بدیدن دیدار پروردگار مشرف لقا از کدام طریق موافق شریعت رواست۔ دیدن خدا پنج طریق: اول درخواب نوم الخیر۔ دوم مراقبہ مخ موت است محرم محبت و محرم معرفت۔ این راموت الوصال گویند و موت بلکہ از موت غالب تر مُوْتُوْا قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوْا کہ باعین العیان است عارف لاہوت لامکان است۔ این راموت انوار ذات۔ از علم اجل فتوحات و موت غرق ذات الانوار مشرف کنندہ لقا دیدار عارفان اولیا اللہ از ین موت مطلق حیات یافتہ و موت معرفت و موت مشاہدہ قرب اللہ و موت مجلس انبیا اولیا اللہ رارفیق باتوفیق تحقیق ساختہ و جثہ ممات راباجثہ حیات آراستہ۔ این است موت رحمت راازہم سخن بے آواز مشرف تمام بے زبان کلام قُمْ بِاِذْنِ اللہِ حَیٌّ فِی الدَّارَیْنِ۔ ولی اللہ درین مقام موت وحیات یکی گردد۔ ابیات :

باتصور اسم اللہ لازوال است　　گر بہ بینم ہمہ اندر وصال است
کسے داند کہ ہرگز آن نداند　　حجاب خود زخود رویت بماند حق نگار
مراتبِ عاشقان دیدار بین است　　ز حق باحق رسد حق الیقین است
حیاتی شد بقا بہر از لقا شد　　کسی این جا نہ بیند سر ہوا شد

اگر گوید کسی دیدار فردا   کہ فردا شد بہ آنرا صد پیردا
خدا بیند مرا من چون نہ بینم   کہ امت از محمدؐ پاک اویم
لذتے و ز جاودانی لذت دیدار بہ   الٰہی مرتبہ دیدار دادی طاقت دیدار دہ

اہل محبت واہل ذکر فکر واہل معرفت واہل مذکور حضور واہل مقرب حق مشاہدہ نور واہل تجلی غرق دیدار واہل مشرف لقا فنا بقا درویش فقیر ولی اللہ اولیا اللہ واصل عاشق عارف عالم عامل جامع کامل مکمل اکمل رہنما خلق، غوث، قطب، ابدال، اوتاد، اخیار صاحب باطن معمور، وجود صفا ہم مجلس حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم۔ این چنین جملہ صاحب مراتب اہل نصیب را از کدام احوال شاختہ میشود کہ اہل اللہ اہل دیدار را نفس بیمار است و بیمار را گویائی وشنوائی وبینائی ولذتِ خوردن ذائقہ ہرگز خوش نیاید بجز حضور مشاہدہ دیدار وشنوائی دیدار و بینائی دیدار وگویائی دیدار ولذت ذائقہ دیدار کہ آنرا طعام نور سر انوار نور میگوید۔ ابیات:

طلب کن دیدار دائم تا شوی طالب خدا   درمیان یک ہفتہ یابی معرفت وحدت لقا
ناقصاں را سال پنجہ کاملان را روز پنج   پنج پنجہ نیز ناقص عارفان یک روز گنج
پنج گنج نیز ناقص دم زدن بہ برد حضور   این مراتب جامع مرشد بود یا ذات نور
دم زدن ہم دیر باشد طرفہ زد حاضر کند   این مراتب انتہائے از خدا حاصل شود
این ہر یک مراتب ناقصان را راہزن شد طالبان   نادیدہ را دیدہ بہ بخشد میشود روشن عیان
باھو راہِ مردان باتوجہ بانظر ناظر قلب   در تصرف باتصور غرق کن در ذات رب

طالب طلبِ نامِ خود را ہمہ کس بہ مطالب خویش مطالعہ کتاب مطلوب شب و روز میخواند و مریدان طالب در طلب مردار بسیار است و مریدان در طلب طالب جیفہ بیشمار است و خلیفہ خلافت خلاف لاف زن از حد زیادہ کار است۔ ابیات:

کس نہ بینم طالبے توفیق تر   کس نیابم مرد مرید از نظر
ہم مریدی طالبی از بہر خویش   درپیش بسیار است بدکیش بیش

عارف عیان نظارہ بین مشرف دیدار است آنرا امروز فردا چہ کار است؟ ابیات:

گر نہ بیند کور مادر عیب نیست   سِرّ شد اظہار آن از غیب نیست
میدہد دیدار میگوید بہ بین   ہر کہ آواز او نہ بیند شد لعین
گر نہ بینم میشوم مشرک تمام   روئے من باروئے او باشد ہر مدام

قولہ تعالیٰ اِنِّیْ وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِيْفًا وَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ۔

نور دیدارش نہ جثہ داشتند　　　نفس قلب و روح را بگذاشتند

باھُوؒ ابتدا نور است آخر گشت نور　　　نور از شد نور، نور از شد ظہور

قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اَلنِّہَایَۃُ ھُوَ الرُّجُوْعُ اِلَی الْبِدَایَۃِ مرد آنست کہ با ابتدا و انتہا میرساند در یک ساعت اینست مراتب ظاہر توفیق و باطن بحق رفیق تحقیق۔ بیت:

ہم چون ابلیس است مانع شد لقا　　　رحمت خدا بروے کسے را شد لقا

بدانکہ فضل لقا نصیب عالم فقرا عالم تفکیر وعلم عالم تاثیر وعلم روشن ضمیر وعلم ناظر نظیر وعلم بر نفس امیر وعلم فنا فی اللہ فقیر وعلم کیمیا اکسیر وعلم دعوت تکبیر وعلم تمام عالم گیر وعلم ذکر لازوال وعلم فکر فنا النفس وصال وعلم معرفت لازوال وعلم محبت احوال و علم طلب طالب یار وعلم مشرف دیدار وعلم ورد وظائف وعلم مراقبہ وعلم مکاشفہ وعلم مجادلہ وعلم محاربہ وعلم محاسبہ وعلم مذکور وعلم الہام وعلم نور وعلم حضور وعلم مجاہدہ وعلم مشاہدہ وعلم قرب وعلم قدس وعلم تمثیل وعلم وہم وعلم دلیل وعلم عیان وعلم تصور وعلم تصرف وعلم تفکر وعلم توجہ وعلم استغراق وعلم کلید وعلم قفل وعلم جامع وعلم جمعیت وعلم فنا وعلم بقا وعلم خلاف نفس وعلم صدیق القلب وعلم توفیق روح وعلم تحقیق سرّ وعلم اعتقاد وعلم اتحاد وعلم یقین وعلم تعلیم وعلم تلقین وعلم ہدایت وعلم غنایت وعلم ولایت وعلم لانہایت وعلم تجرید وعلم تفرید وعلم فیض وعلم عطا وعلم علوم وعلم حیّ و قیوم وعلم رسم رسوم۔ ہمہ علمہا از برائے تحقیقات حق و باطل برتن لباس شریعت بپوش و در شریعت بکوش و فرمان شریعت بردار و آنچہ غیر شرع بدعت نافرمان است بگذار۔ بعد ازان قدم در فقر بزن و روئے بدیدار اللہ معرفت آر و بہ ہر علم و ہر عبادت و ہر ثواب از برائے بے حجاب اللہ شدن، معرفت دیدار است۔ پس معلوم شد کہ مراتب دو قسم است: یکے مراتب مردار باطل۔ دوم مراتب دیدار برحق است کہ از حق است۔ خدا تعالیٰ کہ بندہ را پیدا کردہ برائے معرفت مشرف عبادت دوام دیدار نہ از برائے مردار۔ قولہ تعالیٰ وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ اَیْ لِیَعْرِفُوْنِ۔ باید دانست کہ در علم عالم بسیار است۔ از ہزار کس عالم کہ علم خواندہ مشرف دیدار است۔ بجز علم دیدار دیگر علم نداند بجز دیدار نخواند وشاگرد و طالب مرید آنرا سبق از علم دیدار دہد۔ بہ تحصیل علم دیدار رساند۔ قولہ تعالیٰ حَسْبِیَ اللّٰہُ ۔ وَ کَفٰی بِاللّٰہِ ۔ اللہ بس ماسویٰ اللہ ہوس۔ جواب بگو علم دیدار را از کدام علم راہ است؟ وعلم دیدار را کدام علم گواہ است وعلم دیدار را کدام آشنا و رفیق ہمراہ است۔ علم دیدار تحقیق است از اسم اللہ کہ اسم اللہ بدیدار اللہ رساند وعلم دیدار را گواہ حاضرات کلمہ طیبات است لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ۔ ہر کہ کلمہ طیب را از کنہ کلمہ طیب میخواند کلمہ طیب بہ مشرف دیدار گرداند۔ و استاد عالم علم دیدار رفیق مرشد کامل با توفیق است کہ بانظر توجہ روشن ضمیر باعیان گرداند و بانظر تصور حضور برساند۔ پیر مرشد کہ علم حضوری مشرف دیدار نداند طالب مرید را در مرتبہ ذکر فکر خراب گرداند ہر آنکس احمق است کہ نام خود را پیر مرشد خواند۔ دیدار فضل العطا بخش

خدا۔ اینست مراتب عارفان مشرف لقائی۔ ہر کرا باور نباشد٬ مردہ دل کور چشم بے حیا۔ قولہٗ تعالیٰ وَمَنْ كَانَ فِيْ هٰذِهٖٓ اَعْمٰى فَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ اَعْمٰى اگر کور چشم را بینمایم و بگویم بہ بین کور مادر زاد کے بیند از کور چشمی۔ بی یقین مصاحب شیطان لعین۔ ابیات :

در درس دیدار خوانند بے زبان ‏ ‏ ‏ بے چشم عارف بہ بیند باعیان
شد مطالعہ موت علم از معرفت ‏ ‏ ‏ عالم دیدار باشد این صفت
جسم انوارش بحاضر داشتند ‏ ‏ ‏ نفس و قلب و روح بگذاشتند
اصل از نور است وصلش نور شد ‏ ‏ ‏ ابتدائے انتہائے بحضور شد
مرشدے باشد چنین عالم لقا ‏ ‏ ‏ طالبان را میکشد کبر و از ہوا

عالم چند قسم است: عالم در علم تفسیر و عالم در علم مشہور و عالم در علم شب و روز بورد وظائف مطالعہ دعوت بذکر فکر مذکور و عالم در علم دنیا دماغ پُر ہوا محروم از معرفت خدا بہ کبر مغرور و عالم در فنافی اللہ دیدار نور و عالم در علم مجلس محمدی حضور۔ کہ اساس فقر بہ علم فقہ است و عالم فقہی دو قسم است۔ یکے فقہی از مسائل تاثیر فقہ فنائے نفس۔ این عالم عارف باللہ تقویٰ توفیق از دیدار است کہ بے زار مردار است۔ دوم فقہی فربہ نفس درانا٬ کبر٬ ریا در قید ہوا۔ ابیات :

موسیٰؑ را معراج شد و ز معرفت ‏ ‏ ‏ اگر باشد خضرؑ عیسیٰؑ صفت
مردہ را زندہ کند با دم نظر ‏ ‏ ‏ ہمچو قصہ مجلس موسیٰؑ خضرؑ
ہر کہ بیند از گناہ در خود نگاہ ‏ ‏ ‏ ہر کہ یابد راہ بنماید براہ

نیز شرح کل جز

دیدار ہیچ مقام تعلق ندارد نہ امروز دنیا نہ فردا قیامت نہ بہشت کہ اللہ تعالیٰ را در مقام تشبیہ دادن موجب شرک است۔ پس دیدار چہ طور میشود؟ از سر تا قدم علم می بخشد نور و در آن انوار میشود دیدار و در آنوقت دیدار را ہیچ مقام جائے نباشد٬ نام آثار این است لاہوت لامکان۔ بشنو ای احمق پریشان! لائق دیدار آنست کامل انسان علم مسخرات جنونیت در قید آوردن طریق دیگر است و علم مسخرات مؤکلات فرشتہ در قید آوردن طریق دیگر است۔ علم مسخرات ملاقات مجلس ارواح انبیا اولیا اللہ مومن مسلمان در قید آوردن بخواندن و اسم اعظم و جود معظم توفیق دیگر و علم ذکر فکر٬ ورد وظائف سیر طبقات ہفت طبق زمین و نہ فلک آسمان تماشائے عرش کرسی و مطالعہ لوحِ محفوظ این دیگر است۔ این چنین مراتب با ہمہ بے جمعیت پریشان احوال بعید و بے خبر از معرفت اللہ قرب توحید وصال و علم انوار مشرف شدن دیدار پروردگار این

توفیق با تحقیق دیگر است وعلم فنا وعلم بقا وعلم صفا وعلم مشرف لقا این توفیق طریق است با تحقیق دیگر است۔ وعلم سرّ اسرار، معرفت، محبت مشاہدہ، طلب طے حیّ و قیوم روشن ضمیر واضح معلوم فتح الابواب، فرحت روح زندہ قلب، نفس معذب خراب شب و روز از تصور اسم اللہ ذات جان کباب، بے حجاب فی اللہ دوام مجلس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بحضور مشرف نور بمد نظر اللہ منظور با توفیق این طریق تحقیق دیگر است۔ این جملہ علم علوم حیّ و قیوم وجملہ علم رسم رسوم بر یک قدم و در یک دم و بیرنج و بیریاضت بحکم اجازت طرفہ زدہ حاصل کنند و اولیا اللہ واصل شود۔

آن کدام راہ است آئینہ کل و جز نما روشن صفا مشرف لقا معلوم کنندہ کل و جز مخلوقات آنچہ فنا بقا تصور اسم اللہ ذات حاضرات است و تحقیق با توفیق حاضرات کلمہ طیبات است لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ۔ این راہ کلید است۔ این راہ منکر ہر آنکس باشد کہ بیدین مصاحب شیطان لعین از اہل تقلید است و برین راہ جان فدا کنند ہر آنکس طالب اللہ کہ در طلب دیدار توحید است مثل حضرت رابعہؒ وسلطان بایزیدؒ است۔

شرح تصور برزخ مشاہدات وحال لازوال بے مثل بے مثال

باید دانست تصور تصرف برزخ توجہ اصل تفکر بر وصل است آنرا برزخ گویند۔ تصور برزخ بجز مشاہدات دیدار انوار تجلیات آنچہ ذکر، فکر، مراقبہ، ورد وظائف کہ تعلق وہم خطرات واہمات عمل نفس شیطان عمل دنیا ہر سہ را از دل جدا گرداند میکند منسوخ۔ تصور مشاہدات غیب الغیب انوار از قرب اللہ دیدار است۔ تصور مشاہدات از تصور لقا است از قرب اللہ لقا است۔ تصور مشاہدات از تصور نور از قرب بمد نظر اللہ منظور است۔ تصور مشاہدات از تصور ذکر الہام مذکور از نفس فنا روح بقا نہ از تماشائے حور قصور است۔ ابیات:

در تصور شد تصور راز حق — میبراید در مطالعہ دل ورق
و ار دانی ہر علم شد راہنما — روزِ اوّل سبق خواند از خدا
خرمی خوشوقت گردد راز بین — عین را باعین بیند بالیقین
عالم و فاضل شود عارف کرم — از علم عین است عالم را چہ غم
علم رسم و با رسوم مردگان — مردہ قالب زندہ قلب علم دان

باید دانست کہ راہ مشرف علم مشرف کنندہ بالقا و رسانندہ بہ مقام کبریا از حاضرات اسم اللہ ذات و حاضرات حاضر کنندہ تماشای کل مخلوقات از کلمہ طیب است لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ۔ این چنین راہ حاضرات حضور نور از ہزار کس عامل عارف داند کہ صرف فقیر است۔ و ہر آنکس مکمل داند کہ بر کونین امیر است و ہر آنکس اکمل داند کہ بر ہر مخلوقات

غالب قدیر است۔ مردہ دل چہ داند کہ در قید نفس اسیر است۔ اگر خواہد کہ ناخواندہ علم آنرا یکے گردد این مراتب عالم کلمات ربانی است و بخواندن کلمات ربانی نفس مردہ و قلب زندہ بعین العیان۔ قولہ تعالیٰ قُلْ لَّوْ كَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِّكَلِمٰتِ رَبِّيْ لَنَفِدَ الْبَحْرُ قَبْلَ اَنْ تَنْفَدَ كَلِمٰتُ رَبِّيْ وَلَوْ جِئْنَا بِمِثْلِهٖ مَدَدًا ۔ بیت :

کی تواند اسم اللہ را شمار　　اسم اللہ ذات را باخوش نگار

از تصور اسم اللہ صاحب تصور بے حجاب است و جملہ ثواب کہ مینماید کل و جزثواب و بے حجاب درآید۔ بعد ازان از گرمی انوار مشرف دیدار بارگرانی ربانی جباری قہاری برداشتن وجود کامل انسان است، بہ ہیچ حال پریشان نگردد۔

المطلب آنکہ ہر طالب کہ محرم شود آواز روحانی الہام یابد از قرب ربانی و اعتبار نیارد و اسم اللہ ذات و اعتبار نیارد برگفتہ مرشد بزرگوار پس معلوم شد کہ آن طالب خود پسند باخود ہوا در قید نفس نیابد راہ صفا۔ این چنین طالب بے ادب بے حیا، بلکہ بے نصیب از معرفت اللہ محروم ماند۔ از توحید بعید این مطالب است کہ بر طبع خود مطلوب است۔ اگر مرشد در باب طالب ظاہر باطن توجہ نکند و با طالب رفیق با توفیق نگردد، طالب ہرگز بہ ہیچ مقام مطالب نرسد، اگرچہ تمام عمر ہم صحبت با مرشد اخلاص سالہا سال بر احوال گرمی سردی مردی نامردی گاہی رجا گاہی خوف۔ این نیز مراتب از خرد ہوشیاری است بااختیاری خود۔ ہر کہ از خود رود راہبر آنرا اسم اللہ شود۔ ہر جائیکہ خواہد می رود، مہم توفیق و مہم تحقیق طالب آنست کہ جثہ باجثہ مرشد و طالب یکے گردد، چنانچہ قلب باقلب قالب باقالب روح باروح و نفس بانفس ہفت اندام با ہفت اندام۔ این است مراتب فنافی الشیخ تمام کہ مرشد مرتبہ خود عظیم بامراتب طالب قلب سلیم مبدل گرداند۔ این چنین راہ را اثبات قدم گویند استقامت۔ قولہ تعالیٰ فَاسْتَقِمْ كَمَآ اُمِرْتَ بموافق این آیت کریمہ قولہ تعالیٰ وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتّٰى يَاْتِيَكَ الْيَقِيْنُ این مراتب عالم حق الیقین است۔ ابیات :

علم باعین است عالم باعیان　　این چنین عالم بود عارف عیان

مردہ دل عالم بود قہر از خدا　　خون خورد آدم ز رشوت با ریا

عالم آن باشد کہ باشد حق پسند　　مسئلہ گوید مردمان از وعظ پند

قولہ تعالیٰ اُدْعُ اِلٰى سَبِيْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ ۔ اللہ بس ماسوی اللہ ہوس۔ ابیات :

ہر علم قرآن و حدیث آواز دل دان　　ہر کہ عالم شد شدہ عارف عیان

علم یک نکتہ است الف لام میم　　ہر کہ خواند الف علم دل سلیم

دال بہر از شد دلالت دم کرم　　دال شکنندہ ز دل خطرہ صنم

صورتے دل یافتن از علم دال　　شد دلالت دال قرب و حق وصال

دال دیدار از دید وحدت لقا   دال دل را صیقل است بہر از صفا

شرح فقیر عالم

عارف باللہ اولیا اللہ تلمیذ الرحمان غالب بر نفس شیطان ۔ دنیا دنبال او سر گردان ٗ پریشان ۔ دنیا ہر چند با عجز انکساری عرض کنند ٗ قبول نشود ۔ این چنین فقیر اویسی سروری سرمدی فقیر اہل انوار و فقیر اہل دیدار و فقیر اہل بقا و فقیر اہل لقا و فقیر اہل باطن صفا و فقیر اہل حیا و فقیر اہل دوام مجلس مشرف حضوری حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم و فقیر اہل نفس فنا ۔ باید دانست ایجان عزیز! اَلصِّدْقُ يُنْجِيْ وَالْكِذْبُ يُهْلِكُ حَقًّا ثُمَّ حَقًّا و بعزت اللہ فقیر آنچہ میگوید از حکم خدا و بفرمودہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم دوست نہ از سر ہوا ۔ اللہ تعالیٰ مرا از نور ارواح بقدرت ازلی پیدا کرد از کرم فیض فضلی ۔ از آنوقت و از ان روز مشرف دیدار رب العالمین با استغراق متوجہ بالذات نور ذات لقا یکدم و در یک ساعت و یک لحظہ و یک لمحہ و یک طرفۃ مشرف غرق دیدار خدا ۔ نبودم دم جدا ٗ در ازل مشرف لقا با خدا دوام و در دنیا عمر تمام مشرف لقا خدا دوام ۔ اگرچہ ظاہر ہمسخن با مردم عوام باطن با مشرف دیدار دوام ۔ و در قبر مشرف دیدار دوام و در حشرگاہ قیامت بدیدار دوام و در بہشت بدیدار دوام و نظر نگاہ کردن بجانب حور و قصور بر من حرام ۔ قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم خُلِقَتِ السَّادَاتُ مِنْ صُلْبِيْ وَخُلِقَتِ الْعُلَمَآءُ مِنْ صَدْرِيْ وَخُلِقَتِ الْفُقَرَآءُ مِنْ نُوْرِ اللّٰهِ تَعَالٰی قولہ تعالیٰ نُوْرٌ عَلٰی نُوْرٍ ط يَهْدِي اللّٰهُ لِنُوْرِهٖ مَنْ يَّشَآءُ قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اَلْاٰنَ كَمَا كَانَ قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم كُلُّ شَيْءٍ يَرْجِعُ اِلٰی اَصْلِهٖ ۔ ابیات :

اصل من نور است با دیدار نور   وصل من شد دائم باحق حضور

ہر کہ منکر از اصل وصل از خدا   کاذبی مردود گردد سر ہوا

نور تصور حضور تصرف مغفور در وجود ہفت اندام من چنان آمیختہ ٗ چنانچہ شیر در آب ۔ اگر من نور حضور را بگذارم مرا نور حضور نمیگذارد ۔ اگر من از سوزش گرمیٔ دیدارِ انوار تجلیات عاجز میشوم و بگریزم بہ نفس مطالب ٗ نور حضور بر من میگردد غالب ۔

بیت :

ہر طرف بینم دید دیدار خویش   ہر طرف بینم نماید پیش پیش

من عالم علم دیدار نور بینم ٗ بجز علم دیدار دیگر علم ذکر ٗ فکر مراقبہ ندانم و نخوانم کہ جملہ علوم از اللہ برائے دیدار است ۔ جائیکہ دیدار است نہ صبح نہ شام نہ روز نہ منزل نہ جا نہ مقام در ذات بیمثل مثال معرفت لاھوت لامکان وصال از میان از اسم اللہ ذات و حروف انوار تجلیات می خیزد انوار تجلیات و در آن انوار می بیند لقا دیدار ۔ اینست مراتب فقر مُوْتُوْا قَبْلَ اَنْ

تَمُوْتُوْا۔
ہیچکس طالب نمی بینم باعتبار لائق مشرف دیدار باطالب اللہ مطالعہ علم دیدار تکرار گردانم وطالب اللہ را مشرف معرفت دیدار رسانم۔ من علم درس دیدار دانم ومیخوانم۔ این مراتب برکت رفاقت محمد رسول و بارفاقت یاران محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم و برفاقت پنجتن پاک۔ دشمن ایشان دوام خراب و ہلاک۔ قولہٗ تعالیٰ قُلْ لَّآ اَسْئَلُکُمْ عَلَیْہِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّۃَ فِی الْقُرْبٰی ۔ قولہٗ تعالیٰ قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ وَ یَغْفِرْلَکُمْ ذُنُوْبَکُمْ ؕ وَاللّٰہُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ۔ ابیات:

کوشش پوشم نماندم باچشم   باعیان دیدار بینم و ز کرم
درمیانش کس نگنجد ہیچ کس   طالبان اللہ را اللہ بس

درذات انوار دیدار است۔ بیرون از انوار دیدار نیست کہ انوار بے مثل است کہ مطلق معرفت نور اللہ وصل است و انوار بسیار۔ بعضی تجلی نور و بعضی تجلی شیطانی نار است۔ در انوار کلمہ طیب لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ وآواز سِرِّ ھُوْ سِرِّ ھُوْ سِرِّ ھُوْ ھُوَ الْحَقُّ لَیْسَ فِی الدَّارَیْنِ اِلَّا ھُو۔ در نار شرک وکفر صورت کافران اہل زنار صنم بسیار است کہ محروم از معرفت پروردگار است۔ ابیات:

حق را بردار باطل را گذار   این وجود بود لائق شد دیدار
ہر دمی گویم محمدؐ یا نبیؐ   این مراتب عارفان بر دین قوی

در راہ حضوری ذکر، فکر، زبان کبر مراتب ہو ابعید گرداند از تصور توحید اللہ ذات است۔ بیت:

از قبر باھوؒ میسر آید ھو آواز   راہ حضوری را بود از اہل راز

مطالعہ علم از اللہ غیب خواندن ہر کہ بحضور مدرسہ علم خواند آنرا بظاہر علم خواندن احتیاج نماند۔ قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم مَنْ عَرَفَ رَبَّہٗ فَقَدْ کَلَّ لِسَانُہٗ تصور در سکوت نعم البدل فیض فضل کہ بیرون برکشد از خطرات خلل۔ اللہ بس ماسویٰ اللہ ہوس۔ بدانکہ ذکر را دو گواہ است۔ یکے بذکر تاثیر روشن ضمیر باعیان۔ دوم گواہ ذکر ذاکر با نظر ناظر وفکر را نیز دو گواہ است۔ یکے از فکر فنا نفس۔ دوم گواہ بہ مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم دوام می باشد بحضور حاضر۔ از تاثیر ذکر ذاکر باعیان نگردد ناظر واز فکر مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نشدہ حاضر، آنرا ذکر زوال بہ خطرات است و فکر از فتنہ نفس وہمات بے خبر از ذکر فکر معرفت اللہ ذات است۔

شرح فقر و شرح مرتبۂ فقیر

فقیر کہ بدین صفت موصوف باشد فقیر است صادق و فقیر کہ بدین صفت موصوف نباشد کاذب و فقیر پنج گنج است و پنج حکمت است و در حکمت پنجاہ ہزار علم است و در ہر علم پنجاہ پنج ولایت است و پنجاہ پنج عنایت است و پنج پنجاہ تصور است۔ با تصور توجہ با تفکر توحید کلید لازوال با قرب اللہ وصال از ازل تا ابد در یک دم بگذارد بہ مشاہدہ حضوری احوال۔ اوّل مراتب فقر فنا الفنا۔ دوم مراتب فقر بقا البقا۔ سویم مراتب مشرف لقا۔ فنا کرا گویند؟ و بقا کرا گویند و لقا کرا دانند کہ مثل بستہ نمیتوانند۔ مراتب فنا و بقا یُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ۔ فنا در یکدم تمام عالم را فنا گرداند و بقا در یکدم تمام عالم را بحیات رساند۔ بموجب مرتبہ حیّ القلب و ممیت النفس، بموجب ہستی و نیستی، بموجب سختی و آسانی و بموجب ویرانی و آبادانی، بموجب جمعیت و پریشانی۔ این است مراتب فقیر بر کونین غالب امیر روشن ضمیر، بر جملہ مخلوقات صادق عارف بر مسند فقیر سریر اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ۔ در حکم حاکم عالمگیر۔ این است مراتب اِذَا تَمَّ الْفَقْرُ فَهُوَ اللّٰه۔ فنافی اللہ فقیر بدین صفت مثل حضرت رابعہؒ و سلطان بایزیدؒ کہ بدست دارد کلید کونین را معرفت توحید۔ فقیر کہ بدین صفت موصوف نباشد، از اہل تقلید زن مرید۔ باید دانست کہ کامل انسان ہمیشہ در طلب مولیٰ دیدار است و ناقص و چون احمق ہمیشہ در طلب دنیا جیفہ مردار است۔ بیت:

معرفت توحید حکمت ہر سہ شد راہبر خدا
بامطالعہ دل ورق شد غرق اللہ فی بابقا

غوث قطب اگر تمام عمر بریاضت مجاہدہ تصرف کند، ہرگز بابتدائے مرتبہ فقر نمیرسد کہ ابتدائے مرتبہ فقر مشرف لقا است و در مرتبہ مشرف لقا حاصل کردن مرتبہ نفس فنا است و در مرتبہ نفس فنا حاصل کردن زندہ قلب روح بقا است۔ پس مرتبہ فنا بقا بغیر از مشرف لقا ہرگز نمیشود حاصل و فقیر نگردد واصل۔ درمیان مرتبہ غوث و مرتبہ فقیر چہ فرق است کہ از عرش تا تحت الثریٰ طیر سیر جملہ مقامات، طبقات زمین و آسمان و مطالعہ علم لوح محفوظ و ہفتاد ہزار منزل فوق العرش در عمل و با یک نظر در حکم غوث قطب است۔ این چنین مراتب ابتدائے و انتہا میگویند طبق عن طبق ہوائے نور کہ فقیر ہرگز نظر نکند بطیر سیر ہوائے نور کہ دوام غرق انوار مشرف دیدار و مشاہدہ با قرب اللہ حضور بمد نظر اللہ منظور۔ بیت:

فقر یک سرّ است اسرار خدا ابتدائے انتہا بیند لقا

فقیر را قوت از لقا است و توجہ از لقا است و جمعیت از لقا است و مشاہدہ حضور، قرب از لقا است۔ و ذکر فکر فنا بقا ادب حیا از لقا است و اتحاد یقین باصدق صفا زندگی قلب، تزکیہ نفس از لقا است و گویائی و شنوائی از لقا است۔ طالب مولیٰ در طلب لقا است و طالب دنیا بے حیا است۔ مجلس اہل لقا و بی حیا راست نیاید۔ ابیات:

مرتبۂ فقر است بافخر از نبیؐ   فقر را دشمن بود اہل از شقی

عالم او باشد غلام اہل از فقر   عالمان را برد حاضر بانظر

عالم مثل طالب فقیر بر عالم غالب۔ اگر عالم در طلب مولیٰ جانفدا طیار است' فقیر را بحضور مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم رسانیدن آسان کار است۔ در وجود طالب اللہ سہ چیز است۔ یکے نفس' دوم قلب' سیوم روح۔ نفس طالب شب و روز در طلب شہوت' زن فرزندان' فربہی' صحت جان' طول العمر بے حیا ہوا است کہ از ہوا است۔ قلب طالب شب و روز بدرد شوق تعطش نور روشن ضمیر صفا است کہ در طلب مجلس حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کہ شفیع شفقت شفا است۔ و روح طالب شب و روز در طلب مشرف لقا است کہ از جذب خدا است کہ از رحمت لطف عطا خدا است۔ طالب اللہ را سوگند است قسم باللہ ثم باللہ کہ روز اوّل از مرشد عالم سبق علم طلب کند بخواند اللہ۔ از اسم اللہ ذات تصور حاضرات مشرف میگردد لقا و اصل لقا اصل از مجلس حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم است۔ مرشد کامل عالم دو مدرسہ علم درس در سینہ دارد۔ یکے درس مجلس حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم و درس لقا در وجود طالب اللہ ذکر پیدا میشود کہ ذاکر عیان نظر بر لاھوت لامکان۔ گواہ ذکر یکے عیان دوم ناظر و در مدرسہ درس علم مجلس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم در وجود طالب فکر پیدا میشود کہ از فکر فنا مشرف حضوری حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم۔ ابیات:

طالب از مرشد طلب دیدار کن   دیدار حاصل میشود از انوارِ کن

طالب از مرشد طلب ذکر خدا   سبق خوانی از خدا وحدت لقا

طالب از مرشد طلب قرب از قبر   رویتی دیدار بینی راز بر

اگر مرشد میرساند و مشرف کند لقا خدا یا دیدار و طالب بے یقین بے اعتبار است' عاقبت مردود۔ اگر طالب بالیقین با اعتبار است' یک دم جدا نگردد از دیدار غلبات انوار غرق فی اللہ دیدار۔ طالب اللہ را معلوم حقیقت تصور حقیقی با توفیق و تصرف تحقیقی توجہ مرشد رفیق۔ ابیات:

طالب شدی مرشد شدی کامل کدام   روز و شب دیدار بین ہر صبح و شام

طالب صادق بود برحق نگر   طالب کاذب بود خدمت شمار

کس نیابم طالبی لائق لقا   نیست لائق طالب احمق بی حیا

باھُوؒ بہر خدا دیدار دہ   تیغ بر گردن زنم سر پیش نہ

بی سرش طالب بود اسرار بین   بی سرش حاضر شود اہل یقین

باید دانست کہ عالم را فتویٰ از علم روایت است و فقیر عالم را فتویٰ کشتن و گردن زدن بنفس از علم ہدایت است و عالم ولی

اللہ رافتویٰ ازعلم ولایت است و درویش عالم رافتویٰ ازعلم غنایت است و عارف باللہ عالم رافتویٰ ازعلم دیدار عنایت است ۔ بیت :

عالم شدی فاضل شدی عارف کجا   معرفت قرب است و از علم و لقا

طالب اللہ راچہ درکاراست دوازدہ سال وتمام عمر تصرف کند بی شمار ۔ طالب اللہ رامشرف دیداراست خواہ یکدم خواہ بر یکقدم دیدار مشرف میشود خواہ وقت مرگ جانکندن خواہ درقبر مشرف دیدار میشود خواہ درحشر خواہ دربہشت مشرف دیدار میشود ۔ طالب صادق رونگرداند شب وروز درخدمت مرشدے جانفشاند و بااعتقاد بماند بموجب آیت کریمہ قولہ تعالیٰ اِنَّ اللّٰہَ لَا یُضِیۡعُ اَجۡرَ الۡمُحۡسِنِیۡنَ مرشد کامل راطالب خواندہ ناخواندہ برابراست کہ علم درجات است ۔ علم درجات روز اوّل عطا بخش کند فیض فضل کند از تصور اسم اللہ ذات ۔

ابیات:

بر زبان الف و بدل تصدیق بے   باز احتیاجی نیست خواندن الف بے

ہر مطالعہ علم بہر از شد لقا   طالب حق سبق خوانند از خدا

سبق خواندن از خدا سنت رسولؐ   شد علم تحصیل عالم حق وصول

قولہ تعالیٰ اَلرَّحۡمٰنُ ۙ عَلَّمَ الۡقُرۡاٰنَ ؕ خَلَقَ الۡاِنۡسَانَ ۙ عَلَّمَهُ الۡبَیَانَ ۝ تمامیت تحصیل علم جامع جمعیت بشرف اللقا مشاہدہ بعین الجمال صاحب قرب اللہ مع اللہ وصال و درنظر اہل عالم باللہ دوری خدا بے معرفت ہم مطلق جہال نفس وخصال علم مشرف لقا مشاہدۂ حضوری بخشد حاضر کند ۔ و بے حضوری مشاہدات دیگر علم حجاب ٗ اگرچہ عمر ضائع میشود ۔ بیت :

علم معراج است محرم سربسر   عالم و عارف بود صاحب نظر

عالم نفسانی درقید طمع ٗ حرص بند و عالم روحانی مشرف علم لقا اللہ پسند علم ۔ عالم نفسانی از جلالیت علم بسیار غصہ در وخشم و عالم روحانی از جمالیت بینائی دارد معرفت چشم ۔ مجلس اہل چشم و اہل خشم راست نیاید ۔

شرح مراقبہ

شرح مراقبہ بخش خدا و شرح مراقبہ ملاقات ملازم مشرف مجلس حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ، شرح مراقبہ باطن صفا و شرح مراقبہ علم علوم فیض عطا و شرح مراقبہ نفس راباز داشتن از کبر ٗ ہوا نفس و از ہستی و نیستی ٗ از بود نابود گردد مطلق فنا ، شرح مراقبہ از تصور اسم اللہ ذات مردہ وجود میشود بقا مشرف وحدت معرفت لقا ، شرح مراقبہ قلب میگردد لحظہ لحظہ

چاک چاک از تصور اسم اللہ ذات ہفت اندام طالب پاک پاک شرح مراقبہ از غلبات محبت روشن ضمیر بعیان دل بیدار دوام ومشاہدہ دیدار۔ طالب بینا را بر مشاہدہ دیدار کلیہ باید آوردا عتبار۔ این مراتب قلب قالب پر نور اللہ محمود است۔ طالب کہ بر دیدار مشاہدہ حضوریٔ دیدار قرب اللہ نیارد اعتبار مردود است۔ شرح مراقبہ مصافحہ دست باہر یک انبیا اولیا اللہ شرح مراقبہ غرق با توفیق و باطن آنچہ می بیند ظاہر دریابد با جمعیت تحقیق بشرط آنکہ مراقبہ نعم البدل راواقف احوال باشد درفیض فضل لازوال باشد۔ مراتب روز اوّل وَ اَوْفُوْا بِعَهْدِیْۤ اُوْفِ بِعَهْدِكُمْ بروعدہ حقیقی باوصل باشد مراتب جمعیت یعنی جمال باشد۔ این چنین مراقبہ است برحق کہ از حق حقاً بعزت اللہ باللہ ثم باللہ و مراقبہ بخطرات شیطانی بسیار است و مراقبہ وسوسہ جنونیت نفسانی بیشمار۔ مراقبہ واہمات آفات دنیا مثل خیال پریشانی از حد زیادہ کار است۔ ابیات:

طالب بیا طالب بیا طالب بیا — بر تو کنم دیدار وحدت حق عطا

طالبے خواہد اگر دیدار دم — دم کہ بادیدار شد اہل از کرم

در مطالعہ غرق شو فضل از لقا — این مراتب عارفان رویت نما

المطلب آنکہ طالب دیدار آنست در طلب دیدار حاصل کردن دیدار اول از دنیا وضو کند واز عقبے غسل ساز دو دوگانہ نماز یگانہ۔ یک رکعت ترک نفس فنا، دوم رکعت توحید توکل بروح لقا۔ بعد از ان سلام گوید بینائی اسلام آید آنچہ لاسوی اللہ از دل بشوید۔ اللہ بس ماسویٰ اللہ ہوس۔ طالب نام تحقیق است و مرشد نام توفیق است۔ طالب کہ درنیک و بد مرشد جاسوس پریشان است، آن طالب مرشد را بدتر از شیطان است۔ مرشد کہ طالب را حقیقت احوال مشاہدہ پیش از تلقین از ازل و از ابد و از دنیا ماضی، حال، مستقبل مشروحاً طالب را ننماید، آن مرشد لائق تلقین نشاید کہ مرشد ناقص ناتمام۔ تلقین از و گرفتن مطلق حرام است۔ اوّل قاعدہ علم فقر اینست کہ آنچہ علم علوم در قید رقم رقوم بہ لوح محفوظ مرقوم طالب را مرشد بہ سبق اول میکند معلوم۔ اینست مرشد مراتب شیخ مخدوم۔ مراقبہ دوام اہل تقلید را و مراقبہ دوام بادیدار اہل توحید را و تو از ان کدامی؟ ناقص طالب مرشد ہر دو راہزنی و سلک شکست و سلب با گناہ کبیرہ صغیرہ یا بلذتِ نفس بشریت ہمچنان خراب کند و شکستہ سازد چنانچہ آب آتش و مرشد کامل را و طالب کامل را ہیچ زوال نرسد لازوال است، اگرچہ شب و روز با گناہ او مثل حباب در وجود او مثل دریا آب۔ اگر ہزار پلیدی در دریا افتد، دریا تاریک و رنگ بدل نخورد و ناپاک نگردد۔

بیت:

دل مرا دریا زان دریائے ھو — از ازل تا ابد موجش پاک زن

ہر کرا از تصور اسم اللہ ذات ہفت اندام وجود پاک است، آن را از محاسبہ چہ باک است؟ اللہ بس ماسویٰ اللہ ہوس۔

ہر کہ باستغراق اخلاص قلب روح اتفاق خود را در بیعت معرفت لباس بر تن پوشیدہ یا مراقبہ آورد مراقبہ با تصور اسم اللہ

ذات طرفہ زد آنرا بحضور برد واز حضور مشروحاً جواب سوال آورد٬ چنانچہ در باطن حکم محمدی از مجلس محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم رسیدہ بچشم ظاہر یافت و دید۔ پس معلوم شد کہ مراقبہ بحسب اربع عناصر از خطرات خام خیال بیان است٬ بلکہ این بیان مراتب حیوانی بے جمعیت پریشانی است۔ مراقبہ بحسب عیان کہ بعین از ان است مراقبہ بحسب روح دلیل آگاہ سلطان الوہم کہ قرب اِلٰہ است کہ کل و جز در نظر ونگاہ است۔ مراقبہ بحسب سرّ اسرار پردہ پرور از مشرف دیدار پروردگار بالیقین و باعتبار۔ ہرکہ منکر از دیدار محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم شفاعت اونکند٬ از و بیزار بلکہ از امت نباشد۔ روز حشر روئے او مثل خرس وخوک وسگ وحمار۔ مراقبہ بحسب نور در مشاہدہ قرب حضور٬ مراقبہ بحسب ابرار حیات البقا مشرف لقا خدا۔ مراقبہ بحسب جوہر نور ایمان٬ ترک دنیا٬ غالب بر نفس وشیطان۔ این پیدا و پنہان ہفت مراقبہ و ہفت اندام و ہفت کلید و ہفت قفل و ہفت حکم و ہفت حکمت و ہفت طلسمات وجودیہ و ہفت گنج یک جا گردد٬ یک وجود میشود بعد از ان قدم در فقر زند کہ این ابتدا ہفت تختی الف ب طفل خوانی حروف قاعدہ فقر است۔ بعد از ان شروع از لاہوت لامکان لانہایت٬ لاعد و لاحد فقر برسد کہ محقق مواحد را مراتب فقر گواہ شاہد راہ است کہ راہ گواہ قرب اِلٰہ است۔ بیت:

ہفت را بگذار ہر یک ہفت در
تا شوی عارف خدا صاحبِ نظر

المطلب آنکہ این جہان دار الفنا دنیا است کہ مردمان نفسانی لذات از نفس میگیرند و دل افسردہ٬ سیاہ مردہ با حسرت بمیرد۔ جہان دار البقا کہ جائے روحانیت است خفتہ اند۔ حقیقت احوال خود را ہیچکس نگفتہ اند۔ بعضی قبر خاک نور بہشت روضہ پاک است و بعضی قبر نار پر آتش خار معذب خراب با حساب۔ وفقیر اہل نفسانی و اہل روحانی کونین را تماشا بین قدرت اسرار ربانی عارف حق الیقین۔ بجز دیدار دیگر راہ نہ طلبند ونور دیدہ وتخریدہ خرم با شوق وصال٬ اگرچہ ظاہر زیر بار علائق عوائق اہل عیال۔ مثل شتر است٬ خار بخورد و بار بکشد و ہیچ کس را آزار ندہد۔ بارگرانی بردارند٬ عارف پروردگار اند۔ ابیات:

عارفان دیدار روز دیدار بین
دیدۂ دیدار با عین الیقین

دیدہ با دیدار بردہ عین را
عین را باعین بیند شد لقا

گر نبودے این مراتب ہر دوام
کس نگفتے کاملان ختم الاتمام

نیست دیدارش بدم دیوانگی
نیست دیدارش ز حق بیگانگی

در شریعت شد بدیدارِ خدا
در شریعت یافتم دیدار را

دیدار دہ مرشد بود دیدار بر
کامل و اکمل بود صاحبِ نظر

بی طمع طالب بود جان فدا   مال و تن گردد تصرف راه خدا
با یقینش تاقیامت دم قدم   طالبی باشد چنین اہل از کرم
ذکر فکر کشف بہ برد باہوا   باز دارد معرفت قرب از خدا
طالب از مرشد طلب دیدار کن   دیدار حاصل میشود بایک سخن
جز بدیدارِ دگر دلدار نیست   ہر کہ فانی شد بما آن یار نیست
باھوؒ در ھو خویش را پیچیدہ   مرا از برائی دیدار خود آفریدہ

باید دانست کہ علم دیدار لقا تحصیل کردن و باعلم لقا بقا مراتب مشرف لقا در عمل آوردن و کامل شدن در معرفت لقا آسا نکار است لیکن در مراتب لقا محو شدن فی اللہ فنا و در مراتب فی اللہ فنا حاصل کردن باللہ بقا و بیرون برآمدن از ناشائستہ عجب کبر ہوا مشکل خیلے دشوار است۔ مگر توفیق بخش پروردگار۔ مراتب دیدار نہ گفتگو لاف گزاف است تحقیق توحید معرفت اللہ لاھوت نور پاک صاف است۔ بیچنان مشاہدہ حضوری قرب اللہ دیدار میشود نام نشان منزل مقام مخلوق ہرگز نبودٔ مثل مثال رویت ربوبیت بعین الجمال وصال۔ بیت:

ہر کہ می بیند بنماید ترا   بعد ازان معلوم کن رویت لقا

این چنین نصیب عارفان عاشقان فقیر اولیااللہ۔ ابیات:

عبادت عاشقان عین از عنایت   بجز دیدار دیگر نیست طاعت
چہ خوش خرم بلذت راز دیدن   بعین از عین بین باحق رسیدن
کسے اینجا رسیدہ بالقا شد   فنافی اللہ کہ دائم باخدا شد

در مدرسۂ دیدار طالب اللہ ہر آنکس سبق اللہ خواند کہ دیدار اللہ را قدرت عزت تعظیم داند۔ قدر دیدار دان عارف رسیدہ لاھوت لامکان۔ ابیات:

ہر کہ گوید دیدہ ام من غیب را   ہیچ کس باور نیارد جز خدا
غیب بینی دیدہ بادیدار بین   نیست آنجا نفس نی شیطان لعین
ہرکہ می بیند بود بر خود گواہ   معرفت دیدار حاصل شد الٰہ
غیب دان داند بہ آنکس غیب دان   دیدنی دیدار باچشمِ عیان
چشم سِرّ عینک دران شیشہ نگر   خوش بہ بین دیدار را صاحبِ نظر
ہم ناظرم ہم حاضرم ہم بالقا   ناظر و حاضر کنم طالب بیا

ہر کہ شب و روز متوجہ غرق دیدار است، مرتبہ او فقیر ولی اللہ۔ ہر کہ از دیدار منکر است، مرتبہ او فَفِرُّوْٓا اِلَی اللّٰہِ ۔ ابیات :

کور مادر زاد طالب بی نظر   کور طالب کور رفتہ بی بصر
کور را گر می نمایم آفتاب   کور بیند ہر طرف یابد حجاب

اللہ بس ماسویٰ اللہ ہوس۔ ابیات :

اولاً موت است بعد از معرفت   و ز چہار بگذرد یکتا صفت
پنج را با پنج دارد ہوشیار   نہ یکطرف یک یکطرف عارف شمار
نہ گرسنہ میشود یک سیر تر   گر یک گرسنہ میشود نہ در امر
دہ دیو خود در وجودے بند کن   بعد ازان ارشاد مردم پند کن
معرفت توحید جملہ شد او را   ہر کہ یک را یافتہ عارف خدا

علم غیب خاصہ خدا داند و علم غیب شب و روز بندگان خاصہ عارف خدا خوانند، اہل ایمان کہ ایمان بر علمِ غیب آوردن است۔ ہر کہ ایمان بر علم غیب نیارد، ہرگز ایمان ندارد و بموجب این آیت کریمہ قولہ تعالیٰ لَا رَیْبَ ۛ فِیْہِ ۛ ھُدًی لِّلْمُتَّقِیْنَ ۙ الَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِالْغَیْبِ بموافق این حدیث نبوی قال علیہ السلام مَنْ عَرَفَ اللّٰہَ لَا یَخْفٰی عَلَیْہِ شَیْئٌ بموجب آیت کریمہ اِنَّ الَّذِیْنَ یَخْشَوْنَ رَبَّھُمْ بِالْغَیْبِ لَھُمْ مَّغْفِرَۃٌ وَّ اَجْرٌ کَبِیْرٌ۔ فقیر عالم اللقا بہ تصدیق القلب چنان با توفیق بستاند کہ علم ظاہر زبان تمامی نسیان گرداند، از الف بے یک حرف یاد نماند۔ اللہ بس ماسویٰ اللہ ہوس۔ قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم مَنْ عَرَفَ رَبَّہٗ فَقَدْ کَلَّ لِسَانُہٗ ۔ فقیر را قرب و عزت و عظمت و شرافت و کرامت و جمعیت و فخر و حکمت و امر و حکم و تصرف و توجہ و تفکر و تصور و غالب شدن بر کونین امیر روشن ضمیر، تجلیاتِ ذات انوار عیانی، واقف احوال اسرار قدرتِ سبحانی از علم دیدار است بجز مطالعۂ علمِ دیدار بدیگر آوردن بر فقرا مردار و فقیر را بذکر، فکر، ورد و وظائف، مراقبہ چہ درکار است؟ ابیات :

مرشد دیدار دیدارش نظر   با نظر ناظر کند موسیٰؑ خضرؑ
این شرف شد امتی از مصطفیٰؐ   نَحْنُ اَقْرَبُ یافتہ قرب از الٰہ

این مراتب فقرا اے احمق گمراہ! باید دانست کہ ہر یک مراتب سلک سلوک ابتدا از قرب الٰہ و انتہائے مجلس حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم است کہ ابتدا و انتہا متوسط دیدار است کہ عطا اللہ فیض فضل بخش پروردگار است۔ ابتدا و انتہا مراتب را نا تمام است۔ و اِلَّا نہ ابتدا و انتہا یکے نام است۔ ہر کہ مشرف شود برب العلمین در خواب و در مراقبہ دیدار، تمام عمر دیدہ او خواب نگیرد۔ شد بیدار و اگر میگیرد خواب او مشرف حضوری بی حجاب۔ ہر کہ مشرف شود بدیدار، آزا خوش نیاید

دنیا جیفہ مردار۔ ہر کہ این دو گواہ ندارد٬ از مشرف دیدار ندارد۔ قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اَلنِّهَايَةُ هُوَ الرُّجُوْعُ اِلَى الْبِدَايَةِ ۔ محبت راہ از قرب الٰہ است کہ آخر با قرب اللہ است۔ طالب راہ است کہ از قرب الٰہ است آخر بہ قرب الٰہ وذ کر فکر ذوق وشوق ومراقبہ مکاشفہ راہ است کہ از قرب الٰہ است٬ آخر با قرب الٰہ است۔ تصور تصرف٬ توجہ تفکر معرفت٬ توحید راہ کہ مشرف دیدار راہ است کہ با دیدار قرب اللہ آگاہ ونظر نگاہ است۔ پس معلوم شد کہ مرشد کامل انتہا در مراتب ابتدا نماید۔ بدیدار مشرف کند ابتدا وانتہا یاد نماند۔ این است مراتب عین باعین۔ بیت:

گر بگویم دیدہ ام مدعی بادعویٰ در　　کور چشمی کے بہ بیند سگ مثال خوک خر

دیدار وروشنی انوار دیدار بر طالب چنان شود غالب چنانچہ بر آتش آب۔ بیت:

با دمے دیدار برم شد حضور　　شد مشرف بالقا در غرق نور

طالب چشم کور را اوّل مرشد داروئے بینائی چشم روشنائی بخشد۔ بعد از ان بنماید دیدار دائم۔ ہر کہ را با ایمان لازوال و اولیا۔ قولہ تعالیٰ اَلَآ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَ لَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۔ عالم حکم دیدار میفرماید ومرشد کامل دیدار مینماید۔ درمیان فرماید ونماید فرق است۔ بر فقیر فرض عین است کہ جملہ تصرف گنج وملک سلیمانی وجملہ ارواح انبیا واولیا اللہ روحانی وجملہ فرشتگان تسبیح خوانی وکل وجز آنچہ دنیا است در قبض قید آوردہ۔ این چنین مراتب فقر اختیاری ترک توفیق گویند وچنانچہ دنیا تمامی در تصرف در آرد٬ دست بدست فی سبیل اللہ تصرف کند یکبارگی بگذارد۔ فقر را توکل تحقیق است٬ غنایت حال وہدایت احوال است بغیر از غنایت فقر اضطراری مطلق شکایت است۔ بیت:

توحید سرعطا است کہ تقلید سرخطا است
از دست نارسا ست کہ مکارہ پارسا است

قولہ تعالیٰ مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَ مَا طَغٰى تا آنکہ طالب اللہ دیدار از تماشا کونین نشود بیزار٬ ہزار بار استغفار باروشن غیر سواد سویدا دیدہ از دل دوام نگرد دبیدار بالیقین باعتبار خیلی دشوار مشکل کار محال است رسیدن بہ معرفت مولیٰ وصال ومشرف شدن دیدار پروردگار است۔ بیت:

دیدۂ دیدار مارا از ازل　　معرفت دیدار مارا شد فضل

اگر کسی تمام عمر تصرف در مطالعہ علم کند٬ صاحب تحصیل عالم فاضل است٬ علم را میداند ومیخواند از باطن٬ توحید٬ معرفت٬ قرب اللہ حضوری بی خبر محروم ماند واگر کسی تمام عمر تصرف در ریاضت کند وبر یک پائے استادہ صدسی سال مجاہدہ کشد آنرا از طریقت٬ معرفت باطن٬ لقا بقا فنا ہیچ خبر نبود از خود ہیچ کس نشد بجز توفیق مرشد کامل تحقیق۔ از سالہائے سال عبادت ثواب از ان بہتر است بتوجہ مرشد یکبارگی میکند بے حجاب اللہ بے حجاب۔ ابیات:

مرشدی باشد ترا مراتب راہنما   طلب کن از مرشدی رویت خدا

حافظ شدی عالم شدی زندہ زبان   و ز بی خبر تصدیق وحدت بے عیان

عجب دارم ازان احمق قوم کہ بعضی طائفہ اہل بدعت فرعونی شیطانی اہل شرب نفسانی می بیند مرتبہ کفار اہل ابلیس اہل زنار ومیگویند یافتہ ایم معرفت دیدار رحمان ۔اساس این اہل بدعت برخلاف است وگفتہ ایشان سخن لاف است ۔ابیات :

ہر کہ می بیند بدیدار خدا   آن طالبان را بانظر ببرد لقا

در معرفت دیدارِ حق ناظر کند   بانظر مجلس نبیؐ اللہ برد

دم دلم دیدار میبردہ حضور   روح را روحی برد اہل القبور

لائق دیدار اول دیدہ کن   دیدہ دیدار را زان دیدہ کن

نیست منزل نیست آنجائے مقام   غرق فی التوحید فی اللہ شد تمام

طالبے موسیٰؑ طلب دیدار جو   باھُوؒ معرفت دیدار موسیٰؑ را بگو

دیدار بہ تصرف تصور مرتبہ باعتبار است ۔خدمت ماہ وایام دوازدہ سال شمار است ۔بیت :

باھُوؒ طالب دیدار از خود خود جدا   از میان خود رفت می بیند لقا

زن، فرزند، مال، ذکر، فکر، خیال، طمع، نفس مردار باز دارد از معرفت اللہ دیدار ۔دیدار مشرف لقا در نماز است ۔آن نماز دوام مشرف معرفت نور حضور ۔دیدار راز است ۔ابیات :

سر رود در سجدہ دل باشد باخدا   روح شد باحق مشرف اتحاد بالقا

این نماز عارفان با دل حضور   فرض عین است این نماز بالضرور

باید دانست کہ انسان مخلوق است و اللہ قادر حیؑ قیوم غیر مخلوق ۔پس معلوم شد کہ مخلوق راچہ قدرت است کہ بہ غیر مخلوق اللہ برسد ومعرفت قرب وصال جمال حضوری حاصل کند ومشرف دیدار لقائے رب العٰلمین میشود ۔دیدار مشرف لقا حضوری شرح اینست ہر کہ منکر از مشرف دیدار لقا ملعون بیدین است ۔المطلب آنکہ علم، ذکر، فکر، تلاوت وظائف مراقبہ مجاہدہ بعید است از قرب اللہ توحید راہ مشرف دیدار علم است ۔مراتب عین العلم اعلیٰ قرب مشرف دیدار حق تعالیٰ علم تصور اسم اللہ ذات ۔مطالعہ غرق بخواند از دل سبق ورق اسم اللہ ذات علم معرفت توحید است تیزتر میشود ۔از باد و برق برمرکب نفس براق طالب دیدار میشود طرفہ زد مشرف گردد بدیدار ۔درمیان بندہ خدا نیست حجاب سنگ کوہ ۔اینست مراتب بالیقین باعتبار ۔ابیات :

تا نہ بینم من بچشم خود خدا   نیست باور گفتہ درویش را

هر کہ می بیند بود در غرق نور   معرفت توحید اینست حق حضور
بی سری سجدہ کنم حاضر خدا   این نمازے عارفان را از لقا
بی سری سجدہ بود ہم بی جبین   نیست آنجا آسمان و نی زمین
بی چشم بینم بخوانم بے زبان   معرفت لاھوت اینست لامکان
سجدہ در نور است رو رویت دوام   قبلہ در قبلہ بود قبلہ تمام
ہر سہ قبلہ قرب بخشد در نماز   معرفت توحید اینست فضل راز
نفس نورش قلب نورش روح نور   اہل نوری را نمازی شد حضور
دل پریشان نمازی کی روا   دل بخطرہ نفس شیطان و ہوا
نماز معراج است می بیند خدا   عارفان را در نمازے شد لقا

باید دانست کہ عارفان دوام در نماز است و دل عارفان مدام در نماز است و روح عارفان تمام در نماز است۔ نماز با راز است و راز با نماز است۔ مرشد نورالہدیٰ از علم دیدار سبق میدہد کَفٰی بِاللّٰہِ۔ وطالب صادق میخواند لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ فَاتَّخِذْہُ وَکِیْلًا۔ این چنین مرشد مشرف کنندہ را دیدار محدوم است و مرشد یکہ بذکر فکر مراقبہ حبسِ دم طالب اللہ را سبق میدہد طالب ہرگز بہ مطلب نرسد، مرشد ناقص از معرفت اللہ محروم است۔ لیکن معرفت بسیار طریق است۔ خاصہ معرفت مشرف دیدار با توفیق است و مشرف لقائے خدا با تحقیق است۔ بشنو! اگر کور چشم مادر زاد را گفتہ شود کہ ببین دیدار پروردگار میگوید کہ دیدار فرداست' از انکہ مطلق امروز در حجاب پردہ است و اہل چشم بینا باعیان دوام مشرف دیدار اللہ رحمان۔ از ہیچکس نہ لرزد کہ امروز فردا یکے گردد۔ قولہ تعالیٰ وَمَنْ کَانَ فِیْ ھٰذِہٖٓ اَعْمٰی فَھُوَ فِی الْاٰخِرَۃِ اَعْمٰی ابیات:

ہرکہ در دنیا نہ بیند حق لقا   بے نصیبے او بود آخر کجا
آخرت او حور خواہد ہم قصور   بے نصیبے او ز دیدارش حضور

قولہ تعالیٰ مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰی۔ این است مراتب نصیب عارفان لقاے احمق بے حیا! ابیات:

از ناف تا سر جلوۂ انوار حق   آنچہ می بینم ازان دیدار حق
حق و باطل را کنم تحقیق تر   میبرم دیدار طالب را نظر
زندگی شد بالقا بینندگی   بی لقائش زندگی شرمندگی

مرشد عارف کہ روز اوّل طالب اللہ را دولت عظیم دیدار رب کریم مشرف ونصیب نکند' آن مرشد لائق ارشاد نبود۔ مرشد عارف نور خدا آنست کہ طالب اللہ را دوام در باطن مشرف کند بدیدار و ظاہر طالب در مطالعہ علم و در شریعت ہوشیار۔

دانیکہ چنانچہ حضرت خضرؑ را آب حیات از ظلمات، ہمچنان عارفان از تصور اسم اللہ ذات یافت حیات ۔ بیت :

خضر را طالب کنم بہر از خدا	منکہ طالب با حضوری مصطفیؐ

حضرت خضر از مرتبۂ فقر امت محمد رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شب و روز تمام عبرت و حیرت برد قرب ایشان کہ مع اللہ مشرف دوام بمد نظر رحمت اللہ منظور دیدار میشود ۔ ابیات :

خضر را خبری نباشد از قرب وحدت لقا	شرف امت را تمام از مصطفیؐ
فکر فرحت نفس و ذکر راہزن	طالبان دیدار را بس این سخن
با توجہ میبرم دیدارِ حق	زیر پائے تو شود جملہ طبق
با الف اللہ رسانم باحضور	این مراتب عارفان است غرق نور
عالم شدم در علم توحید از خدا	احتیاجی نیست علم از سر ہوا
علم شیطان است کبر و بے کرم	گر بگویم کہ انا شیطان میشوم
علم قرآن است قرب و معرفت	علم آن باشد بود نبویؐ صفت
خلق باخُلق است باخالق تمام	نیک خصلت ہمچو نبویؐ والسلام

عالم فقیہیے کہ فربہ نفس، مردہ دل سیاہ باا و ہم سخن مشو کہ بی خبر از باطن معرفت اِلٰہ و آنرا نباشد از باطن آگاہ برنفس خود نگاہ ۔ اساس و مخ ہر علم علم تصوف سخنان خدائے تعالیٰ و رسول خدا اُم العلم احیاء العلوم از علم تصوف حیّ قیوم کل و جز علم را حقیقت حق باطل میشود معلوم ۔ ہرکہ علمِ تصوف نخواند سیاہ دل در جہل و در نفاق بماند ۔ علم تصوف علم فقہ است از فیض اللہ ۔ علمِ تصوف سلک سلوک فقر است ۔ صفت القلب تصدیق با توفیق بحق رفیق صدیق تحقیق، فضل اللہ ۔ علمِ تصوف عارف رحمت اللہ ۔ مانع از علم تصوف از قوم زندیق ۔ ابیات :

گر بے علم عالم شدی بے معرفت	جاہلی علم است خرِ عیسیٰؑ صفت
تا نیابی معرفت راہبر خدا	طلب کن مرشد شوی تو اولیا

طالب اوّل از مرشد طلب کند کل و جز مخلوقات ذات صفات حاصل میشود در یک سخن کن ۔ مرشد چہار حرف است ۔ م، ر، ش، د حرف 'م' مشاہدہ حضور معرفت معراج ۔ از حرف 'ر' رازِ حق غرق فی التوحید نور ۔ از حرف 'ش' شہوار عارف نظار بروحانیت اہل قبور ۔ از حرف 'د' دوام بخش الہام و طالب نیز چہار حرف است 'ط' 'ا' 'ل' 'ب' ۔ از حرف 'ط' طاعت طوق بندگی سر افگندگی دوام در حکم حق پسندگی و از حرف 'الف' ارادہ صادق باادب ۔ آنکشد آنچہ برسر بگذرد و از حرف 'ل' لائق لقالا یحتاج 'لاف نہ زند، از حرف 'ب' بہرہ مند، باوفا باحیا' قلب صفا در قفار ضا ۔ چہار حرف مرشد با چہار حرف طالب مبدل یک وجود یک جثہ'

یک جسم' یک قلب یک قالب زبان طالب قال برزبان مرشد' چشم مرشد چشم طالب' گوش مرشد گوش طالب' قلب مرشد قلب طالب' روح مرشد روح طالب' دست مرشد دستِ طالب' پائے مرشد پائے طالب ۔ برسر طالب مرتبۂ مرشد طالب ممات نفس بر ممات نفس' حیات قلب بحیات قلب' فرحت روح ۔ فنافی الشیخ یک اسم رسم رسوم از صورت مرشد طالب یکے احوال میگردد معلوم ۔ توفیق طالب از تحقیق رفیق مرشد ۔ این است جمعیت جمال مرشد بر احوال وصال لا زوال ۔ مرشد کل التوحید تعهد قوله تعالیٰ یَدُ اللّٰہِ فَوْقَ اَیْدِیْہِمْ می گویند ۔ بیت :

گر بیائی طالبا حاضر خدا ۔۔۔ درمیان پردہ نماند شد لقا

مرشد کامل از حاضرات معلوم میشود کہ کل و جزطی کند بانظر ۔ بیت :

اگر تو طالب صادق با ما بیا ۔۔۔ شد مشرف در مجالس مصطفیٰؐ

بدانکہ در طریقہ قادری طالب مرید مثل گل است و ہر طریقہ بجز دگل مثل خار است کہ مطلق در قید نفس خوار است و طالب مرید قادری با اعتبار است ۔ قادری را ذکر' فکر' مراقبہ چہ درکار است؟ بیت :

منکہ مرشد قادریم قدر دان ۔۔۔ شد قرب قدرت خدا عارف عیان

جمعیت با دیدار است ۔ بجز دیدن دیدار مردار است ۔ بیت :

باھوؒ در ھو گم شدہ چون آب شیر ۔۔۔ انتہا توحید این فی اللہ فقیر

طالب دنیا بسیار است و طالب عقبیٰ بیشمار است ۔ از ہزار کس باشد طالب دیدار ۔ آنرا بہ دنیا بہشت چہ درکار است؟ بدانکہ وجود آدمی ہفت اندام و ہر اندام در قید حرص طمع و حسد و با عجب تمام است ۔ ہفت اندام طالب اللہ را مرشد کامل ہفت اکسیر علم کیمیا تصرف گنج بہ حکمت ظاہر و ہفت علم اکسیر کیمیا اکسیر تصرف گنج بہ حکمت باطن وجود ہفت اندام را آنچہ کامل بہ علم کل و جز آراستہ کند ۔ بعد از ان طالب را لائق ارشاد تلقین با اعتبار بالیقین دست بیعت شود ۔ در یک ہفتہ بتمامیت فقر و تمامیت معرفت و تمامیت ولایت عنایت و تمامیت فیض فضل غنایت لاغم و لا زوال لاسلب' لارجعت باوصال' لایحتاج ہمیشہ در مشاہدہ معرفت دیدار معراج ۔ از مرد مرشد طالب صادق را روز اول بمرتبہ جمعیت برسد ۔ طالب کل کامل مرشد را مشرف لقا باخدا اوّل مرتبہ طالب را اکسیر کیمیا سیم و زر بعد از ان بحضوری دیدار ۔ نظر مرشد کہ نہ توفیق مرتبہ کیمیا زر و نہ مرتبہ مشرف دیدار بحضوری قرب اللہ' نظر از ان مرشد ناقص بہتر گاؤ عصار گاؤ خر ۔ بیت :

باھوؒ کاملان را وقوف است بر ہر کیمیا ۔۔۔ از خود دہند یا میدہانند از خدا

در نظر فقیر' اہل دنیا گدا مفلس و در نظر اہل دنیا فقیر گدا مفلس ۔ فقر تمام کل و جز گنج بیشمار و تصرف بسیار در نظر دارد و اہل دنیا گنج تصرف حساب بہ زر دارد و نہ بہ نظر دارد ۔ ابیات :

ظاہری توفیق دارم در عمل   باطن از تحقیق دارم بے خلل

باھُوؒ بہر از خدا این راہنما   گر بیائی میرسانم باخدا

تمامی تصرف اکسیر کیمیا گنج کل وجز سہ قسم است در سہ مدرسہ سہ علم راہ است کہ علم را علم گواہ است وعلم را از علم آگاہ است و علم را از علم نگاہ است ۔ جاہل و جہل ہمہ گمراہ است گناہ ۔علم اکسیر کیمیا ترکیب ہنر فنا وعلم اکسیر کیمیا توفیق است بقا وعلم اکسیر کیمیا معرفت مشرف لقا است ۔ بیت:

ہر کہ دعویٰ کرد من عالم خدا   طلب کن از وے مطالعہ حق لقا

طالب در طلب اکسیر کیمیا ظاہر نامرد طالب در طلب اکسیر کیمیا باطن زن وطالب در طلب اکسیر کیمیا معرفت خدا مرد ۔این چہاردہ کیمیا در عمل خود آوردہ باشد در چہار روز وپنج بار توجہ وبہ چہار توفیق بر طالب بخش عطا کند از حاضرات قرآن نصیب کناند ۔قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مَنْ لَّہُ الْمَوْلٰی فَلَہُ الْکُلُّ حَسْبِیَ اللّٰہُ ہر کہ باخلاص از مرشد طلب دیدار اللہ کندؔ ہر مراتب وہر تصرف وہر کیمیا ہر گنج وہر حکمت وہر مؤکل وہر ارواح انبیا و اولیا اللہ حاضر بودہ وہر دو جہان کونین بہ تحت اقدام مثل غلام فرمان بردار شود ۔ابیات:

مرشدے باشد غنایت از غنی   از غنی طالب غنی حاضر نبیؐ

بے غنایت در شکایت روز و شب   بے حیا و بے وفا و بے ادب

کامل چیست؟ کامل چہار حرف است ۔'ک' 'ا' 'م' 'ل' ۔از حرف 'ک' کامل در تصرف اوست ۔ہر چند کہ تصرف کند کم نہ شود ۔واز حرف 'ا' طالب صادق را تصور اسم اللہ ذات عطا وبخش کند ۔واز حرف 'م' مردہ دل را بانظر زندہ گرداند ودر مشرف دیدار معرفت اللہ بحضور رساند واز حرف 'ل' بقرب اللہ لقا خدا برد وطالب اللہ را لایحتاج کند ۔مرتبہ کامل انسان است ومرتبہ مکمل پریشان است ومرتبہ اکمل حیوان است ومرتبہ مرشد نور الہدیٰ طالب آنرا بخش کند روز اول لاھوت لامکان است ۔این چنین مرشد قادری قدرت سبحان است ۔بادیدار مشرف باعیان است کہ از اللہ فیض فضل احسان است ۔

باید دانست کہ مرتبہ ہر تصرف گنج مشرف دیدار آسان کار است' لیکن حوصلہ در وجود نگاہداشتن واز گناہ صغیرہ وکبیرہ لازوال شدن مشکل خیلی دشوار است ۔آب تشنہ می نوشد وطعام گرسنہ میخورد وسر فدای عاشق کند ۔وطالب مولیٰ گرسنہ طعام از خون جگر خود خورد' طالب مولیٰ تشنہ دریائے معرفت نوشکار مستسقی است کہ عاشق دیدار است کہ دنیا وعقبیٰ نظر کردن بروے دشوار است ۔ابیات:

ہر کہ گوید دیدہ ام دیدار نیست   دیدنے مخلوق را درکار نیست

هر کہ می بیند بود دائم حضور | ہر تصرف میشود از وے ظہور
آن صاحبے گنج است عامل باحکم | مردہ را زندہ کند باحکم قُم
ہر کہ می بیند بود از اہل لقا | دل سلیم وجود کرم و باحیا

داناوآگاہ باش!ابیات:

چون نمی بینم کہ بنماید مرا | از لقائے یافتم وحدت صفا
باحضوری مصطفیٰؐ ہم جان نفس | احتیاجے کس ندارم ہیچکس

این مراتب عظمیٰ اکبر کبیر وسعادت کبریٰ اصغر صغیر از شریعت یافتم وشریعت دوام پیشوائے خود ساختم۔طالب اللہ را خواہ مبتدی باشد خواہ منتہی ہر صبح وشام پیش شریعت عرض کند۔آنچہ شریعت میفرماید ُفرمان بردار کہ حق از حق است وآنچہ شریعت مانع شودُ بگذار کہ باطل است۔از باطل بدعت ہزار بار استغفار۔شریعت چیست؟ وشریعت کرا گویند؟ شریعت قرآن است وتمام قرآن در باطن اسم اللہ ذات رحمان است ُمخالف دنیا نفس امارہ شیطان است۔ابیات:

شریعت شہر است آن دار الامن | نیست آنجا نفس قلب و روح تن
شریعت نورِ سرّیست از نبیؐ | این شریعت کے رسد اہل شقی
شریعت شرف است عربی بارسولؐ | این شریعت برد حاضر بارسولؐ
ہر مراتب از شریعت دیدہ ام | بے حجابے از میان بدریدہ ام
شریعت شوق است بر شہد از شکر | لذتی دیدار بخشد بہرہ ور
جز شریعت نیست راہے معرفت | اہل بدعت چیست باشد خر صفت
شریعت خلعت بود بر تن تمام | بے شریعت نیست عارف اہل خام
شریعت خوشوقت گرداند مرا | از شریعت یافتم اللہ لقا
شریعت ایمان انوارش عطا | این عطائے شد مرا راہبر خدا
باھوؒ سرّ راستی در شرع کوش | از شریعت معرفت توحید نوش

اوّل برمرشد فرض عین است کہ طالب اللہ راسہ مراتب جمعیت بخشد۔جمعیت نفس وجمعیت قلب وجمعیت روح۔این ہر سہ مجموعہ مجمل جمل در وجود طالب اللہ قرار گیرد وجمعیت کل وجز میشود۔بعد از ان مرشد رالائق کہ طالب اللہ را معرفت مشاہدہ حضور از قرب اللہ دیدار ارشاد تلقین دست بیعت کند۔معلوم گردد کہ مرشد جمعیت بخش کامل است۔جمعیت ہفت است اکسیر کیمیا۔نفس آنچہ گنج خزائن اللہ تمام تصرف دنیا بر طالب اللہ عطا کند وجمعیت قلب ُجملہ تصرف دنیا در یک قدم

و بریک دم فی سبیل اللہ تصرف کند، در دل افسوس نخورد و جمعیت روح مشرف با دیدار پروردگار، مشاہدہ دوام است۔ مراتب ممات و حیات مراتبین در تصور و تصرف تفکر توجہ تمام۔ بعد از ان قلب طالب دل با غنایت۔ طالب لائق تلقین ہدایت می برآید نفس از شکایت۔ اللہ بس ماسویٰ اللہ ہوس۔

ای عزیز! عجب احمق اند کہ بہ حب دنیا شب و روز بے جمعیت پریشان سائل گدا بے حیا و دعویٰ کنند کہ مرشد باطن صفا۔ مرشد کامل کہ بہ کسے التفات نوازش گنج بسیار و خزائن علم اکسیر کیمیا بیشمار، طالب را علم تعلیم سیم و زر۔ بعد از ان بتوجہ مراتب قرب حضوری اللہ بخشد با نظر۔ مرشد یکہ روز اول سبق مید ہد از علم معرفت توحید و در مشاہدہ دیدار است' آنرا ذکر مذکور چہ درکار است؟ آنرا ورد وظائف مراقبہ بچہ کار است؟ عارف اہل دیدار دیدہ چشم بمشاہدہ بتوجہ دیدار است و دل بتوجہ بمشاہدہ دیدار است و روح متوجہ دیدار است و نظر عیان را اسرار بے حجاب اللہ فنا فی اللہ در مشاہدہ متوجہ دیدار است و اہل دیدار الہام مشاہدہ از دیدار است و نگاہ از مشاہدہ دیدار است و دلیل از مشاہدہ دیدار است و سلطان الوہم از مشاہدہ دیدار است و جمعیت کل غنایت از قرب مشاہدہ دیدار است و ہدایت از مشاہدہ دیدار است۔ اولۂ دیدار بعدۂ اعتبار۔ اوّلۂ نما مشاہدہ حضور بعدۂ لقا غرق فی التوحید نور۔ بیت:

این فقر را شد مراتب از ازل   حق لقا فیض و عطائش با فضل

این راہ رحمت آثار از تلقین دیدار است۔ ابیات:

ہر مراتب را کنم تحقیق تر   ہر طریقت کل و جز در من نظر

شد مرا تلقین از حضرت رسولؐ   طالبان را میرسانم با حضور

این مراتب دیدار حاصل کردن از شریعت نمازِ زبان، نمازِ قلب طریقت، نمازِ حقیقت بروح، نمازِ سرّ باعیان نماز بچشم راز ہر کہ بسجدہ رود و بے سر حضوری مشرف دیدار میشود۔ بیت:

سر در سجدہ بود بیند خدا   سجدہ نادیدہ کے باشد روا

نماز خاصگان بہ مشرف دیدار۔ رو برو بجود دوام راز و نماز عوام رسم رسوم با سجدہ آواز۔ قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم مَنْ لَّمْ یُؤَدُّ فَرْضُ الدَّائِمِ لَمْ یَتَقَبَّلَ اللّٰہُ مِنْہُ فَرْضُ الْوَقْتِ۔ ترجمہ: کسی کہ ادا نکند فرض دائمی را اللہ تعالیٰ قبول نکند فرض وقتی او۔ بیت:

لعنتے بر بے نمازان ہر دوام   در نمازے شد لقا وحدت تمام

قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اَلصَّلٰوۃُ مِعْرَاجُ الْمُؤْمِنِیْنَ فقیر کامل ہر گنج و ہر تصرف و ہر تصوف و ہر تفکر و ہر توجہ و ہر حکمت و ہر علم علوم و ہر مقامات ذات صفات آنچہ کل و جز خداوندی مخلوقات از ازل تماشا تا ابد تماشا تا عقبیٰ و تماشا از

عرش تا تحت الثریٰ از ماہ تا بماہے قدرت سرّ اسرار الٰہی۔ علم غیب آگاہے' علم توفیق' علم تحقیق' علم صدیق' علم تصدیق' علم عیان' علم لقا لامکان' علم لاھوت' علم ملکوت' علم جبروت' علم ناسوت' علم معرفت' علم شریعت' علم طریقت' علم حقیقت' علم حق' علم باطل' علم فقر' علم نص' علم حدیث' علم تفسیر' علم روشن ضمیر' علم باتاثیر' علم تمامی جملہ کیمیا اکسیر' علم سنگ پارس' علم سنگ شفا' علم نظر' علم طلب' علم محبت' علم جمعیت' علم جامع' علم تلقین' علم راسخ دین' علم حیا' علم ادب' علم راز' علم کلید' علم قفل' علم نصاب' علم دور مدور' علم بذل' علم وقت' علم نحس' علم سعد' علم سعید' علم تجرید' علم ترک' علم توکل' علم الہام' علم مجاہدہ۔ مرشد جملہ علمہا از کنہ کلمہ طیبات است لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ بکشاید و طالب اللہ را از میان حروف از ہر یک کلمہ بنماید۔ از حق است کہ برحق است۔ بخشدہ برحق است۔ این چنین علم از بخش مرشد کامل فی الدنیا والاخرت لایحتاج گرداند۔ ہر کہ روز اوّل از کنہ کلمہ طیب سبق خواند کہ اسم اعظم دریافتن از کلمہ طیب لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کل مخلوقات ہژدہ ہزار عالم جز است و ہر کہ بر کل مخلوقات امیر است جز محتاج کل و کل لایحتاج۔ مرشد کامل طالب صادق را از علم جز تعلیم کند و از علم کل تلقین شود و از علم جز توفیق است و علم کل توفیق تحقیق است۔ الحق رفیق است۔ طالب اللہ کہ از مرشد جامع علم کل و جز روز اول سبق خواند کل و جز تماشا مجاہدہ تصرف کونین کیمیا گنج در قبض قید از قوت تصور در تصرف درآید۔ عمل عامل و در ہر تصرف میگردد کامل۔ طالب کہ بشروع تعلیم تلقین عمل علم کل و جز داند آنرا احتیاج تمام عمر ریاضت و مجاہدہ و علم و حکمت نماند۔ کہ این را مراتب جمعیت گویند و منصب جمعیت از مرشد جامع میشود نصیب و مراتب جمعیت گویند مجمل مجموعہ دفاتر حساب رقم رقوم کل و جز رسم رسوم آنچہ مخلوقات حیؒ قیوم در یک حرف طاعت طی آوردہ' تمام کونین را برکف دست و پا در دست در یک مشت تماشا بہ بیند یا بر ناخن پشت۔ این را نیز جمعیت در وجود خطرات محروم گرداند از معرفت اللہ ذات۔ بے جمعیت خطرات در وجود پریشان بیماری زحمت مرض تمام است و دارو معالجہ دوا مشرف دیدار لقا۔ مشاہدہ معراج جمعیت دوام است۔ بکرم لایحتاج و بے غم لارجعت لاغلط لاسلب ولا زوال۔ جمعیت وحضوری معرفت اللہ با قرب وصال جمعیت و مراتب عظیم است۔ جمعیت و علم جمعیت و حکمت سلک سلوک جمعیت و توفیق جمعیت و اقرار و تصدیق جمعیت و گنج جمعیت و قال و حال جمعیت و تصور تصرف جمعیت و ترک توکل جمعیت و غنایت ہدایت جمعیت۔ در طریقہ کامل قادریت عارف نظر صفت محمود محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم حق بردار شکر گزار دوام مشرف دیدار پروردگار است۔ طالب مرید از طریقہ و یا از خانوادہ دیگر دعویٰ کند لاف زن و دروغ سخن' چنانچہ ظاہر عالم در علم خواندن زیان است۔ اندرون سہ علم عالم نفس و عالم قلب و عالم روح۔ اگر نفس و زبان یکے گردد عالم نفسانی با کبر ہوا و اگر زبان قلب یکے گردد عالم قلبے یافت قرب خدا و اگر زبان و روح یکے گردد عالم روحانی دوام مشرف لقا۔ قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم مَنْ عَرَفَ نَفْسَهٗ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّهٗ اَیْ مَنْ عَرَفَ نَفْسَهٗ بِالْفَنَآءِ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّهٗ

بِالْبَقَآءِ۔ پس مجلس عالم قلب و عالم روح از یک دگر مخالف است، راست نیاید۔ و حق شناس مرشد کامل بانظر ہر یکے را تحقیق کند، چنانچہ صراف تحقیق سیم و زر کند۔ بر مرشد فرض عین است کہ روز اول طالب اللہ را باین مراتب جمعیت کل جز رسانیدن با توجہ ضرور و خود طالب از سر تا قدم میشود نور و جواب سوال اللہ بگیرد حضور۔ ابیات :

علم بہر از قرب اللہ حق لقا	علم دنیا باز دارد از خدا
علمِ دنیا فتنہ از فرعون لعین	علم بہر از معرفت حق الیقین
ہر کہ خواند علم را بہر از ثواب	علم آزا میدہد عامل خطاب
ہر کہ خواند علم را بہر از مصطفیٰ ﷺ	واقف اسرار گردد از اِلٰہ

جمعیت سہ قسم است جمعیت نفس، جمعیت قلب، جمعیت روح۔ و روح را جمعیت لذت از مشاہدہ معراج عطا است و قلب را جمعیت لذت از قربِ خدا است و نفس را جمعیت از شہوت لذت ہوا است۔ این ہر سہ جمعیت طالب اللہ را پشتی است، چنانچہ آب پشتی کشتی را جمعیت بر دریا است، چنانچہ ماہی را جمعیت در آب است۔ نفس را جمعیت از تصرف علم اکسیر و سنگ پارس و با تصرف دعوت علم تکسیر است جمع سیم و زر و جمعیت تمام تصرف دنیا مراقبہ استدراج است نفس جمعیت تصرف دنیا بازیگری لذات ہوا استدراج۔ و قلب را جمعیت از غنایت تاثیر تصور اسم اللہ ذات لایحتاج۔ و روح را جمعیت از ہدایت مشاہدہ قرب اللہ مشرف دیدار پروردگار دوام معراج است۔ نفس دوام در طلب استدراج است۔ قلب دوام در طلب غنایت لایحتاج و روح دوام در طلب دیدار معراج است۔ مرشد کامل ہر سہ را چنانچہ نفس قلب روح را از تلقین حاضرات اسم اللہ ذات از تعلیم حاضرات کلمہ طیب لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰه بر یک قدم و در یک دم طالب اللہ نفس قلب روح را جمعیت کل و جز بخش کند کہ طالب مینماید ہر حال و مرید لایرید۔ بعد از ان نفس صفت قلب گردد و قلب خصلت روح گیرد و روح در قلب و نفس از غایت جمعیت مطلق بگردد توحید نور۔ دوام مراتب قرب اللہ مشرف دیدار حضور۔ ابیات :

دیدار در ہفت علم و ہفت راہ	در یک ہفتہ رسد وحدت اِلٰہ
این ہفت علم از ہفت آیت یاد کن	تا شوی محرم خدا و ز رازِ کن

ہفت آیت قرآن اینست۔ آیت وعدہ، آیت وعید، آیت امر معروف، آیت نہی منکر، آیت قصص الانبیا، آیت منسوخ، آیت ناسخ۔ ہر مراتب از شریعت بکشاید۔ باز ہر مراتب در شریعت در آید۔ قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اَلنِّهَايَةُ هُوَ الرُّجُوْعُ اِلَى الْبِدَايَةِ وشریعت قرآن است و طریقت از قرآن بیان است و حقیقت از قرآن عین بخش عیان است و معرفت از قرآن جمعیت بخش جاودان است۔ و ہر یک مقام و قرآن دلالت کنندہ قرب معرفت مشرف دیدار

رحمان است و ہیچ علم و ہیچ حکمت، ہیچ تصرف از قرآن بیرون نیست و نخواہد شد۔

درمیان علمائے مردہ دل و فقرائے زندہ دل قلب چہ فرق است؟ علما کہ تصور اسم اللہ ذات و اسم محمدؐ صلی اللہ علیہ آلہٖ وسلم نداند طفل نادان اند و فقیر کہ با تصور اسم اللہ عامل و با تصرف اسم محمدؐ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کامل در دنیا و آخرت لایحتاج ماند۔ جملہ علم در قید تصرف اسم اللہ ذات است و اسم اللہ در قید علم نیست کہ اسم اللہ نفس را نیست و نابود گرداند و بحضور اللہ رساند۔ قولہ تعالیٰ وَعِنۡدَهٗ مَفَاتِحُ الۡغَيۡبِ لَا يَعۡلَمُهَاۤ اِلَّا هُوَ ؕ وَيَعۡلَمُ مَا فِى الۡبَرِّ وَالۡبَحۡرِ ؕ وَمَا تَسۡقُطُ مِنۡ وَّرَقَةٍ اِلَّا يَعۡلَمُهَا وَلَا حَبَّةٍ فِىۡ ظُلُمٰتِ الۡاَرۡضِ وَلَا رَطۡبٍ وَّلَا يَابِسٍ اِلَّا فِىۡ كِتٰبٍ مُّبِيۡنٍ قال علیہ الصلوٰۃ والسلام اِنَّ الۡقُرۡاٰنَ رَحۡمَةُ اللّٰهِ عَلَى الۡخَلَائِقِ۔

شرح حاجی الحرمین الشریفین

بعضی حاجی حرم و بعضی حاجی کرم۔ ہر کہ با خلاص وجود خاص با عتقاد تمام در حرم کعبۃ اللہ در کعبۃ اللہ و درخانہ کعبہ طواف کند، تمام حرم و تمام خانہ کعبہ دیوار جملگی نورانوار و درانوار حاجی مشرف مع اللہ۔ مشاہدہ دیدار پروردگار۔ حاجی کرم را کلی شد بر خانہ کعبہ یقین اعتبار۔ ہر کہ فقیر باین مراتب رسد لائق حج طواف خانہ کعبہ شود۔ و اگر حاجی در حرم حضرت مدینہ داخل روضہ مبارک حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میگردد حرم مدینہ و روضہ مبارک حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم در و دیوار نور انوار مشرف میشود بدیدار سرور کائنات محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم۔ حاجی کرم این چنین حاجی اہل مجلس دیدار بالیقین با عتبار۔ و اگر حاجی در میدان جبل کوہ عرفات خطبہ بشنود دعا بدست استادہ لَبَّيۡكَ ؕ اَللّٰهُمَّ لَبَّيۡكَ ؕ وَحۡدَكَ لَا شَرِيۡكَ لَكَ لَبَّيۡكَ گوید تمام میدان کوہ جبل عرفات جملہ میگردد نور انوار و مشرف میشود مع اللہ پروردگار عیب نیار و عجب مدار برحق است کہ از حق است۔ ابیات:

ہر دمی من حاجیم قرب از کرم　　کعبہ را در دل بہ بینم نیست غم

ہم صحبتم با مصطفیٰؐ با ہر دوام　　ظاہر و باطن یکے گردد تمام

مرشد کامل ہر کرا نام طالب مرید خواند، ہمو ندم بانظر توجہ بہ معرفت معراج قرب مشاہدہ دیدار اللہ حضور برساند۔ طالب دوام بمد نظر اللہ منظور۔ مرشد را فرض عین است کہ طالب را باین مراتب رسانیدن حضور ضرور۔ مرشد کامل ہر کرا طالب و مرید خواند، جملہ گنج تصرف اکسیر کیمیا ہنر و تکثیر کیمیا دعوت نظر آنچہ برروئے زمین است خزائن اللہ سیم و زر طالب را نصیب کناند۔ بیت:

باھوؒ کاملان را در عمل ہر کیمیا　　از خود دہند یا میدہانند از خدا

کامل مرشد ہر کرا طالب مرید خواندُ مرتبۂ ولی اللہ از مرتبہ بادشاہ ظل اللہ فائق تر گرداند کہ در نظر فقیرِ خدا بادشاہ سائل عاجزِ مفلس گدا۔ مرشد کامل کہ طالب مرید را می بخشد تصور اسم اللہ ذات ُبعین العیانی در قید قبض در حکم در آید ملک ملک سلیمانیؑ، مرشد کامل طالب مرید خود را در عمل ہر تصرف و کیمیا و سنگِ پارس غنایت تمام کہ بادشاہ در خدمت او مثل حلقہ بگوش جان فدا غلام در زندگی تمام عمر ماہ و سال ایام داشتہ باشد۔ ابیات :

من غنی ام بادشاہ ہم باخدا — بادشاہ در نظر من مفلس گدا
احتیاجے نیست ما را سیم و زر — غالبم باموسیٰؑ غالب بر خضرؑ
ہر تصرف از تصور بردہ ایم — کونین را در حکم خود آوردہ ایم
سنگ پارس در نظر من بیشمار — صد زبانم ہچو تیغ ذوالفقار
حوصلہ باید وسیع طالب بود — طالب کم حوصلہ دشمن شود
عاقلان را محرمیت سر عطا است — احمقانرا محرمیت سر خطا است
کس نیابم طالبے توفیق تر — کم حوصلہ لائق نباشد سیم و زر
کس نیابم طالبے حق حق طلب — میرسانم باحضوری راز رب
نفس و قلب و روح را بگذار تو — تا بیابے معرفت دیدار او
آنچہ می بیند ولی باشد چو بود — جثہ شد نور وحدت میربود
این مراتب روز اول اولیا — روز اول اولیا را شد لقا

جمیع اولیا مجمل ولی را خطاب فقیر است۔ این حقیقت راچہ داند کہ احمق بنفس اسیر است۔ ابیات :

آنچہ می یابم بیابم از خدا — آنچہ می بہ بینم از لقا
درمیانش کس نہ گنجد ہیچ کس — عاشقان را بس بود اللہ بس
جبرائیلش در نگجد این مقام — این شرف امت محمدؐ والسلام
ہر کتابے را جوابے حق طلب — ہر کہ حق از حق نہ بیند از کلب
از مطالعہ علم طالع باقضا — علمِ ذکر و فکر باز دارد از خدا
شد مطالعہ معرفت توفیق تر — خوش بہ بین دیدار عارف بانظر
ہم ناظرم ہم حاضرم حق راہنما — طالبان را می برم وحدت لقا
چون درآیم لامکان بالا مکان — کونین پر پشہ بود بین باعیان

لامکان ملک است ملک لازوال | نہ مطالعہ علم نی شد قیل و قال
نیست آب و باد آتش و خاک را | ہر طرف کردم نظر بینم لقا
این شرف امت محمدؐ باشرف | ہر علم را کرد حاصل از حرف
آن مقامے نور پاک و پاک تر | سیاح توحید است شد عارف خضر
نہ علم نہ صوت نہ حرف نہ آواز | عین برسد عین باشد عین راز
عین را باعین دیدن شد روا | علم خواند عین علم باللقا
بر باھوؒ شد غالب بدیدار ختم | نیست باھوؒ یاھو درجان تنم

مراتب فقر و مراتب ترک توکل و مراتب مست الست در طریقہ کامل قادریہ است۔ دیگرے کہ دعویٰ کند لاف زن دروغ سخن۔ اوّل آدمی را چشم باید شناسائی اول۔ کسے کہ ظاہر باطن از عقل شعور مجلس حضور فرض عین است ضرور چشم بینائی علم دانش دانائی حاصل کند و جاہل رسوائی ترک دہد۔ بعد از ان لائق است کہ طلب مرشد و طلب پیر و طلب علم و طلب تصرف و طلب گنج و طلب جمعیت کند و در معرفت فقر قدم زند۔ از باطن آباد مبارک باد۔ طالب مرشد رانمی شناسد و مرشد چنان میشناسد طلب طالب را چنانچہ شناسد قسمت اہل قسمت را۔ طَلَبُ الرِّزْقِ اَشَدُّ مِنْ طَلَبِ اَجَلِہٖ چنانچہ معشوق عاشق راشناسد و عاشق معشوق را چنانچہ بندہ خدارا میشناسد و چنانچہ عالم علم را میشناسد چنانچہ پیر مرید را میشناسد چنانچہ پدر پسر را میشناسد و چنانچہ استاد شاگرد را میشناسد و چنانچہ غلام خداوند را میشناسد چنانچہ اسپ کارسوار می شناسد۔

بیت:

چشم ظاہر نہ چشم ز دل نگر | چشم ظاہر داشتند ہم گاؤ خر

شرح فقیر

مرشد کامل را تماشا کن کونین را برہر دو چشم ہمچنان است چنانچہ شیشہ وعینک بر ہر مردمک روشنی چشم۔ این مراتب چشم بصر است از برائے فقیر از چشم سر برآید و در چشم عیان میدر آید کہ چشم عیان معرفت مشاہدہ معراج دیدار مینماید و از دیدار تماشائے دیدار میکشاید۔ معرفت مردود و عارف مرتد بسیار است کہ دیگر رامی بیند بجز دیدار پروردگار۔ ابیات:

این معرفت مردود عارف بے حیا | آن معرفت فی اللّٰہ می بیند لقا
در معرفت عارف بود عیسیٰؑ صفت | مردہ را زندہ کند بامعرفت
معرفت معراج عارف باحضور | کے بود این عارفان اہل از غرور

عارف دوقسم است: عارف فقیر اولیا، عارف بطیر سیر ہوا۔ عارف روحانی و عارف لامکانی و عارف حیات و ممات یکۓ اگر چہ ظاہر از خلق جدا غائب از مردم نظر از قوت مراتب ممات بر اہل حیات مردم غالب تر اگر چہ خلق میداند زیر خاک در قبر ملک قبر قرب است باخدا و دوام ہم مجلس است باحضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ اولیا اللہ فقیر چنانچہ در حیات مردم را طالب مرید تعلیم علم و تلقین معرفت می کند در ممات دو چندان از انکہ در حیات می بودند ممات و در ممات حیات بلکہ از تصور اسم اللہ ذات از حیات و ممات ہر دو نجات فنا فی اللہ فی التوحید نور برکات۔ ابیات:

و ز قبر جثہ برد بیرون باخدا   در قبر ہرگز نباشد اولیا
باحضوری مصطفیٰ مجلس دوام   بر قبر حاضر شود گفتن بنام
ہر مطالب طلب کن اہل از قبور   پیش کامل باجواب و باحضور
بعضی قبر گمنام و بے نام و نشان   جثہ را باخود برند در لامکان
از مطالعہ لوح نامی یافتن   حاضر کند باخود رفیقی ساختن

عارف و فقیر اولیا صاحب منصب ہر کرا درویش ولی اللہ خواند حقیقت حال ماضی مستقبل ہر یکے را میداند و آنچہ در کونین گنج خزائن اللہ کل و جز تصرف است از و ہیچ مخفی و پوشیدہ نماند۔ ہر کہ گوید نداند ہر کہ داند نگوید۔ و کامل صاحب اختیار است خواہ گوید خواہ نگوید۔ این قال من بر حال من۔

شرح اولیا اللہ

قال علیہ الصلوٰۃ والسلام اَلَآ اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰہِ لَا یَمُوْتُوْنَ بَلْ یَنْتَقِلُوْنَ مِنْ دَارٍ اِلٰی دَارٍ این مراتب مرشد اہل دیدار است مُوْتُوْا قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوْا بیت:

این جہان و آن جہان در یک نظر   عارفان این بوند اہل از بصر

مرشد کامل آنست کہ اوّل طالب صادق را از تصور اسم اللہ ذات حاضرات جملہ ارواح انبیا و اولیا اللہ حاضر گرداند و باقوت اسم اللہ ذات لامکان مشرف دیدار باخدا رساند کہ تمام عمر احتیاج مجاہدہ چلہ ریاضت و خلوت نماند۔ اوّل مرشد کامل را این مرتبہ امتحان است۔ مرشد کہ بدین صفت موصوف نباشد راہزن طالب آن ثانی شیطان است و یا آنکہ طالب احمق مثل گاؤ خر حیوان است کہ بے معرفت کور چشم بے عیان است و یا آنکہ طالب بی شعور طفل نادان است۔

بیت:

بر قبر رو تا شود مطلب تمام   میبرد با تو روحانی ہر مقام

قولہ تعالیٰ وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ یُّقْتَلُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اَمْوَاتٌ ط بَلْ اَحْیَآءٌ وَّلٰکِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ ۔ابیات :

ہر کہ گوید مردہ آن مردۂ   اولیا باخود حیاتے بردۂ

اولیا زندہ شود باسم ذات   و ز خلائق او ھمی یابد نجات

اول بر مرشد کامل فرض عین است کہ نفس طالب را جمعیت بخشد و جمعیت نفس در تمام تصرف دنیا لذت مردار است ۔بغیر از لذت دنیا جمیع مردار نفس را بر مرشد ہرگز نشود اعتبارًا گرچہ طالب سرزنش خواندٗ استغفار ہزار بار ۔از بسیاری دنیا مردار نفس میشود بیزار ۔بعد از ان نفس مطمئنہ گردد لائق دیدار پروردگار کہ پارچہ نجس را گاذر پاک کند از گندگی و بندگی ہر دو در یک جا نگنجد ۔دیدار و مردار ہر دو در یک خانہ نباشد بطن وجود چنانچہ کفر و اسلام یہود و مسلمان ۔مرشد یکہ اول توفیق جیفہ تصرف تمام دنیا مردار نداند بہ تحقیق دیدار نداند بہ تحقیق یکے سپارد ۔مطلب اینست کہ تصرف ظاہر گنج طالبانرا توفیق است و باطن کل و جز مقامات ذات وصفات در آوردن طے از قرب اللّٰہ تحقیق است ۔مرشد کہ نہ خبر از توفیق دارد و نہ از تحقیق دارد ہر آنکس مرشد احمق است از طریق اہلِ زندیق و بعضی مرشد دعویٰ کنند دیدار و درقید مردار و بعضی مرشد دعویٰ کنند لقاو در طلب دنیا احمق بے حیا ۔مرشدی وطالبی نہ آسانکار است ۔در مرشدی و طالبی تمام تصرف درکار و حاصل کردن عظیم سرّ اسرار پروردگار ۔در شریعت ہوشیار ۔از کفر شرک بدعت بیزار ۔اللّٰہ بس ماسوی اللّٰہ ہوس ۔ابیات :

ہر کرا مرشد شود آن راہبر   حاضر و ناظر بود صاحب خبر

احتیاج از کس ندارد شد غنی   روز و شب حاضر بود مجلس نبیؐ

اول مرشد را باید کہ مرشدی خود اثبات کند و مرشد را از اثبات دو گواہ است ۔از حاضرات اسم اللّٰہ ذات طالب را می برد در مشاہدۂ دیدار ۔دوم گواہ مرشد بر طالب عطا بخش کند گنج تصرف بسیار بیشمار ۔وطالب را نیز طالبی چہ طور است میشود اثبات یکے مال و جان تصرف کند آنچہ مرشد را درکار است ۔دوم گواہ طالب در حکم مرشد باختیار ۔ہر کار یکہ کند بغیر از جاری حکم مرشد نکند' خواہ کار دین خواہ کار دنیا ۔

آخر انتہائے فقر و معرفت درویش اولیا اللّٰہ چیست و چہ باشد؟ بہ جثہ نور با خدا و با کل مخلوقات حضورؒ چنانچہ آفتاب ہمہ جا حاضر بود فیض روشنی دہد ۔اینست جثہ انوار مشرف دوام دیدار ۔این چنین صاحب جثہ بزبان نطق در گویائی در آید چون ظاہر لب بہ جنباند' خدا داند کہ بما ہم سخن است و ارواح انبیا و اولیا اللّٰہ و ارواح مومن مسلمان میدانند کہ بما ہم سخن است و جملہ مؤکل و فرشتہ می دانند کہ بما ہم سخن است و جن و انس میدانند کہ بما ہم سخن است و ظاہر مردم خاص و عام میدانند کہ بما ہم سخن است ۔این است جثۂ نور در ہر مقام کسیکہ در آید می بیند حضورؒ چنانچہ حضرت سلطان بایزیدؒ میفرماید کہ سی سال با خدا ہم سخن بودم و خلق میدانست کہ بما ہم سخن است ۔این جثہ عظیم سخن از مراتب کنہ از اسم اللّٰہ ذات کن فَاِنَّمَا یَقُوْلُ لَہٗ کُنْ

فَیَکُوْنُ ہر دو جہان را در یک دم تصرف قید قبض در حکم آوردن آسانکار است از نفس خلاص شدن مشکل خیلے دشوار است۔ مگر تصور ذات و تصرف غایت درجات و از کنہ خواندن قرآن آیات و با ترتیب خواندن کلمہ طیب لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ ۔ ابیات:

من کہ بودم باخدا بودیم بس ہیچکس نبودے کس نبودے
شد مرا دیدار دائم در آئینہ عین از نما زان بقائم یافتم من از خدا
احتیاجے نیست ذکرش ہر کرا این شد صفت برتنم ہر موئے عارف شد وجودی معرفت
تن ولایت لایزالی لامکان دارالامن باھُوؒ را بدنام کردی خویش را پس نام تن

ہر کرا جثہ نور الحق انوار پختہ معرفت مشاہدہ معراج دیدار پروردگار نور۔ این چنین جثہ اسرار در دنیا بچشم سر۔ از قبر برآمدہ ملاقات کند و ہم سخن شود و ہم صحبت دوام و ظاہر و باطن بنظر منظور تمام دیدار مشرف خدا و مجلس حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم و روحانی انبیا و اولیا اللہ۔ برین غیب عیب مبر و برین غیب عجب مدار و عیب نیار کہ از قوم کفار میشوی از اہل زنار لائق نار۔ توبہ بکن ہزار بار استغفار۔ قال علیہ الصلوٰۃ والسلام اَلَآ اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰہِ لَا یَمُوْتُوْنَ واقع شد۔

در عالم و عالم باللہ فقیر ہمین فرق است کہ نام این علما است و نام فقیر اولیا است و نام این عامل است و نام فقیر کامل است و نام این ممات است و نام فقیر حیات است و عالم از ہر علم عالم است۔ مسائل فقہ، نص و حدیث تفسیر میفرماید و فقیر مشروحاً از حضوری، قرب مینماید۔ مجلس اہل میفرماید و مجلس مینماید راست نیاید۔ چنانچہ مجلس مست و ہوشیار چنانچہ مجلس اہل خواب بیدار باید دانست۔ ابیات:

نفس را رسوا کنم بہر از خدا بر ہر درے قدمے زنم بہر از خدا
در تصرف عالمم کامل تمام احتیاج از کس ندارم خاص و عام

دانیکہ دزد دغا باز فتنہ انگیز، زبان گیر ہم فقیر است و صاحب تصرف کیمیا اکسیر تاثیر بخش اہل گنج خزائن اللہ ولی اولیا اللہ روشن ضمیر برکونین امیر عالمگیر ہم فقیر است۔ پس فقیر کاذب و فقیر صادق از کدام عمل و از کدام علم و از کدام حکمت و از کدام سخن معما کل و جز شناختہ میشود۔ چنانچہ ناقص امروز فردا دفع الوقت و از قصہ و افسانہ از برائے دلیری میفرماید و کامل با توجہ مشاہدہ و آنچہ مطالب است روز اول طالب را مینماید۔ بیت:

مرشدے نامرد صورت زن نما از طالبان زر طلب باشد بے حیا

مرشد کامل از تصور اسم اللہ ذات عینہ بعین مینماید و از علم عین بکشاید۔ مرشد ناقص با ذکر، فکر، مراقبہ، ورد وظائف خراب گرداند خوار۔ و مرشد کامل روز اوّل مشرف کند بدیدار پروردگار۔ بیت

جز بدیدارے دگر راہے ندید   این مراتب رابعہؒ حضرت بایزیدؒ

مراتب ذکر زوال است ومراتب فکر خام خیال است و مراتب مراقبہ مبتدی احوال است و مراتب الہام ناتمام است و مراتب مذکور نامنظور است۔ ابیات:

طالب از مرشد طلب دیدار کن   دیدہ در دیدار شد در رازِ کن

ذکر و فکر دور گرداند ترا   ذاکران بے خبر وحدت و ز لقا

فقیر کامل بہ چند صفت موصوف است۔ اوّل بخیل بانفس وخلیل باطالبان، دوام مشرف بدیدار ربِ جلیل وحی القلب از قرب اللہ حضوری وہم دلیل۔ ابیات:

از کجا آوردہ با کے بردہ   اہل دیدارش نہ ہرگز مردہ

من باخدا بودم میباشم دوام   این بود توحید مطلق حق تمام

ہر کہ حق را پوشیدہ آن کافر پلشت   ہر کہ گوید دیدہ ام اہل از بہشت

گر کسے گوید بدہ صورت نشان   آن لایزالی بیمثال لامکان

ہر کہ خواند این مطالعہ بالیقین   لائق دیدار شد دیدار بین

بانظر ناظر کند حاضر خدائے   چون نگویم دیدہ ام ہر دم لقائے

جز حضوری بالقا دل کس مبند   ذکر دم روح و قلب احمق پسند

ہر طریقت را بدانم ہر طریق   طلب کن دیدار توفیق از غریق

احتیاجے نیست گفتن عاقلان   عارفان دیدار بین صاحب عیان

منکہ رو آوردہ ام دیدار در   دیدہ را دیدار شد صاحب نظر

دیدہ باحق رود باطل گذار   روز و شب دیدار بین اعتبار

آن دیدۂ دیدار بین باشد کجا   دیدہ لائقِ دیدار باشد باخدا

باھوؒ بہر از خدا دیدہ بدہ   بے چشم دیدار بین آن دیدہ بدہ

اہل ناسوت مردہ قلب افسردہ قالب۔ آنچہ درخواب یادرمراقبہ می بیند از مردار ہوا خواب خیال۔ زندہ قلب وحیات آنچہ می بیند از لاھوت لامکان لقا مشاہدہ تجلیٔ دیدار خواب وصال۔ واہل تقویٰ آنچہ می بیند از حور وقصور بہشت نہال احوال۔ چون قیامت قائم میشود وروحانی از قبر برآیند اہل دنیا ہیچ کس را روبقبلہ نباشد پشت باقبلہ واہل محبت واہل دیدار را روبقبلہ ازقرب اللہ۔ در دنیا کہ اہل دنیا از فقیر سائل بگرداند ہرگز بروئے قبلہ نمانند۔ ابیات

قبلہ را از قبلہ قبل از یافتم — قبلہ را باسجدہ قبلہ ساختم
دو خدا را کشتہ بایک یک شود — معرفت توحید از یک میشود
بند نقش بند آنچہ زین قائم مقام — سہروردی را نباشد زین مقام
ہر کہ دنیا دوست دارد دور تر — خواہ باشد غوث قطب بانظر
قادری را قرب قدرت با خدا — قادری را امید باشد بالقا

ہر کہ گوید دین و دنیا ہر دو برمن عطا است' از قوم فرعون باشد۔ این حیلہ شیطانی سر خطا است۔ بیت:

دوست دارد دنیا را ازان سگ سرشت — ترک دادہ دنیا را اہل از بہشت

دنیا ہمیشہ دنبال ماخوار است بر دنیا قادری نظر نکند کہ نظر قادری بر دیدار است' دوام تارک تمام۔ ہر آنکس عجب احمق ا نذ حماقت شعار' روز و شب در طلب دنیا مردار را باخود فخر عزت دانند و رو بمعرفت اللہ نیارند۔ این ہا مومن مسلمان چہ طور باشد کہ بدتر از گاؤ ستور باشد۔ بیت:

گر بگویم شرح دیدار از خدا — باستماع زندہ شود عالم بابقا

علم دیدار در درس دیدار دیدۂ دیدار است و تلقین دیدار از علم یقین است۔ دیدار بہ یقین دیدار و علم حلم دیدار در حکمت دیدار است و علم ارشاد دیدار از مرشد دیدار است۔ ابیات:

در صورتے مخلوق راہ دیدار نیست — علم دیدارش بخطرہ خوار نیست
صورتے مخلوق خاک از خاک خاک — و ز نور دیدارش شود دل پاک پاک
آن گلی دیگر بود گل باگلاب — خوردنے آن گل شوی تو بے حجاب
آن گلی کز بود تہی کف نبیؐ المرسلان — خوردنے آن گل شوی عارف عیان

این امداد از فقر قدیم بکرم نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صراط المستقیم است۔ از عطائے لقائے گاہے فقر مکب و گاہی محب۔ اگر بخورد آن گل' علم بکشاید از نص و حدیث غالب بر ابلیس۔ و آن احمق جاہل تارک الصلوٰۃ گرد د خبیث۔ علم عالم ظاہر و علم عالم باطن غیب لا غلط و لا زوال معرفت اللہ قرب وصال لا رجعت لا سلب زندہ قلب توفیق وَمَا تَوْفِيْقِيْٓ اِلَّا بِاللّٰهِ۔ تحقیق اولیا اللہ عالم باللہ و فقیر ولی اللہ آنرا گویند کہ در عمل تصرف گنج کیمیا دارد تمام و بر نفس از دنیا روا ندارد یک دام۔ حَقًّا ثُمَّ حَقًّا و بقرب اللہ ہیچ کس طالب پیشین نماید در طلب خدا حاصل کردن لقا و ہیچ کس عالم ندیدم کہ علم را میخواند از بہر معرفت' قرب دیدار روشن ضمیر' قلب بیدار' مگر برای دنیا روز معاش روزگار۔ ابیات:

خود پسند آن عالم است مغرور تر — عالم آن باشد بود برحق نظر

هر کہ مطالعہ علم بہر از معرفت — بے معرفت عالم بود شیطان صفت

طلب کن وصلت وسیلہ پیشوا — تا ترا حاصل شود وحدت خدا

قلب بمدنظر اللہ منظور و در قبضہ قدرت در دو انگشت اللہ تعالیٰ است ۔ یکے انگشت جلالی از فقیر مومن جلالیت آنچہ از وجود برآید سکر و صحو، قبض، بسط، ذکر، فکر، مراقبہ، کشف کرامات از ان است ۔ دوم انگشت جمالی مشاہدہ دیدار بالیقین باعتبار ۔ قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اَلْفَقْرُ فَخْرِیْ وَالْفَقْرُ مِنِّیْ افتخار جذب نظر کل و جز در حکم روشن ضمیر بر نفس امیر خوانند، بیان کند علم نص و حدیث و تفسیر جملہ تاثیر از ان است ۔ و مردہ دل را دل در دو انگشت شیطان است ۔ یکے انگشت طمع و حرص کہ درمیان حلال و حرام فرق نکند، مطلق کافر میشود ۔ دوم انگشت ہوا و کبر ۔ قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم وَمَنْ کَانَ فِیْ قَلْبِهٖ ذَرَّةٍ مِّنَ الْکِبْرِ لَایَدْخِلُ الْجَنَّةَ ۔ مرشد کامل بانظر طالب مردہ دل را از ہر دو انگشت شیطان خلاص کناند، بحضور مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم رساند و غرق فی اللہ توحید گرداند ۔ ظاہر و باطن بے نیاز صاحبِ تصرف گنج تصدیق باتوفیق و صاحب خزائن اللہ از قرب اللہ تصور العیان صدیق تحقیق ۔ اللہ بس ماسویٰ اللہ ہوس ۔ ابیات :

چون از مرشد حاصل شود توحید رب — معرفت توحید از مرشد طلب

ہر کہ آن بے مرشد آن بے نصیب — نفس عالم پیشوائے شد رقیب

گر بخوانی علم تفسیر و حدیث — اندرونش نفس جاہل دیو خبیث

مرشدے باشد سلیمانیؑ مثل — دیو در زندان شود بعد از وصل

در وجودے تو شود دارالامن — عالمان را بس بود این یک سخن

علم گوید ترک حرص و با ہوا — نفس را بگذار شد عالم خدا

علم حق غیب است بایمان بود — بر غیب گر عیبش کند ایمان رود

قولہ تعالیٰ الٓمّٓ ۝ ذٰلِکَ الْکِتٰبُ لَا رَیْبَ ۚۛ فِیْهِ ۚۛ هُدًی لِّلْمُتَّقِیْنَ ۝ۙ الَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِالْغَیْبِ بسیار علم خواندن فرض عین نیست، مگر علم فرض، واجب سنت مستحب و از گناہان بیرون برآمدن و از خدا تعالیٰ ترسیدن و معرفت و محبت اللہ ورزیدن فرض است عنایت ہدایت برآمدن از غیبت شکایت اَلْغِیْبَةُ اَشَدُّ مِنَ الزِّنَآءِ قولہ تعالیٰ وَالسَّلٰمُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰی ۔ معرفت و فقر جمعیت و ہدایت متفق تعلق دیدار رحمان است ۔ نفس امارہ و دنیا و ہوا متفق شیطان است ۔ ترا کدام پسند است؟ ابیات :

علم بہر از سجدہ وے صوم و صلوٰۃ — علم بہر حج کلمہ بازکوٰۃ

ہر کہ خواند علم از بہر درم — بے نصیب از معرفت جود و کرم

در طلب شہوت بود از سر ریا　　　این علم را کے خدا دارد روا

قال اللہ تعالیٰ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ۔علم از ہر علم در عمل آوردن آسا نکاراست و عالم عامل شدن مشکل خیلے دشواراست ۔ابیات :

علم سہ حرف است عالم سہ طلب　　　علم، عمل و معرفت از بہر رب

علم سہ حرف است عالم سہ طلب　　　باحیا و با وفا و باادب

علم ہمچو شجر بر او معرفت　　　ہر کہ علم از بر خورد عارف صفت

علم تمامی منصب درجات قال مطالعہ آواز است ومعرفت ہمیشہ مشاہدہ قرب اللہ حضور دیداررازاست ۔اگر بیائی در باز است و اگر نیائیَ اللہ بے نیاز است ۔طالب اللہ کہ مطلق درطلب دیداراست' آنرا طمع بہشت و از خوف دوزخ چہ کار است؟ کہ دوام متوجہ بادیدارنظاراست ۔قال علیہ السلام مَنْ طَلَبَ شَیْئًا وَّجَھَدَ فَقَدْ وَجَدَ۔ بیت :

اولیا را کیست راہبر پیشوا　　　باجذب وحدت میکشد طالبِ خدا

قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اَلْجَذْبُ جَذْبَاتُ الْحَقِّ مِنْ جَذْبِ اللّٰہِ تَعَالٰی ابیات :

اللہ ہر کرا خواہد کند باخود حضور　　　ہر کرا خواہد براند خود ز دور

رفت کوشش چون رسد کشش از خدا　　　رفت کوشش کشش چون بیند لقا

در حقیقت معرفت فرحت مجو　　　ہر یکے را ترک بدنامش مگو

و ز چہار بگذرد یکتا صفا　　　زان ہر چہار بگذرد واصل خدا

ہر مقامے ناتمامے راہزن　　　واصلان را بس بود این یک سخن

ہر طالب کہ مرشد اخلاص کند بروے عطا علم مطالعہ معرفت بخش شود ۔ہر علم از مطالعہ معرفت کشاید و ہر علم در مطالعہ معرفت درآید ۔از مطالعہ علم موت علم محبت علم معرفت وعلم مشاہدہ وعلم مراقبہ وعلم مکاشفہ وعلم مطالب وعلم معراج دیدارلقاو آنچہ سوائے ازین علم است علم یکدم وعلم یک دم آنرا گویند کہ در جنبش یک دم تماشا آید وتماشائے ازل وتماشائے ابدو تماشائے دنیا تماشائے عقبیٰ بہشت حوروقصوروتماشائے معرفت مشاہدہ انوار دیدارغرق فنافی اللہ بقادر یک دم اورا بُرد زیراقدام استقامت نیز گویند ۔مطالعہ علم موت از کدام علم بکشاید ۔علم تصوراسم اللہ ذات با توفیق وعلم تصرف تحقیق وعلم توجہ بحق رفیق ۔مراتب عالم صدیق علم سودا سویدا ہویدا غیب الغیب از علم لطیفہ در دل میشود پیدا ۔ہر کہ مطالعہ علم موت خوانداز وہیچ علم علوم کل وجز مخفی و پوشیدہ نہ ماند ۔ابیات :

مرتبہ مردود منزل ناتمام　　　بر فقر ہر یک مقامے شد حرام

عین را باعین بیند عین بین　　　نیست آنجا آسمان و نی زمین
ہر کہ از خود بگذرد آن یافتہ　　　پیشوائے اسم اللہ ساختہ

اسم میر ساند مسمّٰی و دریافتن مسمّٰی حرف در یک حرف کل و جز معما۔ کاملان را معلوم ناقصان را محروم از اسم مسمّٰی۔ ناقص میفر ماید سلک سلوک طریقت راہ۔ کامل قرب حضوری می بخشد الہ مینماید۔ بیت:

ہر کہ می بیند بداند آن کسی　　　شد بہ دیداری مرا اللہ بسی

ثواب ہمہ حجاب است و بے حجاب ہمہ ثواب است۔ بیت:

جحتی بگذار رو بہ دیدار آر　　　جز بدیدارے مرا جنت چہ کار

دوزخ بہشت ہر دو مقام باختیار اللہ تمام است۔ مرا بااختیار خود چہ کام و چہ کلام است؟ فقیر برکونین امیر۔ فَرِيْقٌ فِي الْجَنَّةِ وَ فَرِيْقٌ فِي السَّعِيْرِ۔ زبان مطالعہ علم تفسیر ونظر مطالعہ تاثیر وقلب مطالعہ علم روشن ضمیر و روح مطالعہ علم لقا ناظر دوام حاضر نظیر۔ اللہ بس ماسوی اللہ ہوس۔ فقیر کامل را از دعوت دو عمل کل کلام تمام ختم لا یحتاج بے غم۔ یکے تصور اسم اللہ ذات حضور، دوم عمل ملاقات روحانیت اہل از قبور۔ ازین عمل تمام عالم فنا و تمام عالم بقا۔ بدانکہ ثواب از عمل نیک خیر است و بے حجاب و بے حساب بخش خدا اشرف لقا است۔ علم بعمل خواندن مقصود است وتصور اسم اللہ ذات تیغ قاتل نفس یہود است۔ ابیات:

نماز و روزہ بسیار طاعت　　　ازان بہتر بدم دیدار ساعت
دمی دیدار را دیدار بردہ　　　دلی مردہ دمی خطرات خوردہ
کلید علم از دیدار دارم　　　شریعت مصطفیؐ جان را سپارم

مراتب دیدار و علم دیدار از شریعت' ہر علم را روح و جان زندگی است و بے شریعت زندگی بے حیائی و شرمندگی است۔ اصل شریعت حدیث قرآن است۔ از قرآن ہیچ چیز بیرون نیست ونخواہد شد۔ باید دانست کہ طالب صادق را سوگند خدا و سوگند رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم است سوگند قرآن باللہ وسوگند کلمہ طیب لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ کہ از مرشد مراتب نعم البدل فیض فضل از حاضرات اسم اللہ ذات جملہ تصرف و جملہ گنج و جملہ علم حکمت و جملہ حکم از مرشد طالب طلبِ تلقین کند و مرشد را نیز ہمچنان جملہ سوگند است طالب را از قرب اللہ حضور و عمل روحانی قبور جمعیت مِنْ كُلِّ الْوُجُوْهِ بخشد۔ بیت:

مرشدے نامرد را نامی مگو　　　مرشدے نامرد را شیطان بگو

قولہ تعالیٰ يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ اَنْ لَّا تَعْبُدُوا الشَّيْطٰنَ ۚ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ مرشد مثل قلندر افسونگر و طالب مثل مار۔

تمام عمر در قید مرشد خود را امروز فردا باادب باعتبار امیدوار۔ طالب مثل بچہ شہباز است' ہرگز اختیار نکند مجلس غلیو از۔ از برائے طلب خدا میشود جدا۔ اگر طالب بچہ شیر است در طلب معرفت وصال آنرا شرم آید از مجلس اہل شغال۔ بیت :

ہر کہ طالب نام خوان سلطان بود   مرشد آنرا مرتبہ سلطان دہد

اگر سلطان و مرشد پریشان و اگر مرشد پشیمان و طالب احمق حیوان مجلس راست نیاید۔ ابیات :

باھُوؒ منکہ طالب از یقینم غنی   ہر کہ دمے حاضر مرا مجلس نبیؐ

احتیاج از کس ندارم مقام تر   طالبانرا میکنم عارف نظر

عجب احمق اند آن قوم مردم کہ مرشدی و طالبی از شاہ دل سیاہ' بے خبر از معرفت قرب اِلٰہ۔ این چنین طالب بنام طالب بیشعور خام۔ معلوم شد کہ این چنین طالب مرشد باتقلیدی لباس عوام الناس۔ ابیات :

مرشدے مرد است طالب مرد تر   گنج بخشد طالبان را سیم و زر

یا برد در معرفت وحدت حضور   مرشدے طالب چنین باید ضرور

خام مرشد زر طلب از طالبان   این چنین گمراہ شد در دو جہان

ہر کہ گیرد میدہد بروے روا   مرشدے باشد چنین راہبر خدا

باھُوؒ میشناسد طالبان را بانظر   ہمچو زرگر میشناسد سیم و زر

طالب قوت قوت از مرشد توفیق۔ اگر طالب باطن ظاہر تحقیق است مرشد کامل حق طالب روز اول از گردن خود ساقط سازد کہ طالب اللہ از ہر عمل تصرف مینوازد۔ اما طالب را حوصلہ وسیع باید۔ طالب کم حوصلہ بچہ کار نیاید۔ بیت :

ہم طالبم ہم مرشدم ہم راز بین   طالبان را میشناسم و ز چنین

راہ نا راہ دراز است تا بلب جان تمام عمر۔ مرشد طالب اللہ را مرتبہ بخشد و مشرف دیدار حضور نظر۔ قولہٗ تعالیٰ وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتّٰى يَاْتِيَكَ الْيَقِيْنُ ۔ ابیات :

عبادتے دیدار را بادیدار بر   بالیقین و با ایمان رو در قبر

این عبادت رحمت اللعالمینؐ   معرفت توحید اینست بالیقین

شد عبادت از فضل عفو و کرم   ہر کہ منکر از لقا اہل از صنم

ہر عبادت از برائے دیدارِ حق   از برائے دیدار شد پیدا خلق

مرشدے تلقین بخشد از لقا   از علم حاضر رساند باخدا

این عبادت دائمی طاعت طلب   طاعتی باشد حضوری رازِ رب

قولہٗ تعالیٰ وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ "اَیْ لِیَعْرِفُوْنِ" بیت :

دل مرا بیدار از دیدار شد　　دیدہ بہر از دیدنے نظار شد

ہر کہ تصور عین العلم ذات اسم اللہ میداند٬ صاحب تصور از دیدن دیدار پروردگار طرفہ زد باز نماند۔ چشم سر از برائے دیدن خلق دیدہ ظہور دیگر است و چشم سِرّ از برائے دیدن خالق دیدہ نور عیانی قدرت اسرار سبحانی ربانی دیگر است۔ طالب کہ در طلب لقائے خدا تمام عمر جان فدا٬ کفن دوام بر سر بستہ و تشنہ معرفت حضوری لقائے پروردگار بر مردن خود تیار است آنرا یک دم در یک قدم مشرف کردن دیدار چہ مشکل کار است مرشد کامل را ہیچ دشوار نیست۔ ابیات :

کس نیابم طالبے تشنہ طلب　　معرفت دیدار چشم راز رب

طالبان باخود مطالب خود نما　　احمقان بے ادب باشد بے حیا

طالبی گر مثل موسیٰؑ با خضرؑ　　نیک بد را باتفکر در نظر

در نظر موسیٰؑ ہر ثوابی شد گناہ　　کار حضرت خضرؑ بودند خاص راہ

بر خضرؑ موسیٰؑ غالب است امت رسولؐ　　عارفان دیدار و از اہل الوصول

قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اَلْعُلَمَآءُ اُمَّتِیْ اَفْضَلُ مِّنْ اَنْبِیَآءِ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ ۔ علما فقیر عارف باللہ ولی است۔ بیت :

عالم شدم از علم وحدت باخدا　　علم بہر از وحدت است باطن صفا

قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اَلْعُلَمَآءُ وَرَثَةُ الْاَنْبِیَآءِ مجلس انبیا نما است کہ فارغ از کبر٬ حرص٬ ہوا است۔ ابیات :

عالم خدا فاضل خدا باخود نماند　　ہر کہ باخود بماند علم از حق نخواند

نفس موذی را بکش باتیغ قال　　نفس اہل قال رامی کشد تیغ از زوال

ہر کہ خواہد گشت کشتن نفس را　　با تصور تیغ بکشد و ز ہوا

قولہٗ تعالیٰ وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰى ○ فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَاْوٰى نفس تا آنکہ از علم دیدار مشرف حضوری سبق نخواند٬ ہرگز ہوا و گناہ باز نماند٬ کسے اگر چہ تمام عمر ریاضت سر بسنگ زند٬ ہیچ سود نشود۔ قولہٗ تعالیٰ وَمَا اُبَرِّئُ نَفْسِیْ ۚ اِنَّ النَّفْسَ لَاَمَّارَةٌ ۢ بِالسُّوْٓءِ ۔ ابیات :

این نفس را در قید آوردن چہ غم　　کیشناسد نفس را اہل از صنم

نفس را بشناختن قرب از خدا　　نفس را شرمندہ بماند و ز ہوا

نیست نفس و نے بروح و نے قلب　　غرق فی التوحید عارف باادب

و ز ہفت اندام بود ہفتاد نور ‌ ‌ ‌ باز گردد یک شود باشد حضور
طالبِ دیدار می یابد خدا ‌ ‌ ‌ طالبِ مردار بانفس و ہوا
طالبان را چیست آخر حق طلب ‌ ‌ ‌ جان خود را کن فدا بر راز رب
دم مزن گر عاشقی سر پیش نہ ‌ ‌ ‌ سر ز گردن شد جدا این راہ بہ
ہر کہ شد گمنام آن نامزد تر ‌ ‌ ‌ نام را نام آرد دہد صاحب نظر
باھُوؒ کہتر و مہتر ہمہ دارد طلب ‌ ‌ ‌ طلب قلب از قلب کلب از باکلب

بدانکہ شاعران راعلم از بلاغت دانشٔ بلکہ شعور از شعر پختگی وفقرا راعلم از قرب اللہ حضور استٔ اگرچہ خام است۔ درسخن شعر الذت تمام است وسخن فقرا خام مثل شہدِ شیرین بہ لذت دیدارشوق ترسخن بیش بہا از سیم وزر۔ بیت :

سخن من سرّیست خواندن آن بی سر ‌ ‌ ‌ عارف بے سر بود صاحبِ نظر

اہل علم تصوف تقویٰ است وعالم تقویٰ راد وگواہ است۔ خوردن اہل تقویٰ رانور است وخواب اہل تقویٰ رامشرف معرفت لقا حضور است۔ عالم تقویٰ راہر دو بال و پر است۔ کل وجز مقامات ذات صفات تصور توفیق طرفہ زدکند تحقیق و بانظر تصرف ہر مردہ راحیّ کند۔ اہل تقویٰ متقی آن است کہ کلمہ طیب برزبان خود خواند لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم درمقام کنہ کن خواندن آنچہ خداوندی استٔ از وہیچ چیز مخفی و پوشیدہ نماند۔ قولہ تعالیٰ وَمَا یَذْکُرُوْنَ اِلَّآ اَنْ یَّشَآءَ اللّٰہُ ط ھُوَ اَھْلُ التَّقْوٰی وَ اَھْلُ الْمَغْفِرَۃِ۔

علم تقویٰ چنانچہ علم تصور تصرف کلید معرفت مشاہدہ دیدار است۔ تقویٰ مجاہدہ نیست۔ بحضوری مشاہدہ وصال لازوال۔ باید دانست کہ از غلبات تصور تجلیات نور وشوق تصوف حضور تعطش اشتیاق فراق ازلی فیض فضلی۔ حرف توفیق توکل واز صدیق توحید تصدیق تحقیق از کنہ آنست آواز کن راز قلب نام اسم اللہ ذات باعزت بگیرد باستماع نام اللہ از عظمت وہیبت نام اللہ نفس مطلق بمیرد و در وجود ہفت اندام از سرتا قدم نور اللہ میریزدٔ آنچہ در وجود کدورت زنگار ظلمات حجاب سراپردہ جملگی می خیزد۔ بعد از ان قلب باروح متفق گردد و روح بذوق نام اللہ می خواند۔ باستماع نام اللہ از قہر وقدرت نام اللہ نفس زندہ نماند۔ معرفت عیانی و دیدار ربانی مشرف دوام فقر تمام۔ قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم مَنْ عَرَفَ نَفْسَہٗ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّہٗ o مَنْ عَرَفَ نَفْسَہٗ بِالْفَنَآءِ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّہٗ بِالْبَقَآءِ۔

پس بہ مردن نفس صاحب چہ طور زندہ ماند۔ مردن از خصلت بد باز آید واز گناہ تا بلب جان رسیدن قبر لحد۔ ابیات :

از ازل تا ابد بودم بے حجاب ‌ ‌ ‌ در چشم من ہرگز نیاید ہیچ خواب
دیدہ را دیدار بردہ خواب نیست ‌ ‌ ‌ از میان خود رفتہ را عذاب نیست

خواب مارا بہر مذکور و جواب   اہل حاضر را نباشد ہیچ خواب
خواب مارا خلوت و باشد حضور   چشم را پوشید بہر از صد ضرور
ہر کہ پوشید چشم را آن کور تر   کے بہ بیند کور مثلِ گاؤخر
باعیان بینم بقا ہم حق لقا   چشم پوشیدن بود مکر و ریا

ہرکہ در علم تحصیل عالم باللہ تمام دوام مجلس محمد رسول اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام فقیر کہ در معرفت مشرف دیدار دوام مجلس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ متقی کہ در علم تقویٰ تمام مجلس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ ابیات:

این مراتب از علم توفیق تر   اولیا اللہ بخشد بانظر
ہر کرا مرشد نہ ای مردود دان   بی خبر از معرفت وحدت عیان

مراتب مرشد عیان است کہ در توجہ مرات مینماید ہر دو جہان۔ قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اَلْعَقْلُ یَنَامُ فِی الْاِنْسَانِ o اَلْاِنْسَانُ مِرْاٰۃُ الْاِنْسَانِ o اَلْاِنْسَانُ مِرْاٰۃُ رَبِّہٖ۔ ابیات:

خوش بہ بین دیدار را گوید حدیث   ہرکرا باور نہ ای کاذب خبیث
ہر کہ علم عالم شدہ بہر از لقا   نہ از برائے لذت دنیا ہوا
اولیا در قبر ہمچون آفتاب   ہر کہ گیرد نام حاضر باصواب
بانظر عارف شناسد اولیا   این قدر قدرت بود قرب از خدا

علم باطن غیبیٔ وحدت فردانیت لاریبی علم دیدار وعلم قلب بیدار وعلم لقاوعلم نفس فناوعلم زندہ قلب روح بقا ٔ وعلم ادب وعلم حیاوعلم جمعیت آئینہ روشن ضمیر صفا وعلم لقا از مطالعہ علم موت بکشاید۔ کُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَۃُ الْمَوْتِ سبق یاد دارو قُلْ مَتَاعُ الدُّنْیَا قَلِیْلٌ را بگزار تا شوی لائق علم مطالعہ از موت لائق دیدار پروردگار۔ معرفت نیز سہ قسم است۔ از مطالعہ موت مبتدی در دل محبت زاید از مطالعہ علم موت متوسط آنچہ در دل معرفت زاید از مطالعہ علم موت منتہی در دل مشاہدہ دیدار حضور قرب اللہ نور زاید۔ بر مرشد فرض عین است اول طالب اللہ را ازین مطالعہ سہ سبق دہد کہ طالب از علم محروم و جاہل نماند۔ در مطالعہ علم شب و روز میخواند کہ تمام تحصیل علم درین یک آیت است۔ قولہ تعالیٰ فَمَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّۃٍ خَیْرًا یَّرَہٗ ط وَمَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّۃٍ شَرًّا یَّرَہٗ o ابیات:

ہر ذرہ مثلِ زراعت خرمن است   نیک بد را نظر کن در جان تن است
نیست در تو ہیچ بیرون آنچہ ہست   آنچہ شد مخلوق زان روزش الست

طالب اللہ ہمون علم بخواند کہ در حیات وممات از خوانندہ علم جدا نماند۔ آن علم باید از مشرف معرفت دیدار است۔ علم آن

است کہ در قبر لحد باشد نگہبان رفیق با توفیق شفیع تحقیق هفت اندام را پاک گرداند۔ پاک از محاسبہ قیامت محاسبہ قبر لحد پاک۔ علم تصور اسم اللہ ذات میگرداند نجات۔ بیت:

آنچہ میخوانی از علم اللہ بخوان　　　اسم اللہ با تو ماند جاودان

قرآن، توریت، انجیل، زبور و ہر کتاب فقہ مسائل تفسیر از اسم اللہ است و ہر چہار کتاب شرح اسم اللہ ذات۔ ہر کہ اسم اللہ ذات از کنہ خواند آنرا ظاہر و باطن علم علوم واضح گردد۔ احتیاج خواندن علم نماند۔ بہتر آنست مطالعہ استغراق از مطالعہ اوراق۔ بیت:

ذکر باشد از لقا فکر از بقا　　　این چنین عالم بود علم از خدا

فضل از خدا درس لقا در سینہ قلب صفا۔ ہر کہ خبر از علم نداند مردہ دل جاہل بے حیا۔ قولہ تعالیٰ بَلٰی ۚ مَنْ اَسْلَمَ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ فَلَهٗ اَجْرُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ ۖ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ قولہ تعالیٰ وَمَنْ يُّسْلِمْ وَجْهَهٗ اِلَى اللّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى۔

بدانکہ علم معاملات و علم عبادات درجات است، بے خبر از علم حضوری قرب اللہ ذات۔ اگرچہ علم فقہ مسائل ثواب است بے خبر از علم باطن بے حجاب وسیلۂ علم بقا باللہ، چنانچہ علم تصور و علم تصرف و علم تفکر و علم تصوف و علم سلک سلوک و علم توجہ و علم توحید۔ این جملہ علم عین العلم حق است کہ از حق است و بیزار کنندہ از علم باطل است۔ ہر آنکس عجب احمق است کہ علم حق را بگذارد و علم باطل رشوت ریا عجب و ہوا را بر دارد۔ بیت:

ہر عبادت ہر ثواب بہر از لقا　　　علم اللقا من سبق خواندم از خدا

بدانکہ بیست جز علم است یک دریک جز علم است و بیست جز علم دریک جز حکمت۔ عالم حکیم عارف قدیم۔ قال علیہ الصلوٰۃ والسلام لَا تُكَلِّمُ كَلَامُ الْحِكْمَةِ عِنْدَ الْجَاهِلِ۔ اگر زبان زندہ، دل مردہ از دنیا ہرگز معرفت نبردہ افسردہ۔ قولہ تعالیٰ مِنْهَا خَلَقْنٰكُمْ وَفِيْهَا نُعِيْدُكُمْ وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً اُخْرٰى قولہ تعالیٰ وَمَا رَمَيْتَ اِذْ رَمَيْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰى ۔ لائق دعوت خواندن آنست کہ غالب الارواح و غالب الاولیا و غالب الجن و الانسان غالب الفرشتہ مؤکل لارجعت و لازوال صاحب تصرف گنج۔ ظاہر دل غنی و باطن حاضر دوام مجلس بحضوری فقیر لایحتاج۔ از برائے درم دنیا عامل کامل اہل دعوت نخواند و ہر کہ از برائے دنیا دعوت میخواند، ہر آنکس دعوت خواندن عمل نداند محتاج است در مراتب جنونیت استدراج۔ ابیات:

بر زبان اللہ در دل گاؤ خر　　　این چنین تسبیح کے دارد اثر
دعوتے خواند ز لطف و حق کرم　　　ہر کہ دعوت از قرب خواند نیست غم

دعوتے خواند ز بہر از خدائے — برد با دعوت حضوریٔ مصطفےٰؐ
دعوتے منصب مراتب باحضور — شد وسیلہ مصطفیٰؐ بذات نور
دعوتے منصب مراتب از خدا — ہر کہ خواند بہر دنیا بے حیا
ابتدائے دعوت گنج سبق — در تصرف قید آمد ہر طبق
ہر مؤکل در حکم مثل غلام — گشت واضح زیر زبرش ہر مقام
ہر کہ خواہد دولتے دنیا نعیم — ہم صحبت شیطان بود ملعون لئیم
ہر کہ خواہد معرفت قرب از اِلٰہ — وقت خواندن باتصور کن نگاہ
ہر کہ کن را یافت کنہ از کن کشا — جملہ او الہام یابد از خدا
قال من برحال من احوال من — ہر کہ عامل نیست دعوت لاف زن
ہر کہ پوشد حق بود کافر تمام — گفتن حق حاسدان دشمن مدام
کاملم اکسیر تکسیر نما — احتیاجے کس ندارم جز خدا
باھوؒ کس نیامد طالبے لائق طلب — حاضر کنم با مصطفیٰؐ توحید رب

بخواندن دعوت کامل را گنج و ناقص را درمیان دوران دعوت مثل تیغ برہنہ بہ بر درنج۔ دعوت دادن نہ آسان کاراست۔ مرد مذکر عارف کامل عامل باخبر ہوشیار اولیا اللہ صاحب قرب پروردگار نہ دعوت خواندن لائق احمق گاؤ عصار۔ دعوت خواندن مشکل ٗ بسے مشکل کار خیلی سخت دشوار کہ در علم دعوت کامل باید عظیم سرّ اسرار از خزائن اللہ بسیار بیشمار بخش عطا پروردگار۔ کامل عامل اہل دعوت کہ صاحب نظارہ آنرا چہ احتیاج قال و تحقیق حقیقت از نماز استخارہ کہ خام ناقص ناسوت دوام در قید نفس امارہ۔ لائق خواندن دعوت آنست کسی را کہ باتصور اسم ذات جثہ روحی نورو دعوت میخواند در مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم مع اللہ حضور۔ دیگر بشروع دعوت طالب مرید کامل را پنج مراتب نخست دہد دست۔ اول حاضرات ٗ دوم ناظرات ٗ سوم تصور اسم اللہ ذات ٗ چہارم آگاہ از دلیل ٗ پنجم نگاہ بقرب رب جلیل۔ کامل عامل مرشد این پنج گنج در روز پنج نصیب کند طالب مرید صادق را۔ اگر از باطن اولیا اللہ اہل دعوت چنین توفیق قرب اللہ تحقیق ہدایت نداشتہ باشد ٗ طالبان ہم تلف و مریدان جملگی ہمہ خلق کشندہ۔ راہ دعوت معرفت ظاہر باطن باجمعیت۔ در مشاہدہ ربوبیت رویت جمال وصال است ٗ نہ بگفت شنود قیل قال۔ بیت:

عارفان را روز و شب برحق نظر — بانظر ہرگز نہ بینم سیم و زر

ہر آنکس عجب احمق اند کہ تخم حب دنیا زراعت حرص ٗ حسد ٗ کبر ٗ عجب ٗ ریا ٗ ہوای شیطانی در دل کاشتہ و حب مولیٰ از دل

برداشتہ۔ ہرآنکس مومن مسلمان، فقیر درویش، عالم فاضل، ذاکر، اہل مراقبہ، فکر اہل تقویٰ چہ طور باشد؟ کہ بدتر از ستور باشد۔ فقیر آنچہ میگوید از راہِ حساب، نہ از راہِ حسد۔ قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم مَنْ سَكَتَ عَنِ الْكَلِمَةِ الْحَقِّ فَهُوَ الشَّيْطٰنٌ اَخْرَسٌ۔

آخر پنبہ غفلت از گوش دل بدر آر و موت را یاد دار و موت در وجود تست و وجود تو موت غار و مراتب۔ قولہٗ تعالیٰ كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ بردار۔ ابیات:

نفس را گردن بزن بہر از خدا | تا شوی دائم بحاضر مصطفیٰؐ
این مراتب عارفان اولیا | ہر کہ این راہے نداند سر ہوا

نیز شرح دعوت

عامل دعوت و دعوت کامل طالب را دعوت خواندن بس است علم دعوت را ختم و تمامیت ہم طی کند در دو دم۔ ہر کہ باترتیب خواندن دعوت داند، تصور تصرف اسم اعظم و با اسم اللہ ذات میخواند در ین ایام تا قیامت لایحتاج ماند ہم او و ہم آل اولاد او بے غم۔ این چنین عامل کامل مکمل اکمل صاحب در جہان کم۔ بیت:

دم ازل دم ابد دم دنیا تمام | ہر کہ این یک دم نداند آن مرد خام

مرشد کامل اہل دعوت بشروع دعوت طالب صادق و مرید لایرید را چہار منصب بخش عطا فیض فضل اللہ فضیلت دعوت وسیلہ بخشد۔ یکے تصور اسم اللہ ذات۔ دوم تصرف اسم اعظم متبرکات۔ سیوم توجہ کلمہ طیبات لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰه صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم۔ چہارم ناسخ از قرآن آیات۔ طالب اللہ کہ چہار مجموعہ دعوت خواند، آنچہ گنج خزائن اللہ غیبی لاریبی ظاہر و باطن است، از و ہیچ مخفی و پوشیدہ نماند۔ مرشد یکہ در چہار روز بہ چہار منصب طالب را نصیب نگرداند طالب احمق است کہ از حکم ناقص میخواند۔ نہ دعوت خواندن لائق اہل بدعت بدکیش، غلیظ طالب دنیا، بداندیش تمام۔ دعوت با قرب اللہ درویش نصیب غنی و فقیر عارف درویش اہل معرفت عیسیٰؑ صفت۔ این چنین دعوت خواند کہ حکم اللہ قُمْ بِاِذْنِ اللّٰهِ از قبر بیرون آوردہ روحانی حاضر گرداند۔ وقت خواندن دعوت نور حضور فرشتہ میگریزد از خوانندہ دور ضرور کہ نامحرم محروم است۔ ابیات:

حق پسندان را نباشد ہیچ باک | بعد مردن زندہ گردند زیر خاک
عارفان بانظر بینند در قبر | این مراتب عیسیٰؑ و ثانی خضرؑ
ہم سخن باہم جلیس و اولیا | غرق فی التوحید قرب و باخدا

باتصور قتل کن تو نفس را   تا شوی واصل خدا لائق خدا

وقت خواندن دعوت یک صورت توفیق الٰہی رفیق تحقیق پیدا می شوٗ قدرت خدا کشش برویت نور خواننده میسر دیہ مدنظر اللہ منظور حضور۔این چنین دعوت قرب ربانی تقویت انبیا اللہ و اولیا اللہ روحانی میگویند۔اساس گنج معرفت و ہم علم ہدایت و ہر عمل قرب جمعیت شوق است ٗخواہ راہبر راہ خدا فی اللہ با قرب اِلٰہ۔کسی را کہ مدعی شوق دامنگیر است راہ ہر دو جہان نیم گام ہم نباشد در نظر۔فقیر روشن ضمیر بر نفس امیر است۔بیت :

فرشتہ گرچہ دارد قرب درگاہ   نگنجد در مقام لی مع اللہ

کہ فرشتہ قوت توفیق مراتب منصب آسمان و زمین مقام طبقات متعلق ہوا است و انسان را مراتب معرفت توحید باذات فنافی اللہ قرب حضور باخدا است۔ابیات :

دعوتے در دم کشد عالم تمام   با تو گویم یاد گیر اے نیک نام

این دمے یکدم بود قرب از اِلٰہ   یک دمے دو راہ دارد دو گواہ

دم ازل دم ابد دم دنیا ہوا   بایک دمی یکتا شود مرد خدا

دم کہ از دم یافتہ دم معرفت   مردہ را زندہ کند عیسیٰؑ صفت

دعوتے با دم بخواند بر قبور   اہل دعوت با روحانی شد حضور

دعوت چہار طریق از وجود اربع عناصر تحقیق خاک بادٗ آب آتش ٗہر چہار بانظر تصور کشتہ سازد باتوفیق۔این چنین دعوت خواندٗ چنانچہ اُقْتُلُوا الْمُؤْذِيَاتِ قَبْلَ الْاِيْذَاءِ فتنہ و فساد قطع الطریق ہیچ زندہ نماند۔دعوت یک دم و خواندن اہل یکدم است ٗچنانچہ گفت خاقانی مرد حقانی۔بیت :

پس از سی سال این معنی محقق شد بہ خاقانیؒ
کہ یکدم باخدا بودم بہ از ملک سلیمانیؑ

مرتبہ در یک دم فنافی الشیخ است۔مرتبہ دوام حضور فنافی الرسول محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم است کہ خبر از دم ندارد و مرتبہ فنافی اللہ نور فی النور است۔نہ خبر از دم دارد و نہ خبر از حضور عینہ بعین۔این است مراتب فنافی التوحید نور است۔ابیات :

بہ بحر غرق فی اللہ شو کہ باخود خود نمیدانی
دمے نامحرم است آنجا کہ باشد راز ربانی

نہ آنجا دم نہ دل نہ جسد جان است   کہ عین از عین باشد لامکانست

کسے از خود فنا شد آن چہ بیند   بہ بیند حق کہ باحق حق نشیند

سہ حق را حق بگوئی حق کدام است بنام حق ز حق با حق تمام است

قولہ تعالیٰ وَلَا تَقُوْلُوْا ثَلٰثَةٌ رابرداشتی چنانچہ باطل اِنَّمَا اللهُ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ،حق را بگذاشتہ آنہا مسلمان مومن چہ طور باشد کہ بدتر از گاؤ ستور باشد۔ قولہ تعالیٰ اُولٰٓئِكَ كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ۔ قولہ تعالیٰ اَرَءَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوٰهُ۔ ہر آنکس کہ دعویٰ کند فنافی الشیخ و درمراتب فنافی الشیطان و دعویٰ کند مراتب فنافی الرسول محمود و درمرتبہ مردود است و دعویٰ کند فنافی اللہ باخدا و درمرتبہ بنفس ہوا است۔ نیز مراتب فنافی الشیخ کہ میسر آید از جملگی شر آنچہ معصیت شیطانست و میسر آید از جملہ فتنہ آنچہ فضیحت نفس است و میسر آید از جملہ حوادث آنچہ مایہ فساد خطرات دنیا است از عرش تاتحت الثریٰ درسیر آید و از جملہ باطل میسر آید و حق از حق بنماید۔ اینست مراتب فنافی الشیخ و ہر کہ بہ مراتب فنافی الرسول محمد برسد ظاہر باطن یک دم از مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جدا نمیشود و ہر کہ بہ مراتب فنافی اللہ کار او حسبتہ اللہ یعنی نفس فنا و زندہ قلب روح بقا۔ ہمیشہ در مشاہدہ بذات نور حضور مشرف لقا۔ ہر کہ این ہر سہ مراتب نداند احمق است خود نما ہر کہ دعوت را میخواند۔ بعضی مرشد اند کہ خود می مانند دور و طالبان خود را با توجہ میرسانند در مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضور و بعضی مرشد اند کہ خود را دوام حضور و طالبان را رسانیدن نمی توانند بحضور منظور و بعضی مرشد اند کہ طالبان حضور اند و از نظر خلق بعید دور اند۔ ہر کہ این ہر سہ مراتب از باطن نداند احمق است کہ دعوت خواند۔ وقتی کہ شروع ورد کند و ورد کلام ربانی و ہم سخن کند با جواب سوال۔ ہر کہ دعوت نخواند دعوت آنرا خراب گرداند۔

شرح دعوت عظیم

دعوتِ عظیم کہ با این چہار مراتب مجموعہ خواندن: اوّل قرآن، دوم قبر تیغ برہنہ انبیا و اولیا اللہ مثل درویش غوث قطب شہید، سوئم قرب الحق، چہارم قوت از حضور مجلس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ این چنین دعوت سخت تر از غضب قہر یا مثل اسم اعظم قرآن بر قبر۔ ہر آنکس خواند کہ بخواندن این چہار دہ طبق دعوت حضرت مدینہ و حضرت کعبہ و عرش اکبر از ماہ تا بماہی در جنبش درآید و ارواح جمیع انبیا، اصفیا، نبی مرسل و ارواح ممات و حیات اولیا اللہ فقیر ولی اللہ، درویش، عارف باللہ، غوث، قطب ابدال، اوتاد و ہژدہ ہزار عالم کل مخلوقات لرزہ خورد و در حیرت درآید و فرشتگان عبرت دارند و کل مخلوقات دست بہ دعا بدرگاہ الٰہ استادہ، تا آنکہ خوانندہ این چنین دعوت کار بسر انجام مطلب نرسد و ارواحِ انبیا، اصفیا و مرسل، اصحاب، مجتہد، علما باللہ، اولیا اللہ مومن مسلمان در قید اہل دعوت باشد، ہرگز خلاص نشوند۔ از ین دعوت ہیچ دعوت سخت تر و غالب تر بہ منصب قہر نباشد۔ و بخواندن این چنین دعوت اگر کوہ از آہن سخت تر باشد، موم گردد و اگر قلعہ مثل سنگ با آہن کہ بلند تر با ہوا کنگرہ او بجز طیر پریدن دیگر نرسد، بخواندن این دعوت اہل قلعہ را دل از دست رود آمدن ملازمت کنند و در فرمان در

آیندو یا آنکہ درآن قلعہ مرگ مفاجات مردم اہل قلعہ را پیدا شود کہ اہل قلعہ یک آدم زندہ نماند و یا بخواندن این دعوت مؤکلان اہل قلعہ رابستہ از قلعہ فرواندازند و این چنین قلعہ فتح کردن آسانکار است ۔ ہرکہ این دعوت باعظمت بخواند تمام ملک اقلیم ہرولایت ازمشرق تامغرب دریک ہفتہ درقبض تصرف آوردن ہیچ دشوار نیست ۔لائق خواندن این دعوت عامل کامل اگرچہ شکم پرکنندہ وحیوانات جلالی و جمالی بخوردوجود کشتہ باتصوراسم اللہ ذات پختہ پاک، آنرا از روحانی واز فرشتہ مؤکل جنونیت چہ باک کہ غرق کامل بتصور اسم اللہ ذات حضورو عمل دعوت تصرف روحانیت قبور۔ قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اِذَا تَحَیَّرْتُمْ فِی الْاُمُوْرِ فَاسْتَعِیْنُوْا مِنْ اَهْلِ الْقُبُوْرِ۔

مرشد عارف کامل و اہل دعوت عامل آنست کہ سہ کس را طالب مرید کند و تمام مطلب برساند۔ یکے علما باللہ کہ جمعیت او بہ مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم دوام است ۔ دوم ظل اللہ بادشاہ کہ جمعیت او از مشرق تامغرب درقید تصرف آوردن دارالسلطنت کل وجز مردم تابع درحکم ۔سوئم شیخ از باطن معرفت بے خبر ۔غرق کردن بہ مقام فنافی اللہ توحید، میسر آید از رسم رسوم تقلید ۔آری یقین است کہ نفس پرست ہمہ کس اللہ پرست کم کس ۔اللہ بس ماسویٰ اللہ ہوس ۔اگر بیائی در باز طرفہ زد برسانم بمعرفت اللہ راز ۔واگرنیائی اللہ بے نیاز۔

دعوت بچہار طریق خواندن راہ ۔یکے دعوت خواندن باتصوراسم اللہ ذات حاصل کردن قرب، معرفت توحید الٰہ، دوم طریق خواندن دعوت باحاضرات تصرف اسم اللہ ذات مدخل شدن بحضور مشرف مجلس حضرت محمد مصطفیؐ، سیوم طریق خواندن دعوت مؤکل فرشتہ جنونیت درقید آوردن باآو درنظرنگاہ، چہارم طریق دعوت خواندن تمام عالم ملک درقید تصرف آوردہ وتیغ دعوت برہنہ سلاح ۔ ہرکہ درہریک بخواندن چہار دعوت عارف باللہ حسبی اللہ وکفیٰ باللہ ۔متوکل مفتاح ندارد نہ خواندن مؤکل ۔اگرکسی گوید درین زمانہ فقیر ولی اللہ کامل را از اہل دعوت علما باللہ ہیچ کس نیست وسیلہ علم فقہ مسائل کتاب بگیرد این نیز حیلہ شیطان است ۔فتنہ نفس امارہ اہل ہوا باز دارد از وسیلہ مرشد معرفت توحید قرب خدا۔مرشد مخلوق خلق پسند نیست، مرشد خالق پسند است ۔بیت :

ہر کہ باشد پسند خالق پاک ‏ ‏ ‏ ور نہ باشد پسند خلق چہ باک

برعلما فرض عین است بگیرد دست بیعت تلقین ذکر گرفتن از مرشد اولیا اللہ ۔قولہ تعالیٰ یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَابْتَغُوْٓا اِلَیْهِ الْوَسِیْلَةَ ۔ قال علیہ السلام ذِکْرُ اللّٰهِ فَرْضٌ مِّنْ قَبْلِ کُلِّ فَرْضٍ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ۔

بشنو! چنانچہ خواب باتعبیر است وعلم باتفسیر است غنایت با کیمیا اکسیر است ۔وتمام عالم درقید تصرف آوردن بعلم دعوت تکسیر است وذکر باتاثیر است ومرشد عارف کامل آگاہ است قرب باللہ روشن ضمیر است ۔وعیان حاضرات از اسم اللہ

ذات بانظیر است و آنچہ از تصور اسم اللہ ذات مشاہدہ می بینی ہمہ از مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم و قرب معرفت اللہ خاص وصال است۔ آنچہ از لاسویٰ اللہ بغیر از تصور تصرف اسم اللہ ذات بہ بیند مراقبہ خواب خیال است کہ در دلالت مراتب زوال است۔ این جملہ مراتب دل پذیر و فرحت بخش از فنا فی اللہ فقیر بر نفس امیر است و آنچہ لازوال است اسم اللہ ذات۔ وغلاظت از لوح ضمیر بہ تراش و یا مراتب نعم البدل باخبر باش کہ اصل این راہ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نعم البدل وصل است۔ تمام کل شرح نعم البدل مشروحاً بیان مرشد کامل کشایندہ طریق باتحقیق توفیق مشکل۔ قولہ تعالیٰ وَمَا تَوۡفِيۡقِىۡۤ اِلَّا بِاللّٰهِ‌ؕ توفیق عطا اللہ فیض فضل اللہ است بی ریاضت راز ہر کرا اللہ بخشد از تصور اسم اللہ ذات کل وجز مراتب وعلم حکمت۔ نادیدہ و ناشنیدہ ہفتاد کروڑ وسی لکھ مقام کہ از ناسوت تا برسیدن لاہوت لامکان درمیان حجاب و راہزن است۔ مرشد یکہ بریک دم و دریک قدم جملہ کل مجموعہ مقامات حجاب باطنی طی کناند و بہ لاہوت لامکان برساند۔ بعد از ان تصور اسم اللہ ذات تمام تصرف دست دہد و فقیر بر کونین امیر مالک الملکی گردد بحکم اللہ۔ مالک الملک لازوال این است مراتب فضل معرفت باقرب وصال۔ این نہ فقیر در قید نفس اسیر باشد استدراج بے خبر از معرفت معراج۔ ابیات:

فتح دعوت در تصور باخدا　　این چنین دعوت عمل در اولیا
باتصور سر بسر جان نور شد　　بشروع دعوت جسد او مغفور شد

این طریق دعوت باتصور اسم اللہ ذات راز بان نور و نظر چشم نور و استماع گوش نور و دست نور و پا نور و نفس مطمئنہ نور، قلب قالب نور و روح مقدس رحمت رحمان نور و ہفت اندام نور۔ این است لائق دعوت خواندن شہسوار عامل عمل روحانی بر روئے قبر قبور۔

شرح وجود ہفت اندام شدن نور

دوام ذکر و دوام با فکر فنا نفس با حضور کہ بیست چہار مشق وجودیہ است۔ باتصور مشق و باتوجہ مشق و باتفکر مشق و بامشاہدہ قرب و بانور مشق و باحضور مشق مراتب معشوق۔ این آیت اشارات در باب مشق مراتب معشوق محمد رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم۔ قولہ تعالیٰ وَاصۡبِرۡ نَفۡسَكَ مَعَ الَّذِيۡنَ يَدۡعُوۡنَ رَبَّهُمۡ بِالۡغَدٰوةِ وَالۡعَشِىِّ يُرِيۡدُوۡنَ وَجۡهَهٗ‌ وَلَا تَعۡدُ عَيۡنٰكَ عَنۡهُمۡ‌ ۚ تُرِيۡدُ زِيۡنَةَ الۡحَيٰوةِ الدُّنۡيَا‌ ۚ وَلَا تُطِعۡ مَنۡ اَغۡفَلۡنَا قَلۡبَهٗ عَنۡ ذِكۡرِنَا وَاتَّبَعَ هَوٰٮهُ وَكَانَ اَمۡرُهٗ فُرُطًا۔

ہر کہ بحضور جواب صواب مع اللہ و مجلس محمد رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم خود را با توفیق تحقیق حضور رساند آنرا چہ احتیاج است کہ

علم دعوت اسم بدوح میخواند۔ ہر کہ این چنین تقویت خود را با توجہ حضور برد آنرا چہ احتیاج است کہ خط کشد و نقش دائرہ مثلث بدوح بیست در بیست پر کند۔ این ہمہ کار بے قرب و بے حضور از معرفت اللہ توحید بعید است۔ بیت :

ورد را بگذار وحدت را طلب — و ز وحدت عارف شوی باقرب رب

بیست مشق از سر دماغ تا بہ تصور مقام بہ نفس خلاف و چہار مشق ناف محاسبۂ نفس انصاف۔ اسم ذات اللہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ۔ واسم لِلّٰہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ۔ واسم لہٗ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ۔ واسم ھو لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ۔ اسم محمد رسول اللہ۔ اسم محمدؐ اسم فقر، اسم اعظم، حاضرات سی حروفی۔ ہر کہ اول حاضرات کند و علم حاضرات میداند، عمل خواندن علم دعوت او تا روز قیامت باز نماند۔ ابیات :

دم روان دل زندہ روح دعوت بخوان — لائقی خواندن بود عارف عیان

مرد مرشد گنج بخشد بے نیاز — مرشدے نامرد را با زر آواز

میسر آید برکت دعوت تصور اسم اللہ ذات می برآید از جثہ محنت و میدر آید بجثہ محبت لطیف القلب بخش خوردن مجاہدہ و خواب مشاہدہ باطن بحضور مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم مبارک باد۔ در مستی ہوشیاری و در خواب بیداری بحضور غرق فی اللہ، باجواب صواب باشعور۔ این است مراتب باطن معمور۔ چون باین مراتب دعوت کل رسد لشکر و مؤکل و ارواح انبیا و اولیا، غوث، قطب، ابدال، اوتاد ہزاران ہزار بلکہ بیشمار کسی میداند و باعیان می بیند و کسی نمی داند۔ اِنْ كُلُّ نَفْسٍ لَّمَّا عَلَيْهَا حَافِظٌ خطاب او لَا يَمْلِكُوْنَ مِنْهُ خِطَابًا۔ درین مقام تجلیات میکشاید تجلی انوار ہزاران ہزار بیشمار از ہر اعضا رگ گوشت مغز استخوان بہر موئے۔ این است مراتب ہمہ اوست در مغز و پوست۔ چنانچہ تجلی غیبی و تجلی قلبی و تجلی روحی و تجلی سرّی در وجود با تصور اسم اللہ ذات۔ تجلی نور ایمان غیر مخلوق مثل آفتاب طلوع زند آنچہ ظلمات ناشائستہ نفس شیطان دنیا حواس خمسہ خس غلاظت ظاہر باطن از وجود مطلق برخیزد آنچہ اوصاف ذمیمہ اوصاف زوال۔ این آنست مراتب معرفت اللہ وصال۔ دوام برتن لباس شریعت بپوشد و در شریعت بکوشد و دریائے معرفت در باطن بنوشد۔ قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اَلنِّهَايَةُ هُوَ الرُّجُوْعُ اِلَى الْبِدَايَةِ۔ درآمدن با تصور اسم اللہ ذات نور و برآمدن از ظلمات نار۔ قولہٗ تعالیٰ اَللّٰهُ وَلِيُّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۙ يُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ۔

این مراتب معرفت با قرب اللہ حضور۔ در بعضی علم دعوت خواندن عامل کامل و از بعضی علم دعوت عامل۔ اگر اہل دعوت عامل با ترتیب از غضب در ملکی ولایت کہ دوگانہ سورت مزمل خواند، آن ملک ولایت متعلقہ تا قیامت ویرانہ مینماید و اگر از برائے اخلاص و از کرم لطف آبادانی بخواند ملک ولایت موضع و تعلقہ از آفات بہ رنج ظلم شر ظالم جور تا روز قیامت آباد و سلامت بنماید۔

باید دانست کہ مراتب مومن ازلی فرحت الروح فیض فضلی کہ درزندگی بدن نورو درممات قبورخاک شعلہ ذات حضوروجود ظاہر باطن مغفورعفو لَا تَخَفْ وَلَا تَحْزَنْ۔ درویش داناوآگاہ باش! بعضی علماوفقرا مومن مسلمان رانفس خبیث امارہ و ابلیس علیہ اللعنت پیشہ عبادت بنماید ثواب و درآن ثواب باگناہ معذب کند خراب۔ و بازنفس شیطان ابلیس علیہ اللعنت پیشہ می آرد بندگی و درآن بندگی فضیحت ریا پیدا میشود حجاب گندگی۔ نزدیک حق باطل ناپسندگی۔ اے احمق اہل ہوا! طلب کن مرشد سالک عارف خدا کہ سالک بے خبر نباشد از راہ و رسم رسوم حیٔ قیوم، منزل مقام باخبر۔ عارف باللہ صاحب نظر مثل نبی اللہ سیرانی اِلَّا اللّٰہ وسیرانی فی اللہ۔ باطن خضر بانظر کہ درحیات ازنفس شیطان نجات و درممات حیات ہم مراتب حضور روحانی قبور۔ ابیات :

خلق داند زیر خاکش در قبر در قبر شد قرب اللہ سربسر
بے خلل خلوت قبر بارب جلیس درمیان کس نگنجد حق انیس
نیست آنجا فرشتہ جز بذات در ممات یافتند دائم حیات
در قبر رفتن است وحدت حق بنور در قبر حق یافت حق باحق حضور

نہ ہرسنگ قبلہ لائق سجدہ و نہ ہرسنگ محک و نہ در ہرسنگ پارس و نہ در ہرسنگ لعل است۔ ہمچنان نہ وجود ہر انسان لائق معرفت اللہ وصال است و نہ ہرسر لائق بادشاہی و نہ در ہر دل گنج الٰہی میدہد از آگاہ گواہی۔ نہ ہرسنگ کوہ طور است و نہ ہر انسان مثل موسیٰ کلیم اللہ حضور است و نہ ہرسنگ سنگ مرمر است و نہ ہر دل محبت پرور است۔ وجود فقیر کامل است کہ فنا فی اللہ اسم مسمّٰی حکمت معماشامل است۔ المطلب آنکہ این جملہ مطالب وخواندن دعوتِ عیانی از قرب ربانی وجود فنافی اللہ، نفس فانی تزکیہ وقلب تصفیہ و روح تجلی۔ کل مخلوقات جن و انس وحوش طیور، فرشتہ ہژدہ ہزار عالم حاصل کردن از ہریک جویندہ و از ہرزندہ روحانی باہم سخن۔ علم خواندن منطق معانی، ظاہر گردد آنچہ خزائن اللہ گنج پنہانی ربانی۔ عارف باللہ آنست کہ اینچنین دعوت بہ دوام دولت میخوانی فی الدنیاوالاخرۃ لایحتاج بہ مانی کہ انتہا بابتدارساند وانتہا وابتدا ہر دو رادر یک سبق میخواند۔ ابتدائے نوراللہ وانتہائے مراتب فنافی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

اکثر بعضی مردم راچنین احوال است کہ حقیقت ماضی، حال، مستقبل ویا از آواز مؤکل فرشتہ یا از آواز جنونیت ویا از علم قال، عامل عالم، رمال ہریک مراتب باعلم دانش باعقل شعور است۔ تحقیق کردن ہرکارے را از بروج چنانچہ یافتن از علم نیک وبد، سعد ونحس، ایام، ماہ سال میدانند۔ وفقیر اہل حضور صاحب قرب آنست کہ بے نصیب را مطلب نصیب اللہ تعالیٰ میدہاند وایام نحس کم بخت باایام سعد بخت مبدل گرداند ومردہ دل راکہ طالب بیشعور است، باتوجہ حضور رساند۔ این چنین فقیر صاحب قوت ناظر کہ دوام می باشد حاضر ونظر برلوح محفوظ نکند۔ ابیات :

هر کرا باشد حضوری هر دوام ... هم سخن شد بامع اللہ ہر کلام
نظر آنرا بر نظر ناظر خدا ... راہ ناظر این بود اہل از لقا

این مراتب ابتدا از فقیر است۔ ابیات:

کاملم ہم عاملم باطن نظر ... لائق تلقین تعلیم و خضرؑ
این شرافت شرف امت مصطفیؐ ... واقف اسرار گردد از الٰہ

اول علم واردات تصنیف در وجود پیوستہ پیدا میشود وغلبات رقم رقوم کہ غالب بر ہر علم علوم رسم رسوم۔ بعد از ان علم جمعیت بخشد از علم حیؔ قیوم۔ ہر مراتب از شریعت محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم است۔ بیت:

رفت ذکر رفت فکر و رفت مذکور و حضور
نور را از نور یابم غرق فی التوحید نور

نہایت امیدوار ہدایت کہ این مراتب مطابق ہدایت است۔ قولہٗ تعالیٰ وَالسَّلٰمُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْھُدٰی ۔ ابیات:

ہر کہ از خود گشت فانی بانظر ... درمیان مردمان باشد خضرؑ
غرق فی التوحید شو آخر چہ سود ... چون حباب در آب شد وحدت بود

اگر طالب صادق جان فدا بااستقامت در مرتبہٴ طلب طالب تیار است' مرشد کامل را معرفت حضور پروردگار رسانیدن آسان کار است وبغیر از مشاہدہ دیدار پروردگار یک دم بیرون برنکشد کامل انسان۔ مراتب جمعیت ہمین است۔ ابیات:

ذکر فکر و بگذارد در ہر مقام ... دیدہ بادیدار بکشاید تمام
دیدہ را بادیدار تر بیدار تر ... بانظر ہرگز نہ بیند سیم و زر
لذتے دیدار بہ دیدار دہ ... روشنے دیدار در چشم بہ نہ
دادہ دیدار مارا ہر دوام ... دیدہ بادیدار بیند ہر دوام
باھوؒ جز بدیدارے نداند ہیچ راہ ... دیدہ بادیدار شد وحدت الٰہ

باید دانست کہ نفس بغیر از علین ظاہر بزبان اقرار بکلمہ طیب لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ و باطن تصدیق القلب ہرگز مسلمان نگردد۔ پس از زبان اقرار ہمہ کس خواند و ہمہ کس میداند لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ وتصدیق را کردن تحقیق از کدام طریق است؟ وآن طریق از کدام توفیق است۔ وآن توفیق صدق صدیق است۔ اگر کسی تمام عمر ریاضت تقویٰ کشد و یا تمام عمر علم مسائل فقہ خواندن و یا تمام عمر بصوم صلوۃ نفلات تصرف کند و یا شب و روز بتلاوت قرآن مشغول باشد و بذکر' فکر' مراقبہ جان بلب رسد' ہرگز مراتب تصدیق القلب حاصل نمیشود بجز مشرف دیدار کہ نفس را

یک ہفتاد و ہزار از شداید شدید اشد کفار بہر رگ موئے زنار۔ این جملہ نفس کافرنہ بگسلد زنار تا آنکہ بحضور نگرد و مشرف دیدار پرورد گار۔ مومن مسلمان پیوستہ میشود مشرف دیدار، بعضی دانند و بعضی نمیدانند۔ وفقیران روز اول از علم تصدیق و از علم دیدار سبق میخوانند۔ اللہ بس ماسوی اللہ ہوس۔ حقیقی مومن مسلمان اند۔ بیت :

نہ آنجا نفس قلب و روح دانی　　فنا فی الذات وحدت لامکانی

علم مطالعہ دیدار بافسانہ دانی قصہ خوانی نیست۔ یگانگت بعینہ عین عیانی است و مراتب العلم فی اللہ غیب دانی است و باعین عیانے است۔ بیت :

بے سرے بینم خدا را بی زبانم ہم سخن
معرفت توحید اینست ہم راز ہم آواز کن

علم دیدار نہ تعلیم است تلقین است و توفیق است۔ درآنوقت بین برخود شدن حق شناس۔ منصف این حق را بردار و باطل بدعت را بگذارد۔ اللہ بس ماسویٰ اللہ ہوس۔ باید دانست کہ مرشد کامل و مرشد ناقص از کدام عمل و از کدام علم و از کدام حکمت و از کدام توفیق و از کدام طریق تحقیق معلوم میشود۔ مرشد کامل دریانوش است از معرفت اللہ توحید و مرشد ناقص خود فروش است از تقلید۔ مرشد کامل یکبارگی مشرف بحضور دیدار رساند و با توجہ دل زندہ گرداند و بجز راہ مشرف حضوری دیدار راہے دیگر ذکر، فکر، مراقبہ بدست تسبیح گرداندن نداند۔ و مرشد ناقص باذکر، فکر، مراقبہ طالب را میکند دیوانہ چنانچہ زدہ دیو خبیث این چنین مرشد مصاحب ابلیس۔ مرشد کامل بر طالب صادق تصور میکند بخش عطا۔ برآن تصور کہ بحضور بر دلقا مشرف کند معرفت وحدت خدا۔ مرشد کامل بر طالب صادق بخش کند تصور نور غرق دیدار کند فنا فی اللہ حضور۔ بر طالب فرض عین است ضرور مشرف دیدار پرورد گار حضور۔ طالب اللہ را سوگند است کہ روز اوّل از مرشد طلب کند معرفت اللہ لاھوت لامکان لقا۔ و مرشد را نیز سوگند است حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم و اصحابہٖ کہ طالب اللہ را تلقین کند از فی اللہ توحید و طالب را مراتب بخشد حضرت بی بی رابعہؒ و سلطان بایزیدؒ و طالب خطاب یابد اولیا دوام مشرف لقا فی الدنیا والاخرت وجود بقا۔ مرشد یکہ بدین صفت موصوف نباشد و قوت توفیق از باطن تحقیق رسانیدن نداند ناقص، بے مروت، بے شرم بے قوت بے حیا اہل ناسوت سر ہوا نا تمام۔ از و طلب اللہ کردن و تلقین گرفتن حرام۔ بیت :

نامرد مرشد مینماید ذکر راہ　　مرد مرشد میرساند با اِلٰہ

دیگر مرشد کامل صاحب تصرف گنج کہ ہر روز بہ مقدار یک کروڑ فی سبیل اللہ مہرہائے سرخ تصرف کند۔ ہر کہ این چنین مراتب مرشد روزینہ در عمل خود ندارد تصرف ہنوز ناقص بود۔ مرشد یکہ دوام در مشاہدہ دیدار پرورد گار است، در تصرف او گنج خزائن اللہ بے حساب بیشمار است۔ آنرا با اہل دنیا التجا آوردن و طالب مرید کاذب را تلقین دادن چہ درکار است؟

مرشد کامل اول طالب صادق را مراتب غنایت تصرف گنج نصیب کند طالب بے جمعیت پریشان نمیشود۔ طالب صادق باخلاص ظاہر باطن اتحاد اوگاہی یک وجود یک جان تن۔ طالب صادق درخدمت مرشد روز ماہ وسال نباید شمار رضامندی مرشد درکار۔ طالب کہ برخدمت خود مغرورؔ آنطالب روز بروز از معرفت اللہ بعید دورؔ محروم از معرفت اللہ حضور۔ باید دانست کہ باطن دو قسم است۔ یکے باطن صورت وہم خیال پیش اہل وہم خیال جواب با صواب احمق طالب میداند باطن صحیح حضوری ومعلوم نکند وہم صورت راہزن زوال۔ دوم باطن وہم جواب صواب بے حجاب از قرب اللہ واز مجلس محمد رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم آنچہ حاصل کند از قرب اللہ وصال۔ ہر وقت کہ متوجہ میشود حضور او۔ این است مراتب فقیر وجود نور جواب سوال میگردد از قرب اللہ حضور۔ نہ مراقبہ چشم پوشیدہ چشم واز اہلِ راز چشم عیان۔ ظاہر بامردم ہم سخن و باطن لاھوت لامکان واگر درخواب تمام چشم عالم را بیدار کند وبمشرف نور ذات۔ با توفیق تصور تصرف تحقیق ہر دو فیض فضل اللہ برساندؔ مراتب تصور اسم اللہ ذات حضور وتصرف روحانی ملاقات قبور ہم چنان است۔ مراتب کامل تصور ومکمل تصور۔ اللہ بس ماسویٰ اللہ ہوس۔ باید دانست کہ سوال باز دارد از معرفت اللہ وصالؔ اگرچہ سوال ریاضت مجاہدہ کشیدہ باشش صد سال رواست مگر آنکہ آن سوال باشد از قرب اللہ یعنی اکمل۔ بیت:

مکن عاجزی بر در کس سوال وصال تو بہتر بود از زر و مال

قولہ تعالیٰ وَ اَمَّا السَّآئِلَ فَلَا تَنۡہَرۡ۔ سوال بعضی ثواب از تحقیق وسوال بعضی از گناہ زندیق۔ سوال چہار قسم است۔ سوال نفسیؔ سوال زبانؔ سوال روحؔ سوال سرّ۔ بنا برآن فقیر اول مرتبہ غنایت حاصل کند فقر اختیاری۔ فقر یکہ از غنایت گنج خزائن اللہ ظاہر باطن توفیق ندارد ؔمراتب فقیر از مراتب قرب اللہ تحقیق ندارد۔ قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنۡ فَقۡرِ الۡمُکِبِّ۔ فقیر کہ تصرف گنج خزائن ظاہر باطن توفیق دارد، مراتب فقیر با جمعیت از قرب اللہ تحقیق بردارد۔ قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اَلۡفَقۡرُ فَخۡرِیۡ وَالۡفَقۡرُ مِنِّیۡ۔ ابیات:

ہر کہ از خود گم شود یابد خدا نیست آنجا ذکر و فکر ومثل و جاہ

بے مثل را مثل بستہ کیشود ہر کہ بندد مثل آن کافر شود

قولہ تعالیٰ وَاذۡکُرۡ رَّبَّکَ اِذَا نَسِیۡتَ۔ روز اوّل مرشد طالب اللہ را چہار مراتب باتلقین نصیب کند۔ اول مراتب از حضوری پیغام بر۔ دوم مراتب صاحب عیان عارف نظر۔ سوم مراتب ظاہر باطن ملاقات باخضرؑ۔ چہارم مراتب صاحبِ لفظ اولی الامر۔ مرشد کہ بدین صفت موصوف نباشد مرشد بعید از معرفت فقر توحید۔ طالب او مثل گاؤ خر۔ ہر کہ علم نعم البدل را میشناسدؔ از مراتب ازل فیض فضل فیاض۔ عارف باللہ را از الہام یا از معرفت قرب اللہ توحید تمام۔ مراتب نعم البدل پنج اند کہ با یک دگر مبدل گردد وکسی را پنج مراتب نعم البدل در تصرف است آن لازوال لاسلب لارجعت۔ عارف

با قرب اللہ وصال باید شناس، چنانچہ مراتب نعم البدل ازل و نعم البدل ابد و نعم البدل عقبیٰ و نعم البدل فنا و نعم البدل بقا۔ این پنج گنج نعم البدل وجود طلسمات را صاحب طلسمات عارف نعم البدل ذات بکشاید مشروحاً بنماید و صاحب نعم البدل معمارا عارف معما بہ کشاید و بنماید و عالم این علم۔ قولہ تعالیٰ عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَالَمْ یَعْلَمْ وعالم درین علم الانسان الاشرف کامل بشر۔ قولہ تعالیٰ اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَۃً وعلم این علم لدنی علما عالم۔ قولہ تعالیٰ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ ۙ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ۔

طالب مرید روز اول برسد بہ مرتبہ حضرت رابعہؒ بصری وسلطان بایزیدؒ بسطامی کہ باسم اللہ ذات ہفت تصور و ہفت تصرف و ہفت توجہ و ہفت تفکر و ہفت آتش محبت و ہفت گرمیٔ نور از قرب اللہ حضور طلب و ہفتاد گنج جمعیت و ہفت علم کہ در یک علم ہفتاد ہزار علم است۔ تصور اسم اللہ ذات غرق فی اللہ نور و مجلس ملاقات روحانیان قبور حضور۔ در مشاہدہ مجاہدہ و در محبت محنت و در ریاضت راز و در سرّ اسرار و در ثواب بے حجاب۔ قلب زندہ و روح فرحت و نفس خراب و در گنج بے غم بے رنج۔ طالب برسد با جملگی مطالب در یک ہفتہ و یا آخر روز پنج سبق قاعدہ حاضرات اسم اللہ ذات میخواند از و ہیچ چیز مخفی و پوشیدہ نماند۔ اللہ بس ماسوی اللہ ہوس۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ اول سبق حاضرات اسم اللہ ذات سیر تماشائے ازل بہ بیند و بہ بندد۔ و دوم حاضرات اسم اللہ ذات سیر تماشائے ابد بہ بیند در مقامین مراتب بین الخوف والرجا نفس بازگشت خورد از حرص، حسد، عجب، کبر، ہوا۔ و سوئم حاضرات اسم اللہ ذات سیر تماشا دنیا آنچہ گنج دنیا است کل و جز حاضرات میشود۔ طالب اللہ را از دنیا مطلق دل سرد گردد۔ چہارم حاضرات اسم اللہ ذات سیر تماشا حور و قصور، عقبیٰ۔ پنجم حاضرات اسم اللہ ذات سیر تماشا فی اللہ معرفت، ذوق معرفت قرب اللہ توحید۔ ترک کند آنچہ مراتب ناسوت تقلید۔ بعد ازان از حاضرات کلمہ طیبات لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم و یا حاضرات قرآن آیات و یا حاضرات اسماء الحسنیٰ نود و نہ نام باری تعالیٰ و یا حاضرات سی حروفی بسیر تماشا ملاقات با ہر یک ارواح انبیا، اولیا اللہ و جمیع فرشتگان آنچہ۔

وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ سَيِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ ۝

تمت بالخیر

امیر الکونین مشہور صوفی بزرگ سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ کی تصنیفِ مبارکہ ہے۔ یوں تو آپ رحمتہ اللہ علیہ نے اپنی ہر تصنیف میں اسمِ اللہ ذات کے ذکر و تصور اور مرشد کامل اکمل کی صحبت سے دیدارِ حق تعالیٰ اور مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے حصول کے متعلق تفصیلاً بیان فرمایا ہے لیکن امیر الکونین خاص طور پر قرب وحضورِ حق اور معرفت و وِصالِ الٰہی کے مراتب بیان کرتی ہے۔ اللہ کے قرب و دیدار کی حضوری کے یہ مراتب صرف اس مرشد کامل اکمل کی نظرِ کرم سے ہی ممکن ہیں جس کی شان امیر الکونین ہو۔ اس کتاب میں حضرت سخی سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ نے مرشد کامل اکمل کے بلند مقام و مرتبۂ احدیت، اس کی کونین پر حکمرانی اور تصرف کے مراتب کو مفصّل بیان فرمایا ہے۔ امیر الکونین کی شان کی حامل مرشد کامل اکمل سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کی نگاہِ پُر تاثیر کے فیضان کی بدولت امیر الکونین کا جامع اور آسان فہم ترجمہ پایہ تکمیل تک پہنچا ہے۔ اس کتاب کے مطالعہ سے قارئین اللہ کے قرب و دیدار اور وِصال کے مراتب اور مرشد کامل اکمل کے مرتبہ امیر الکونین کو آسانی سے سمجھ سکتے ہیں اور اپنے قلب و باطن کو منور کر سکتے ہیں۔

سلطان الفقر پبلیکیشنز (رجسٹرڈ) لاہور



مسجدِ زہرا و خانقاہ سلطان العاشقین

رنگیل پور شریف براستہ سندر اڈہ ملتان روڈ لاہور پوسٹل کوڈ 53720

Cell: +92 322 4722766 - +92 323 5436600

ISBN: 978-969-2220-45-3

Rs.1000

www.sultan-ul-ashiqeen.com
www.sultan-ul-ashiqeen.pk
www.sultan-bahoo.com
www.sultan-bahoo.pk
www.sultan-ul-faqr-publications.com
E-mail: sultanulfaqrpublications@tehreekdawatefaqr.com

تصنیفِ لطیف سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ

امیر الکونین (اردو ترجمہ مع فارسی متن)